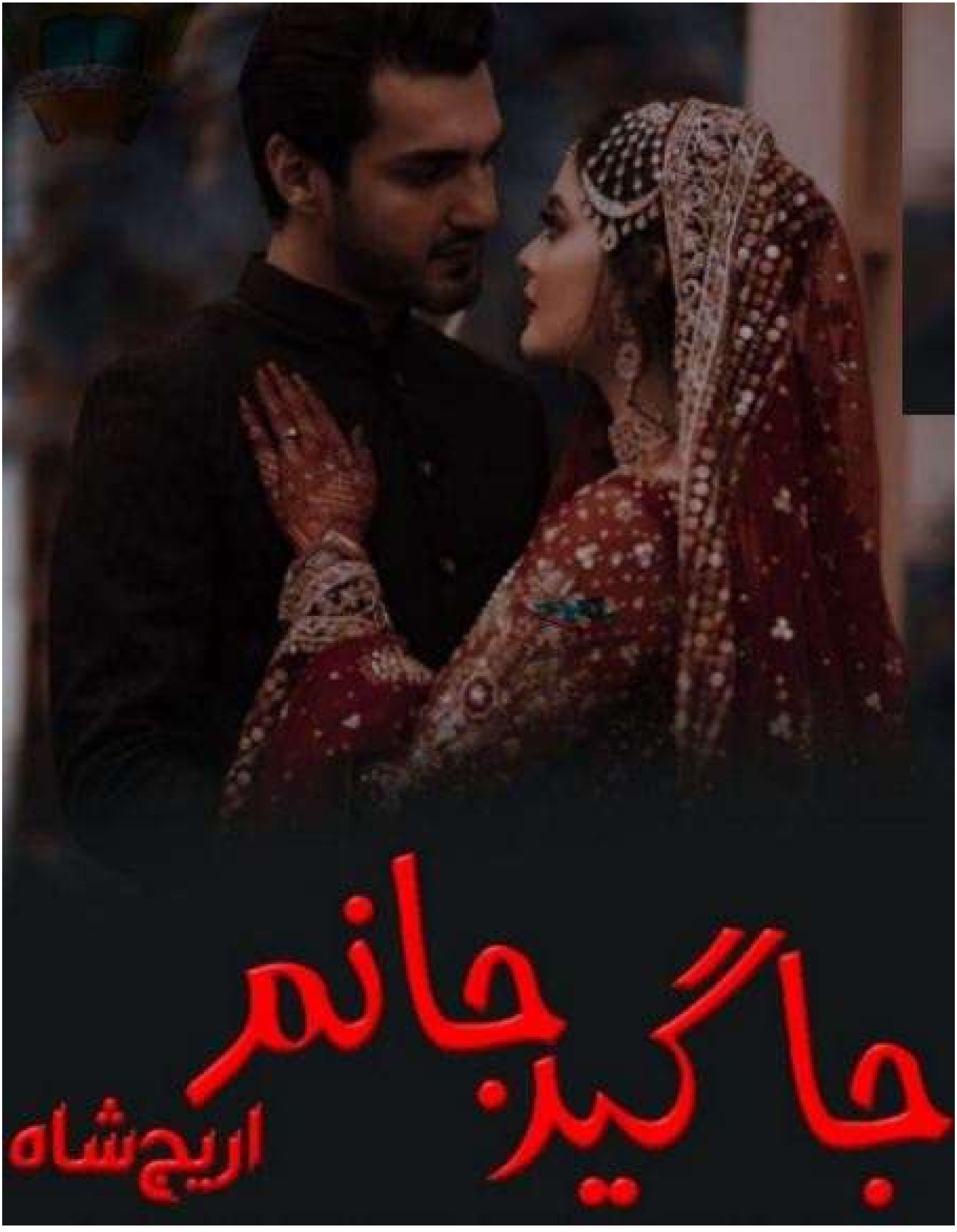
جاگیر جانم
اریج شاہ

جاگیر جانم

تحریر اریج شاہ

مکمل ناول

○○○○○

خوبصورتی ایک جال ہے اور جاگیر دار کارب شاہ کبھی کسی کی خوبصورتی کے جال میں نہیں پھنستا

وہ ایک راجہ ہے جسے چاہے حاصل کر سکتا ہے۔اس کے لئے کبھی کسی کا

حصول ناممکن نہیں تھا

اور اسی چیز کی زندہ مثال تھی۔ہر وہ لڑکی جو صرف خوبصورتی کی وجہ سے اب

۔ تک اس کے بستر کی زینت بن چکی تھی

وہ خوبصورتی کا دیوانہ تھا ہر خوبصورت چیز کو حاصل کر لینا چاہتا تھا۔وہ

خوبصورتی کے لئے مر مٹنے والوں میں سے تھا

جس کی بے تحاشا خوبصورتی اسے پاگل کرتی وہ اسے حاصل کرنے کے لئے ہر

۔حد پار کر جاتا تھا اپنی انا کی تسکین کے لیے وہ کسی بھی حد تک جانے کو تیار تھا

یہ اس کا غرور تھا کہ خوبصورت سے خوبصورت لڑکی اسے ٹھکرا نہیں سکتی۔

۔ اور جو ٹھکرا دے اسے اٹھانے میں کتنا وقت لگتا تھا

یہ بھی وجہ تھی کہ جاگیر دار کارب شاہ کو کوئی انکار کرنے کی جرات نہیں کرتا

۔ تھا

وہ راجہ تھا اپنے باپ کی جائیداد کا اکلوتا وارث تھا وہ جس چیز پر ہاتھ رکھتا وہ اس

کی بن جاتی

۔ بہت سارے لڑکیاں تھیں جو اس کے دل میں ہلچل پیدا کر چکی تھیں

اپنی پسند کی ہر لڑکی کے ساتھ وہ محدود وقت گزار چکا تھا۔ لیکن اب تک کوئی

بھی ایسی لڑکی اسے نہ ملی تھی جس کے ساتھ اس نے پندرہ دن سے زیادہ کا

وقت گزارا ہو پندرہ دن کے اندر ہی اس کا دل بھر جاتا تھا

اور پھر وہ اسے کسی ٹشو پیپر کی طرح کہیں پر بھی پھینک دیتا وہ لباس کی طرح

۔ لڑکیاں بدلتا تھا

وہ عورت کو اس دنیا کی سب سے خوبصورت شے مانتا تھا لیکن اس کی نظر میں

۔ خوبصورت چیز کو صرف استعمال کیا جاتا تھا اسے اپنے پاس رکھا نہیں جاتا تھا

وہ خوبصورت چیز کو صرف استعمال کرنے پر یقین رکھتا تھا۔اس کی یہ عادت

اس نے اپنے باپ دادا سے پائی تھی وہ ہمیشہ سے ہی ایسا تھا جب اس نے ہوش

سنبھالا اس نے دنیا کی ہر طاقت کو اپنے پیروں کے نیچے ہی پایا تھا ۔

اپنے دوستوں میں وہ پلے بوائے کے نام سے مشہور تھا وہ بے حد وجہیہ

پرسنیلٹی کا مالک تھا

ایک یہ بھی وجہ تھی کہ لڑکیاں خود ہی اس کی طرف کھنچی چلی جاتی تھی اور جو

اس کی پرسنلٹی سے ان پریس نہ ہوتی وہ دولت کی لالچ میں اپنا آپ اس کے

سامنے پیش کر دیتی

اور پھر وہ جیسے چاہتا ویسے دل بہلاتا

اس وقت بھی وہ محفل میں بیٹھا اپنے سامنے ناچتی تھرکتی لڑکیوں کو ہوس

۔ آلود نظروں سے دیکھ رہا تھا

اور جاگیر دار کو ئی پسند بھی آئی یا صرف آج یہ ناچ گانا دیکھنے کا موڈ ہے اس کے

دوست عارف نے اسے سرخ نازیبا لباس میں ناچتی لڑکی پر نظریں جمائے

ہوئے دیکھا تو سوال پوچھنے لگا

اس کا نام چاندنی ہے قیمت کافی زیادہ ہے میری اوقات سے باہر ہے لیکن تم تو

یہ ساری چیزیں دیکھتے نہیں۔ لیکن اس پر نیت میری بھی خراب ہے اگر تم

تھوڑا رحم و کرم کرو تو تمہارے ساتھ میرا کام بھی ہو جائے گا آخر میں تمہیں

اس دلکش جگہ پر لایا ہوں میرے لئے اتنا تو کر ہی سکتے ہو تم عارف مسکراتے

ہوئے ذرا لالچی انداز میں بولا تو کارب مسکرا دیا

اور اپنا ولٹ نکال کر ٹیبل پر پھینکتا اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس کے اٹھنے پر وہ بھی

۔ پریشانی سے اٹھ گیا

کیا ہو گیا کارب کیا تمہیں میری بات بری لگی ہے ریلی سوری میرا وہ مطلب

نہیں تھا اس کے انداز نے عارف کو بہت پریشان کر دیا تھا کیونکہ اس سے

دوستی کے چکر میں اس نے بڑے پاپڑ بیلے تھے ابھی تو ان کی دوستی ہوئے چند

دن نہیں ہوئے تھے اس کے لیے کارب کے موڈ کو سمجھنا کافی مشکل تھا

لیکن اس دولت مند انسان کو وہ خود سے دور بھی نہیں کر سکتا تھا آخر ایک

مہینے میں اس کی اوقات کافی بڑھ گئی تھی کارب اسے اپنے ساتھ مکمل عیاشی

۔ کروا رہا تھا اور کارب کو ناراض کر کے اپنی عیاشی پر بین نہیں لگوا سکتا تھا

نہیں کاکا اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے یہ پیسے رکھ لو اور اپنا دل بہلا لو مجھے

ایسی لڑکیوں میں انٹرسٹڈ نہیں ہے کارب شاہ اس لڑکی کو چھونا بھی اپنی توہین

سمجھتا ہے جو پہلے ہی کسی اور کے بستر کی رونق بن چکی ہو

یہ لڑکیاں آنکھوں کی ٹھنڈک تو بن سکتی ہے میرے یار لیکن کارب شاہ کے

بستر کی زینت نہیں

تم مجھے غلط جگہ پر لے آئے اپنا وقت گزار کر آجانا صبح یونیورسٹی میں ملتے ہیں

۔

اس کا کندھا تھپتھپاتے کارب باہر نکل گیا تھا جبکہ عارف نے فوراً ہی اس کا

والٹ اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیا تھا جو نوٹوں سے بھرا ہوا تھا

اوے تیرا دوست کہاں گیا کیا ہوا اسے کیا ہماری چاندنی پسند نہیں آئی روزی

بائی اس کے سامنے آکر پوچھنے لگی جو کب سے نظریں ان دونوں پر جمائے

ہوئے بیٹھی اپنا پان چھبانے میں مصروف تھی ۔

روزی بائی چاندنی اسے پسند آئی ہو یا نہ آئی ہو لیکن مجھے بہت پسند ہے اس نے

دانت دکھاتے ہوئے کہا

لیکن وہ تیری اوقات سے باہر ہے یہ بھی یاد رکھ روزی بائی اسے غصے سے

گھورتے ہوئے بولیں

جب ایسے لوگوں کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلو نا تب اوقات خود ہی بن

جاتی ہے اس نے کارب کے والٹ سے نوٹوں کی گڈی نکالتے ہوئے کہا تو

۔روزی بائی کی آنکھیں چمک اٹھیں

یہ نوٹوں کی گڈی کیا وہ تجھے دے کر گیا وہ پیسے پکڑتی اس سے سوال کرنے لگی

۔

اور نہیں تو کیا ابھی تو میں اس سے اور نکلوں گا ایک بار ایسا امیر زادہ ہاتھ لگ

جائے تو پھر پیسوں کی بارش ہوتی ہی رہتی ہے میں ذرا چاندنی سے ملاقات کر

لوں اگر تمہاری اجازت ہو تو وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تو روزی نے فورا

اسے چاندنی کے کمرے میں جانے کا راستہ دکھایا تھا۔اور نوٹوں کی گڈی فوراً

۔سے اپنے بیگ میں چھپالی تھی

.....

سر یہ آدمی تو سیدھی طرح ہماری بات ہی نہیں مان رہا ہمیں کچھ ایسا کرنا ہوگا

کہ احمر خان اپنے آپ ہی اپنا کانٹریکٹ ہمیں دینے کے لیے تیار ہو جائے اس

کے سامنے بیٹھا رحیم کافی پریشان لگ رہا تھا

یہ کانٹریکٹ اس کے لیے نہ سہی لیکن ذلاور شاہ کے لئے جتنا زیادہ اہم تھا اتنا

۔زیادہ مسئلہ اسے حاصل کرنے میں ہو رہا تھا

صبر کرو رحیم صبر کرو صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے اور جہاں تک اس کانٹریکٹ کی

بات ہے تو یہ ہم سے کوئی نہیں چھین سکتا ۔

اس احمر خان کو پتہ چل گیا ہے کہ یہ میرے لیے کتنا اہم ہے اسی لیے سر پر

چڑھ کر ناچ رہا ہے لیکن ذلاور شاہ کسی کے نخرے برداشت نہیں کرتا

اس کے سامنے ایک اور ڈیل رکھو ڈیل کی قیمت ٹین پرسنٹ زیادہ کر دو وہ کچھ

سوچتے ہوئے بولا

لیکن سر ٹین پر سنٹ زیادہ کرنے سے نقصان ہوگا اس ڈیل میں ہمیں بہت

زیادہ فائدہ نہیں ہے لیکن کھیلوں کی دنیا میں قدم رکھنے کے لئے ہم صرف اپنا

نام چاہتے ہیں

تم ٹھیک کہہ رہے ہو رحیم یہ ڈیل ہمارے لیے اتنی ضروری نہیں ہے کہ اس

کے لئے ہمیں ٹین پر سنٹ نقصان میں جانا پڑے لیکن یہ ضد ہے میری

اور میرے لئے میری ضد سے زیادہ کسی چیز کی کوئی اہمیت نہیں یہ بات تم

ہمیشہ یاد رکھنا وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ضدی انداز میں بولا

رحیم نے فوراًہاں میں سر ہلا دیا تھا۔ تین سال میں اس کے ساتھ کام کرتے

ہوئے وہ یہ بات تو بہت اچھے طریقے سے جان گیا تھا کہ جاگیردار ذلاور شاہ

اپنی ضد سے زیادہ اور کسی سے محبت نہیں کرتا

سر پاکستان سے آپ کے باباجان کی کال آئی تھی وہ آپ سے ملاقات کرنا

چاہتے ہیں اگلے ہفتے وہ یہاں آرہے ہیں۔اگر آپ اجازت دیں تو میں ان کے

لیے وقت نکال لیتا ہوں

اگلا ہفتہ آپ کا تقریباً بیزی ہے لیکن فرائیڈے کی میٹنگ کینسل ہو چکی ہے

اس دن آپ اپنے باباجان کے ساتھ وقت گزار پائیں گے

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے تم بابا جان کو بتا دینا کہ دو ہفتوں کے بعد میں

خود پاکستان آرہا ہوں میں وہی آکر ان سے ملوں گا وہ بات ختم کرتے ہوئے

بولا

لیکن سر وہ آپ سے ملنا چاہتے تھے اگلے ہفتے آپ کا برتھ ڈے آرہا ہے

تم تین سال سے میرے ساتھ ہو کیا تم نے ان تین سالوں میں مجھے کبھی میرا

برتھ ڈے مناتے ہوئے دیکھا ہے وہ سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتا سوال

کرنے لگا تو رحیم نے سر جھکا لیا

ساڑھے تین مہینے ہو چکے ہیں آپ اپنے والد سے نہیں ملے کافی بیمار رہے ہیں

وہ اور آپ سے ملاقات کی خواہش مند ہے وہ یہاں کسی کام سے نہیں بلکہ

آپ سے ملنے کے لیے آ رہے ہیں

تم بتا دو کہ میرے پاس وقت نہیں ہے میں مصروف ہوں تم جا سکتے ہو اس

سے پہلے کہ رحیم کچھ بھی اور کہتا اس نے ذرا سختی سے کہا تو رحیم ہاں میں سر

ہلاتا وہاں سے نکل گیا ۔

اسے جاگیر دار سکندر شاہ پر ترس آتا تھا کیسا باپ تھا وہ جو اپنے بیٹے سے ملنے کے

لیے اس کے فری ہونے کا انتظار کرتا تھا ۔

تین مہینے پہلے جب وہ اس سے ملنے کے لیے امریکہ آئے تھے تب بھی وہ

صرف احسان کرنے والے انداز میں تقریبا چند منٹ ان کے پاس رکا تھا اور

پھر کہہ دیا کہ اس کی بہت ضروری میٹنگ ہے

اور وہ ملاقات وہی پر ختم ہو گئی جاگیر دار سکندر شاہ نے نہ جانے اپنے دل میں

کیا چھپا رکھا تھا کہ اپنے بیٹے کے اس انداز پر وہ اس سے گلہ تک نہیں کرتے

تھے کوئی شکایت نہیں کوئی شکوہ نہیں ۔

بس جتنا وقت وہ انہیں دیتا وہ خوشی سے لے لیتے تھے۔اس نے جاگیر دار

سکندر شاہ کے ظلم و ستم کی بہت کہانیاں سن رکھی تھی

وہ ایک بہت ظالم اور جابر شخص تھا یہ تو وہ جانتا تھا لیکن اپنے بیٹے کے سامنے وہ

اس قدر بے بس کیوں تھا یہ اسے سمجھ نہیں آتا تھا

شاید بیٹے کی محبت انہیں بے بس کرتی تھی۔یا کچھ اور تھا کیونکہ جاگیر دار ذلا ور

شاہ کے انداز میں ان کے لئے کوئی محبت کوئی چاہت اس نے کبھی محسوس

نہیں کی تھی ۔

شاید وہ ان سے محبت کرتا ہی نہیں تھا۔فون پر بات کرتے ہوئے اکثر وہ ان کی

گفتگو سن لیا کرتا تھا جہاں وہ صاف الفاظ میں ان پر یہ واضح کرتا تھا کہ وہ اس پر

کسی طرح کا کوئی حق نہیں رکھتے اور یہی بات اسے متجسس کرتی تھی کہ کوئی

۔ باپ بلا اپنے بیٹے پر حق کیسے نہیں رکھ سکتا

۔ ذلاور شاہ کی سوچ اور اس کا انداز اسے اکثر پریشان کر دیتا تھا

......

وہ بارہ سال کا تھا جب اس کے باپ نے یہ کہہ کر دوسری شادی کر لی۔ کہ

اسے ایک ماں کی ضرورت ہے لیکن اس نے کہہ دیا کہ اسے کسی سوتیلی ماں

کی نہیں بلکہ اپنی ماں کی ضرورت ہے

اگروہ اسے اس کی ماں واپس نہیں کر سکتا تو اس کے لئے کسی عورت کو بھی

نالائیں لیکن سکندر شاہ نے دوسری شادی کرلی

اس کی دوسری شادی کی وجہ کوئی بھی کیوں نہ ہو لیکن وہ اس دن اپنے بیٹے

کے دل سے اتر گیا اپنی ماں کی جگہ کسی اور عورت کو دیکھ کر اسے اس عورت

سے بھی نفرت ہونے لگی۔

تو وہ اپنے باپ کو چھوڑ کر امریکہ آگیا اپنی تعلیم مکمل کر کے اس نے یہیں پر

اپنے بزنس کو بڑھانے کا فیصلہ کیا

وہ اس جگہ جانا پسند نہیں کرتا تھا جہاں جاگیر دار سکندر شاہ کے آنے کے

امکانات ہوتے

۔باپ اس کا چہرہ دیکھنے کو ترستا تھا۔اور یہ چیز اسے سکون دیتی تھی

اس کا بیٹا یہ نہ سوچے کہ اس کا باپ اس سے زیادہ کسی اور سے محبت کرتا ہے

۔ اس نے آمنہ سے ماں بننے کا حق چھین لیا

وہ ظالم تھا اس کے لئے اس کے بیٹے سے زیادہ اہم اور کچھ نہیں تھا۔وہ چاہتا تھا

کہ صرف اس کا بیٹا ہی اسے بابا جان کہہ کر پکارے

آمنہ ایک بے حد حسین لڑکی تھی۔اور اس کے باپ نے خود ہی سکندر شاہ کو

آفر کی تھی کہ اس کی بیوی مر چکی ہے تو کیوں نہ وہ اس کی بیٹی سے شادی

کر لے اور جب نکاح طے پایا تب فون پر اسے پہلے ہی بتا چکا تھا کہ وہ ذلاور کے

علاوہ اور کوئی اولاد نہیں چاہتا

اس شرط کو منظوری دے کر ہی آمنہ کے باپ نے نکاح کروایا تھا سکندر شاہ

۔ بہت دولت مند تھا وہ آمنہ کو ہر طرح کی خوشی دے سکتا تھا

اور آمنہ کی ماں نے بھی اسے یہی کہا تھا کہ وقت گزرتے تم سکندر شاہ کو خود

سے محبت کرنے پر مجبور کر دینا وہ خود تمہارے وجود سے اولاد کی خواہش

کرے گا

لیکن یہ صرف ایک خواہش ہی رہ گئی آمنہ کبھی اس کے بچے کی ماں نہ بن سکی

ذلاور کے لیے اس کے دل میں کوئی کھوٹ نہ تھی وہ ہمیشہ اس سے سچے

جذبات سے ملی تھی

اسے لگا تھا کہ شاید ذلا ور بھی اسے ماں کے روپ میں قبول کر کے اس کی ممتا

کو ٹھنڈک دے گا لیکن ایسا کبھی بھی نہ ہوا وہ اس سے نفرت کرتا تھا بے انتہا

نفرت

اسے آمنہ کے وجود سے الجھن تھی وہ اسے برداشت نہیں کر سکتا تھا جب بھی

آمنہ اس کے قریب آنے کی یا پھر اس سے بات کرنے کی کوشش کرتی وہ

چیخنے لگتا چلانے لگتا

اور پھر آخر اس نے ہمیشہ کے لئے ان سے دور جانے کا سوچ لیا چار سال تک

آمنہ نے ہر ممکن کوشش کی کہ وہ ذلاور کو کسی بھی طرح اپنی محبت کا احساس

دلائے لیکن ایسا نہ ہو سکا

ذلاور کی الجھن نفرت کا روپ اختیار کر گئی۔اور پھر ایک دن اسے پتہ چلا کہ

وہ صرف آمنہ کے وجود سے نہیں بلکہ سکندر کے وجود سے بھی نفرت کرنے

لگا تھا

اسے اپنے باپ کی ذات سے محبت نہیں تھی وہ اپنے باپ سے دور رہنا چاہتا تھا

۔

بارہ سال کی عمر میں ایک رات وہ اپنے باپ کے کمرے میں آیا

ذلاور میرا بچہ تم باہر کیوں کھڑے ہو اندر آو میری جان اسے کمرے کے

دروازے پر کھڑے دیکھ وہ خود آگے بڑھتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا

چکے تھے جبکہ وہ اگلے ہی لمحے میں ان سے الگ ہوا تھا

اس کا انداز آمنہ کو بہت برا لگا تھا لیکن سکندر کو نہیں کیونکہ وہ تو بیٹے کی توجہ کو

ترسے ہوئے تھے ان کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ ان کا بیٹا ان سے ملنے کے لئے

ان کے کمرے تک آیا تھا

باباجان میں امریکہ جانا چاہتا ہوں۔ہمیشہ کے لئے وہ ان سے دور ہوتے

ہوئے بولا سکندر شاہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگے

لیکن میری جان تم وہاں کیسے رہو گے اکیلے ابھی تم چھوٹے ہو ابھی تمہارا

۔۔۔۔۔ میٹرک بھی کلیئر نہیں ہے تم میٹرک کرلوں اس کے بعد

آپ میری ہر بات کی مخالفت کیوں کرتے ہیں باباجان میں نے کہا نہ میں

امریکا جانا چاہتا ہوں تو مجھے بھیج دیں نہیں رہنا مجھے اس گھٹن زدہ ماحول میں

یہاں میں کہیں باہر نہیں جاسکتا کیونکہ ہر وقت آپ کو لگتا ہے کہ مجھے جان کا

خطرہ ہے

یہاں میرے دوست نہیں ہیں آزادی نہیں ہے میں یہاں پر قید ہو کر رہ گیا

ہوں میں ان سب چیزوں سے چھٹکارا چاہتا ہوں پلیز مجھے یہاں سے بھیج دیں

میں اپنی زندگی آزادی سے گزارنا چاہتا ہوں پلیز مجھے جانے دیں یہاں سے

میں وہی رہ کر اپنی پڑھائی مکمل کروں گا کم از کم خوش تو رہوں گا آزادی سے

باہر جاؤں گا دوست بناؤں گا یہاں پر تو کچھ بھی نہیں ہے

سوائے اس حویلی کی دیواروں سے اب تو آپ لوگوں نے میرا اسکول بھی بند

کروا دیا ہے گھر سے بھی نہیں نکل پاتا میں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میں کسی

قید خانے میں ہوں نکالیں مجھے یہاں سے باہر وہ انہیں دیکھتے ہوئے انہیں اپنی

پریشانی بتانے لگا سکندر شاہ اس کی الجھن کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہے

تھے پچھلے چھ مہینوں میں اس پر نو بار جان لیوا حملے کیے گئے تھے

سکندر شاہ کے دشمنوں کو یہ خبر لگ چکی تھی کہ سکندر شاہ کی جائیداد کا اکلوتا

وارث ان کا بیٹا ہے اس کے علاوہ وہ اور کسی اولاد کے خواہشمند نہیں ہیں وہ

اپنے بیٹے سے بے حد محبت کرتے ہیں بلکہ وہ ان کا کل اثاثہ ہے

اور یہ جان کر وہ ان کا کل اثاثہ چھیننے کی کوشش میں لگ چکے تھے وہ آئے دن

اس پر حملہ کرنے لگے تھے دو بار سکول سے واپس آتے ہوئے اس پر حملہ ہوا

جو کہ کافی خطرناک حد تک چلا گیا اور اب پچھلے ڈیڑھ مہینے سے انہوں نے

اسے جیسے اپنے ہی گھر میں قید کر لیا تھا وہ کہیں بھی باہر نہیں آ جا سکتا تھا

عربوں کی جائیداد کا اکلوتا وارث قیدیوں کی طرح اپنی زندگی گزار رہا تھا یہ

بات سکندر شاہ کو بھی بہت پریشان کرتی تھی

ٹھیک ہے میں تمہیں یہاں سے بھیجنے کے لئے تیار ہوں میری جان لیکن

میری ایک شرط ہے

مجھے آپ کی ہر شرط منظور ہے بابا جان بس مجھے یہاں سے نکالیں ان کی شرط

سنیے بنا اس نے کہا تو سکندر شاہ نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا

میری شرط بہت مشکل نہیں ہے بس تمہارے ساتھ ہر وقت بوڈی گارڈ ہوں

گے۔

اور جس طرح تم نے یہاں بوڈی گارڈ کا حال کیا ہے وہاں نہیں کرو گے میں

تمہیں خود سے دور بھیج رہا ہوں

لیکن اپنے دل پر پتھر رکھ کر تم جانتے ہو تمہیں دیکھے بنا نہ تو میرے دن کی

شروعات ہوتی ہے اور نہ ہی رات کا اختتام

اس کا ماتھا چومتے ہوئے وہ بولے ذلاور شاہ مسکرا دیا تھا

تھینک یو باباجان میں تیاری کرتا ہوں ان سے الگ ہوتے ہوئے کمرے سے

باہر نکل گیا۔

جب سکندر شاہ نے مڑ کر آمنہ کی جانب دیکھا وہ انہیں دیکھ رہی تھی

تم یہاں کھڑی مجھے کیا دیکھ رہی ہو جا کر اس کی تیاری میں مدد کرو پیکنگ کروا

اسکی وہ ذرا سختی سے بولے بیویوں کو محبت سے پکارنے پر وہ یقین نہیں رکھتے

تھے

یہ تو اس حویلی کے مردوں کا اصل تھا کے بیوی پیر کی جوتی ہے اسے سر پر

نہیں رکھنا چاہیے ان کا ماننا تھا کہ عورت سے دو بول محبت سے بات کرنے

سے وہ اپنی حدود بھول جاتی ہے اور سکندر صاحب تو آمنہ سے پہلے اپنی من چاہی بیوی جو انہیں ذلا ور شاہ کے نام کی خوشی دے چکی تھی اس کو بھی حد میں رکھتے تھے تو پھر آمنہ ان کے سامنے کیا تھی ۔

.....

یہاں آنے کے بعد اس کی زندگی بدل چکی تھی۔ وہ آزاد ہو گیا تھا وہ جیسے اپنی زندگی گزارنا چاہتا تھا ویسے گزار رہا تھا

وقت تیزی سے گزر رہا تھا اور ان گزرے سالوں میں اس نے ایک چیز کبھی بھلائی نہیں تھی اور وہ تھی ایشام جانگیر شاہ ۔

اس کی پھپھو کی بیٹی اس کی پیدائش پر ہی یہ بات کہہ دی گئی تھی کہ وہ صرف

اور صرف ذلاور شاہ کی ہے

ایک دن کی اس ننھی سی کلی کی چھوٹی سی انگلی میں ذلاور شاہ کے نام کی انگوٹھی

تھی وہ اس کی منگ تھی صاف الفاظ میں وہ اس کی جاگیر تھی اور جاگیر دار جان

سے جا سکتا ہے اپنے جاگیر سے نہیں ۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ ایشام جانگیر کیا حیثیت رکھتی ہے خوبصورت ہے یا نہیں

لیکن پھر بھی وہ اس کے دل میں دھڑکتی تھی وہ اس سے محبت کرتا تھا یا نہیں

وہ نہیں جانتا تھا بس ایک جنون تھا ایک ضد تھی وہ اس کی ہے

پھوپو جان کے انتقال کے بعد جہانگیر شاہ نے ان سے ہر طرح کا تعلق ختم کر لیا تھا اب وہ ان کوئی تعلق نہیں رکھتے تھے ایک خاندانی دشمنی تھی جواب خاموش ہو چکی تھی ۔

جب سے سکندر شاہ نے جہانگیر شاہ کے بھائی ندیم شاہ کا قتل کیا تھا اس کے بعد ان میں ایک خاموش سرد جنگ چھڑ گئی تھی

اپنے محبت کرنے والے شوہر کو جب پھوپو جان نے ایک الگ روپ میں دیکھا تو وہ اندر ہی اندر کٹنے لگی جانگیر شاہ نے ان پر پابندیاں لگادی تھی وہ مرتے دم تک کبھی اپنے بھائی باپ سے نہ مل سکی

پھوپو جان کو کوئی بیماری لاحق ہوگئی تھی اسے امریکہ آئے ہوئے دو سال گزر

چکے تھے جب اسے اپنی پیاری پھوپھو کے انتقال کی خبر ملی۔ وہ بہت اداس ہو

گیا تھا

کہنے کو ان کی منگنی توڑ دی گئی تھی کیونکہ وہ لوگ ہر طرح کا تعلق ہی ختم کر

چکے تھے لیکن کچھ تعلق کبھی ختم نہیں ہو سکتے

ذلاور شاہ اپنی پھوپو کے الفاظ

بھلا نہیں پایا تھا وہ ان کی خواہش پوری کرنے کے لیے ہر حد پار کر سکتا تھا

اور وہ ایشام کے 18 سال کے ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔اس کا انتظار ختم ہو چکا

تھا اسی لئے تو وہ پاکستان جا رہا تھا کیونکہ

دو ہفتوں کے بعد اس کی اٹھارہویں سالگرہ تھی۔بس کچھ ہی دن کا انتظار اور

تھا وہ ہمیشہ کے لئے اس کی ہونے والی تھی

وہ حسن پرست نہیں تھا اس نے اپنے آپ کو کبھی ان راستوں میں جانے نہ دیا

اس کی سوچ اس کے باپ جیسی نہیں تھی

اس کی نظر میں ایشام صرف اس کی منگیتر نہیں تھی۔وہ ایشام کو اپنی بیوی بنانا چاہتا تھا کیونکہ وہ اس کی ماں کی آخری خواہش تھی اس کی پھوپو کے آخری الفاظ تھے۔

جانگیر شاہ نے ہر طرح کا تعلق ختم کر دیا تھا لیکن پھر بھی وہ کبھی بھی صالحہ کو اپنے بھتیجے سے بات کرنے سے روک نہیں پایا تھا چھپ کر ہی سہی لیکن وہ اس سے بات ضرور کرتی تھی اور آخری بار جب ان دونوں میں بات ہوئی تھی تب انہوں نے کہا تھا

ذلاور میری بیٹی بہت معصوم ہے اور یاد رکھنا میں رہوں یا نہ رہوں وہ تمہاری

۔ امانت ہے تم اسے ضرور جاؤ گے

اور اس نے وعدہ کیا تھا اپنی پھوپو سے کہ وہ اپنی امانت کو لینے ضرور آئے گا

اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ جہانگیر اس کے بارے میں کیا سوچتا ہے اسے تو

یہ فرق بھی نہیں پڑتا تھا کہ ایشام خود اس کے بارے میں کیا سوچ رکھتی ہے وہ

۔تو یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ ایشام اسے جانتی بھی ہے یا نہیں

یقیناوہ نہیں جانتی ہو گی اس حویلی میں توان لوگوں کے بارے میں کبھی بات

بھی نہیں کی جاتی ہو گی اس کی تو سوچ میں بھی ذلاور شاہ کا نام کبھی نہیں گونجا

ہو گا

لیکن بہت جلدی ذلاور شاہ اس کی ہر سوچ پر سوار ہونے والا تھا اس کی سانس

سانس پر اپنی حکومت جتانے والا تھا

بہت جلد وہ اس کے لئے ایک بڑا امتحان بن کر آنے والا تھا

••••••

عاشی بیٹا اٹھ جاؤ تمہارے بابا تمہیں بلا رہے ہیں۔ صوفیہ نے کمرے میں قدم

رکھا تو اسے گہری نیند میں پایا وہ آہستہ سے اس کے پاس آتے ہوئے اس کا

معصوم چہرہ دیکھنے لگی ۔

وہ اسے جگانا تو نہیں چاہتی تھی لیکن اس کے بابا اس سے بلا رہے تھے اور وہ

جب بھی اسے بلاتے تھے تو وجہ کوئی بڑی ہی ہوتی تھی ۔

عاشی جو گہری نیند میں تھی ان کی آواز پر آنکھیں کھولے انہیں دیکھنے لگی وہ

پیار سے اس کے پاس بیٹھی اس کے لمبے بال سہلا رہی تھیں۔

بڑی ماما بابا کیوں بلا رہے ہیں۔۔۔؟ خیریت تو ہے نا بابا جان غصے میں تو نہیں

ہے نا وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے سہمے ہوئے انداز میں پوچھنے لگی

بچے وہ غصے میں تو نہیں لگ رہے تھے لیکن کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ جہانگیر بھائی

کا موڈ کیسا ہو جائے کچھ پتہ نہیں چلتا نا وہ پیار سے اس کے گال چھوتے ہوئے

اس کا ڈر کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی اسے ہر چیز سے ڈر لگتا تھا بابا کی اونچی

آواز سے لے کر ان کی سخت گہری آنکھوں سے بابا جان کو کب کس بات پر

غصہ آجائے پتہ نہیں چلتا تھا

وہ بہت کم اپنے بابا جان کے سامنے جایا کرتی تھی

اور جانگیر شاہ نے خود بھی کبھی اپنی بیٹی کی کمی محسوس نہیں کی تھی ان کے

لیے شاید ہی ایشام کا وجود کوئی اہمیت رکھتا تھا ۔

وہ تو ڈنر ٹیبل پر اسے ایک نظر دیکھ کر چہرہ جھکا لیا کرتے تھے کوئی بہت اہم

بات کرنی ہو تو کہہ دیتے تھے ورنہ انہوں نے تو کبھی بھی اسے نظر بھر کر

دیکھا تک نہیں تھا

پتہ نہیں کیا کمی تھی اس میں جو اس کا باپ اسے دیکھنا تک پسند نہیں کرتا تھا

سب تو کہتے تھے کہ اس کے روپ میں معصومیت ہے وہ اپنی ماں سے بہت

ملتی ہے بس فرق اتنا ہے

کہ اس کے روپ میں بہت کشش ہے جو بھی اسے ایک بار دیکھتا تھا دوسری

بار دیکھنے کی خواہش کرتا تھا لیکن شاید اس کے باپ کو اسے دیکھنے کی کوئی

خواہش نہیں تھی

شاید آج انہوں نے پندرہ دن کے بعد اس کا نام لیا تھا۔ نجانے انہیں اپنی بیٹی

کی یاد کیسے آگئی تھی وہ تو اب نیچے چل کر ہی پتہ چلنا تھا ۔

چلیں بڑی ماما میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں آپ تب تک بابا کے غصے کا لیول

چیک کریں۔ کیونکہ میں ان کے قہر کا نشانہ نہیں بنا چاہتی وہ سہمی ہوئی نظروں

سے انہیں دیکھتی انکے ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تو انہیں بے اختیار اس معصوم

پر بہت پیار آیا تھا

بیٹیاں تو بابا کی محبتوں پر ناز کرتی ہیں اور ایک یہ معصوم تھی جو اپنے ہی باپ

سے بے حد خوف کھاتی تھی

•••••

جو لڑکی تمہارے سامنے آتی ہے تو اسے ریجکٹ کر دیتے ہو آخر تم کس سے

شادی کرو گے کارب آخر کون ہو گی وہ لڑکی جو تمہارے دل کی دھڑکن بنے

گی

میں کبھی کبھی سوچتا ہوں تمہاری چوائس کیا ہے کس طرح کی لڑکی چاہیے

تمہیں یہاں تو ہر لڑکی مرتی ہے تم پر تمہارے ساتھ اپنے لمحات حسین کرنے

کے لیے کسی بھی حد تک جانے کو تیار ہو جاتی ہے

لیکن تمہاری سوچ تک رسائی حاصل کرنا تو ناممکن ہے تم تو ان معصوموں کا

دل توڑنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاتے

مجھے تو ترس آتا ہے ان حسینوں پر جو تمہارے سامنے اپنا آپ ہار دیتی ہیں اور تم

ان کے دل کو کچل کر آگے بڑھ جاتے ہو

ایک بات بتاؤ تمہیں ان کی بد دعاؤں سے ڈر نہیں لگتا کیا اس کے پاس بیٹھا

عارف اس سے سوال کر رہا تھا جب کہ اس کی ساری باتیں کارب شاہ کو بے

وقوفانہ لگ رہی تھی تبھی تو اس کی باتوں پر صرف ہنسے جا رہا تھا

ڈر۔۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔اور ان دو ٹکے کی لڑکیوں کی بد دعاؤں سے جناب جو

خود آکر آپ کی باہوں میں کسی پکے پھل کی طرح آ گرے ان کی بد دعاؤں

سے ڈرنا نہیں چاہیے بلکہ اپنی رات رنگین کر کے دو لفظ لعنت کے ان کے منہ

پر مار کر انہیں بھول جانا چاہیے یہی دستور دنیا ہے

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا جب کہ وہ صرف ہاں میں سر ہلا گیا تھا جیسے کارب

شاہ جو بھی کہتا ہے وہ پتھر پر لکھی لکیر ہے کبھی غلط ہو ہی نہیں سکتا

اور ویسے بھی عارف تو دم ہلانے والا کتا تھا اس کے لئے تو کارب شاہ کی ہر بات

ہی سونے کا نوالہ تھی۔

تم بالکل ٹھیک کہتے ہو کارب تمہارا ایک ایک لفظ ٹھیک ہے ایسی لڑکیاں محبت

کے قابل ہوتی ہی نہیں ان کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہیئے جو تم کرتے ہو

تم بالکل ٹھیک کرتے ہو لیکن میں پھر بھی جاننا چاہتا ہوں کہ وہ لڑکی کون

ہو گی جو تمہاری پسند ہو گی جو تمہارے دل کی دنیا ہلا کر رکھ دے گی جس سے

محبت کرنے پر مجبور ہو جاؤ گے

میرا مطلب ہے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہاری آئیڈیل لڑکی کون ہے یہ

ساری لڑکیاں تو دل بہلانے کے لیے ٹھیک ہیں لیکن شادی کرنے کے لیے

تم کس طرح کی لڑکی کا انتخاب کرو گے وہ واپس اپنے سوال پر آیا تو کارب نے

ایک نظر اسے دیکھا اور پھر مسکرا دیا

میری پسند ان سب سے الگ ہے عارف میں نہیں جانتا وہ کون ہو گئی کیسی

ہو گی کس طرح کی سوچ کے مالک ہو گی کیا ذہانت ہو گی اس کی لیکن ان سب

سے الگ ہو گئی

جو میرے ماں باپ فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہو گا میں اپنی پسند کی لڑکی سے

دل بہلا لیتا ہوں شادی اپنے ماں باپ کی مرضی سے کرلوں گا لیکن وہ حسین

ہونی چاہیے اس کے چہرے کو دیکھ کر بار بار اسے دیکھنے کا دل کرے

۔کم از کم بات کرتے ہوئے میرے سامنے ایک حسین چہرہ ہونا چاہیے

جیسے دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈک ملے۔ سکون ملے اور سب سے خاص بات وہ

مجھ سے بے انتہا محبت کرتی ہو میری ہر بات پر صحیح کی مہر لگائے۔ وہ سوچتے

ہوئے بولا تو عارف ہاں میں سر ہلایا

پھر تو تم بھی بھابھی سے بہت محبت کروگے۔ میرا مطلب ہے پھر یہ ساری

دل بہلانے والیاں کہاں جائیں گے عارف نے نہ جانے کیا سوچ کر پوچھا تھا

جس پر کارب کا قہقہ بلند ہوا

میری جان وہ میری بیوی ہوگی میری مالکن نہیں اور بیوی کی ذات صرف گھر

کی چار دیواری کے اندر محدود ہوتی ہے اسے بغل میں دبا کر نہیں گھوما جاتا میں

انسان کو اس کی اوقات میں رکھنا جانتا ہوں

اور میری بیوی کی بھی ایک اوقات ہے وہ اپنی اوقات میں رہے گی اور اگر اس

۔۔۔۔ نے اوقات سے باہر نکلنے کی کوشش کی تو

۔تو کیا تم اسے طلاق دے دو گے۔۔۔۔؟ عارف نے حیرانگی کی پوچھا

نہیں میں اسے گولی مار دوں گا ہم جاگیر دار ہیں اور جاگیر دار اپنی ملکیت کسی کو

خیرات میں نہیں دیتے۔اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے وہ اس کے قریب سے

اٹھ کر باہر نکل گیا تھا جبکہ عارف جو خواہش اپنے دل میں لے کر بات یہاں

تک لے گیا تھا

چپ سا ہو گیا وہ اپنی بہن کے لئے کارب کا سوچ رہا تھا لیکن کارب کی سوچ پر

اس کی بہن کبھی پوری نہیں اتر سکتی تھی اور نہ ہی وہ اپنی بہن کی زندگی عذاب

ہونے دے سکتا تھا

•••••

Urdu Novels Club

وہ یونیورسٹی سے واپس آئی روز کی طرح سب سے پہلے اس نے کچن کا رخ کیا

تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ روز کی طرح آج بھی اس کے لیے وہاں برتنوں کا

ڈھیر جمع ہو گا ۔

اور بالکل ایسا ہی تھا۔اب یہ سب کام اس کی عادت بن چکی تھی۔14 سال کی

عمر میں وہ یہاں یتیم ہو کر آئی تھی ماموں کا سہارا سوچ کر اس کے تایا نے اسے

حاصل کرنے کے لئے زیادہ جدوجہد نہیں کی تھی لیکن وہ کہاں جانتے تھے

کہ مامی کو تو صرف ایک نوکرانی چاہیے

جوان کے بچوں کا خیال رکھے ان کے گھر کو سنبھالے اور بدلے میں ان کی

باتیں سنیں ان کی گالیاں بھی کھائے

اور اب تو یہ سب کچھ کرتے ہوئے چھ سال گزر گئے تھے ابھی ایک ہفتہ پہلے

اس کی بیسویں سالگرہ تھی اور یہ سالگرہ کسی کو یاد بھی نہ تھی وہ دن آیا اور چلا

گیا

کچھ لوگ بد بخت ہوتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو بد بخت ہی سمجھتی تھی

اس کی سہیلی اسے کہا کرتی تھی کیا ہوا جو تمہارے گھر والے اچھے نہیں ہیں

مجھے یقین ہے تمہارے سسرال والے اچھے ہوں گے

لیکن "اچھے" لفظ سے اب حورالعین کا یقین اٹھ چکا تھا۔اس کی زندگی میں

اب کبھی کچھ اچھا ہو گا وہ اس سوچ سے بھی بہت دور نکل آئی تھی اب تو بس

اس کی زندگی کٹ رہی تھی اور وہ خاموشی سے دن رات طعنے سنتے گالیاں

کھاتے اسے کاٹتی جا رہی تھی

اور اس کے وہ ماموں جو اس کا سہارا بن کر اسے ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ لے

۔ کر آئے تھے انہوں نے تو کبھی اس کا حال تک پوچھنے کی غلطی نہیں کی

انہیں تو کبھی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی یہ پوچھنے کی کہ بیٹا تمہاری بھی

کوئی ضرورت ہے۔کیا تمہیں کچھ چاہیے اپنے بچوں کے لئے ڈھیروں چیزیں

کھلونے اور پتہ نہیں کیا کیا لاتے ان کو ایک بھی بار احساس نہ ہوا کہ کچھ

۔ خواہشات تو اس کی بھی ہو سکتی ہیں

لیکن شاید ان کی زندگی کا بھی وہی اصول تھا کہ یتیم کی کوئی خواہش نہیں ہوتی

۔ یتیم صرف یتیم ہوتا ہے اور اگر زندگی سے ماں باپ کا سایہ اٹھ جائے تو

اسے خواہش کرنے کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ کیونکہ خواہشات صرف ماں باپ

کے پیسوں سے پوری کی جاسکتی ہے اپنے پیسوں سے تو صرف ضرورت پوری

ہوتی ہے۔ اور اس کے پاس تو اتنے پیسے بھی نہیں تھے کہ وہ اپنی ضروریات کو

۔ پورا کر سکتی

آگئی مہارانی تجھے کوئی ہوش حواس ہے یا نہیں گھر میں مہمان آنے والے ہیں

اور تیری یونیورسٹیاں ہی ختم نہیں ہو رہی اسی لئے میں یونیورسٹی جانے کے

حق میں نہیں تھی لیکن نہ جی بی بی نے تو پڑھنا لکھنا ہے ۔

میرا بس چلے تو میں تیری کتابوں کو آگ لگا دوں یہ لے لسٹ یہ کھانے تجھے

آج رات کو بنانے ہیں رائمہ کو دیکھنے کے لیے لڑکے والے آرہے ہیں اور میں

نہیں چاہتی کہ کوئی بھی کمی رہ جائے اسے عظمٰی کے گھر بھیجا ہوا ہے ۔

تا کہ عظمٰی اسے اچھے سے تیار کر دے مہمان تقریبا پانچ بجے تک آئیں گے

ساری تیاری ہو جانی چاہیے اور کھانا اتنا اچھا بنانا وہ لوگ انکار نہ کر پائیں باقی تو

میری بیٹی ماشااللہ سے ہی اتنی حسین کہ لڑکا انکار کر ہی نہیں پائے گا بس

لڑکے کی ماں تھوڑی تیڑھی ہے لیکن شادی کے بعد میری بیٹی نے کونسا اپنے

سسرال میں رہنا ہے وہ تو ویسے بھی شوہر کے ساتھ الگ ہو جائے گی لیکن

ابھی کے مراحل طے کرنے ذرا مشکل ہیں

اسی لئے ذرا سی بھی کمی نہیں رہنی چاہیے۔اگر کوئی گڑبڑ ہوئی تو تیری ٹانگیں

توڑ دوں گی یاد رکھنا خبردار جو میری بیٹی سے جلی وہ اسے گھورتے ہوئے بولی

تھی اسے اپنی مامی کی سوچ پر افسوس ہوا

مامی جان میں کیوں جلنے لگی اس سے وہ میری بہن ہے مجھے تو خوشی ہے کہ کسی اچھی جگہ اس کا رشتہ ہونے جارہا ہے وہ انہیں دیکھتے ہوئے یقین دلانے والے انداز میں بولی مامی کے دل میں اگر کوئی بات گھر کرلے تو پھر کبھی دل سے نکلتی نہیں تھی اور وہ جانتی تھی کہ اگر اس معاملے میں انہیں یہ گمان ہوا کہ وہ ان کی بیٹی کے رشتہ ہونے کی وجہ سے جل رہی ہے تو مامی کبھی اس بات کو اپنے دل سے نہیں نکالیں گی اور اس کی زندگی میں ایک اور طعنہ شامل ہو جائے گا

بس میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے تو کتنی نیک پروین ہے اچھے سے پتہ ہے مجھے اب کام کر کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے اور تو شام کو لڑکے والوں کے سامنے مت آنا کہیں تیرے کالے سایے سے کچھ برباد ہی نہ ہو جائے

مامی اسے کوستے ہوئے کیچن سے باہر نکل گئی جب کہ وہ بنا ان کی بات کا برا منایئے۔ لسٹ کو دیکھنے لگی یہ سب کچھ ایسے ہی بنانا تھا کیونکہ عائمہ کو تو اپنا آپ ہی سنورنے سے فرصت نہیں تھی

اس نے جلدی جلدی سامان نکال کر شام کی تیاری شروع کر دی تھی کھانا کھانے کا بھی وقت نہیں ملا تھا جلدی سے برتن صاف کر کے اس نے کھانے

پینے کا سامان نکال لیا تھا جو چیزیں کم تھی وہ مامی کے چھوٹے بیٹے کو بھیج کر منگوا

لی تھی

باقی سب کچھ مکمل ہی تھا کیونکہ گھر میں عائمہ کے اس رشتے کے حوالے سے

باتیں بہت دنوں سے چل رہی تھی لیکن اسے کسی چیز میں شامل نہیں کیا گیا

تھا۔ پچھلی بار عائمہ کے لیے آنے والا رشتہ کافی اچھا تھا لیکن وہ لوگ اسے

دیکھتے ہی ماموں سے کہنے لگے کہ انہیں عائمہ کا نہیں بلکہ حورالعین کا رشتہ

چاہیے

جس پر مامی نے انہیں اچھی خاصی کھری کھوٹی سنائی کر انہیں گھر سے نکال دیا

سب کے سامنے تو وہ یتیم بھانجی سے بہت محبت جتا رہی تھی لیکن ان کے

جانے کے بعد اسے بھی اپنی ذات پر بہت سارے الزامات جیلنے پڑے تھے ۔

لیکن پھر آخر یہ بات ختم ہو ہی گئی جب تقریبا تین مہینوں کے بعد انہیں پتہ

چلا کہ وہ لوگ اچھے نہیں تھے بلکہ جہیز کی لالچ میں نہ جانے کتنی لڑکیوں کی

زندگی تباہ کر چکے تھے مامی نے تو خدا کا لاکھ لاکھ شکر کیا کہ ایسے لالچی لوگوں

سے وہ بچ گئی

تین مہینوں تک اپنی ذات پر ہر طرح کے الزامات اور بہتان برداشت کرنے

کے بعد آخر اس کی جان چھوٹ گئی اور اب عائمہ کا دوسرا رشتہ تقریباً ڈیڑھ

سال کے بعد آیا تھا جس کے لئے وہ نا صرف دل سے خوش تھی بلکہ اس نے

فیصلہ بھی کر لیا تھا کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ لوگوں کے سامنے

جانے کی غلطی نہیں کرے گی

وہ بھی یہی چاہتی تھی کہ یہ رشتہ ہو جائے اس نے بنا کچھ کھائے پیئے اپنے ہاتھ

کا ہنر خوب دکھایا تھا ۔

وہ پورے دل سے عائمہ کے رشتے کے لئے تیاری کر رہی تھی اور نہ جانے دل

میں کتنی ہی دعائیں مانگ چکی تھی کے اس کے ماموں کی پریشانی دور ہو جائے

۔ عائمہ اس سے چار سال بڑی تھی

اور اس بات کی پریشانی ماموں جان کو کھائے جا رہی تھی

.....

آپ نے بلایا بابا جان وہ سلام کرتے ہوئے ڈائننگ ہال میں داخل ہوئی

بابا جان نے ایک نگاہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے سر کے اشارے سے سلام کا

جواب دیا اور پھر نظریں اپنی فائل پر جمالی جو وہ کافی دیر سے دیکھ رہے تھے

یشام وہی کھڑی ان کے جواب کی منتظر تھی جبکہ وہ شاید اپنا بے حد ضروری

کام کر رہے تھے اتنا ضروری کے اس کام کے سامنے ان کی بیٹی کی بھی کوئی

اہمیت نہیں تھی ان کی بیٹی اپنی اہمیت ان کی نگاہوں میں بہت اچھے طریقے

سے سمجھتی تھی یہ سب تو کچھ بھی نہ تھا

بیٹھ جاؤ میرے سر پر کیا سوار ہو وہ ذرا سختی سے بولے تو یشام سہم کر فورا کرسی

گھسیٹتے ہوئے بیٹھ گئی

تمہاری 18 ویں سالگرہ آنے والی ہے اور میں یہی چاہتا ہوں کہ اس 18 ویں

سالگرہ کے ساتھ ہی تمہاری زندگی کا بھی فیصلہ کر دوں۔

وہ نگاہیں فائل پر جماتے ہوئے بولے تو اس نے ایک چور نگاہ اٹھا کر ان کی

جانب دیکھا ان کی بات کا کیا مطلب تھا وہ سمجھ نہیں پائی تھی ہاں لیکن دل

میں خوشگوار حیرت پیدا ہوئی تھی

وہ اس کی سالگرہ کے بارے میں جانتے تھے اور کچھ نہ سہی وہ یہ تو جانتے تھے

کہ ان کی بیٹی 18 سال کی ہونے والی ہے

میں تمہارے اس سالگرہ پر تمہاری منگنی کرنے والا ہوں اور دو مہینے کے بعد

تمہارا نکاح ہو گا وہ اس سے دیکھتے ہوئے بولے

تواس نے ایک بار نگاہ اٹھا کر ان کی جانب دیکھا اسے یہاں بلانے کی وجہ یہ

تھی اس کے دل میں کچھ چھبا تھا مطلب اپنے سر سے اس کا بوجھ اتار کر پھینکنا

۔ چاہتے تھے

۔ کیا تم کوئی سوال پوچھنا چاہتی ہوں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے

نی نہیں بابا جان وہ بس نفی میں سر ہلا گئی اس نے یہ تک نہ پوچھا تھا کہ اس کا

دلہا کون ہے۔اس کے بارے میں جاننے کی خواہش بھی نہیں تھی اس کے

دل میں

بس اس کے بابا نے فیصلہ کر لیا تھا تو اور کسی چیز کی کوئی گنجائش ہی نہیں نکلتی

تھی ۔

وہ ان کی بات کا جواب دیتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی بھوک پیاس مٹ چکی تھی

اور بابا نے بھی اسے رکنے کے لیے نہیں کہا تھا وہ خاموشی سے بے جان

قدموں سے باہر نکل گئی

رونا تو آ رہا تھا لیکن کیا اس کے آنسو کوئی اہمیت رکھتے تھے

اس نے کمرے سے باہر قدم رکھا تو سامنے سے آتے اسجد بھائی اس سے بے

ساختہ ٹکرائے تھے

دیکھ کر چلو کیا ہو گیا ہے آنکھیں بند کر کے چل رہی ہو کیا وہ اسے دیکھتے ہوئے

شرارت سے بولے تو وہ بھی مسکرادی اس گھر میں میں تو کیا اس پوری دنیا میں

سوائے اسجد بھائی کے اس کا اور کوئی دوست نہیں تھا

نہیں آنکھیں تو کھلی ہیں لیکن دیوار کے پیچھے سے نظر نہیں آتا نہ کہ کوئی آرہا

ہے یا نہیں اور آپ بھی تو راکٹ کی طرح آتے اور ٹکرا جاتے ہو کوئی وہ

۔ مسکراتے ہوئے بولی تو اسجد بھی مسکرادیا

خیر اب تو یہ راکٹ ساری زندگی کے لیے تم سے ٹکرانے والا ہے کیا چاچو نے

تمہیں کچھ بتایا وہ مسکراتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگا تو اس نے اسے

۔ دیکھا کیا وہ جانتا تھا کہ اس کے بابا اس کی شادی کی تیاریوں میں لگ گئے ہیں

ہاں انہوں نے بتایا مجھے کہ میری برتھ ڈے پر وہ میری منگنی کروانا چاہتے ہیں

اسنے سر جھکا کر بتایا تھا بھائی کو یہ بتاتے ہوئے شرمندگی ہوئی تھی کہ اس کا

باپ اسے بوجھ سمجھتا ہے

تو کیا تم نے کوئی اعتراض نہیں کیا وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تو یشام نے سر

۔ اٹھا کر اسے دیکھا اور مسکرا دی اس کے مسکراہٹ میں کچھ عجیب سا تھا

جیسے کہہ رہی ہو کیا اسے اعتراض کرنے کا حق ہے یا وہ اعتراض کرنے کی

اوقات رکھتی ہے

میرے اعتراض سے کیا کوئی فرق پڑتا وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی

یہ تو میں نہیں جانتا کہ انہیں تمہارے اعتراض سے فرق پڑتا ہے یا نہیں لیکن

مجھے فرق پڑتا ہے اگر تم مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تو مجھے بتا دو میں خود

چاچو کو انکار کردوں گا

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو ایشام نے حیرت سے اسے دیکھا کہ اس کی شادی

اس سے ہونے جارہی تھی بابا نے تو اسے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا اس

نے خود بھی تو نہیں پوچھا تھا اس بارے میں اس کی شادی کس کے ساتھ

ہونے جا رہی ہے

کیا میری شادی آپ کے ساتھ ہونے والی ہے وہ اسے دیکھ کر حیرت سے

پوچھنے لگی تو سامنے کھڑا اسجد اس کی معصومیت پر مسکرا دیا

تمہیں اعتراض ہے وہ اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تو وہ ایشام نگاہیں جھکا گی

۔چہرے پر ایک شرمیلی سی مسکراہٹ تھی

اس کا بچپن کا دوست جو اسے ہر طرح سے سمجھتا تھا وہی اس کا ہونے والا شوہر

تھا یہ جان کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی

اب تمہاری یہ مسکراہٹ مجھے کنفیوز کر رہی ہے وہ اسے دیکھتا شرارتی انداز میں بولا۔ تو ایشام ایک نگاہ اس پر ڈالتی تیزی سے وہاں سے بھاگتی اپنے کمرے میں جا بند ہوئی اس کی سپیڈ دیکھ کر فضا میں اسجد کا کا دلکش قہقہ بلند ہوا تھا ایشام کا ری ایکشن بالکل اس کی سوچ کے مطابق تھا وہ مسکراتے ہوئے ڈائننگ روم میں داخل ہوا جہاں چاچو کب سے اسی کا انتظار کر رہے تھے

•••••

کارب شاہ تم مجھے دھوکا نہیں دے سکتے میں تم سے محبت کرتی ہو یہ تو تم بھی

جانتے ہو کہ تمہارے علاوہ مجھے آج تک کسی مرد نے نہیں چھوا صرف تم ہی

ہو جس پر اعتبار کر کے میں نے اپنا سب کچھ گنوادیا

تم سے محبت کر کے میں نے تمہاری ہر طرح کے ناجائز مطالبات بھی پورے

کیے خدا کے لئے میرے ساتھ یوں مت کرو میری محبت کو رسوانہ کرو پلیز

۔ میرے گھر رشتہ لے آو ورنہ میرے بابا میری شادی کہیں اور کر دیں گے

میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو میں مر جاؤں گی کا رب میں تمہاری محبت

میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں خدا کے لیے مجھے یوں مت ٹکراؤ۔ وہ اس کے

سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے

اس کی منتیں کر رہی تھی جب کہ وہ بے حس بنا ایک نظر اسے دیکھتا کافی بیزار

لگ رہا تھا

میرا دماغ خراب ہے جو میں تم جیسی لڑکی کے لیے رشتہ لے کر آؤں گا اور

تمہیں کیا لگتا ہے

تم جیسی لڑکی جو شادی کے بغیر میرے ساتھ میرے بستر پر سونے کے لئے

۔ تیار ہو گئی میں شادی کروں گا

ہاہاہا نہیں میری جان کارب شاہ کا معیار اتنا گرا ہوا نہیں ہے اگر تم اتنی پاکباز

تھی تو روکتی مجھے نکاح کی شرط رکھتی لیکن تم نے کیا کیا میرے ایک بار

۔ پکارنے پر دوڑی چلی آئی

میں نے کیا تمہیں اپنے ساتھ سونے پر مجبور کیا تھا یا میں نے تمہارے ساتھ

زبردستی کی تھی نہیں نہ تم خود آئی تھی اپنی مرضی سے میرے پاس اور

میرے بستر تک آنے کے لئے تم نے میری محبت کی نہیں میری دولت کی

۔گہرائی دیکھی تھی

اسی لیے کم از کم میرے سامنے یہ محبت والے ڈرامے تو بند کرو اور جہاں

تمہارا باپ عزت سے تمہاری شادی کر رہا ہے خاموشی سے وہی ہاں کر دو

کیونکہ کارب شاہ کا معیار اتنا گرا ہوا نہیں ہے کہ تم جیسی لڑکی کو اپنے گھر کی

زینت بنائے گا

اب دفع ہو جاؤ یہاں سے میرا وقت برباد کرنا بند کرو تم جیسی لڑکی کی شکل

دیکھنا بھی میں اپنی توہین سمجھتا ہوں دل بہلانے کے لیے اچھی تھی تم وقت

گزر گیا لیکن تمہاری شکل میں دو مہینے سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا آئندہ

۔ میرے سامنے آنے کی ضرورت نہیں ہے

اورہاں کیا کہا تھا تم نے تمہارا ہونے والا شوہر کسی کمپنی میں کام کرتا ہے۔یہ

۔ میرا کارڈ دے دینا اسے اسے کہنا کے میری کمپنی میں نوکری کر لے

اب تمہارے لیے میں اتنا تو کر ہی سکتا ہوں آخر تم نے دو مہینوں تک میری

انٹرٹینمنٹ کا خاص خیال رکھا ہے۔وہ ایک نظر اسے دیکھتا اپنی بات مکمل

۔ کر کے وہاں سے باہر نکل گیا

جبکہ وہ بے بس لڑکی اپنی قسمت پر ماتم کر رہی تھی جس نے محبت کے نام پر اپنا

سب کچھ لوٹا دیا تھا

یہ حقیقت تھی کہ اس کی بے پناہ دولت نے اسے متاثر کیا تھا۔ لیکن وہ کارب

۔ شاہ کی دیوانی ہو چکی تھی۔ کارب کی پرسنیلٹی نے اسے اپنا دیوانہ کر دیا تھا

یونیورسٹی کا کوئی بھی لڑکا اس لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا کیونکہ

وہ سب کی نگاہوں میں ایک پاکباز اور باپردہ لڑکی تھی لیکن کارب شاہ نے

اسے ایک چیلنج کی طرح قبول کیا تھا

دو مہینوں کے اندر اندر وہ اس لڑکی کو اپنا اس قدر دیوانہ کر گیا تھا کہ وہ اس کے

لئے کوئی بھی حد پار کرنے کو تیار ہو گئی تھی ۔

اس پر اپنی بے پناہ دولت لٹا کر وہ اپنی شرط کے جیت جانے کا جشن منا رہا تھا

۔ہر روز ملنے والے نئے سے نئے اور مہنگے سے مہنگے گفٹ نے اسے بے حد

متاثر کیا تھا۔اس کی پرسنیلٹی کے ساتھ ساتھ وہ اس کی دولت پر بھی بری

طرح سے فدا ہو گئی تھی وہ اسے نہ جانے کتنے خواب دیکھا کر اپنے بستر تک

لے آیا تھا

دو ماہ کے لمبے سفر کے بعد آخر کار ب شاہ کو اسکی منزل مل گئی۔اور اسے بھی

استعمال کر کے وہ کسی ٹیشو پیپر کی طرح پھینک چکا تھا۔اب نہ تو اسے اس لڑکی

سے کوئی واسطہ تھا اور نہ ہی اس کی محبت سے ۔

اس کے باپ کو پتہ نہیں کیسے اس بات کی بھنک لگ گئی تھی کہ یونیورسٹی میں

کسی لڑکے کے ساتھ اس کا افیئر چل رہا ہے اور اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے

اس کے باپ نے فوراہی اس کا رشتہ کر دیا تھا

وہ بے چاری تو یہی سمجھی ہوئی تھی کہ جس پر وہ اپنا سب کچھ لوٹا چکی ہے وہ اس

سے نکاح کر لے گا اس نے کارب شاہ سے اپنا مسئلہ بیان کیا تو وہ اس سے لمحے

میں انجان ہو چکا تھا ۔

اس کا کہنا تھا کہ نہ تو وہ اس سے محبت کرتا ہے اور نہ ہی وہ اس سے شادی

کرے گا

اس کے ساتھ گزارا گیا وقت صرف اس کے لیے ٹائم پاس تھا اور کچھ نہیں

۔اس کے سارے خوابوں کو لمحے میں چکنا چور کر وہ شکاری ایک نئے شکار کی

تلاش میں نکل چکا تھا جب کہ اس معصوم لڑکی کے پاس اب اپنی ذات پر ماتم

۔ کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا

اس کارونا تڑپنا کارب شاہ کے دل میں کسی طرح کی نرم جذبہ پیدا نہیں کر سکا

تھا اسے یوں ہی ماتم کرتے ہوئے چھوڑ کر وہ جا چکا تھا

•••••

آو اسجد میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا میں نے ایشام سے بات کر لی ہے اور اسے

شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہے اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ اسے مکمل

بات بتانے لگے اسجد نے مسکرا کر ان کے قریب والی کرسی اپنے لئے گھسیٹی

تھینک یو سو مچ چاچو میں تو اچھا خاصہ نروس تھا کہ یہ نہ ہو کہ عاشی انکار

کر دے لیکن اب میں بالکل ریلیکس ہو اس نے مسکراتے ہوئے کہا

وہ میری بیٹی ہے اسجد وہ کبھی مجھے انکار نہیں کرے گی۔ میں نے تو اسے بتایا

بھی نہیں کہ میں اس کی شادی کس کے ساتھ کرنے والا ہوں لیکن میرے

ایک بار کہنے کے بعد ہی وہ میری بات مان چکی تھی اس کی 18 ویں سالگرہ پر

ہی میں تم دونوں کی منگنی کروا دوں گا اور دو مہینے کے بعد نکاح تب تک اس کا

۔ کالج ختم ہو جائے گا

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے تو اسجد کے چہرے پر پریشانی سی چھا گئی

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے چاچو لیکن اتنی جلدی شادی میرا مطلب ہے ابھی تو اس کی پڑھائی کی شروعات ہوئی ہے ابھی تو اس نے میڈیکل کرنی ہے آپ جلد بازی تو نہیں کر رہے وہ انہیں دیکھتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولا

اس گھر میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ جہانگر صاحب کے بڑے بھائی ندیم کا ایک ہی بیٹا تھا۔ اور ان کی ایک ہی بیٹی ایشام ندیم صاحب کی وفات کے بعد جہانگر صاحب نے ہی اسجد کی ذمہ داری لی تھی۔ اور اس ذمہ داری کو خوب نبھایا تھا انہوں نے کبھی بھی اسجد کو باپ کی کمی محسوس نہیں

ہونے دی تھی اپنی بیٹی سے زیادہ انہوں نے اسجد کو محبت دی تھی تاکہ وہ کبھی

بھی اپنے باپ کی کمی کو محسوس نہ کرے ۔

اسجد ایشام سے 8 سال عمر میں بڑا تھا۔اور بچپن سے ہی وہ ایشام کے بے حد

قریب تھا

ایشام کے ساتھ دوستی کب محبت میں بدلی تھی اسے خود بھی پتہ نہ چلا تھا جب

اسے اپنی محبت کا احساس ہوا تو ایشام کے سامنے اقرار کرنے کے بجائے اس

نے اپنے چاچو کو یہ بات بتانا زیادہ مناسب سمجھی۔

جہانگیر صاحب کو بھی اس کی بات بہت بھائی تھی اسی لیے انہوں نے فوراً ہی فیصلہ کر لیا کہ وہ ایشام کی شادی اپنے بھتیجے سے کریں گے یہ جاننے کے باوجود بھی ایشام کی بچپن سے منگنی ہو چکی ہے انہوں نے کبھی اس بات کو اہمیت نہیں دی تھی ایشام ان کی بیٹی تھی اور وہ اپنی بیٹی کی زندگی کا فیصلہ کرنے کا پورا اختیار رکھتے تھے

یہ تو وہ بہت پہلے ہی سوچ چکے تھے کہ وہ کبھی بھی اپنی بیٹی کی شادی ان بے رحم جاگیرداروں میں نہیں کریں گے جن کی سفاکت کا نشانہ ان کا بھائی ندیم بنا تھا ۔

صرف سکندر شاہ کے خلاف گواہی دینے پر ان لوگوں نے اپنی ہی بہن کے

۔ جیٹھ کو جان سے مارنے میں ایک لمحہ نہ لگایا تھا

اپنے بھائی کی موت پر وہ اتنے بے بس ہو گئے تھے کہ وہ چاہ کر بھی کچھ نہ کر سکے اتنے سال کوٹ کچہریوں کے دھکے کھانے کے باوجود بھی کبھی ان کے بھائی کو انصاف نہ ملا۔ سکندر شاہ کی ڈیمانڈ تو یہ بھی تھی کہ وہ اس کی بہن کو طلاق دے کر اس کے ساتھ ہر طرح کا تعلق ختم کرے لیکن جانگیر شاہ نے ایسا نہ کیا

انہوں نے اپنی بیوی پر پابندی لگادی تھی وہ کبھی اپنے بھائی باپ سے نہ مل

سکی۔ بھری جوانی میں کینسر جیسے لاعلاج مرض میں مبتلا ہو کر وہ اپنی تین سال

کی معصوم بچی کو روتا چھوڑ کر اپنے ہلکے خدا سے جا ملیں

وہ ظالم نہیں تھے لیکن پھر بھی انہوں نے سکندر شاہ کو ان کی بہن کی آخری

رسومات میں شامل نہ ہونے دیا۔اپنی بیوی سے محبت اپنی جگہ لیکن وہ سکندر

شاہ کے سامنے ہارے نہیں تھے

جس طرح سے سکندر شاہ نے ان کے سامنے ان کے بھائی کی لاش پھینکی تھی

اس کا بدلہ لیتے ہوئے جانگیر شاہ نے سکندر شاہ کو اپنی بہن کا آخری دیدار نہ

کرنے دیا ۔

جانگیر شاہ نے سکندر شاہ کی بہن سے شادی کرنے کے لیے اپنے سارے

خاندان سے بغاوت کر لی تھی۔ مدیحہ سے شادی کرنے کے لیے وہ ہر حد پار

کر گئے تھے ان کے والدین مجبور ہو گئے تھے

سکندر شاہ کے والد کے سامنے جھک کر اپنے بیٹے کے لئے ان کی محبت مانگنے پر

نہ جانے کیا سوچ کر سکندر شاہ کے والد نے اس شادی کے لیے حامی بھر دی

۔ان لوگوں کی شادی دھوم دھام سے کی گئی تھی جہانگیر شاہ اپنی محبت کو

حاصل کر کے جہاں بے حد خوش تھے وہیں ایشام نے ان کی زندگی کو بے حد

خوبصورت بنادیا تھا

لیکن پھر ان کی زندگی کی خوبصورتی کو نظر لگ گئی ندیم شاہ ایک صحافی تھے۔وہ

۔ ہمیشہ حق کے لیے آواز اٹھاتے تھے

جب ان کے بھائی نے سکندر شاہ کو اپنے ہی ڈرائیور کا قتل کرتے ہوئے دیکھ

لیا

اور سچائی کا ساتھ دیتے ہوئے ندیم شاہ نے سکندر شاہ کے خلاف گواہی دی

تھی تاکہ اس ڈرائیور کو انصاف مل جائے۔اس علاقے میں سکندر شاہ کے

خلاف آواز اٹھانے والے کو ہمیشہ کے لیے خاموش کروادیا جاتا تھااور ایسا ہی

ہوا تھا۔

وہ ہمیشہ سے رائٹ کا ساتھ دیتے تھے اور ہمیشہ انہوں نے ایسا ہی کیا سکندر شاہ

سیاست کا ایک روشن ستارا تھا۔

اور اس کی ساری خبریں منظر عام پر لانا وہ اپنا فرض سمجھتے تھے یہاں تک کہ

جب سکندر شاہ کی پہلی بیوی گھر سے بھاگ گئی تو انہوں نے اچھے صحافی ہونے

کے ناطے اس رپورٹ کو سامنے رکھ دیا جو کہ سکندر شاہ کہ غصے کی وجہ بن

گیا اور اس کے بعد ندیم شاہ کو بھی خاموش کر دیا گیا تھا ہمیشہ کے لئے ۔

جس کے بعد دونوں خاندانوں میں ایک سرد جنگ چھڑ گئی

مدیحہ ان کی من چاہی بیوی ہونے کے باوجود بھی تین سال اپنے شوہر کے

دل میں جگہ بنانے میں ناکام رہی اور پھر کینسر جیسی بیماری میں مبتلا ہو کر انہیں

ہمیشہ کے لیے تنہا چھوڑ گئی ۔

ان کی موت کے بعد سکندر شاہ سے وہ ہر طرح کا تعلق ختم کر چکے تھے اور جو

تعلق ختم نہیں ہوا تھا وہ تھا وہ رشتہ جو ایشام اور جاگیر دار ذلاور شاہ کے

درمیان تہہ ہوا تھا ۔

اور انہیں یقین تھا وہ رشتہ ضرور بولے گا اسی لیے وہ چاہتے تھے کہ جب تک

ذلاور شاہ واپس آئے تب تک وہ ایشام کی شادی کر دیں

ایشام ان کا خون بھی انہیں بے حد عزیز تھی وہ اس سے بہت محبت کرتے تھے

لیکن وہ اسے خود سے دور رکھتے تھے کیونکہ اس کا چہرہ اس کی ماں سے حد درجہ

مشابہت رکھتا تھا ۔

ایشام کو دیکھ کر انھیں مدیحہ کی یاد آتی تھی وہ مدیحہ سے اتنی محبت کرتے تھے

کہ اس کے جانے کے بعد بھی انہوں نے کبھی دوسری شادی کا خیال اپنے دل

میں نہیں لایا ۔

مدیحہ ہی ان کے لیے ان کی پہلی اور آخری محبت تھی لیکن مدیحہ کے لیے وہ

اپنے بھائی کا قتل معاف نہیں کر سکتے تھے ۔

یہی وجہ تھی کہ وہ ایشام سے بھی کبھی کھل کر بات نہیں کر پائے وہ اس کے

ساتھ وقت نہیں گزار سکتے تھے اور نہ ہی اسے محبت سے مخاطب کرتے تھے

لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ وہ ان کے لئے اہم نہیں تھی ۔

وہ اپنی بیٹی کو کبھی بھی ظالم و جابر لوگوں کے بیچ نہیں چھوڑ سکتے تھے

اسجد پیشے سے ایک ڈاکٹر تھا۔اور وہ جانتے تھے کہ ان کی بیٹی بھی ڈاکٹر بننے کی

خواہش مند ہے لیکن یہ وقت اس کی خواہشوں کو پورا کرنے کا نہیں تھا بلکہ یہ

۔ وقت اسے ان ظالموں سے بچانے کا تھا

انہوں نے فیصلہ کر لیا تھا چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ کبھی بھی جاگیر دار

سکندر شاہ کے سامنے ہار نہیں مانیں گے وہ اپنے بھائی کے قاتل کے بیٹے سے

۔ اپنی بیٹی کی شادی کبھی نہیں ہونے دیں گے

اور وہ جانتے تھے کہ اس کے لئے انہیں ایک جنگ لڑنی ہو گی اور اپنی بیٹی کے

لیے وہ ہر طرح کی جنگ لڑنے کو تیار تھے

.....

وہ کمرے میں واپس آئی تو آسیہ بیگم ابھی تک اس کے انتظار میں بیٹھی تھیں

۔ندیم صاحب کی موت کے بعد وہ بالکل بے آسرا بے سہارا ہو چکی تھی لیکن

۔ جانگیر نے اپنے بھتیجے اور بھابی کو لوگوں کے دروازے پر رلنے نہ دیا

ندیم صاحب کی موت کے بعد انہوں نے اپنی بھابی اور بھتیجے کی ذمہ داری خود

اٹھالی تھی وہ انہیں اپنے گھر لے آئے تھے۔ مدیحہ کے ساتھ جہانگیر کا رویہ

دیکھ کر وہ اکثر انہیں سمجھایا کرتی تھی

کہ اس سب میں مدیحہ کی کوئی غلطی نہیں ہے لیکن جہانگیر صاحب شاید ان

کی کوئی بھی بات سمجھنا ہی نہیں چاہتے تھے

انہوں نے انہیں صاف کہہ دیا کہ وہ اپنی اور اپنی بیوی کے معاملات میں کسی

۔ طرح کی مداخلت برداشت نہیں کریں گے

اور اس دن کے بعد وہ خاموش ہو گی تھی

مدیحہ کی بیماری کے دوران وہ اس کے ساتھ ہی رہی جہانگیر نے ہر ممکن طرح

سے ان کا علاج کروانے کی کوشش کی تھی لیکن شوہر کے رویے کی وجہ سے

۔ ان کے اندر سے شاید جینے کی خواہش ہی ختم ہو چکی تھی

جہانگیر شاہ نے اگر کسی کے ساتھ ناانصافی کی تھی تو وہ صرف مدیحہ ہی تھی

۔وہ اسے قاتل کی بہن کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ لیکن انہیں کبھی احساس ہی نہ

۔ ہوا کہ اپنی ہی محبت کے قاتل تو وہ خود بھی ہیں

کیا ہوا میری جان تم تو کافی نروس لگ رہی ہو سب ٹھیک تو ہے نہ تمہارے بابا

جان نے تمہیں کیوں بلایا تھا نیچے خیریت تو ہے نا آسیہ بیگم اس کے قریب

بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی تو وہ شرماتے ہوئے ان کے سینے سے لگ گئی

اس کا دل اس وقت بہت عجیب ہو رہا تھا گھر میں اس کی شادی کی باتیں چل

رہی تھی اور شادی کس سے ہو رہی تھی اسی کے بچپن کے دوست کے ساتھ

۔وہ انسان جو اسے پوری طرح سمجھتا تھا اس کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا

اسے ہی دیکھ کر تو ایشام کے اندر ڈاکٹر بننے کی خواہش جاگی تھی

ہاں یہ سچ ہے کہ اس نے اسجد کے بارے میں کبھی بھی اس طرح سے نہیں سوچا تھا۔ وہ اسے ہمیشہ سے اپنے بھائی ایک اچھے دوست کی نظر سے ہی دیکھتی تھی لیکن بات یہاں تک آجائے گی یہ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا

بڑی ماما بابا اس سالگرہ پہ میری منگنی کرنے والے ہیں۔۔ وہ انہیں دیکھتے ہوئے نظریں جھکا کر بولی

تو وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی اسجد نے اپنے دل کی بات ان سے شیئر کی تھی

یہ کچھ دن پہلے کی ہی بات تھی جب اس نے انہیں بتایا تھا کہ ایشام اس کے

دل میں ایک الگ مقام حاصل کر چکی ہے

آج کل میں وہ جہانگیر صاحب سے اس بارے میں بات کرنے کا سوچ رہی

تھیں۔ لیکن شاید جہانگیر صاحب اپنی بیٹی کے لیے کوئی اور فیصلہ کر چکے تھے

یہ بات تو وہ انہیں کافی وقت پہلے ہی بتا چکے تھے کہ وہ جلد سے جلد اپنی بیٹی

ایشام کی شادی کسی اچھی جگہ کر دینا چاہتے ہیں اس سے پہلے کہ جاگیر داروں

کی نظر ایک بار پھر سے ان کی بیٹی پر اٹھے اس سے پہلے پہلے ہی وہ اس کے لئے

ایک مناسب فیصلہ کرنا چاہتے ہیں

جو ان کی بیٹی کے فیوچر کے لیے اچھا ثابت ہو وہ اپنی بیٹی کو لے کر کافی پریشان

تھے ان کو بھی جہانگیر صاحب کا فیصلہ بالکل ٹھیک لگا تھا لیکن ان کا بیٹا ایشام

کے لیے ایسے جذبات رکھتا ہے یہ جان کر انہیں خوشی ہوئی تھی اور وہ اس

سلسلے میں جہانگیر سے بات کرنے والی تھیں۔ لیکن شاید وہ کوئی اور فیصلہ کر

چکے تھے۔

تمہارے بابا نے کیا تمہیں بتایا ہے کہ تمہاری شادی کس کے ساتھ ہونے والی

ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی آخر انہیں بھی تو اپنے بیٹے کو کوئی وجہ دینی

تھی ۔

مجھے نہیں پتہ آپ اسجد بھائی سے خود پوچھ لیجئے گا اس نے شرماتے ہوئے اپنا

سر تکیہ میں چھپا لیا۔ تو آسیہ بیگم کو خوشگوار حیرت ہوئی

کیا مطلب تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ اسجد کے ساتھ۔۔۔۔۔ خوشی کے مارے ان

کے منہ سے الفاظ تک ادا نہیں ہو پا رہے تھے جب کہ ایشام تو جیسے کچھ بھی

بولنے کی کنڈیشن میں ہی نہیں تھی ۔

اس کا شرمایا گھبرایا روپ دیکھ آسیہ بیگم نے بے اختیار اس کے ماتھے کو چوم لیا

تھا

••••

السلام علیکم بیٹا کیسے ہو تم میری جان میں نے سنا ہے کہ تم دو ہفتوں بعد

پاکستان جانے والے ہو لیکن میں یہی پر ہوں تم بس اپنی مصروفیات سے

تھوڑا سا وقت نکال کر مجھ سے ملنے آجاؤ۔اور اگر تمہارے پاس وقت نہیں

ہے تو میں ہی آجاتا ہوں

تمہارے آفس میں تم سے ملنے کے لیے وہ جو ایک بہت ہی اہم کلائنٹ کے

فون کا انتظار کر رہا تھا جیسے ہی فون بجا اس نے اٹھا لیا تھا نمبر دیکھے بنا اور جس کا

نتیجہ یہ نکلا تھا کہ فون پر اس کا کلائنٹ نہیں بلکہ بابا تھے

نہیں بابا ہر گز نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں آج کل بہت زیادہ

مصروف ہو میں نہیں آسکتا آپ سے ملنے کے لیے اور نہ ہی آپ آئیں ادھر

مجھے جب وقت ملے گا

میں آجاؤں گا اور ویسے بھی دو ہفتے کے بعد میں پاکستان آنے والا ہو تو وہاں

آپ سے ملاقات ہو جائے گی لیکن فی الحال میرا آپ کے پاس آنا ممکن نہیں

ہے

اور اس وقت بھی میرے ایک بہت ہی اہم کلائنٹ کا فون آنے والا تھا کہ

آپ نے فون کر دیا میں آپ سے دوبارہ بات کروں گا وہ بنا الوداعی جملے کہتا

فون بند کر چکا تھا

سکندر صاحب کو تکلیف ہوئی تھی شاید وہ اپنے بیٹے سے اس حد تک نظر اندازی

کی امید ہر گز نہیں رکھتے تھے لیکن شاید وہ بھول گئے تھے

کہ وہ بھی ان ہی کا بیٹا ہے ان کا خون دل رکھنا یا منہ پر جھوٹی محبت جتانا اسے

نہیں آتا تھا۔اور نہ ہی وہ یہ سب کچھ پسند کرتا تھا

وہ توبس اس کی آواز سننا چاہتے تھے ان کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ کم از کم اس

نے انہیں اپنی آواز تو سنادی تھی

کل وہ واپس پاکستان جانے والے تھے اور پاکستان جانے سے پہلے وہ صرف

ایک بار اس سے ملنا چاہتے تھے لیکن وہ ان سے ملنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں

دکھا رہا تھا

اس کا کہنا تھا کہ وہ دو ہفتے کے بعد ویسے بھی پاکستان آنے والا ہے لیکن یہ بات

بھی وہ بہت اچھے طریقے سے جانتے تھے کہ پاکستان آنے کے بعد بھی ان

کے ساتھ اس کی ملاقات کے کوئی چانس نہیں ہے وہ پاکستان اپنے کسی

ضروری کام کے لئے آنے والا تھا اور یقیناً وہاں پر بھی اس کے پاس ان کے

لیے وقت نکلنا مشکل ہی تھا ۔

انہیں کبھی کبھی لگتا تھا کہ اسے خود سے دور کر کے انہوں نے غلطی کی ہے

اسے اس طرح سے خود سے دور نہیں بھیجنا چاہیے تھا اگر انہیں اندازہ ہوتا کہ

ان کا بیٹا

ان سے اس حد تک دور ہو جائے گا تو یقیناوہ ایسی غلطی کبھی نہ کرتے لیکن ان

کے بیٹے کو ان سے کوئی لینا دینا نہیں تھا بلکہ وہ تو ان سے بات کرنا پسند نہیں

کرتا تھا دنیا کو اپنے اشاروں پر نچانے والے اپنے بیٹے کی ایک جھلک کے لیے

صرف اس کے پاس وقت ہونے کا انتظار کرتے تھے کتنے مجبور باپ تھے وہ

•••••

ارے نہیں نہیں میں کسی شادی پر نہیں آسکتا اور ویسے بھی تم جانتے ہو مجھے

شادی وادی بہت بورنگ لگتی ہے اگر تمہارے لیے میں وہاں آ بھی جاؤ تو بھی

تم اپنی فیملی کے کاموں میں بزی ہو گے

وہاں تمہارے پاس میرے لئے ٹائم کہاں ہو گا اسی لیے میں وہاں نہیں آ سکتا

تو انجوائے کرنا اور جلدی واپس آنے کی کوشش کرنا تم تو جانتے ہو کہ مجھے

ایسے چھوٹے چھوٹے شہروں میں جانا پسند بھی نہیں ہے کارب معذرت

کرتے ہوئے بولا لیکن عارف مسلسل جدوجہد کر رہا تھا اسے اپنے ساتھ چلنے

کے لئے

یار میں وعدہ کرتا ہوں تم وہاں بور نہیں ہو گے صرف چار دن کی تو بات ہے

ہم چار دن کے اندر اندر واپس آ جائیں گے اور تمہیں پریشان ہونے کی

ضرورت نہیں ہے وہاں بھی تمہاری پسند کی ہر چیز ملے گی شہر چھوٹا ضرور ہے

لیکن اتنا بھی چھوٹا نہیں ہے کہ تم جیسا رئیس اپنی خواہشات کو پورا نہ کر سکے

پلیز یار چلو نا میں وہاں جا کر کیا کروں گا فیملی فنکشن ہے میری امی بیمار ہیں وہ

نہیں جا سکتی اور ہمارے گھر میں سے کسی نہ کسی کا جانا بے حد ضروری ہے

ورنہ وہ لوگ ناراض ہوں گئے

اور امی ان لوگوں کی ناراضگی بالکل ہینڈل نہیں کر سکتی کیونکہ وہ ماموں کی

ایک بیٹی کو میرے ساتھ بیاہنا چاہتی ہے

اور وہ مجھے بھی کافی زیادہ پسند ہے لیکن آج کل مجھے تمہاری دوستی کی اتنی

عادت ہو گئی ہے کہیں پر بھی اکیلے جانے کا دل نہیں کرتا پلیز تم ساتھ چلو ناوہ

مسلسل اس کی منتیں کر رہا تھا جبکہ کارب شاہ کا اس طرح جانے کا کوئی ارادہ

نہیں تھا وہ اپنی اس عیش و عشرت کی زندگی کے چند دن کسی چھوٹے سے شہر

میں جا کر برباد نہیں کرنا چاہتا تھا

او کے فائن اگر تم اتنا کہہ رہے ہو تو سوچ رہا ہوں کر چلا ہی جاتا ہوں تمہارے

ساتھ ویسے بھی آج کل تمہارے علاوہ میں کسی کے ساتھ نہیں رہتا اچھا وقت

گزرتا ہے تمہارے ساتھ اور تمہارے جانے کے بعد دوست تو مجھے یہاں

بہت مل جائیں گے لیکن

تمہارے جیسا دوست شاید نہ ہی ملے کارب اس کو اپنا مخلص دوست سمجھنے لگا

تھا اس کا اعتبار جیتنے میں عارف نے اپنی جان لگا دی تھی یہاں تک کہ پچھلے

دنوں کارب پر ہونے والے حملے پر وہ اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا وہ دونوں ہی

زخمی نہیں ہوئے تھے

بلکہ کارب شاہ کے گارڈز نے سارا معاملہ حل کر لیا تھا لیکن عارف کے دوستی

پر یقین کرنے کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اس کے لیے اپنی جان بھی دے سکتا

تھا وہ عارف کے علاوہ کسی پر یقین نہیں کرتا تھا

اس کا فائدہ عارف بھی اٹھا رہا تھا عارف کو ہر گز اندازہ نہ تھا کہ اس کے آگے

کھڑے ہونے سے اس کی اپنی جان بھی جا سکتی ہے وہ تو اسے کوئی چھوٹا موٹا

اٹیک سمجھ رہا تھا

یہ بات تو اسے اب پتہ چلی تھی کہ وہ جان لیوا حملہ تھا جس سے وہ اپنی جان پر

۔ لے کر خود مرنے جا رہا تھا لیکن اس کا اسے فائدہ بہت زیادہ ہو رہا تھا

سب سے زیادہ فائدہ تو اس بات کا تھا کہ وہ اس کے ساتھ جانے کو تیار ہو گیا تھا

اور وہ بھی عیش کرنے والا تھا

.....

سر آپ نے جس لڑکی کی معلومات لانے کے لئے کہا تھا وہ میں لے آیا ہوں

اس کا نام ایشام جہانگیر ہے دو ہفتوں میں اس کی سالگرہ آنے والی ہے اس کی

امی کا بہت پہلے انتقال ہو چکا ہے

گھر میں چار لوگ ہیں ایک اس کے والد ایک تائی ماں اور ایک تائی کا بیٹا۔اس

کے تائی کا بیٹا پیشے سے ڈاکٹر ہے اور کافی اچھی نیچر کا بندہ ہے

اس کی تائی گھر پہ ہی ہوتی ہے اور جہانگیر صاحب پروپرٹی ڈیلر ہیں اس کے

علاوہ کچھ زیادہ معلومات نہیں ملی فیملی کے بارے میں بس اتنا ہی پتہ چلا ہے

کیونکہ جہانگیر صاحب کسی سے تعلق رکھنا پسند نہیں کرتے

یہ لڑکی ایگزام دے رہی ہے اور آگے فیوچر میں ڈاکٹر بننے کا ارادہ رکھتی ہے

لیکن میرے خیال میں اس کا باپ ایسا نہیں چاہتا کیونکہ جہاں تک مجھے پتہ چلا

ہے اس کے گھر کے ایک ملازم سے کہ وہ جلد ہی اس لڑکی کی شادی کرنا

چاہتے ہیں انہیں کسی چیز کا بہت زیادہ ڈر ہے۔

یہاں تک کہ اگلے کچھ دنوں میں اس لڑکی کی سالگرہ آنے والی ہے اور اس کی

۔ سالگرہ پر وہ اس کی منگنی کر دیں گے

اور پھر شاید ایک مہینے کے بعد نکاح بھی ہو گا۔ ابھی تک مجھے بس اتنا ہی پتہ چلا

ہے وہ پوری معلومات اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہنے لگا

ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو رحیم مجھے بس اتنا ہی جاننا تھا اس لڑکی کی تصویر ہے اس

میں وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تو اس نے فوراً میں سر ہلایا

نہیں سر لڑکی کی تصویر کا تو آپ نے کہا نہیں تھا اسی لئے میں نے بھی اس

بارے میں اس سے کچھ بھی نہیں پوچھا لڑکی کی تصویر تو کہیں پر نہیں ہے

لیکن اگر آپ کہیں گے

تو میں وہ بھی منگوالیتا ہوں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا اسے کوئی مطلب نہ تھا کہ

اس کے باس کو ان سب چیزوں سے کیا مطلب تھا یا وہ یہ ساری معلومات

کیوں اکھٹی کر رہا تھا یہ بس اس کے باس کا حکم تھا جو اس نے ماننا تھا اور اس نے

مان لیا تھا

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے جتنا تمہیں کہا ہے اتنا ہو گیا بس باقی میں

سنبھال لوں گا اب آگے تمہیں کچھ نہیں کرنا جو کرنا ہے وہ میں کرونگا تم جا

سکتے ہو تمہیں تمہارے اس کام کی قیمت مل جائے گی وہ جانے کا اشارہ کرتے

ہوئے بولا تو وہ یس سر کہتا ہوا وہاں سے نکل گیا ۔

تو جہانگیر شاہ یہ طریقہ نکالا ہے تم نے میری ایشام کو مجھ سے دور کرنے کے

لیے بہت غلط سوچا ہے تم نے کیوں کہ ایسا تو کچھ بھی میں ہونے نہیں دوں گا

۔

ایشام میری ہے اور میری ہی رہے گی یہ تو صرف تمہاری سوچ ہے کہ تم اسے

مجھ سے دور کر سکتے ہو اور تمہاری یہ سوچ بھی صرف اس لیے سلامت ہے

۔کیونکہ تم ابھی تک جاگیر دار ذلاور شاہ کو نہیں جانتے

.....

وہ اس کے ساتھ جانے کے لئے اپنی تیاری مکمل کر چکا تھا تھوڑی ہی دیر میں

وہ لوگ یہاں سے نکلنے والے تھے عارف تو بے حد خوش تھا کہ اس کا دوست

اس کے ساتھ ہے

جبکہ کارب شاہ خوش ہونے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ وہ

وہاں جا کر بہت زیادہ بور ہونے والا ہے

وہ اسے اپنے ساتھ الگ گاڑی میں لے کر آیا تھا کیونکہ اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا

اس کی فیملی کے ساتھ جانے کیا عارف کا تو اچھا بڑا خاندان اس شادی میں

۔ جانے والا تھا

اسی لئے تو وہ اسے اپنے ساتھ لایا تھا۔ لیکن عارف اس کے ساتھ تھا تو یقینا کوئی

۔مسئلہ نہیں ہونے والا تھا وہ چھ بجے نکلے تھے اور رستہ تقریباً پانچ گھنٹے کا تھا

ویسے تو عارف نے اسے کہا تھا کہ اسے ہر چیز مل جائے گی لیکن پھر بھی وہ اپنا

۔ مکمل انتظام کر کے آیا تھا

وہ اپنی ہر رات کو مکمل مدہوشی میں گزارنا پسند کرتا تھا شراب اور شباب کو

شاید وہ خود پر حلال کر چکا تھا۔ تبھی تو ان کے بنا اس کا گزارا نہیں ہوتا تھا

اس کی پر رات کا اختتام مدہوشی میں ہوتا اور ہر صبح کی شروعات نشے میں ہوتی

۔ تھی ہر رات کے لیے ایک خوبصورت لڑکی کا ساتھ اسے اچھا لگتا تھا

لیکن شاید اس علاقے میں اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہو سکتی تھی اور یہاں

آنے سے پہلے اس نے اس چیز کا کوئی انتظام نہیں کیا تھا

اور یہ چار دن اس کے لیے بہت مشکل ہونے والے تھے لیکن اس کا وہ

دوست جو اس کے لیے جان بھی دینے کو تیار تھا

اس کے لیے وہ اتنا تو کر ہی سکتا تھا۔اس کے دوست نے پہلی بار اس سے کچھ

مانگا تھا اور یہ اتنا مشکل تو نہیں تھا کہ وہ اسے دے نہ سکتا ۔

اور پھر جس طرح سے وہ بار بار اسے کہہ رہا تھا اسے خود بھی انکار کرنا اچھا نہ

لگا۔اپنے بابا جان کو اپنے جانے کا بتا کر وہ صبح ہی گھر سے نکل آیا تھا۔اور اپنی

ماں کو یہ سب بتانا اسنے کبھی ضروری نہیں سمجھا تھا اور نہ ہی انہوں نے کبھی

ان سب میں دخل اندازی کی تھی اور نہ ہی اس حویلی کی عورتوں کو اس طرح

کا کوئی حق حاصل تھا کہ وہ مردوں سے کوئی سوال جواب کرتی۔

.....

وہ ابھی ابھی کالج سے باہر نکلی تھی آج اس کا پہلا پیپر تھا جس کی وجہ سے وہ

کافی زیادہ پریشان بھی تھی اور ایکسائٹڈ بھی کیونکہ اس کی تیاری بہت اچھی تھی

۔

لیکن ڈر سے تو اس کا بچپن کا گہرا تعلق تھا نہ جانے کیوں ہر چیز سے ڈرتی تھی

اس کا ڈر اس کی ہر چیز پر غالب آ جاتا تھا

وہ اپنے ڈر سے جان چھڑانا چاہتی تھی بھاگنا چاہتی تھی لیکن اس کا ڈر اس کا پیچھا

چھوڑنے کو کبھی تیار ہی نہیں تھا

کالج سے باہر نکلتے ہی اس نے اپنی گاڑی دیکھنی چاہیے لیکن یہ کیا اس کی گاڑی

اب تک آئی ہی نہیں تھی

اور اس چیز نے اسے مزید گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا تھا وہ فوراً ہی کالج کے گیٹ

سے واپس اندر چلی گئی۔اس کا ڈرائیور کبھی بھی آنے میں لیٹ نہیں ہوا کرتا

تھا آج یقیناً بابا نے اسے کہیں اور بھیج دیا ہو گا

یا ہو سکتا ہے تائی امی کے کسی کام کے لئے چلا گیا ہو کیوں کہ گھر کے اندر بس

ایک ہی ڈرائیور تھا جو اسے کالج سے پک کرتا تھا

اور صبح اسے کالج چھوڑ کر جاتا تھا۔ لیکن گھر کے چھوٹے موٹے کام بھی اسی

ڈرائیور کی ذمہ داری تھی یقیناً تایا نے اسے کسی کام پر لگا دیا ہو گا وہ پانچ دس

منٹ میں ہی آ جائے گا اسے یقین تھا

کیونکہ وہ کبھی بھی لیٹ نہیں ہوتا تھا اسے ابھی کالج کے اندر آئے ہوئے دو

تین منٹ ہی گزرے تھے جب چوکیدار نے آ کر بتایا کہ آپ کی گاڑی آ چکی

ہے

وہ جلدی سے اپنا بیگ اٹھاتی باہر نکل گئی لیکن ڈرائیور کی جگہ آج اسجد سے لینے

آیا تھا

السلام علیکم اسجد بھائی کیسے ہیں آپ آپ نے کیوں زحمت کی ڈرائیور آجاتا

مجھے لینے کے لئے اسجد آج پہلی بار اسے کالج سے لینے آیا تھا ورنہ پچھلے دو سال

میں ایسا اتفاق پہلے نہیں ہوا تھا

سب سے پہلے تو عاشی یہ بھائی کا لفظ میرے نام کے ساتھ سے ہٹادو کیونکہ اب

۔بہت جلد ہمارا تعلق بدلنے والا ہے

اور میں نہیں چاہتا کہ تم اپنی اس عادت کو ہمارے نکاح کے بعد بھی قائم رکھو

اس لیے بہتر ہے کہ ابھی سے تم مجھے میرے نام سے بلانا شروع کر دو اور آج

میں خود ہی ڈرائیور کو منع کر چکا تھا کہ وہ تمہیں لینے کے لیے نہ آئے

کیونکہ آج ہم دونوں لنچ ایک ساتھ کریں گے یہی قریبی ریسٹورنٹ میں میں

نے چاچو سے بات کر لی تھی چاچو کو کوئی اعتراض نہیں ہے وہ گاڑی دوسری

روڈ کی طرف گھماتے ہوئے کہنے لگا تو اس نے کچھ بھی نہ کہا بس ہاں میں سر ہلا

دیا

جب اس کے باپ کو کوئی اعتراض نہیں تھا تو وہ بلا کون تھی اعتراض کرنے

والی اور سب سے اہم بات اسجد کوئی غیر نہیں تھا اس کا کزن تھا بچپن کا ساتھ

تھا وہ اس پر اتنا یقین تو کر ہی سکتی تھی

ٹھیک ہے لیکن ہم لنچ کے بعد آئسکریم بھی کھائیں گے اس نے فوراً اپنی

فرمائش نوٹ کروائی تھی یہی تو ایک واحد انسان تھا جس کے سامنے وہ اپنے

دل کی ہر بات کہہ دیتی تھی اس کی فرمائش پر اسجد نے سر کو خم دیتے ہوئے

۔ اس کی بات مان لی جس پر وہ مسکرا دی

کچھ وقت پہلے وہ اپنی زندگی کو لے کر کافی پریشان تھی لیکن پچھلے ایک ہفتے

سے سب کچھ بہت نارمل ہو گیا تھا سب کچھ اچھا ہو گیا تھا وہاس کا ہونے والا

ہمسفر تھا اس سوچ نے اس پر اچھا اثر ڈالا تھا

اسے بس اتنا پتہ تھا کہ شادی کے بعد اس کی زندگی ایسی ہر گز نہیں ہونے والی

تھی اسجد ایک سمجھنے والا انسان تھا وہ اسے اور اس کی فیلنگز کو ضرور سمجھے گا

اسی لئے اسجد کے ساتھ شادی پر اسے کسی بھی قسم کا کوئی اعتراض نہیں تھا

۔۔بلکہ اپنے باپ کا یہ فیصلہ اسے خود بھی بہت پسند آیا تھا یقینا اس کے باپ

نے اس کی بھلائی کے لئے ہی یہ سوچا ہو گا

وہ دنوں ایک ساتھ ہی ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے اسجد نے پہلے سے ہی

ایک فیملی کیبن کی بکنگ کروا رکھی تھی

اور یقیناً یہ بھی اس نے صرف اور صرف اس کے ڈر کو دیکھتے ہوئے ہی کیا تھا

وہ بہت چھوٹی چھوٹی باتوں پر ڈر جاتی تھی زیادہ لوگوں میں تو اسے گھٹن ہوتی

تھی

ان کے وہاں بیٹھنے کے تھوڑی دیر بعد ہی ویٹر وہاں آگیا تھا آرڈر دینے نے کے

بعد وہ اس کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا

وہ بھی مسکراتے ہوئے اس کے ہر سوال کا ہاں نہ میں جواب دے رہی تھی وہ

خود سے کوئی بات نہیں کر رہی تھی بس اسے ہی سننے میں مگن تھی

لڑکی اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں بہت زیادہ بولنے والا انسان ہوں تو ایسا بالکل

بھی نہیں ہے تم جانتی ہو میں زیادہ باتیں نہیں کرتا تم سے زیادہ باتیں اس لئے

کر رہا ہوں

تاکہ تم بھی کھل کر مجھ سے بات کرو کیا ہو گیا ہے تمہیں نوٹ کر رہا ہوں

جب سے ہماری منگنی کی بات گھر میں چلی ہے تم نے بالکل ہی باتیں کرنا چھوڑ

دی ہیں

مجھے بولنے والی لڑکی چاہیے تھی خاموشی سے منہ بنا کر بیٹھنے والی نہیں اگر مجھے

اس طرح کی لڑکی چاہیے ہوتی تو میں اپنی امی سے کہتا کوئی ایسی لڑکی ڈھونڈنے

کے لئے

اسی لیے بہتر ہے کہ مجھ سے باتیں کرو اپنے بارے میں بتاو ویسے تو میں

تمہارے بارے میں سب جانتا ہوں

لیکن پھر بھی میں مزید تمہارے بارے میں جاننا چاہتا ہوں ہماری آنے والی

زندگی کو لے کر تم کیا سوچتی ہو میرے بارے میں تم کیا نظریہ رکھتی ہو سب

کچھ مجھے یہ تو پتا ہے کہ تمہیں اس شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن پھر

بھی میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ

اگر تمہیں کوئی بھی ڈاوٹ ہے تو تم میرے ساتھ شیئر کر سکتی ہو میں آج بھی

تمہارا ایک اچھا دوست ہوں اور آگے بھی ایک اچھا دوست رہنا چاہتا ہوں

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اسجد بھا۔۔۔۔وہ جلدی جلدی بولتے ہوئے

اسے ایک بار پھر سے بھائی کہنے لگی تھی کہ اسے اس کی بات یاد آگئی اس کے

یوں اچانک آدھے ادھورے لفظ پر خاموش ہو جانا اسجد کو بہت اچھا لگا تھا

اس نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کے اوپر رکھا اس کے ہاتھ کے

نیچے اس کا ہاتھ لرز گیا اور اس کے ہاتھ کی کپکپاہٹ کو محسوس کرتے ہوئے

اسجد نے فوراً اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے اٹھا دیا تھا وہ اسے نروس یا کنفیوز نہیں

کرنا چاہتا تھا وہ پہلے ہی بہت زیادہ ڈری سہمی رہتی تھی

گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے چلو ہمارا آرڈر آگیا کچھ کھاتے ہیں ویٹر کو اندر

داخل ہوتے دیکھ اس نے اس کی توجہ ویٹر کی جانب دلوائی تھی

ارے واہ یہ تو سب کچھ میرا فیورٹ ہے آپ کو میرے بارے میں سب کچھ

پتہ ہے ٹیبل پر اپنی پسند کے لوازمات دیکھتے ہوئے اس نے مسکرا کر بات

شروع کی تھی شاید اسے اندازہ ہو گیا تھا

کہ اس کا یوں گھبرانا اسجد کو شرمندہ کر گیا ہے اسی لئے وہ خفت مٹاتے ہوئے

بولی جس پر وہ بھی مسکراتے ہوئے کھانا شروع کر چکا تھا

تمہاری پڑھائی کیسی جا رہی ہے کل سے تمہارے اگزیم شروع ہونے والے

ہیں آگے کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہو تم میرے خیال میں تمہیں آگے ایم بی بی

ایس کے لیے میڈیکل یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینا ہوگا وہ کھانا شروع کرتے

ہوئے اس سے کہنے لگا تو اس نے بس ایک نظر اسے دیکھا اور سر جھکا گی

شادی کے بعد پڑھائی لکھائی کہاں ہوتی ہے میرا نہیں خیال کہ میں آگے پڑھ

سکوں گی شاید میں ڈاکٹر بننے کا خواب پورا نہیں کر سکتی وہ کھانا کھاتے ہوئے

اسے دیکھ کر سر جھکائے ہوئے بولی تو اسجد نے صرف ایک نظر اسے دیکھا اور

نفی میں سر ہلایا

اور یہ سب تمہارے دماغ میں کس نے ڈالا ہے یہ بھی بتادو مجھے تمہیں کیا لگتا

ہے جو لڑکیاں ڈاکٹر بنتی ہیں وہ کبھی شادی نہیں کرتی یا جو لڑکی اپنی زندگی میں

کچھ کرنا چاہتی ہیں

وہ ساری زندگی کنواری رہتی ہے میری بات سنو عاشی میں زیادہ کچھ نہیں کہنا

چاہتا میں جانتا ہوں

ڈاکٹر بننا تمہارا خواب ہے اس خواب کو تم پورا کرنا چاہتی ہو جس میں میں بھی

تمہارا ساتھ دینا چاہتا ہوں لیکن میں تمہارا ساتھ تب ہی دے پاؤں گا جب تم

۔ خود ہمت کرو گی

اگر تم خود ہی ہمت ہار کر پیچھے ہٹ جاؤں گی تو شاید میں بھی تمہارا ساتھ نہیں

دے سکوں گا میں جانتا ہوں تمہارے بابا نہیں چاہتے کہ تم آگے پڑھو لیکن

میں چاہتا ہوں کہ تم اپنا خواب پورا کرو میرے لیے یہ بہت فخر کی بات ہو گی

کہ میری طرح میری بیوی بھی ڈاکٹر ہے

لیکن تمہاری یہ ناامیدی بھرے الفاظ مجھے تمہیں بزدل کہنے پر مجبور کر رہے

ہیں ۔

اگر تم کچھ کرنا چاہتی وہ تو کر دیوں پیچھے ہٹنے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا ہر انسان

کو اپنے خواب جینے کا حق ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم بھی اپنے خواب جیو اس

باراس کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ اس کے ہاتھ کی کپکپاہٹ کو مکمل نظر انداز کر

چکا تھا

لیکن باباجان اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکھتے ہوئے وہ بس اتنا ہی بول پائی

شادی کے بعد تمہارا مسئلہ تمہارا شوہر ہو گا یہ بات یادر کھنا یہ میرا فیصلہ ہے کہ

تم ڈاکٹر بنوں گی چاچو جان اور امی جان اس سب میں نہیں پڑھیں گے اور میرا

یقین ہے کہ میری امی میرے اس فیصلے پر بہت خوش ہوں گی اور جہاں تک

چاچو جان کی بات ہے تو انہیں میں خود ہینڈل کرلوں گا تمہیں پریشان ہونے

کی ضرورت نہیں تم بس اپنی پڑھائی پر غور کرو

تمہارا خواب اب سے میرا بھی خواب ہے اور میں تمہیں یہ خواب جینے کی

اجازت دیتا ہوں

وہ مسکراتے ہوئے اسے یقین دلا رہا تھا جبکہ عاشی کے چہرے پہ آئی رونق نے

اسے بھی خوش کر دیا تھا

تھینک یو سوچ اسجد آپ بہت اچھے ہیں اور میں بہت قسمت والی ہوں کے

آپ کے روپ میں مجھے میرا ہمسفر مجھے مل رہا ہے تھینک یو سوچ اس نے اسے

دیکھتے ہوئے کہا تو اسجد مسکرا دیا

خوش نصیب تو میں ہوں جیسے تمہاری جیسی ہمسفر مل رہی ہے تھینک یو سو مچ

میری زندگی میں آنے کے لیے اور اس رشتے کو قبول کرنے کے لئے میرا

ساتھ قبول کر کے تم نے مجھے بہت بڑا اعزاز بخشا ہے ۔

اس کے کہنے پر اس نے شرما کر نگاہیں جھکالی تھوڑی ہی دیر میں کھانا کھا کر وہ

لوگ وہاں سے نکل کر حویلی واپس آ گئے تھے اسے گھر کے باہر ڈراپ کر کے

وہ باہر سے واپس اسپتال چلا گیا تھا

اس کے گھر آنے کے بعد اس بارے میں کسی نے کوئی سوال نہیں کیا تھا یقینا

وہ سبھی جانتے تھے کہ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر جانے والا ہے

گھر آکر وہ سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی تھی فریش ہونے کے بعد اپنے بیڈ پر

لیٹتے ہوئے مسلسل اسجد کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی کتنا حسین تھا اس کا

ساتھ اس کی باتیں

اور سب سے اہم بات وہ اسے کتنے اچھے طریقے سے سمجھتا تھا اس کی

خواہشات کا احترام کرتا تھا۔ڈاکٹر بننا صرف اس کا نہیں بلکہ اس کی ماں کا بھی

خواب تھا اس کی ماں چاہتی تھی کہ وہ ڈاکٹر بنے

لیکن اپنی زندگی میں وہ کچھ نہیں کر پائی اسی لئے اپنا خواب انہوں نے اپنی بیٹی

کے ذریعے پورا کرنے کا سوچا تھا زندگی نے ان کا ساتھ نہ دیا تو کیا ہوا لیکن اب

وہ اپنی ماں کا خواب ضرور پورا کرے گی اسے یقین تھا

.....

سر آج آپ کی پاکستان کی فلائٹ ہے رات 9 بجے لیکن آپ کے والد بار بار

فون کر رہے ہیں اور شاید وہ آپ کو ایئرپورٹ پر لینے آنے والے ہیں

ان سے کیا کہوں۔۔! وہ آفس میں داخل ہوتے ہوئے کہنے لگا

انکار کر دو کسی کو آنے کی ضرورت نہیں ہے میں پہلی بار پاکستان نہیں آرہا اور

نہ ہی میں کوئی چھوٹا بچہ ہوں جو ایئرپورٹ پر گم ہو جاؤں گا اس نے سختی سے

کہا

سر میں نے ان سے کہا کہ آپ غصہ ہوں گے لیکن انہوں نے کہا کہ وہ پھر

بھی ایئرپورٹ پر ضرور آئیں گے وہ میری کوئی بھی بات ماننے کو تیار نہیں اب

تو وہ میرا فون بھی نہیں اٹھا رہے وہ اس کے سامنے کھڑا اپنی مجبوری بتانے لگا

وہ تو اس باپ بیٹے میں بری طرح پھنس کر رہ گیا تھا اس طرف سے بات اس

طرف پہنچاتا تو وہ غصہ کرتے اور ان کی اگر کوئی خبر اسے دیتا تو یہ آگے سے

غصہ ہونے لگتا

رحیم کو تو لگتا تھا جیسے وہ اس آفس میں ڈانٹ کھانے کے لئے رہتا ہے یا پھر ان

دونوں باپ بیٹے کا غصہ برداشت کرنے کے لئے

ٹھیک ہے پھر نو کے بجائے شام کی فلائٹ بک کروا دو فی الحال میں ان سے

ملنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اور نہ ہی اپنا ٹائم برباد کرنا چاہتا ہوں انہیں بتا دو کہ

میں فلحال بہت زیادہ مصروف ہوں اور ان سے ملنا میرے بس سے باہر ہے

وہ اسے دیکھتے ہوئے سختی سے بولا

ٹھیک ہے سر میں آپ کی فلائٹ ٹائمنگ چینج کروادیتا ہوں وہ ہاں میں سر ہلاتا

باہر جانے ہی لگا تھا کہ ذلاور نے اسے پکار لیا

سنو میں جانتا ہوں تم میرے ساری خبریں انہیں دیتے ہو لیکن ایک بات کان

کھول کر سن لو اگر انہیں میری فلائٹ ٹائمنگ کا پتہ چلا تو مجھ سے برا کوئی نہیں

ہوگا وہ اسے گھورتے ہوئے سختی سے بولا تو رحیم نے ہاں میں سر ہلا دیا

اس کا دماغ تھوڑی نا خراب تھا کہ وہ یہ بات انہیں بتاتا اسے اپنی نوکری بے حد

عزیز تھی

.....

پرسوں اس کی سالگرہ تھی جس کی تیاریاں ہونے لگی تھی یہ اس کی پہلی

سالگرہ تھی جو اتنی دھوم دھام سے منائی جارہی تھی ورنہ اس سے پہلے تو اس

کی سالگرہ کسی کو یاد بھی نہیں ہوا کرتی تھی سوائے اسجد کے

وہی واحد انسان تھا جو اس کی ہر چیز کو یاد رکھتا تھا اور سلیبریٹ بھی کرتا تھا ورنہ

یہ دن تو کسی کے لیے اہم تھا ہی نہیں تائی ماں اس کے لئے اس کے ہر بر تھ

ڈے پر کچھ نہ کچھ اسپیشل بنادیا کرتی تھی لیکن اس کے باوجود بھی اس کے لئے

اہم تھا اس کے باپ کا وش کرنا جو اسے کبھی بھی وش نہیں کرتے تھے یہی

وجہ تھی کہ وہ یہ دن منانا پسند بھی نہیں کرتی تھی

ہاں لیکن اس بار سب کچھ بہت الگ اور ڈفرنٹ تھا اس دفعہ تو گھر کے ایک

ایک نوکر کو بھی اس کی سالگرہ یاد تھی اس پارٹی میں اس کے بابا کے سب

جاننے والے آرہے تھے۔ بابا نے شاید ہی اس سے بڑی پارٹی پہلے کبھی دی

تھی لیکن اس بار کہ یہ پارٹی بہت بڑی تھی کیونکہ وہ اپنی بیٹی کی منگنی میں کسی

چیز کی کوئی کمی نہیں چاہتے تھے

۔ شہر کے بڑے بڑے بزنس مین اوران کی فیملی کو پارٹی میں مدعو کیا گیا تھا

پاپا نے پارٹی کے دوران خاص سکیورٹی کا انتظام بھی کیا تھا ویسے تو پارٹی میں

کسی طرح کا کوئی خطرہ نہیں تھا لیکن بابا نے پھر بھی نہ جانے کیوں سکیورٹی

والوں کو بھی بلا کر رکھا ہوا تھا

جو بھی تھا یہ تو اس کے بابا ہی بہتر جانتے تھے وہ تو بس اپنی تیاری مکمل کر رہی

تھی

•••••

یہاں آنے کے بعد وہ اپنے دوست کے کسی رشتہ دار کے گھر میں نہیں بلکہ

ایک ہوٹل کے روم میں رہ رہا تھا۔ کل رات اسے ہوٹل کا روم بک کرواتے

ایک لڑکی نظر آئی تھی جو دیکھنے میں کافی زیادہ خوبصورت تھی

خود بھی اس سے کافی انٹرسٹڈ لگ رہی تھی اس کا اشارہ کرنے کی دیر تھی کہ وہ

اس کے پیچھے پیچھے آگئی تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی

لیکن اس کا وقت اچھا گزر گیا تھا یہ الگ بات ہے کہ وہ اسے کچھ زیادہ پسند

نہیں آئی تھی اسی لئے تو صبح ہوتے ہی وہ اس سے انجان بن گیا ایسی لڑکیوں

سے وہ صرف ایک رات کے لیے ہی تعلق رکھتا تھا ورنہ وہ انہیں نظر انداز

کرنے میں ماہر تھا

عارف خود بھی صرف شادی والے گھر تھوڑی دیر کے لئے ہی جاتا تھا ورنہ

باقی سارا وقت تو اس کے ساتھ گزارتا تھا آج مہندی تھی اور وہ اس کے ساتھ

مہندی کی رسم میں جانے والا تھا کارب کا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ تو صرف اس کا

ساتھ دینے کے لئے یہاں آیا تھا اس شادی میں لیکن یہاں آکر بھی عارف

نے خوب رونا دھونا بچایا تھا کہ وہ یہاں تک آیا ہے تو شادی میں بھی ضرور

آئے جس کی وجہ اسے مجبور ہو کر مہندی میں آجانے کے لئے ہاں کرنی پڑی

مہندی کی رسم تقریباً شام 4 بجے شروع ہونے والی تھی زیادہ لمبا چوڑا کوئی

حساب کتاب نہیں تھا اسی لیے وہ جانے کے لیے مان گیا لیکن اس نے یہ بھی

کہا کہ وہ صرف تھوڑی دیر ہی وہاں پر رکے گا اور پھر واپس آجائے گا جس

پر عارف مان گیا تھا

یہ غلطی عارف کی اپنی ہی تھی کہ اس نے کہہ دیا تھا کہ وہ اپنے کسی عزیز

دوست کے ساتھ یہاں آیا ہوا ہے اور یہ بات جان کر اس کی فیملی والوں نے

اسے کہا تھا

کہ وہ اپنے دوست کو بھی شادی میں ضرور لائے جس کی وجہ سے وہ مجبور

ہو گیا تھا اسے منانے کے لیے ورنہ وہ خود بھی نہیں چاہتا تھا کہ کارب اس کی

فیملی کے فنکشن میں شامل ہو

.....

وہ پاکستان پہنچ چکا تھا بنا کسی سے ملے وہ اپنے وقت سے تین گھنٹے پہلے ہی لینڈ

کر چکا تھا اور شاید اس کے بابا اب تک ایئرپورٹ پر نہیں آئے تھے اسی لیے وہ

ان کے آنے سے پہلے ہی وہاں سے نکل چکا تھا

کیونکہ اس کا کسی سے ملنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا خاص کر وہ گھر تو ہر گز نہیں جانا

چاہتا تھا اس کا ارادہ کہیں اور جانے کا تھا لیکن فی الحال وہ سیدھا کراچی کے ایک

ہوٹل میں پہنچا تھا جہاں کی اس نے پہلے ہی بکنگ کروا رکھی تھی ۔

اسے یقین تھا رحیم اپنا منہ ہر گز بند نہیں رکھے گا وہ بابا کو یقینا بتا دے گا کہ وہ

پاکستان جا چکا ہے لیکن وہ انہیں ہوٹل کی معلومات ہر گز نہیں دے گا اگر ان

دونوں میں سب سے زیادہ کوئی پھنس رہا تھا تو وہ اس کا پرسنل ورکر رحیم ہی تھا

جسے سکندر صاحب نے ہی رکھا تھا لیکن اب وہ اس کے نیچے کام کرتا تھا

وہ اپنے کام کی ڈبل تنخواہ لیتا تھا کیوں کہ وہ اسے اپنے کام کی پے کرتا تھا اور

سکندر صاحب اپنی جاسوسی کی الگ پیمنٹ کرتے تھے

وہ اس کے آفس کا ورکر کم اور سکندر صاحب کا جاسوس زیادہ تھا اور یہ بات وہ

تب ہی سمجھ گیا تھا جب سکندر صاحب نے خود اس کی سفارش کی تھی

ان کے کہنے پر وہ اسے اپنے آفس میں رکھ چکا تھا لیکن یہ بات بھی وہ بہت

اچھے طریقے سے جان گیا تھا کہ سکندر صاحب نے اسے اس کے آفس میں

نوکری کیوں دلوائی ہے ۔

لیکن اس کی نظر میں یہ بات زیادہ اہمیت کے حامل ہر گز نہیں تھی اسے کوئی

فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس کا باپ اس کے پیچھے ایک جاسوس چھوڑتا ہے یا دس وہ

اپنی زندگی اپنے طریقے سے اپنے اصولوں سے گزارتا تھا

اور اب بھی ویسا ہی کر رہا تھا اس کے ایک ایک لمحے کی خبر سکندر صاحب کو مل

جاتی تھی لیکن اس کے باوجود بھی وہ اپنی مرضی کا مالک تھا ہر چیز ہر کام اپنی

مرضی سے اپنے طریقے سے کرتا تھا پاکستان آنے کے بعد تو کیا وہ کبھی بھی

اپنے باپ سے نہیں ملنا چاہتا تھا اس کے پیچھے ایک بہت بڑی وجہ تھی ۔

اور اس وجہ کو اس کا باپ بھی بہت اچھے طریقے سے سمجھتا تھا اور اس کے

باوجود بھی وہ ہر وقت اپنے بیٹے کی خبر لیتا رہتا تھا۔ کیوں کہ چاہے کچھ بھی

کیوں نہ ہو جائے وہ اپنے بیٹے کو چھوڑ نہیں سکتا تھا بے شک اس کا بیٹا اسے خود

ہی کیوں نہ چھوڑ دے ۔

اس کا تڑپنا اپنے بیٹے کی شکل دیکھنے کو ترسنا یہاں تک کہ اس کا رونا دھونا بھی

اس کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا اسے اپنے باپ کے ہونے یا نہ ہونے

سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا تبھی تو یہاں آنے کے بعد بھی وہ اس کی تڑپ کو

ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا ۔

وہ ان سے ملنا نہیں چاہتا تھا۔ شروع شروع میں تو وہ یہ سب کچھ اس کی

ناراضگی سمجھے ہوئے تھے لیکن اب انہیں احساس ہوا تھا کہ یہ صرف اس کی

ناراضگی نہیں ہے بلکہ یہ غصہ ہے نفرت ہے جو وہ ان سے کرتا ہے

پہلے اسے ان کے وجود سے الجھن تھی لیکن اب وہ نفرت کرتا تھا وہ اپنے لبوں

سے اس بات کا اظہار تو نہیں کرتا تھا کہ وہ ان سے نفرت کرتا ہے لیکن اس کی

آنکھوں میں اپنے لیے بے تحاشا ناپسندیدگی اور نفرت تو وہ اپنی آنکھوں سے

دیکھ چکے تھے ۔

لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے وہ زبردستی اسے اپنے آپ سے محبت کرنے پر

مجبور نہیں کر سکتے تھے چاہے کچھ بھی کیوں نا ہو جائے

.....

ارے نہیں نہیں ہم نے نہیں بھیجنا اپنی بیٹی کو کسی شادی میں اور اوپر سے

رات کی تقریب ہے ہماری بیٹی ہر گز نہیں جائے گی مامی جان سے ملنے کے

لیے حور العین کی سہیلیاں آئی ہوئی تھی جن کا کہنا تھا کہ اس کی سہیلی کی

شادی ہے اور آج رات مہندی کی رسم ہے اور وہ اس سے شادی پر بلانا چاہتی

ہے تو مامی ان کی بات پر فوراً انکار کر گئی

وہ اسے ہر گز کہیں بھی بھیجنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی وہ ویسے بھی اسے کہیں

باہر آنے جانے نہیں دیتی تھی کہاں اسے سیہلی کی شادی پر جانے کی اجازت

دیتی

حور العین نے بھی اپنی سہیلیوں کو صاف صاف بتادیا تھا کہ وہ نہیں جا سکتی ان

لوگوں کے ساتھ اور نہ ہی وہ کسی طرح کی شادی اٹینڈ کر سکتی ہے لیکن وہ اس

کی بات نہیں مانی اور آج اس کے گھر آگئی تھی

یہ تو خدا کی کرنی تھی کہ پچھلے کچھ دنوں سے مامی کا موڈ بہت اچھا تھا کیونکہ

جب سے ان کی بیٹی کا رشتہ پکا ہوا تھا وہ کافی زیادہ خوش رہنے لگی تھی جس میں

کہیں نہ کہیں اس کے ہاتھ کے بنے اچھے کھانے کا بھی ہاتھ تھا یہی وجہ تھی کہ

مامی اس کے ساتھ بھی کافی اچھی طرح سے پیش آتی تھی

لیکن اس کا مطلب یہ تو ہر گز نہ تھا نہ کہ وہ اس کی ہر بات مان جائیں گی اسی

لیے اس نے خود ہی کالج میں لڑکیوں کو کہہ دیا تھا کہ وہ شادی میں نہیں آئے

گی

ارے آنٹی پلیز سمجھنے کی کوشش کریں نہ آج مہندی کی رسم ہے اور اگر یہ

نہیں آئے گی تو مجھے بہت برا لگے گا پلیز آپ اسے بھیج دیں میں وعدہ کرتی

ہوں میں اسے دو گھنٹوں کے اندر اندر ہی واپس بھیج دوں گی اور میں کون سا

بہت زیادہ دور رہتی ہوں یہ دو گلی چھوڑ کر ہی تو میرا گھر ہے اور بشریٰ اس کے

ساتھ رہے گی بولو نہ بشریٰ اس نے اپنی دوسری سہیلی کو گھور کر دیکھا تو اس

نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

جی ہاں آنٹی میں اس کے ساتھ رہوں گی کوئی مسئلہ نہیں ہو گا میں خود اسے

یہاں تک چھوڑ جاؤں گی پلیز ہم کون سا کوئی غیر ہیں جو آپ ہم پر بھروسہ

نہیں کر سکتی اسی محلے میں تو رہتے ہیں ہم چلیں آپ کی مجبوری ہے آپ بچوں

کو چھوڑ کر نہیں آسکتی

لیکن اسے تو بھیجیں امی بھی ناراض ہوں گئی آپ کے گھر سے کوئی بھی نہیں

آئے گا تو کتنا برا لگے گا نا آپ لوگ ہیں تب ہی تو ہم لوگ اتنے سکون سے

رہتے ہیں محلے والوں کا ہی تو سہارا ہوتا ہے

بہن بھائی آپس میں مل جل کر رہتے ہیں۔ایک دوسرے کی خیر خبر لگی رہتی

ہے اب اگر آپ کے گھر سے کوئی نہیں آئے گا تو ہم سب اداس ہو جائیں گے

شادی میں بالکل مزا نہیں آئے گا

آپ کی تو مجبوری ہم سمجھتے ہیں لیکن آپ کی طرف سے اگر حورالعین شادی میں آجائے تو ہمیں بہت اچھا لگے گا بشری نے مزید مکھن لگانے کی کوشش کی

اور اس کی یہ کوشش کافی حد تک کامیاب بھی ہو گئی تھی مامی کو اس کی ایموشنل تقریر کافی زیادہ پسند آئی تھی

ہاں میری جان تم ٹھیک ہی کہہ رہی ہو محلے والوں کا ہی تو سہارا ہوتا ہے سبھی آپس میں مل کر بہن بھائیوں کی طرح رہتے ہیں ہمیں تو محلے والوں کی بڑی

فکر رہتی ہے میں تو کہتی ہوں کہ گھر میں ہماری باتیں کم اور محلے والوں کی

زیادہ ہوتی ہیں مامی نے اس کی بات پر اتفاق کرتے ہوئے کہا

تو پھر میں ہاں سمجھوں اس نے فورا مامی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جب کہ بشریٰ

کے انداز پر حورالعین کچن میں جا چھپی تھی کہیں ان کی چوری پکڑی نہ جائے

ہاں ہاں تم ہاں ہی سمجھو لے جانا اسے لیکن زیادہ دیر کے لئے نہیں ایک ڈیڑھ

گھنٹے میں واپس چھوڑ جانا صرف رسم ہی تو کرنی ہے نا بس زیادہ دیر گھر کی بچی

گھر سے باہر نہ رہے تو بہتر ہے آج کل کا زمانہ نہیں ہے لڑکیوں کو اکیلے رات

کوایسی رسموں میں بھیجنے کا بے شک محلے کی ہی بات ہے لیکن پھر بھی لڑکی

ذات ہے اور اس کا تو ہمیں الگ سے حساب دینا ہو گا اللہ کے سامنے جا کر

مجھے تو اپنی بیٹیوں سے زیادہ اس کی پرواہ رہتی ہے کہیں مجھ سے کوئی اونچ نیچ نہ

ہو جائے اتنی مشکلیں کاٹی ہیں اس کے لیے اتنی سی تھی جب یہاں آئی تھی

پڑھا لکھا کر اسے یہاں تک پہنچایا ہے اب اس کا کہیں اچھی جگہ سے رشتہ

آجائے تو ہاتھ پیلے کر دوں۔

پھر یہ جانے اور اس کی قسمت ہم تو اپنا فرض پورا کر دیں گے جو وعدہ کیا ہے وہ

نبھا دیں گے بس ہمیں اور کچھ نہیں چاہیے مامی نے آخر میں دو تین اموشنلی

ڈائیلاگ بھی ہمارے تھے یہ تو ان کی عادت تھی ان کے بغیر ان کا گزارہ ہی

کہاں ہوتا تھا

جی مامی جان صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں ایسے نیک لوگ ہم تو اکثر بات

کرتے ہیں آپ کے بارے میں بڑا مشکل وقت کاٹا ہے آپ نے اور پھر

حور العین کا اتنا خیال رکھا اسے یہاں تک پہنچایا ہر کسی کے بس کی بات نہیں

ہوتی یہ سب کچھ کرنا یہ تو بس اللہ کے نیک لوگوں کی نشانیاں ہیں اللہ ضرور

آپ کو اس کام کا اجر دے گا ۔

حور تم تیار رہنا مامی جان نے اجازت دے دی ہے میں شام کو تمہیں لینے کے

لئے آؤں گی وہ کچن کے دروازے پر رک کر کافی اونچی آواز میں بولی تو اندر

حور العین نے خدا کا شکرادا کیا تھا کہ مامی جان نے اسے جانے کی اجازت دے

دی تھی اسے تو خیر کوئی امید نہ تھی کہ وہ اپنی دوست کی شادی پر جا پائے گی

لیکن مامی جان کو بشری اپنی باتوں منا ہی لیتی تھی جس طرح سے آج منالیا تھا

ہاں لڑکی اپنی تیاری مکمل کر لینا اور ایسا کرنا کے مہندی میں یہ پیسے ڈال دینا

رسم ہوتی ہے وہ سو کا نوٹ نکالتے ہوئے اس کے ہاتھ میں تھما کر بولی۔ آج تو

وہ بالکل ہی مہربان ہو گئی تھی ورنہ وہ اسے اپنے بٹوے سے ایک پھوٹی کوڑی

بھی نکال کردے دیں ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا شاید بشریٰ کی باتوں نے اچھا

خاصا اثر دکھایا تھا

لیکن وہ تو بس اتنی سی بات پر ہی خوش ہو گئی تھی کہ مامی نے اسے جانے کی

اجازت دے دی تھی ورنہ وہ کہاں اسے کہیں باہر نکلنے دیتی تھی وہ تو خود بھی

کافی گھبرائی ہوئی تھی کیونکہ آج سے پہلے اس نے کبھی بھی اس طرح کی کسی

رسم کو اٹینڈ نہیں کیا تھا

ہاں لیکن اپنی سہیلی کی شادی میں جانا اس کی خواہش تھی جو چاہے کسی بھی

طرح سے لیکن پوری تو ہو رہی تھی مامی کے ہاتھ سے سو روپے کا نوٹ لیتے

ہوئے وہ فورا اندر جا کر اپنی تیاری مکمل کرنے لگی تھی

.....

سر یہ روم ہماری بیسٹ سروسز میں سے ایک ہے مجھے یقین ہے آپ کو بہت

زیادہ پسند آئے گا آپ کو یہاں پر کوئی بھی مسئلہ ہو یا کسی قسم کی کوئی بھی

شکایت ہو تو پلیز ہمیں ضرور بتائے گا ہم آپ کو اپنی بہترین سروس دینا چاہتے

ہیں مینیجر خود ہی اسے ہوٹل روم تک چھوڑنے کے لئے آیا تھا

ہاں ٹھیک ہے جو بھی ہے بعد میں دیکھا جائے گا فی الحال جاؤ یہاں سے میں

آرام کرنا چاہتا ہوں وہ کافی روڈ لہجے میں گویا ہوا تو مینیجر بنا برا منائے مسکراتا

ہوا ہاں میں سر ہلاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا

ایسے امیر لوگوں اور ان کی بگڑی ہوئی اولادوں کی وجہ سے ہی تو ان کے یہ

ہوٹلز چلتے تھے وہ ان کے ساتھ کسی قسم کی بدتمیزی کر کے اپنی روزی روٹی پر

۔ لات نہیں مار سکتے تھے

یہی وجہ تھی کہ اس کا یوں بات کرنا بھی اسے ہرگز برا نہیں لگا تھا بلکہ اس چیز

کو تو امیروں کا اسٹائل کہنا زیادہ بہتر تھا

ابھی اس نے اپنے سامان میں سے ایک آرام دہ سوٹ نکالا ہی تھا کہ جب

دروازے پر دستک ہوئی اس وقت کون آگیا تھا اس وقت کسی کا آنا اسے غصہ

دیلا گیا تھا جب کہ وہ کہہ چکا تھا کہ اسے کوئی ڈسٹرب نہ کرے تو اس طرح

سے ڈسٹرب کرنے کا کیا مقصد تھا اس نے آگے بڑھتے جیسے ہی غصے سے

۔ دروازہ کھولا سامنے ہی اپنے بچپن کے دوست عمران کو کھڑا پایا

عمران کو سامنے پاتے ہی اس کے چہرے کی ساری بیزاریت کہیں دور جا سوئی

تھی وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھا اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا

عمران تم یہاں کیا کر رہے ہو تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے مجھے تمہیں دیکھ کر

کتنی زیادہ خوشی ہو رہی ہے وہ سچ میں اسے دیکھ کر بہت زیادہ خوش ہو گیا تھا

عمران اسکول کے زمانے سے اس کے ساتھ تھا اور پھر جب وہ ہمیشہ کے لئے

یہاں سے چلا گیا تب بھی عمران نے اس کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا بلکہ وہ خود اپنی

سٹیڈیز کے لئے امریکہ چلا گیا تھا۔ان کا بچپن کا ساتھ جوانی کا بھی ساتھ رہا اور

۔ اب کچھ عرصہ پہلے ہی عمران پاکستان واپس آ گیا تھا

اور آج ان کی ملاقات تقریبا دو ڈھائی سال بعد ہو رہی تھی۔اس کے ساتھ

ہی عمران کمرے کے اندر داخل ہوا

یار میں تو یہاں پر اپنے ایک دوست کی انگیجمنٹ پارٹی میں آیا تھا لیکن تمہیں

اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے رہا نہیں گیا اس لئے تمہارے پیچھے

پیچھے آگیا مینیجر تو کہہ رہا تھا کہ تمہیں ہر گز ڈسٹرب نہ کیا جائے مگر وہ عمران

ہی کیا جو ڈسٹرب نہ کرے وہ آرام سے اس کے بیڈ پر لیٹے ہوئے بولا تو ذلاور

مسکرادیا

بہت اچھا کیا جو تم آگئے سچ کہو تو تمہیں دیکھتے ہی میری تھکاوٹ دور ہوگئی ہے

بہت مس کر رہا تھا یار تم کو میں نے سوچ لیا تھا اس بار جب پاکستان آؤ گا تو تم

سے ضرور ملوں گا یار تنگ آگیا ہوں میں ان منافق لوگوں سے کسی سے بات

کرنے کا دل نہیں کرتا لیکن اب تم آگئے ہو نا تو شکر ہے یہ چند دن سکون سے

گزریں گے پندرہ دن یہی پاکستان میں رہنے والا ہوں

اس کے بعد ہی واپس جاؤں گا تھوڑا فری ٹائم چاہتا تھا تھوڑا وقت اپنے ساتھ

گزارنا چاہتا تھا بہت زیادہ گم کر لیا ہے میں نے اپنے آپ کو اس دولت کی دنیا

میں ان سب چیزوں سے ہٹ کر اپنی زندگی کو اپنے طریقے سے جینا چاہتا

ہوں یہ پندرہ دن میں صرف اپنے آپ کو دینا چاہتا تھا اسی لئے پاکستان چلا

آیا۔

بہت اچھا کیا تم نے بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ تم نے زندگی کا سب سے بہترین فیصلہ کیا ہے کیونکہ تمہارے دوست کی شادی ہونے والی ہے ان پندرہ دنوں میں اور میں تمہیں انوائٹ کرنے کے لئے تمہیں فون بھی کرنے والا تھا کے آج ہی تمہارے گھر سے تمہارا نمبر بھی لیا تمہارے بابا نے بتایا مجھے کہ تم کافی زیادہ مصروف رہنے لگے ہو یہاں تک کہ ان سے ملنے کا بھی ٹائم نہیں ہوتا تمہارے پاس لیکن میں نے انہیں کہہ دیا کہ میرے لئے تمہارے پاس یقینا وقت ہو گا ویسے میں نے کچھ زیادہ بول دیا ناوہ اس سے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا

نہیں ہر گز نہیں میری جان تمہارے لئے سچ میں میرے پاس بہت وقت ہے

اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ تمہاری شادی ہونے والی ہے تو میں تمہارے لئے

کوئی اچھا سا گفٹ لاتا خیر اب بھی بہت دن ہیں گفٹ میں یہاں سے بھی لے

لوں گا اور تمہاری شادی بھی خوب انجوائے کروں گا ویسے ان پندرہ دنوں میں

ایک اور بھی بہت ضروری کام کرنے والا ہوں ہو سکتا ہے تمہارا دوست بھی

سنگل نہ رہے وہ اسے دیکھتے ہوئے اس انداز میں بولا کہ عمران کو جھٹکا لگا وہ بیڈ

سے اچھل کر سیدھا اس کے سامنے کھڑا ہو گیا

کیا مطلب تم شادی کرنے والے ہو مجھے یقین نہیں آ رہا دیکھو یہ کوئی مذاق تو

نہیں ہے نا میں بالکل بھی مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں پلیز مجھے بتاؤ کیا تم سچ

میں شادی کرنے والے ہو وہ اس کے سامنے کھڑا بے یقینی سے سوال کر رہا تھا

۔جبکہ اس کے مسلسل سوال کرنے پر ذلا ور قہقہ لگا اٹھا

ہاں سچ میں میں شادی کرنے والا ہوں بلکہ میں پاکستان آیا ہی اسی نیت سے

ہوں میں شادی کر کے واپس جاؤں گا بلکہ اپنی بیوی کو بھی ساتھ ہی لے جاؤں

گا وہ اسے یقین دلاتے ہوئے اس کی چھوڑی ہوئی جگہ پر بیٹھا اور اس کا ہاتھ

تھام کر اسے پیچھے کی جانب کھینچ لیا

کیا مطلب جانے والا ہوں کیا شادی کے بعد تم یہاں نہیں رہو گے اور لڑکی

کون ہے سب کچھ بتاؤ تم نے تو مجھے اچھا خاص ایکسائٹڈ کر دیا ہے میں بہت

خوش ہوں وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے مسلسل سوال کیئے جا رہا تھا

میری پھوپھو کی بیٹی ہے اور میری پھوپھو نے فوت ہونے سے پہلے مجھے اپنی

آخری خواہش بتائی تھی اور ان کے آخری خواہش یہی تھی کہ وہ میری دلہن

بنے اور میں آگیا اسے اپنی دلہن بنانے کے لیے کل 18 سال کی ہو جائے گی تو

سوچا اپنی امانت کو میں لے جاؤں ۔

اٹھارہ سال صرف 18 سال کی بہت چھوٹی نہیں ہے کیا تم سے خیر کوئی بات

نہیں تمہاری پھوپھو نے سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کیا ہو گا لیکن تم ابھی اس سے

شادی کرنا چاہتے ہو میرا مطلب ہے اتنی جلدی ابھی تو میرے خیال میں وہ

اپنی پڑھائی مکمل کر رہی ہو گی کیا اس کی فیملی اس کے لیے تیار ہے

اس کی فیملی کون ہوتی ہے تیار ہونے والی یا نہ ہونے والی میری پھوپھو نے

فیصلہ کیا ہے اور اس فیصلے پر قائم رہنا ہو گا سب کو مجھے فرق نہیں پڑتا اس کی

پڑھائی مکمل ہے یا نہیں لیکن اتنا جانتا ہوں کہ کل اسے کسی اور کے نام کی

انگوٹھی پہنانے کا فیصلہ کیا جارہا ہے اور ذلاور شاہ اپنی منگ کسی دوسرے کو

ہر گز نہیں دے گا

وہ میری ہے صرف اور صرف میری اس کا باپ میرے خلاف سازش کر رہا

ہے اور اسے لگتا ہے کہ میں اسے ایسا کرنے دوں گا نہیں ایسا ہو گا ۔

اگر کسی نے میری ایشام کی طرف گندی نظر بھی اٹھائی میں اس کا نام اس دنیا

کی کتاب سے مٹادوں گا جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے میں اپنی ایشام کی طرف

کسی کو آنکھ اٹھانے کی اجازت نہیں دوں گا۔اور وہ ڈاکٹر اسے یہ غلط فہمی ہو گئی

ہے کہ میں اسے ہم دونوں کے بیچ آنے دوں گا۔۔۔وہ تنفر سے سر ہلاتے

ہوئے مسکرایا

اسے تو میں بتاؤں گا کہ جاگیر دار ذلاؤر شاہ کیا ہے اور کیا کر سکتا ہے۔مجھے یقین

ہے ابھی تک وہ میرے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔لیکن اب وقت آگیا ہے

کہ وہ ذلاور شاہ کی ذات سے واقفیت حاصل کرلے۔تاکہ اسے اندازہ ہو

۔ جائے کہ اس نے انجانے میں کس سے پنگا لیا ہے

اور اس کے ساتھ ساتھ جہانگیر شاہ کو بھی اب اپنا اصل روپ دکھانے کا

وقت آگیا ہے۔اب اسے پتا چلے گا جاگیر دار کی جاگیر کسی اور کو دینے سے کیا

ہوتا ہے وہ اپنی دھن میں بولے جارہا تھا جبکہ اس کے لہجے میں عجیب سا جنون

محسوس کر کے عمران بھی پریشان ہو گیا تھا ۔

وہ عمران کا بچپن کا دوست تھا جس سے وہ بہت محبت کرتا تھا لیکن جس راستے

پر وہ جارہا تھا وہ بہت غلط تھا اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ سکندر شاہ کو اس کے

خطرناک ارادوں کے بارے میں بتادے گا لیکن اس کے بعد وہ اپنے دوست

کے سامنے نظر اٹھانے کے قابل نہیں رہے گا وہ جانتا تھا ذلاور اپنے باپ کو

زیادہ پسند نہیں کرتا اور نہ ہی اپنی زندگی میں اسے کوئی اہمیت دیتا ہے لیکن پھر

بھی وہ نہیں چاہتا تھا کہ ذلاور کچھ بھی غلط کرے ۔

کیا سوچ رہے ہو کہیں تمہارے دماغ میں یہ بات تو نہیں آ رہی کہ میرے

ارادوں کی خبر تم میرے باپ کو دے دو وہ نہ جانے کیسے اس کی پریشان

چہرے پر اس کی سوچ کو پڑھ چکا تھا عمران نے گھبرا کر فوراً ہاں میں سر ہلایا

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میرا باپ بھی جانتا ہے کہ میں اپنی زندگی میں کس

لڑکی کو شامل کروں گا۔میں جانتا ہوں انہیں میرا یہ فیصلہ پسند نہیں آئے گا

لیکن مجھے فرق نہیں پڑتا میرے لیے میرا فیصلہ اہم ہے کسی کی سوچ یا پسند نہ

پسند نہیں۔یہ میرا فیصلہ ہے کہ میری زندگی میں شامل ہونے والی لڑکی

۔ جہانگیر شاہ کی بیٹی ہو گی تو ہو گئی میرا یہ فیصلہ کوئی بدل نہیں سکتا

بے شک اگر تم انہیں کچھ بتانا چاہو تو بتا سکتے ہو یہ مت سوچنا کہ میری اور

تمہاری دوستی پر کسی قسم کا حرف آئے گا۔میں اس کو تمہاری طرف سے اپنے

لئے محبت سمجھ کر قبول کر لوں گا وہ بالکل ریلیکس انداز میں کہنے لگا

نہیں ایسا ہر گز نہیں ہے ذلاور میں یہ بات کسی کو نہیں بتانے والا میں تو بس یہ

سوچ رہا تھا کہ کہیں تم کسی مصیبت میں نہ پھنس جاؤ۔ویسے بھی یہ چیز

تمہارے لیے مسئلہ بن سکتی ہے اور تم اس لڑکی کو بھی نہیں جانتے نہ جانے وہ

کیسی ہو گی اور ہو سکتا ہے وہ لڑکی اس انسان سے محبت کرتی ہو جس کے ساتھ

۔ اس کی منگنی ہو رہی ہے

مجھے فرق نہیں پڑتا عمران مجھے بس اس بات سے فرق پڑتا ہے کہ وہ میری ہے

وہ میری امانت ہے میری منگ ہے اور میں اسے چھوڑ نہیں سکتا چاہے مجھے اس

کے لئے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے ۔

وہ بات ختم کرتے ہوئے بولا تو عمران نے ہاں میں سر ہلایا وہ اس معاملے میں

کیا کہہ سکتا تھا یہ اس کے دوست کا اپنا ذاتی فیصلہ تھا اور جاگیردار کبھی اپنے

فیصلوں سے پیچھے نہیں ہٹتے یہ بات وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھتا تھا ۔

مزید کچھ دیر اس کے ساتھ بیٹھ کر وہ چلا گیا تھا لیکن جانے سے پہلے اسے اپنی

شادی پر بھی انوائٹ کر کے گیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ وہ دوبارہ اس سے ملنے

جلد ہی آئے گا جس پر اس نے کھلے دل سے ہاں میں سر ہلا دیا تھا اس کے

جانے کے بعد وہ آرام کرنا چاہتا تھا

....

یار کیوں آیا ہے تو مجھے اس بورنگ جگہ پر میں واپس جانا چاہتا ہوں پلیز جلدی

ختم کر یہ سب کچھ واپس چلتے ہیں انجوائے کریں گے اس سے تو بہتر ہوٹل کا

روم تھا کہاں آ گیا میں تیرے ساتھ مجھے واپس جانا ہے۔ وہ چہرے پر بیزاریت

سجائے ہوئے بولا

تم فکر مت کرو بس تھوڑی ہی دیر میں ہم لوگ واپس چلتے ہیں بس مہندی کی

رسم ہو چکی ہے سچ کہوں تو میں خود بہت زیادہ بور ہو گیا ہوں بس تھوڑی میں

بھی تمہارے ساتھ ہی چلوں گا بس تھوڑی دیر برداشت کر لو وہ اسے دیکھتے

ہوئے عاجزی بھرے انداز میں بولا تو کارب ہاں سر ہلاتا وہی رکھی ایک کرسی

پر بیٹھ گیا

نہ جانے کون سا منحوس وقت ہے جب اس نے عارف کے ساتھ آنے کے

لیے حامی بھر لی تھی۔ اگر اسے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ اتنا زیادہ بورنگ

ہو گا تو وہ یہاں آنے کی غلطی کبھی نہ کرتا لیکن اب تو وہ غلطی کر چکا تھا اسی لئے

خاموشی سے اس کے فری ہونے کا انتظار کرنے لگا. اسے گئے ہوئے ابھی

تھوڑا ہی وقت ہوا تھا۔ وہ اس کے سامنے ہی اسٹیج پر دلہن کے ساتھ بٹھا فوٹوز

بنوا رہا تھا جب اچانک کوئی اس کے سامنے آ روکا۔ جس سے اس کا عارف کو

دیکھنا مشکل ہو گیا۔

خیر عارف کون سا اس کی بیوی تھا جیسے دیکھنا اس کے لیے ضروری ہو۔ کسی

کے سامنے آ کر کھڑے ہونے سے وہ چہرہ پھیر کر دوسری جانب دیکھنے لگا

جب اچانک سامنے کھڑی لڑکی کے ڈوپٹے پر لگا موٹا سا موتی اس کی گاڑی کی

چابی کی چین میں بری طرح سے اٹک گیا۔

اپنادوپٹہ پیچھے کھینچے جانے کے احساس پراس نے فورامڑ کر دیکھا تھا لیکن

سامنے بیٹھالڑکااپنی چابی میں پھنسنے والی اس مصیبت کو نکالنے کی بھرپور

کوشش کررہاتھایقینایہ صرف اتفاق تھاوہ یہ لڑکی بھی سمجھ چکی تھی اس نے

خود آگے بڑھتے ہوئے اپنادوپٹہ نکالنے کی کوشش کی

آئی ایم سوری۔۔۔وہ معذرت کرتے ہوئے بولی جب کارب نے نظریں اٹھا

کراس کی طرف دیکھا۔اس کے سامنے ایک بے حد خوبصورت لڑکی کھڑی

تھی۔وہ ناصرف دیکھنے میں خوبصورت تھی بلکہ اس کی آواز بھی بے حد

دلکش تھی

لیکن یقیناً یہ لڑکی عارف کے گھر میں سے کسی سے تعلق رکھتی تھی اور ایسا تو

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ وہ اپنے دوست کے گھر کی عزت پر آنکھ بھی اٹھا

کر دیکھے ۔

کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے آپ اسے نکالنے کی کوشش کریں وہ اپنی چین اس

کے حوالے کرتے ہوئے بولا تو لڑکی نے فوراً اس کے ہاتھ سے گاڑی کی چابی

لے لی اور خود نکالنے کی کوشش کرتی رہی کافی دیر کے بعد جا کر وہ اس چین

سے اپنا دوپٹہ آزاد کرانے میں کامیاب ہوئی تھی

تب تک اس ماحول سے تنگ آکر کارب جانے کس طرف نکل چکا تھا۔ارے

یہ کس طرف چلے گئے انہوں نے تو اپنی گاڑی کی چابی بھی نہیں لی مجھ سے

شاید مجھے باہر جا کر دیکھنا چاہے نازیہ یار میری بات سنو ابھی یہاں پر جو لڑکا

بیٹھا تھا وہ کون تھا اس کی چین میرے پاس رہ گئی ہے میرے دوپٹے میں پھس

گئی تھی ہر طرف سے نہ امید ہوتے ہوئے اس نے نازیہ کو بتایا تھا

وہ لڑکا جو ابھی بلیک شرٹ میں یہاں پر بیٹھا تھا وہ تو عارف بھائی کا دوست ہے

یہی باہر ہو گا عارف بھائی تو بزی ہیں چلو آؤ ہم باہر جا کر اسے واپس کر آتے ہیں

ویسے بھی میں یہ تھال باہر ہی لے کر جانے والی ہوں وہ تھال اٹھاتے ہوئے

کہنے لگی تو حور بھی اس کے ساتھ ہاں میں سر ہلاتی باہر کی جانب آئی تھی .

لیکن باہر آنے کے بعد بھی انہیں وہ لڑکا کہیں پر بھی نظر نہیں آیا تو وہ مایوس

ہو کر واپس اندر لوٹ آئیں اندر آ کر اس نے سب سے پہلے عارف بھائی کو

ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی لیکن عارف بھی اسے نہ ملا ۔

گاڑی کی چابی تو میرے پاس ہے وہ لوگ کہیں پر بھی کیسے جا سکتے ہیں حور کافی

پریشان تھی کیونکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی پتہ چلا تھا کہ عارف اپنے دوست

کے ساتھ اس کے ہوٹل جا چکا ہے لیکن گاڑی کی چابی اس وقت اس کے پاس

تھی اسی لیے وہ کافی کنفیوز تھی کہ وہ کیسے واپس ہوٹل گئے ہیں

ارے بیٹا یہ امیر لوگوں کے اپنے ہی انداز ہوتے ہیں ہو سکتا ہے ان کے پاس

دو چابیاں ہوں مجھے تو نہیں پتا یہ سب کچھ تم دیکھ لو ہو سکتا ہے یہی کہیں باہر

ہوں اگر ہوئے تو دے دینا اسے میں ذرا لڑکیوں کو دیکھوں پتہ نہیں انہیں

۔ پھول لانے کے لئے کہا تھا کہاں نکل گی

آنٹی اسے دیکھتے ہوئے اندر چلی گئیں جبکہ اس کا جو ارادہ تھا کہ چابیاں انہیں

پکڑا دے گی نہ دے سکی

چلو آؤ میں تمہیں جلدی سے گھر واپس چھوڑ آؤں دیر ہو رہی ہو اس سے پہلے

کہ مامی جان تمہیں لینے کے لیے خود یہاں آپہنچے تمہیں چھوڑنا بیسٹ آئیڈیا

ہے وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے باہر کی جانب لے جاتے ہوئے کہنے لگی

دونوں نے جیسے ہی گیٹ پر قدم رکھا پیچھے سے آنٹی کی آواز آئی اور آواز کے

ساتھ ایک اور کام بھی آگیا

یار یہ امی بھی نہ لگتا ہے آج میری جان نہیں چھوٹنے والی صبح سے کام کروا

کروا کر میری کمر توڑ ڈالی تم باہر انتظار کرو میں ایک منٹ میں آتی ہوں۔ وہ

واپس پیچھے کی طرف مڑتے ہوئے اسے وہیں روکنے کا کہہ کر اندر چلی گئی تھی

بہت لوگ اندر آ جا رہے تھے اسی لیے وہ ایک سائیڈ پر ہو کر کھڑی ہو گئی جب

اچانک اس کی نظر اس بلیک سوٹ والے آدمی پر پڑی وہ تیزی سے قدم

اٹھاتے اس تک آئی تھی تاکہ اس کی چابی اسے واپس کر سکے

ایکسکیوز می کہاں چلے گئے تھے آپ میں کب سے آپ کو تلاش کر رہی تھی

۔۔۔۔آپ کی چابی وہی اندر چھوٹ گئی تھی یا شاید آپ نے خود ہی چھوڑ دی

تھی یہ لیں آپ کی چابی شاید آپ کو اس کی ضرورت ہو گی۔ وہ چابی اس کی

طرف بڑھاتے ہوئے بولی

اتنے ڈرامے کیوں کر رہی ہو تم۔۔۔۔۔!! شکل سے اتنی بیوقوف تو نہیں

لگتی تمہیں لگتا ہے کہ اگر یہ چابی میرے لئے اہم ہوتی تو میں اسے یوں ہی

پھینک کر آجاتا ۔۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا اس کا انداز کچھ الگ سا لگا وہ شاید نوٹ کر

چکی تھی کہ وہ نشے میں ہے اس لئے اس انسان کے سامنے روکنا مناسب نہیں

سمجھا بلکہ چابی اسی کے پاس کھڑی گاڑی پر رکھ دی اور وہاں سے تیزی سے

نکلنے لگی جب اچانک کارب شاہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا

ارے ڈارلنگ تم تو برا مان گی میں تو بس یہ کہہ رہا تھا کہ تمہیں ڈرامے کرنے

کی ضرورت نہیں۔اگر تم میرے ساتھ اپنا وقت گزارنا چاہتی ہوں تو مجھے

کوئی اعتراض نہیں ویسے بھی تم کافی خوبصورت ہو میری رات اچھی گزر

جائے گی آج سارا دن بہت بور کیا ہے ان سب لوگوں نے مجھے۔ چلو آؤ گاڑی

میں چلتے ہیں وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا تھا جبکہ

اس کی گھٹیا بات سن کر فوراً حور کا دماغ پوری طرح سے آؤٹ ہوا تھا

جسکا جواب اس نے اس کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ مار کر دیا تھا۔اس گاڑی

کے پاس کوئی بھی نہیں تھا جس کی وجہ سے کوئی بھی اس طرف متوجہ نہ تھا

لیکن اس دھماکے کی گونج کارب شاہ نے اپنے دماغ کے اندر تک سنی تھی۔ وہ غصے سے اسے گھورے جا رہا تھا جبکہ اس کی کلائی اب تک اس کے مضبوط ہاتھ میں تھی

ہاتھ چھوڑو میرا غلیظ انسان اس سے پہلے کے میں دوسرا گال بھی سجا دوں اپنی طرح دو ٹکے کی عورت سمجھ کر رکھا ہے کیا۔ تم جیسوں کو سیدھا کرنا مجھے بہت اچھے طریقے سے آتا ہے ہاتھ چھوڑتے ہو یا چلا چلا کر پورے محلے والوں کو اکٹھا کر لوں۔ کارب شاہ کی اس حرکت نے اسے بہت زیادہ خوفزدہ کر دیا

تھا لیکن اس سچویشن میں وہ ڈر کر پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی یہ اس کی عزت کا

سوال تھا ۔

اس کے اچانک ہاتھ کھینچنے پر کارب شاہ کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ نکل گیا تھا۔وہ

نفرت سے سامنے والے کو دیکھ رہی تھی جو آنکھوں میں بے تحاشا غصہ لیے

اسے گھورے جا رہا تھا جب حور کو اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی حور العین تم

وہاں کھڑی کیا کر رہی ہو یار جلدی چلو تمہاری مامی جان انتظار کر رہی ہوں گی

اس سے پہلے کہ کوئی اور تماشہ بن جائے ہمیں یہاں سے چلے جانا چاہیے

بشری کی آواز پر وہ فورا اسے نظر انداز کرتی آگے بڑھ گئی تھی جبکہ کارب شاہ

کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا

.....

کارب شاہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا اس لڑکی کی اتنی اوقات کے اس نے مجھ پر

ہاتھ اٹھایا تھا اس کا دل چاہا وہ اسی وقت اس لڑکی کو اس کی اوقات یاد دلا دے

لیکن وہ اپنی دوست کی برادری میں کسی قسم کا کوئی تماشا نہیں کرنا چاہتا تھا

کب سے خود ہی اس کے پیچھے پڑی ہوئی تھی اسے ٹھیک ٹھاک لگی تو کہہ دیا

ایک رات گزارنے کا اس کا یہ مطلب تو نہ تھا کہ وہ لڑکی اسے اپنی اوقات

دکھادے

بہت غلط کیا تم نے بہت غلط تمہیں اندازہ تک نہیں ہے کہ تم نے کس کے منہ

پر طمانچہ مارا ہے کارب شاہ تمہاری ہستی ہلادے گا اب تم میرے قہر سے بچ

کر دکھاؤ اس تھپڑ کی گونج کا حساب تو تمہیں دینا ہو گا تم جو کوئی بھی ہو کا تب

شاہ سے پنگا لے کر تم خود میری نگاہوں میں آئی ہو یہ تھپڑ تمہیں بہت مہنگا

پڑے گا

وہ غصے سے پاگل ہوتا ٹیبل پر پڑی شیشے کی بوتل اپنے منہ سے لگاتا نہ جانے کیا

کیا سوچ رہا تھا اس کی نگاہوں میں عجیب سی وحشت تھی وہ حورالعین کو جان

سے مار دینا چاہتا تھا وہ اسے دنیا سے غائب کر دینا چاہتا تھا اس کی ہستی کو مٹا دینا

چاہتا تھا

کارب یار کیا ہوا تم وہاں سے یوں اچانک کیوں چلے آئے اور تم اتنی زیادہ

کیوں پی رہے ہو خیریت تو ہے نا بتاؤ تو سہی آخر ہوا کیا ہے اتنی بے چینی کس

بات کی ہے اس کے اچانک واپس چلے آنے اور پھر یہاں آکر اتنے غصے میں

شراب پینے کی یقیناً کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور تھی

اور اوپر سے اس کی خالہ نے اسے بتایا تھا کہ اس کا دوست بہت غصے میں واپس

گیا ہے اسے تب ہی سمجھ میں آگیا تھا کہ کچھ نہ کچھ ضرور ہوا ہے ورنہ کارب

شاہ کم از کم اسے انفارم ضرور کرتا

میں جان لے لوں گا اس کی میں جان لے لوں گا اس کی عارف اس نے مجھ پر

ہاتھ اٹھایا کارب شاہ پر ہاتھ اٹھایا جاگیر دار کارب شاہ پر وہ مجھے جانتی نہیں ہے

میں اس کی دنیا ہلا دوں گا وہ غصے سے دہاڑا تھا ہاتھ میں پکڑی بوتل بے حد

غصے سے زمین پر دے ماری تھی اس کے انداز نے عارف کو بھی ڈر کر دو قدم

پیچھے ہٹانے پر مجبور کر دیا

کنڑول میرے یار کنڑول کیا ہو گیا ہے تجھے اس طرح سے ری ایکٹ کیوں کر

رہا ہے اور کس نے تجھ پر ہاتھ اٹھایا مجھے بتا میں خود یہ معاملہ نپٹا لوں گا تو

پریشان مت ہو میں کوئی نہ کوئی حل نکال لوں گا تو بتا تو سہی کہ کس نے تجھ پر

ہاتھ اٹھایا عارف اسے سنبھالتا ہوا دوبارہ بیڈ پر بٹھا کر پوچھنے لگا

میں نہیں جانتا اس دو کوڑی کی لڑکی کا نام میرے پیچھے پڑی ہوئی تھی اس

شادی میں پہلے آکر دوپٹہ پھنسا لیا میری گاڑی کی چابی سے اور پھر بنا کوئی بھی

بات کئے خود دوپٹہ میری چین سے نکالنے لگی

میں نے کہا ٹھیک ہے میرے ساتھ فری ہونے کی کوشش کر رہی ہے اوکے

اچھی خاصی خوبصورت دیکھ رہی تھی میں نے کہا چلو وقت اچھا گزر جائے گا

میں باہر گیا تو پیچھے پیچھے تھوڑی دیر بعد باہر آگئی

لیکن جب رات گزارنے کی قیمت پوچھی تو منہ پر تھپڑ دے مارا اتنی پاکیزہ بی بی

بننے کے ڈرامے کر رہی تھی اس کی تو میں اوقات دکھاؤں گا کیا لگتا ہے اسے

کہ کارب شاہ یہ تماچہ بھول جائے گا

نو عارف کبھی نہیں میں اسے بتاؤں گا کہ اس نے کس سے پنگا لیا ہے مجھے اس

کی ساری انفارمیشن چاہیے تمہاری کزن کے ساتھ گھوم رہی تھی

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ تمہاری رشتہ دار ہے یا نہیں لیکن ایک بات یاد

رکھنا اس نے کارب کے منہ پر طمانچہ مار کر خود مجھ سے دشمنی مول لی ہے

اور اب اس کو اس کا انجام بھگتنا پڑے گا تم میرا ساتھ دو یا نہ دو لیکن اس لڑکی

کو میں ہر گز نہیں چھوڑوں گا یاد رکھنا وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا اس

پر دہاڑا تھا جس پر عارف نے ہاں میں سر ہلایا

ہاں ہاں ہم یہ ساری باتیں بعد میں کریں گے تم یہاں بیٹھو اس وقت تو بہت

زیادہ نشے میں ہو تمہاری حالت بہت خراب ہے میرے خیال میں ابھی کے

لیے تمہیں آرام کرنا چاہیے وہ اسے بیڈ پر لٹاتا سمجھاتے ہوئے بولا

طبیعت تو میں اس کی خراب کروں گا عارف اس کو بتاؤں گا کہ کارب شاہ کون

ہے اور اس سے پنگا اسے کتنا مہنگا پڑ سکتا ہے یقیناً ابھی وہ مجھے جانتی نہیں وہ اس

کے ہاتھ پیچھے کرتا بے حد غصے میں تھا عارف کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس

کا دھیان اس لڑکی سے کیسے ہٹائے

وہ نہیں جانتا تھا کہ اس وقت کارب کس کے بارے میں بات کر رہا ہے اگر وہ

لڑکی اس کی کزن کے ساتھ گھوم رہی تھیں تو یقیناً اس کی کوئی دوست ہی

ہوگی اور یقیناً وہ اس نوابزادے کو بلکل نہیں جانتی ہوگی اسی لیے اس نے اس

کے ساتھ اتنا بڑا پنگا لے لیا تھا

اور اب یہاں کارب شاہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ

کیا کرے جتنی زیادہ اس وقت اس نے شراب پی رکھی تھی ممکن تھا

کہ صبح تک وہ یہ سارا قصہ ہی بھول جاتا

اور اگر ایسا ہو جاتا تو اچھا ہی تھا ورنہ یہ ساری چیزیں ان کے لئے کافی بڑا مسئلہ

بن سکتی تھی وہ اسے چھوڑ کر واپس کمرے سے باہر آیا ارادہ اس لڑکی کے

بارے میں جاننے کا تھا پتا نہیں کون تھی جس نے اپنی موت خود اپنے ہاتھوں

سے تیار کر لی تھی

اگر تو وہ اس کے خاندان سے باہر کی کوئی لڑکی تھی تو اسے کوئی فرق نہیں پڑتا

تھا لیکن اگر اس کے خاندان کی کوئی لڑکی تھی تو پھر اس کے لیے بھی وہ مسئلہ

بن سکتی تھی وہ اپنی اور کارب کی دوستی پر کسی طرح کا کوئی رسک لینا ہی نہیں

چاہتا تھا

اسی لیے کارب سے پہلے خود سب کچھ چیک کر رہا تھا

•••••

وہ گھر واپس آئی تب بھی اسے بے حد غصہ آ رہا تھا عجیب انسان تھا وہ اس کی

مدد کرنے کے لیے وہاں گئی تھی اور وہ فضول آدمی اس کے سامنے عجیب قسم

کی باتیں کر رہا تھا ایسے ذلیل لوگوں کے منہ نہیں لگنا چاہیے گھٹیا بے غیرت

آدمی وہ تو خدا کا شکر ہے کہ اس کو ایسی گھٹیا گفتگو کرتے کسی نے دیکھا نہیں

ورنہ کیا عزت رہ جاتی میری پورے محلے میں

مامی جان تو میرا جینا حرام کر دیتی وہ تو خدا کا شکر ہے بشریٰ بعد میں وہاں آئی

اگر وہ پہلے وہاں آتی تو نہ جانے کیا ہوتا اچھا سبق سکھایا میں نے اسے تھپڑ کے

ہی قابل تھا دل چاہ رہا تھا کہ دوسرا گال بھی سجادوں بے غیرت آدمی کا شکل

سے تو اچھا خاصا شریف گھر کا لڑکا لگ رہا تھا لیکن حرکتیں توبہ توبہ

اللہ جی آپ ایسے انسانوں کو دنیا میں پیدا ہی کیوں کرتے ہو یہ جینے کے قابل

بھی نہیں ہوتے میرا بس چلے تو میں اسے خود اپنے ہاتھوں سے جان سے مار

ڈالوں گھٹیا انسان گھر آنے کے بعد بھی وہ مسلسل کارب شاہ کے بارے میں

ہی سوچ رہی تھی

اس کی حرکت سے اس کا خون کھول اٹھا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ

کچھ کر بیٹھے

اسی طرح کے ہوتے ہیں پڑھے لکھے جاھل بات کرنے کی تمیز نہیں اور

سوٹ بوٹ پہن کر اپنے آپ کو پڑھا لکھا انسان ظاہر کرتے ہیں ایسے لوگوں

کو تو جیل میں بند کر دینا چاہیے وہ چارپائی پر پڑی مسلسل کروٹ بدلتے ہوئے

خود میں مگن تھی

کیا مسئلہ ہے لڑکی کیوں بار بار چارپائی ہلا رہی ہو سونے دو مجھے پاس دوسری

چارپائی پر لیٹی مامی کی چھوٹی بیٹی اس کی بے چینی پر اچانک سے اٹھ کر بولی تو وہ

خود بھی پہلے تو بوکھلا گئی

کیا وہ اتنا زیادہ سوچ رہی تھی اس آدمی کے بارے میں ہاں شاید اس سے پہلے

اس طرح کا کوئی واقعہ اس کے ساتھ ہوا بھی تو نہ تھا اس جیسی لڑکی کے لیے

اس طرح کی چیزوں سے نکلنا آسان نہیں تھا

سوری زئمہ دراصل میں اپنے کام کے بارے میں سوچ رہی تھی اسی لئے

تھوڑا پریشان تھی اچھا تم سو جاؤ اب نہیں کروں گی وہ معذرت کرتے ہوئے

اسے سونے کا کہتے خود بھی آرام سے بستر پر لیٹ گئی تھی اب اس نے اس

آدمی کے بارے میں سوچنے کی غلطی نہیں کی تھی اگر عزت کو خطرہ ہو تو نہ تو

سکون کی نیند آتی ہے اور نہ ہی چین ملتا ہے اسے بھی نہیں مل رہا تھا بار بار ایک

ہی بات سوچی جارہی تھی کہیں اس لڑکے سے بات کرتے ہوئے اسے کسی

نے دیکھا تو نہیں لیا

اگراس نے اس کے سامنے اتنی بے غیرتی سے اپنی اوقات دکھائی تھی تو یقینا

کسی اور کو بھی دکھائی ہوگی اور محفل میں بہت سارے لوگ اس آدمی کی

حقیقت سے بھی واقف ہوں گے

کہیں مامی کو یہ بات پتا نہ چل جائے اگر مامی کو اس بات کی بھنک بھی لگ گئی تو

وہ اس کا تو جینا حرام کر دی گئی انہیں تو ویسے بھی بہانہ چاہیے ہوتا ہے اس کی

ذات اچھالنے کا

یااللہ میری مدد کیجئے یہ بات کبھی باہر نہ نکلے اگر کسی کو پتہ چل گیا تو آپ

جانتے ہیں نہ کیا ہو گا ماموں نے تو پہلے بھی کبھی میرے حق میں آواز نہیں

اٹھائی اگر اس طرح کا کوئی معاملہ سامنے آیا تو

کہیں میں اس چھت سے بھی محروم نہ ہو جاؤں وہ دل ہی دل میں اللہ سے

مخاطب اپنے حق میں دعا مانگ رہی تھی ۔

کیونکہ وہ اور کچھ نہیں کر سکتی تھی اور نہ ہی کچھ اس کے بس میں تھا ایسے گھٹیا

ترین انسان اکثر اپنی چند پل کی خوشی کے لیے کسی دوسرے کی زندگی خراب

کرنے میں لمحہ نہیں لگاتے شاید وہ آدمی تو اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں

رہا ہو گا جس کے بارے میں سوچتے ہوئے اسے نیند تک نہیں آرہی تھی

.....

اٹھ جا بے غیرت لڑکی کہاں مر گئی ہے اٹھ کر باہر دفع ہو آج میں تجھے جان

سے مار ڈالوں گی اپنے ہاتھوں سے تیری قبر کھود کر تجھے اس میں دفنا دوں گی

حورالعین کی آنکھ کھلی تو مامی کی اونچی آوازیں اس کا دل دہلا گئی تھی یقیناً رات

والا قصہ انہیں پتہ چل گیا تھا

یااللہ رحم اب میری عزت کا محافظ صرف تو ہے وہ جلدی سے دوپٹہ لیتی تیزی

سے باہر آئی تھی

جی مامی کیا ہو گیا وہ ان کے سامنے کھڑی سوال کرنے لگی جب کہ وہ بے حد

غصے سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

مجھے پوچھ رہی ہوں کیا ہوا دوپہر تک سورج چڑھتے سوئی پری رہتی ہے پھر

تجھے یونیورسٹیوں میں جانا ہوتا ہے پڑھنا ہوتا ہے ہمارے سینوں پر مونگ

دلتی رہے گی ساری زندگی جا جا کر برتن دھو صبح سے رو رو کر میری بیٹی کا برا

حال ہے اور تو بستر پر پڑی بستر توڑ رہی ہیں انہوں نے اس دھیان عائمہ کی

جانب دلایا جو بری طرح سے بیٹھی روئے جا رہی تھیں

یا اللہ کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو اسے بری طرح سے روتے دیکھ وہ اس کے

پاس آ بیٹھی تھی جب کہ وہ مزید روتے ہوئے اس کی طرف سے چہرہ ہی پھیر

گئی تھی

ارے ہونا کیا ہے لگ گئی تیری بد دعا تیری کالی نظر ٹوٹ گیا میری بیٹی کا رشتہ

ہو گئے ہم برباد جب تک تیری منحوسیت اس گھر میں رہے گی میری بیٹیاں

کسی اچھی جگہ نہیں جاسکتی ان لوگوں نے کہا ہے اگر حورالعین کا رشتہ دینا ہے

تو دو ہمیں آئمہ کا رشتہ نہیں چاہیے

لیکن میں پوچھتی ہوں اسے کیا ضرورت تھی بتانے کی کہ گھر کے سارے کام

حورالعین کرتی ہے کھانا بھی وہی بناتی ہے

تو کیا کہتی میں بار بار پوچھ رہا تھا کہ تمہیں کیا بنانا آتا ہے کون سے کام آتے ہیں

میں نے بھی صاف صاف بول دیا کہ مجھے کوئی کام نہیں آتا اور گھر سارے کام

حور کرتی ہے کھانا بھی اس دن اسی نے بنایا تھا بے غیرت آدمی آگے سے کہتا

ہے تو پھر شادی میں حورالعین سے کروں گا اور بہتر ہے کہ تم گھر کے کام کاج

سیکھ لو ساری زندگی تمہیں باہر ہوٹلوں سے تو میں کھلانے سے رہا اتنی دولت

اتنا پیسہ کیا قبر میں لے کر جائے گا وہ بھی بے حد غصے سے چلاتے ہوئے بولی

اس کے چلانے پر اس کے انداز گفتگو پر حور کو صرف ترس آیا تھا کاش وہ اس

کی غلطی نکال کر بتا دیتی کہ وہ کہاں غلط ہے لیکن اسے اتنا حق دیا ہی کہا گیا تھا

تو کیا یہاں بیٹھی ہماری خبریں لیتی رہے گی جا کر برتن دو صبح کے پڑے ہیں

کسی کو ہوش نہیں ہے صبح سے سوئی پڑی ہے مامی ایک بار پھر سے اسے سنانے

لگی وہ بنا کچھ بھی بولے ان کے قریب سے اٹھ کر کیچن کی جانب چلی گئی تھی

آج اتوار تھا اور اتوار کے دن بچے سارے ہی گھر پر ہوا کرتے تھے مامی کو صبح

سویرے اٹھنے کی عادت تو نہ تھی اور نہ ہی عائمہ کبھی صبح سویرے اٹھتی تھی

کل رات کو اپنے منگیتر کے ساتھ ڈنر کرنے گئی ہوئی تھی رات کو واپسی بھی

کافی دیر سے ہوئی تھی اور پھر وہ آکر سو گئی لیکن صبح سویرے ہی ان لوگوں

نے فون کر کے عائمہ کے رشتے سے انکار کر دیا عائمہ جیسی لڑکی انہیں ہر گز

نہیں چاہیے تھی

وہ لوگ ایسی لڑکی چاہتے تھے جو ان کا گھر سنبھالے ان کے بیٹے کی زندگی کو

خوشحال بنادے

پہلے تو انہیں یہی لگتا تھا کہ آئمہ گھر کے کام کاج کر لیتی ہے اور کافی سلیقہ مند لڑکی ہے لیکن اسے تو ٹھیک سے چائے تک بنانی نہیں آتی تھی اور ایسی لڑکی کو اپنے بیٹے کے لیے نہیں چاہتے تھے انہوں نے صبح صبح فون کر کے رشتے سے انکار کر دیا تھا ۔

جبکہ حورالعین کو اپنا ڈر کھائے جا رہا تھا کہ کہیں رات والی بات کسی کو پتہ تو نہیں چل گئی لیکن خدا کا شکر تھا کہ اس بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی آئمہ کا رشتہ ایک مسئلہ بنا ہوا تھا حس کی وجہ سے سب لوگ ہی پریشان تھے

اور اب بھی مامی اپنی بیٹی کو سمجھانے کے بجائے اسے یہی کہہ رہی تھی کہ تو

اتنی خوبصورت ہے تجھے کوئی اور مل جائے گا جو شہزادیوں کی طرح رکھے گا

کاش کہ وہ انھیں یہ بتا پاتی کہ شہزادیوں کو بھی شہزادوں کے دلوں پر راج

کرنے کے لئے بہت کچھ کرنا پڑتا ہے

گھر کے کام کاج تو ہر لڑکی کرتی ہے اس میں کوئی نوکرانیوں جیسا کام نہیں تھا

جسے کرنے میں شرم محسوس کی جائے

••••••

کیا نہیں ایسا نہیں ہو سکتا اگر ایسا ہوا تو بہت زیادہ مسئلہ ہو جائے گا تم ساری

انفارمیشن لے کر مجھے خبر کرو وہ آج اپنے آفس ایک بہت ہی ضروری میٹنگ

کے لیے آئے تھے آج بہت بڑی بڑی کمپنیوں کے ساتھ ان کی میٹنگ تھی

وہ کافی عرصے سے ایک زمین کے پیچھے پڑے ہوئے تھے جو ان کے لئے کافی

فائدہ مند ثابت ہو سکتی تھی لیکن ان کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سارے

لوگ اس زمین کے طلبگار تھے ۔

جہانگیر صاحب چاہتے تھے کہ وہ اس زمین کو حاصل کر لیں لیکن دوسری

طرف سے سکندر شاہ کی نظر بھی اسی زمین پر تھی آج اس زمین کی بولی لگائی

جارہی تھی اور وہ چاہتے تھے کہ ہر حال میں اس زمین کو حاصل کر سکیں لیکن

یہاں آنے کے بعد انہیں پتہ چلا تھا کہ اس زمین کو حاصل کرنے کی تمنا

سکندر شاہ بھی رکھتا ہے جس کیلئے وہ کافی پریشان ہو گئے تھے سکندر شاہ ہارنے

کے لئے تو کبھی بھی تیار نہیں ہو گا یقیناً وہ اس زمین کو حاصل کرنے کے لئے

کوئی بھی بولی لگانے کے لئے تیار ہو جائے گا

نہیں سر یہ خبر پکی ہے سکندر شاہ یہاں موجود ہے اور اس کی نظر زمین پر ہے

سر میرے خیال میں ہمیں کسی اور زمین کے لیے سوچ لینا چاہیے ہم کیوں

بیکار میں سکندر شاہ سے پنگا لے رہے ہیں آپ تو جانتے ہی ہیں کہ وہ نہ تو ہارتا

ہے اور نہ ہی کبھی پیچھے ہٹتا ہے اس کا سیکرٹری اسے مشورہ دیتے ہوئے بولا تو

جہانگیر صاحب کو غصہ آنے لگا

اپنا منہ بند رکھو تم ہوتے کون ہو اس طرح سے بات کرنے والے تمہیں لگتا

ہے کہ میں سکندر شاہ سے ہار جاؤں گا تو ایسا ہر گز نہیں ہو گا

اگر سکندر شاہ ہارنے کے لیے تیار نہیں ہے تو پیچھے میں بھی نہیں ہٹوں گا مجھے

یہ زمین چاہیے ہر حال میں چاہیے وہ غصے سے کہت اندر چلے گئے تھے جہاں

تھوڑی ہی دیر بعد بولی شروع ہونے والی تھی

انہیں اندر آتے دیکھ سکندر شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی انہیں سب سے

زیادہ مزا جہانگیر کو ہرانے میں آتا تھا

جہانگیر بنا ان کی جانب دیکھے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھے اور بولی شروع ہونے

کا انتظار کرنے لگے

•••••

ہیلو ایوری ون جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ آج یہاں پر ایک زمین کی بولی

لگائی جارہی ہے یہ زمین بے حد فائدہ مند ہے جس کے لئے بہت سارے

لوگ اس زمین کو حاصل کرنے کے لیے آج اس میٹنگ میں موجود ہیں

اس زمین کے فائدے بتا کر میں آپ لوگوں کا قیمتی وقت ہر گز ضائع نہیں

کروں گا تو چلیں زمین کی بولی شروع کرتے ہیں اس زمین کی بولی راؤف

صاحب 45 کروڑ سے شروع کرنے کے لیے رضامند ہیں ۔

اب اس زمین کی قیمت کو چار چاند آپ لوگ لگائیں گے وہاں کھڑا لڑکا اپنی

بات مکمل کرتا باقی سارا کام سامنے بیٹھے لوگوں پر چھوڑ چکا تھا ہر کوئی اپنی

حیثیت کے مطابق زمین کی بولی لگانے میں مصروف ہو چکا تھا

یہ سلسلہ ایک گھنٹے تک چلتا رہا ہر کوئی اپنی حیثیت کے مطابق زمین کو اپنی

قیمت دے رہا تھا جب کہ سکندر صاحب اور جہانگیر صاحب خاموشی سے

بیٹھے صرف ان سب لوگوں کی باتیں سن رہے تھے

بولی 75 کروڑ تک جا پہنچی تھی اور سیٹھ راوف صاحب اپنی زمین کی اس بولی پر

کافی زیادہ خوش ہے۔شاید انہیں یہ قیمت منظور تھی لیکن سکندر صاحب اور

جہانگیر صاحب چپ تھے جہانگیر صاحب جانتے تھے کہ کی سکندر ان کی بولی

کا انتظار کر رہا ہے وہ یہ زمین حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن سب سے اہم تھا

ایک دوسرے کو ہرانا

کروڑ جہانگیر صاحب کو قدم آگے بڑھانے 80

پڑے ۸۰ کروڑ اس سے پہلے کہ اوپر کھڑا لڑکا کچھ کہتا سکندر صاحب کی آواز

گونجی

کروڑ جہانگیر شاہ نے ایک بار پھر سے آواز بلند کی 95

سو کروڑ

ایک سو دس

کروڑ۔قیمت بڑھتی چلی جا رہی تھی جہانگیر صاحب ہارنے کا کوئی 115

ارادہ نہیں رکھتے تھے اس بار سکندر شاہ مسکراتے ہوئے خاموش ہو گئے

جہانگیر صاحب کو یقین نہیں آرہا تھا کہ سکندر واقعی خاموش ہو چکا ہے آخر

ایسا کیا ہوا تھا کہ اس نے بولی آگے نہیں بڑھائی

مبارک ہو جہانگیر صاحب ایک سو پندرہ کروڑ کی بولی کے بعد یہ زمین آپ کی

ہوئی آپ یہاں آکران کاغذات پر دستخط کر دیں سامنے کھڑے لڑکے نے

انہیں پکارا جب کہ وہ حیرانگی سے اسے دیکھتے ایک نظر سکندر شاہ پر ڈال کر اوپر

چلے گئے تھے انہیں خوشی تھی کہ وہ یہ زمین حاصل کر چکے تھے

سر آپ تو یہ زمین حاصل کرنا چاہتے تھے پھر آپ ایک سو پندرہ کروڑ پر کیوں

رک گئے سکندر کا سیکریٹری باہر آتے ہوئے ان سے پوچھنے لگا

میں اوقات دیکھ کر قیمت لگاتا ہوں شفیق اور میری نظر میں اس زمین کی قیمت اتنی نہیں تھی اور اس قیمت میں اس زمین کو حاصل کرنے والا میری نظر میں بے وقوف ہے جہانگیر نے خود اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری ہے یہ اسکی بے وقوفی ہی ہے کہ اس نے اتنی زیادہ قیمت میں زمین کو حاصل کیا ہے میرے لیے وہ زمین اتنی قیمتی نہیں تھی میں سیاسی انسان ہوں بے وقوف نہیں جہانگیر کو لگتا ہے کہ اس نے مجھے ہرا دیا ہے بے وقوف آدمی اس زمین کو اتنی بڑی قیمت میں حاصل کر کے خود ہار گیا ہے

صحیح کہتی ہے دنیاد شمنی میں انسان عقل اور شعور کھودیتا ہے جس طرح سے

جہانگیر نے کھو دیا ہے

اسے میری طرف سے مبارکباد اور ایک گلدستہ دے دینا اور ذرا فون کر واس

رحیم کو بھی اس کی بھی میں خبر لیتا ہوں سکندر صاحب باہر جاتے ہوئے اپنے

سیکرٹری کو آرڈر دے رہے تھے جبکہ ان کے پیچھے پیچھے چلتا وہ ان کی ہر بات پر

یس سر یس سر کی گردان کرتا ہلکان ہو رہا تھا

•••••

سر آپ کو نہیں لگتا کہ اس زمین کی قیمت اتنی زیادہ نہیں تھی جتنے میں آپ

نے اسے خرید ہے سکندر شاہ کے ساتھ آپ کا مقابلہ ہے لیکن اس کا مطلب

یہ تو نہیں کہ آپ خود اتنا بڑا نقصان اٹھائیں گے میرے خیال سے آپ نے

بہت غلط کیا ہے ۱۱۵ کروڑ ایسا اماؤنٹ نہیں ہے جسے یوں ہی رات میں دے

دیا جائے یہ زمین تو میرے خیال میں 70 کروڑ کی بھی نہیں تھی

پہلے آپ کو خاموش دیکھ کر مجھے یہی لگا کہ آپ کو یہ بولی کچھ خاص پسند نہیں آ

رہی لیکن جب آپ نے اس کی قیمت لگائی تو مجھے بہت افسوس ہوا آپ کے

ایکسپیرینس پر مطلب ایک چھوٹی سی جیت کے لئے آپ اپنا اتنا بڑا نقصان کر

بیٹھے ان کے ساتھ باہر نکلتا دوسری کمپنی کا ایک آدمی جوان کے ساتھ بھی

پارٹنر شپ کر رہا تھا انہیں سمجھاتے ہوئے کہنے لگا

میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط ڈیل کی ہے لیکن میں کیا کرتا سکندر کو ہرانے

کا جنون مجھے پاگل کر دیتا ہے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم کر دیتا ہے کچھ بھی

سوچ نہیں پاتا بس سکندر کو ہرانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں میں

جانتا ہوں یہ زمین اتنی مہنگی نہیں تھی جتنی میں نے خریدی اس کی قیمت

ہر گز اتنی نہیں تھی

لیکن شاید مجھے سکندر کو ہرانے کا جنون ایک دن پاگل کر دے گا اب نقصان

اٹھا چکا ہو تو ضرور اس زمین کا بھی کوئی نہ کوئی حل نکال لوں گا مگر خوشی اس

بات کی ہے کہ اب سکندر شاہ اس زمین کو کبھی حاصل نہیں کر پائے گا

وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے جب سب لوگ انہیں جتنے کی

مبارکباد دینے لگے سب کو ہی ان کا فیصلہ بیوقوفانہ لگا تھا لیکن زیادہ کسی نے

بھی انہیں اس بات کا احساس نہیں دلایا تھا کیونکہ آگے وہ بھی انہی کے ساتھ

اپنی کمپنیاں چلانے والے تھے

سکندر صاحب تو جا چکے ہیں میرے خیال میں آپ کو مبارک باد دینے کے

لیے بھی یہاں نہیں رکھے ایک بزنس مین نے دوستانہ انداز میں ان کے

کندھے پر بازو پھیلاتے ہوئے کہا تو وہ فخر سے مسکرا دیئے

سکندر شاہ اپنے سامنے ہر کسی کو کم سمجھتا ہے لیکن اب اسے احساس ہو گیا ہو گا

کہ ضروری نہیں کہ کم دیکھنے والے اس سے کم ہیں خیر پارٹی پر ضرور آئیں دو

دن کے بعد میری بیٹی کی سالگرہ ہے اور میں اس سلسلے میں ایک پارٹی دے رہا

ہوں کارڈ تو پہنچ ہی گیا ہو گا آپ کو

جی جی بالکل کارڈ تو مجھے پہنچ ہی گیا تھا وہ دراصل ایک اور پارٹی بھی تھی سکندر

صاحب کے گھر ان کا بیٹا پاکستان واپس آیا ہے نا تو وہاں بھی جانا ہے شاید آپ

کو بھی انوائٹ کیا ہو گا انہوں نے وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولے تو جہانگیر کے

چہرے پر لمحے میں حیرانگی چھا گئی تھی

نہیں میں اس بارے میں تو کچھ بھی نہیں جانتا چلیں میں چلتا ہوں مجھے ایک

ضروری کام ہے وہ کچھ سوچتے ہوئے تیزی سے وہاں سے باہر نکل گئے انہیں

سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے ذلاور شاہ کا اچانک یہاں آنا کہیں ان کے

لیے کوئی خطرہ نا بن جائے ذلاور شاہ سے اپنی بیٹی کو بچانے کے لئے ہی تو وہ اس

چھوٹی سی عمر میں اس کی منگنی کروا رہے تھے لیکن ابھی نے کوئی اور فیصلہ کرنا

ہوگا وہ بھی بہت جلد

انہوں نے جلدی سے اپنا فون نکالا اور اسجد کے نمبر پر فون کیا

السلام علیکم چاچو آج دن میں آپ کو میری یاد کیسے آگئی وہ ہمیشہ کی طرح خوش

اخلاق لہجے میں ان سے گویا ہوا

وعلیکم سلام اسجد میری بات بہت غور سے سننا اور سمجھنا پرسوں تمہاری اور

ایشام کی منگنی ہونے جارہی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہ منگنی نہیں بلکہ نکاح

ہو مطلب جو نکاح ایشام کے ایگزامز کے بعد ہونے والا ہے وہ میں پرسوں

کروانا چاہتا ہوں وہ کچھ سوچتے ہوئے بولے تو فون کی دوسری جانب موجود

اسجد پریشان ہو گیا تھا

خیریت تو ہے چاچو آپ نے یوں اچانک فیصلہ کیوں کیا آپ کو کوئی پریشانی

ہے تو مجھے بتائیں لیکن آپ نے تو پہلے منگنی کا کہا تھا یوں اچانک نکاح کا فیصلہ

کیسے کر لیا آپ نے میں جانتا ہوں کچھ نہ کچھ ضرور ہوا ہے مجھ سے کچھ بھی

مت چھپائیں

چاچو پلیز مجھے بتائیں آپ کو کیا پریشانی ہے کیا مسئلہ ہوا ہے وہ اپنے چاچو کو

بچپن سے بہت اچھے طریقے سے سمجھتا تھا وہ جانتا تھا کہ کوئی نہ کوئی مسئلہ تو

ضرور ہوا ہے ورنہ چاچو اتنا بڑا فیصلہ یوں اچانک تو ہرگز نہ کرتے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو اسے پتہ چلا تھا کہ اس کے چاچو اتنی بڑی ڈیل جیت چکے ہیں وہ ان کے گھر آنے پر انہیں مبارکباد دینے کے بارے میں سوچ رہا تھا جب چاچو کا اپنا ہی فون آ گیا

لیکن اسے ہرگز امید نہ تھی کہ وہ اس سے اس طرح کی کوئی بات کریں گے وہ پاکستان آ گیا ہے اور اور میں نہیں جانتا کہ اس کے اچانک یہاں آنے کی کیا وجہ ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ ایشام کو اتنی آسانی سے کسی اور سے شادی نہیں کرنے دے گا

مجھے پتا ہے وہ کوئی نہ کوئی الٹی سیدھی حرکت ضرور کرے گا اور میں نہیں

چاہتا کہ میری بیٹی کی زندگی میں کچھ بھی غلط ہو

اس لئے میں اب اس کا نکاح کرنا چاہتا ہوں کیونکہ نکاح ایک بہت ہی مضبوط

تعلق ہے منگنی سے شاید میں اپنی بیٹی کو محفوظ نہیں کر پاؤں گا اسی لیے میں

اب اس کا نکاح کرنا چاہتا ہوں اگر تمہیں کوئی اعتراض ہے تو تم مجھے بتا سکتے ہو

اپنی بات مکمل کرتے ہوئے اس سے پوچھنے لگے

نہیں ہر گز نہیں چاچو کیسی بات کر رہے ہیں آپ مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا

ہے بلکہ مجھے تو بہت خوشی ہے کہ آپ نے مجھے اس قابل سمجھا کہ میں آپ کی

بیٹی کی حفاظت کر سکتا ہوں اور یقین کریں میں آپ کو کبھی شرمندہ نہیں ہونے دوں گا آپ نکاح کی تیاریاں شروع کروادیں۔مجھے یقین ہے ایشام کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔بلکہ اس سے بھی میں خود ہی بات کرلوں گا آپ بالکل ریلیکس ہو جائیں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا وہ انہیں یقین دلاتے ہوئے فون بند کرچکا تھا ایشام سے اس بارے میں وہ خود ہی بات کرنا چاہتا تھا اسی لیے اس نے گاڑی اس کے کالج کی جانب موڑی تھی

••••

سر آپ ذلا ور شاہ کی واپسی کی تیاریوں میں اتنی بڑی پارٹی دے رہے ہیں جبکہ

آپ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ پاکستان آکر کہاں پر گئے ہیں کہاں پر رہ رہے

ہیں وہ تو گھر بھی واپس نہیں آئے اور آپ ان کے نام کی پارٹی دے رہے ہیں

کیا آپ کو یقین ہے کہ وہ پارٹی تک گھر واپس آجائیں گے

ان کا سیکریٹری ان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھے ان سے سوال کرنے لگا دو دن

کے بعد ان کے گھر میں ایک بہت گرینڈ پارٹی ہو رہی تھی وہ بھی ان کے بیٹے

کے پاکستان واپس آنے کی خوشی میں اور وہ خود بھی نہیں جانتے تھے کہ ذلاور

پاکستان آکر کہا گیا ہے

اس کے سیکرٹری نے انہیں یہ خبر تو دے دی تھی کہ وہ پاکستان جا چکا ہے

لیکن نہ تو اس نے خود پاکستان فون کیا تھا اور نہ ہی انہیں بتانا ضروری سمجھا تھا

وہ پاکستان آتے ہی نہ جانے کس طرف چلا گیا تھا

وہ ایئرپورٹ پر بھی تین چار گھنٹے اس کا انتظار کرتے رہے لیکن انہیں بعد میں

پتہ چلا کہ وہ صبح کی فلائٹ سے ہی آگیا تھا انہیں افسوس ہوا اپنے بیٹے پر لیکن وہ

کیا کر سکتے تھے وہ بھی حق پر تھا اپنے بیٹے کو غلط تصور کرنے کا تو وہ سوچ بھی

نہیں سکتے تھے

شفیق میں نے تمہیں کیا کہا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے کیسے بھی تم میرے

بیٹے کے بارے میں پتہ لگا لو گے تو پھر تم بار بار مجھ سے سوال کیوں کر رہے ہو

لگ جاؤ اپنے کام پر پرسوں میرا بیٹا میری پارٹی میں آنا چاہیے اور اگر وہ نہیں آیا

تو تم اپنی نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھو گے وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولے تو

شفیق پریشان ہو گیا

سر یہ تو زیادتی ہے وہ بے حد افسردگی سے بولا تو سکندر شاہ ایک بار پھر سے

مسکرا دیئے

شفیق تم اپنی نوکری بس ایک ہی طرح سے بچا سکتے ہو کہ اگر تم پرسوں میری بیٹے کو گھر لے آؤ۔ ورنہ اچھا نہیں ہو گا تمہارے ساتھ یاد رکھنا تم ایک بہت اچھے اور قابل ورکر ہو میں تمہیں نوکری سے ہرگز نہیں نکالنا چاہتا لیکن مجھے میرے بیٹے کو دیکھنا ہے اور اس کے لیے تم جو بھی کر سکتے ہو تمہیں کرنا ہو گا

وہ اس کی اداس شکل کو نظر انداز کرتے ہوئے بولے تو شفیق فوراً ہی اپنے موبائل پر اپنی ٹیم کو فون کر چکا تھا سو لوگوں کی بڑی ٹیم کو اس نے صرف اور صرف ذلاور شاہ کو ڈھونڈنے لگا دیا تھا

••••••

اتنی جلدی نکاح میرے خیال میں ہم جلد بازی سے کام لے رہے ہیں میرا

نہیں خیال کہ اتنی جلدی نکاح کی رسم ادا کرنی چاہیے جہانگیر بھائی ابھی ایشام

پڑھائی کر رہی ہے اس کی پڑھائی پر برا اثر پڑے گا ٹھیک ہے ہم جلد ہی نکاح کا

سوچ رہے تھے لیکن یوں منگنی سے اچانک نکاح پر چلے جانا کوئی چھوٹی سی

بات تو نہیں ہے اور میرے خیال میں ابھی ایشام بھی اس کے لیے تیار نہیں

ہو گی آسیہ بیگم کو تھوڑی دیر پہلے ہی پتہ چلا تھا کہ جہانگیر صاحب ایشام کی

سالگرہ والے دن اس کی منگنی نہیں بلکہ نکاح کی رسم ادا کرنا چاہتے ہیں

مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا تھا لیکن میں اپنی بیٹی کی زندگی پر کسی طرح کا کوئی رسک نہیں لے سکتا اسی لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے میں سمجھ سکتا ہوں کہ یہ فیصلہ میں کافی جلد بازی میں کر رہا ہوں لیکن میں صرف فی الحال نکاح کے بات کر رہا ہوں رخصتی کی نہیں رخصتی دو سال بعد ہی ہو گی

میں صرف اپنی بیٹی کو محفوظ کر دینا چاہتا ہوں میں جانتا ہوں وہ واپس پاکستان کس نیت سے آیا ہے میں اسے اس کے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گا

اور میں نے یہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے مجھے یقین ہے کہ آپ میرا

ساتھ دیں گی

میں آپ کے ساتھ ہوں جہانگیر بھائی آپ جیسا کہیں وہ صحیح ہے۔میں ایشام

کو اپنے گھر کی بہو بنانا چاہتی ہوں بے شک آج بنے یا کل میں تو اسی بات کو لے

کر بے حد خوش ہوں کے آپ نے مجھے اپنی بیٹی دی ہے

باقی ایسے کم ظرف لوگوں کو اللہ پوچھے گا آپ پریشان مت ہوں اس مسئلہ کا

حل جلد ہی نکلے گا اور انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا میں ابھی جا کر ایشام سے

اس بارے میں بات کرتی ہوں

اسجد خود بات کرنا چاہتا تھا لیکن میں نے اسے منع کر دیا

مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا تھا اس کا بات کرنا اسی لئے میں نے سوچا میں خود ہی

ایشام سے آرام و سکون سے اس بارے میں بات کروں

ٹھیک ہے بھابھی جیسا آپ بہتر سمجھیں میں نکاح کی تیاریاں شروع کرتا ہوں

وہ ان کے قریب سے اٹھتے ہوئے باہر چلے گئے جبکہ آسیہ بیگم ایشام کے

کمرے کی جانب چلی گی تاکہ اسے اس کے نکاح کی خبر دے سکیں

••••••

ارے آئیں نا بڑی امی آپ وہاں کیوں کھڑی ہیں آپ کو پتہ ہے کہ میری

سالگرہ پر میری فرینڈ بھی آنے والی ہیں بابا نے انہیں بھی انوائٹ کیا ہے

میں نے کسی کو نہیں بتایا کہ پرسوں میری سالگرہ پر میری منگنی ہونے والی ہے

یہ تو ان کے لئے ایک سرپرائز ہو جائے گا سب شاکڈ ہو جائیں گی وہ بہت

خوشی سے انہیں اپنی بات بتا رہی تھی جب آسیہ بیگم نے آہستہ سے اس کا گال

چومتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر اسے بیڈ پر بٹھایا

بیٹا میری ایک بات یاد رکھنا تمہارے بابا تم سے بے حد محبت کرتے ہیں

انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ پرسوں تمہاری منگنی نہیں بلکہ نکاح ہو گا میں جانتی

ہوں ان کے ہر فیصلے کی طرح تمہیں اس فیصلے پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا

لیکن میں پھر بھی چاہتی تھی کہ خود تمہیں اس بارے میں آ کر بتاؤں

اور تم اپنے آپ کو ان سب کے لئے تیار کر لو اب تمہاری منگنی نہیں بلکہ اسجد

کے ساتھ نکاح ہو گا ویسے منگنی اور نکاح میں بہت بڑا فرق ہے ایک جائز رشتہ

ہے اور دوسرے رشتے کو رشتوں میں شامل نہیں کیا جاتا اس لئے ہم چاہتے

ہیں کہ ہم ایک ہی بار مضبوط اور جائز رشتہ بنائیں تمہیں اس پر کوئی اعتراض تو

نہیں وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس سے سوال کر رہی تھی جس پر اس نے

فوراً میں سر ہلایا

مجھے کیا اعتراض ہو گا ت جیسا آپ لوگ بہتر سمجھیں میرے لئے میرے بابا

کی خوشی اہمیت رکھتی ہے نکاح ہو یا منگنی مجھے کوئی اعتراض نہیں ویسے بھی تو

کچھ عرصے کے بعد وہ نکاح کرنے ہی والے ہیں تو کیا فرق پڑتا ہے اگر نکاح

پہلے ہو جاتا ہے آپ بابا کو بتا دیں کہ مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ جیسے بہتر

سمجھیں گے ویسے کریں اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو آسیہ بیگم نے خوشی

سے اس کی پیشانی چوم لی

نہ جانے میں نے کونسا نیک کام کیا ہے جس کے بدلے میں تم جیسی بہو مجھے مل

رہی ہے انہوں نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ تھمے تو اس نے منہ بسورا

میں بہو نہیں بیٹی ہوں بڑی امی ابھی نکاح ہوا نہیں اور آپ مجھے پرایا کر رہی

ہیں مجھے نہیں بننا آپ کی بہو بیٹی ہوں بیٹی ہی رہوں گی ان کے سینے سے لگتے

ہوئے وہ اداسی سے بولی تو تائی امی مسکرا دی

ہاں میرا بچہ تم میری بیٹی ہو جان ہو میری تم میرے بیٹے کی زندگی کو خوشیوں

سے بھر دو گی رنگوں سے بھر دو گی مجھے یقین ہے وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا

تمہاری ہر خواہش پوری کرے گا

تم نہیں جانتی کہ تمہارے اس فیصلے نے مجھے کتنی خوشی دی ہے میرا بیٹا نہ

جانے کون سے لڑکی کو بہو بنا کر یہاں لائے گا یہ سوچ سوچ کر میں پریشان

تھی کیونکہ آج کل کی لڑکیوں پر

بھروسہ کرنا میرے لیے آسان نہیں ہے اور پھر میری خواہش تو تم تھی

کوئی اور اچھا لگ ہی نہیں سکتا تھا لیکن میرے اللہ نے میرے دل کی بات

میرے بیٹے کے دل میں ڈال دی اور اس نے تمہارے بابا جان سے بات کی

اور پھر اللہ کی طرف سے یہ معاملہ حل ہو گیا

کتنے خوش قسمت ہیں نہ ہم لوگ دل میں خواہش رکھتے ہیں اور اللہ اسے کتنی

خوبصورتی سے پورا کر دیتا ہے اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے وہ آہستہ

آہستہ بول رہی تھی جب کہ وہ صرف مسکراتے ہوئے ان کی باتوں کو سن

رہی تھی وہ مزید اس بارے میں کچھ بھی سوچنا نہیں چاہتی تھی

••••••

آج اس کا پیپر تھا اگر پیپر نہ ہوتا تو شاید وہ آج کالج نا جاتی لیکن پیپر ہونے کی

وجہ سے اس کا جانا ضروری تھا آج اس کا نکاح تھا جس کے لیے وہ ہرا اچھی بیٹی

کی طرح اپنے بابا کے سامنے سر جھکا کر ان کی اچھی بیٹی ہونے کا ثبوت ادا

کر چکی تھی

وہ تیار ہو کر باہر نکلی تھی کہ ڈرائیور کو چلنے کا کہہ سکے جب اچانک اس کے

سامنے اسجد کی گاڑی روکی

کالج جا رہی ہو آؤ میں ڈراپ کر دیتا ہوں اس نے مسکراتے ہوئے اسے آفر کی

تھی

نہیں میں چلی جاؤں گی اس کی ہر گز ضرورت نہیں ہے آپ کو دیر ہو رہی

ہو گی آپ جائیں بس ڈرائیور انکل آنے والے ہوں گے اس نے ایک نظر

سامنے ڈرائیور کو گاڑی سٹارٹ کرتے دیکھ کر کہا

آج کے لئے مجھے ہی اپناڈرائیور سمجھواور ویسے بھی اب تو ساری زندگی کے

لیے یہ ڈیوٹی نبھانے والا ہوں تو میرا نہیں خیال کہ تمہیں انکار کرنا چاہیے

اسجد نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی مسکرا کر گاڑی کی دوسری طرف آگئی

تاکہ اسجد کے ساتھ کالج کے لیے نکل سکے لیکن تیزی سے بابا کو باہر نکلتے دیکھ

کر وہی رک گئی تھی وہ بھی اسے دیکھ چکے تھے اسی لیے آگے بڑھنے کی بجائے

اسی کی طرف آ گئے

اسجد ایشام کو کالج ڈراپ کرنے کے بعد میرے پاس آنا مجھے تم سے کچھ

ضروری بات کرنی ہے اور لیسٹ میں کچھ اور لوگوں کا نام ایڈ کرنا ہے جنہیں

کل نکاح پر بلانا ہے وہ اسے مخاطب کیے بنا اسجد سے بولے جس پر وہ ہاں میں

سر ہلا گیا جبکہ ایشام جو یہ سوچ رہی تھی کہ شاید انہیں غصہ آئے گا ناراض

ہوں گے اسجد کے ساتھ جانے پر انہیں اتنا نارمل دیکھ کر جلدی سے گاڑی

میں آ بیٹھی

شکر ہے مجھے تو لگا تھا کہ بابا جان غصہ ہوں گے ڈانٹیں گے لیکن انہوں نے تو

کچھ بھی نہیں کہا اس نے خوشی سے اسجد کو بتایا تو وہ بھی مسکرا دیا

تمہیں ایسا کیوں لگا کہ وہ تمہیں ڈانٹیں گے یا تم پر غصہ ہوں گے وہ گاڑی

سٹارٹ کرتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا

وہ اس طرح سے میں کبھی کسی کے ساتھ گی نہیں نہ اور بابا منع بھی کرتے ہیں

کے ڈرائیور کے علاوہ کسی کے ساتھ بھی باہر مت جاؤ آپ کا کبھی نام تو نہیں

لیا لیکن آپ ڈرائیور تھوڑی ہیں اور پھر کل ہمارا نکاح بھی ہونے والا ہے تو

بڑی امی کہہ رہی تھی کہ ہمارا یوں ایک ساتھ آنا جانا لوگوں کی نظروں میں

آئے گا تو لوگ باتیں بنائیں گے اس نے سر جھکاتے ہوئے اسے پوری بات

بتائی تو اسجد مسکرا دیا

ارے کچھ نہیں ہوتا یار نکاح کا مطلب ہوتا ہے پاکیزہ بندھن اور اس میں

بندھنے کے بعد ایسا کوئی سوال اٹھایا ہی نہیں جا سکتا ہاں لیکن اگر وہ نکاح سے

پہلے کے بارے میں بات کر رہی ہیں تو پھر ایک حساب سے وہ ٹھیک بھی ہیں

لیکن اب کیا ہو سکتا ہے اب تو تم گاڑی میں آچکی ہو میں گاڑی سٹارٹ کر چکا

ہوں گاڑی گھر سے نکل چکی ہے اب یہ گاڑی کالج کے دروازے پر ہی جا کر

رکے گی اسجد نے مسکراتے ہوئے اس انداز میں کہا کہ ایشام بھی مسکرا دی

جی ہاں اب کچھ نہیں ہو سکتا اسی لئے جلدی گاڑی چلائیں کیونکہ میں لیٹ ہو

رہی ہوں وہ اسے وقت کا احساس دلاتے ہوئے بولی تو اسجد ہاں میں سر ہلاتا

گاڑی کی سپیڈ بڑھا چکا تھا

.....

ارے یار کیوں تم کسی اور کو ساتھ لے کر چلنے کی بات کر رہے ہو ہم تینوں

کافی نہیں ہے کیا وہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولا جب سے وہ پاکستان آیا تھا اور

عمران کو اس کی جگہ بتا چلی تھی عمران کا روز کا ہی آنا جانا تھا جس کے ساتھ

عمران نے اپنے دو تین دوستوں کو بھی شامل کر لیا تھا اس کا ایک دوست کالج

میں پروفیسر تھا

جس نے پلان بنایا تھا کہ آج وہ تینوں ایک ساتھ کوئی فلم دیکھنے جائیں گے

اسے بالکل بھی انٹرسٹ نہیں تھا لیکن وارث کے بار بار کہنے پر اسے ماننا پڑا اور

پھر عمران بھی تو وہاں جانا چاہتا تھا اسی لئے وہ اس کے ساتھ اس وقت اسے

لینے کے لئے کالج آیا ہوا تھا

لیکن اب یہاں آکر عمران کہہ رہا تھا کہ وہ اپنے چوتھے دوست کو بھی ساتھ

لے کر جانے والا ہے جو کم از کم ذلاور کو ہرگز پسند نہیں تھا

ارے یار وہ وارث کا کافی قریبی دوست ہے اور وہ چاہتا تھا کہ ہم اسے بھی

ساتھ لے کر چلیں تمہارا موڈ ٹھیک نہیں ہے تو کوئی بات نہیں تم اپنا موڈ

ٹھیک کرو میں جلدی سے وارث کو بلا کر لاتا ہوں

وہ کالج کے باہر گاڑی روکتے ہوئے اسے کہنے لگا تو وہ ہاں میں سر ہلاتا خود بھی

گاڑی سے باہر نکل آیا تھا

کالج لڑکیوں اور لڑکوں سے بھرا ہوا تھا ہر طرح کے فیشن دیکھ کر وہ نفی میں

سر ہلاتا عمران کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگا

وارث نے کہا تھا کہ وہ صرف کالج میں اپنی حاضری لگائے گا اور پھر ان کے

ساتھ چلے گا اس کے کالج کے اصول کافی زیادہ سخت تھے وہ بنا بتائے چھٹی

نہیں کر سکتا تھا اس لیے انہیں یہی سے خود کو پیک کرنے کے لیے کہہ دیا تھا

وہ ہر طرف نظر گھماتا ان کے انتظار میں کچھ قدم آگے کی طرف نکل آیا تھا

جب ایک لڑکی پیچھے کی جانب دیکھتی تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی سفید

لباس میں وہ چھوٹی سی لڑکی کافی دلکش لگی تھی وہ چاہنے کے باوجود اس پر سے

نظریں نہ ہٹا سکا

چہرے پر پیاری سی مسکراہٹ سجائے تیزی سے آگے کی جانب قدم بڑھا رہی

تھی نہ جانے کیا سوچ کر وہ اچانک ہی اس کے سامنے آروکا ۔

وہ کسی کے راستے میں آنا نہیں چاہتا تھا لیکن یہ لڑکی دور سے ہی اسے اتنی

پیاری محسوس ہوئی تھی وہ اسے قریب سے دیکھنے کا خواہش مند تھا

بڑی بڑی گائل کرتی سیاہ آنکھیں چھوٹی سی ناک جس میں ایک پیارا سا ڈائمنڈ

چمک رہا تھا خوبصورت پنکھڑیوں جیسے لبوں پر ایک چھوٹا سا سیاہ تل تھا جو شاید

اللہ نے اسے کسی کی نظر سے بچانے کے لیے تحفے میں دے رکھا تھا

سر پلیز راستے سے ہٹائیں مجھے دیر ہو رہی ہے اس سے پہلے کہ وہ اس سے ٹکراتی وہ سنبھل کر پیچھے ہٹی اس کے سامنے سے ہٹتے ہوئے وہ اندر کی جانب جانا چاہتی تھی جب اچانک وہ اس کا راستہ روکتا پھر سے اس کے سامنے آ گیا تو مجبور ہو کر اسے مخاطب کرنا پڑا

کوئی بات نہیں دیر سویر تو ہو ہی جاتی ہے لیکن میں تمہیں ابھی دیکھنا چاہتا ہوں کافی خوبصورت ہو تم بلکہ کافی نہیں بے حد خوبصورت ہو تم لیکن میری منگنی ہو چکی ہے اگر منگنی نہ ہوئی ہوتی تو تم سے شادی کرتا

وہ اسے دیکھتے ہوئے عجیب سے لہجے میں بولا تھا جبکہ ایشام اپنے سامنے اس بد

دماغ بے وقوف آدمی کو دیکھ رہی تھی جو خود منگنی شدہ ہونے کے باوجود اس

پر لائن مار رہا تھا اسے بہت غصہ آیا لیکن ایسے لوگوں کے منہ لگنا وہ کبھی بھی

پسند نہیں کرتی تھی اسی لئے اسے نظرانداز کرتی آگے بڑھنے لگی تھی کہ

اچانک اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے واپس اپنی جانب کھینچ لیا وہ اس کی اس

حرکت پر گھبرا کر رہ گئی اسے ہر گز اس چیز کی امید نہ تھی

جب میں تم سے بات کر رہا ہوں تو مطلب کے خاموشی سے میری بات سنو

مجھے کسی کے فضول نخرے برداشت کرنے کی عادت نہیں ہے پسند آ گئی ہو

مجھے تم بہت حسین ہو تم یار ایسا نہیں تھا کہ میں نے تم سے پہلے کوئی

خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی اس لیے تم پر پھسل گیا ہو تم سے بھی ہزاروں

درجے اچھی لڑکیاں اپنی زندگی میں دیکھ چکا ہوں لیکن تمہارا حسن مجھے پاگل

کر رہا ہے

میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں کسی بھی حال میں وہ اسے غور سے دیکھتے

ہوئے عجیب سے انداز میں بولا تھا عجیب سا لہجہ جو ایشام کو گھبراہٹ میں مبتلا

کر رہا تھا اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے آزاد

کروانے کی کوشش کی وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی

دیکھو میں تم سے کچھ چھپاؤں گا نہیں میری منگنی ہو چکی ہے بچپن میں اور اس

لڑکی سے شادی کرنا میری مجبوری ہے میں ہر حال میں اس لڑکی سے شادی

کروں گا کیونکہ ہم جاگیر ہیں اور جاگیر دار اپنی منگ نہیں چھوڑ سکتے اسے تم

میری مجبوری بھی سمجھ سکتی ہوں لیکن تم مجھے بہت زیادہ پسند ہو تم سے شادی

کرنے کے لئے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں

یہ فیصلہ تو میں کر چکا ہوں کہ میں تم سے ہی شادی کروں گا لیکن مجھے میری

منگیتر سے بھی شادی کرنی ہے خیر کوئی بات نہیں ہمارے مذہب میں تو چار

شادیوں کی اجازت ہے میں دو کر لوں گا تو کیا ہو جائے گا وہ خاندانی بیوی اور

من چاہی بیوی کیسا رہے گا۔یقیناً آپ کو میں پسند نہیں آرہا ہوں گا لیکن اسے

مجبوری سمجھ کر قبول کر لینا

ویسے میرے خاندان میں سب مردوں نے دو شادیاں کر رکھی ہیں میرے پر

دادا نے بھی دو شادیاں کی تھی دادا نے بھی دو شادیاں کی تھیں یہاں تک کہ

میرے باپ نے بھی دو شادیاں کی ہوئی ہیں اور میں بھی دو کر لوں گا

کیونکہ میں دو کیا دس بھی افورڈ کر سکتا ہوں لیکن تم فکر مت کرو میں تمہیں

شہزادی بنا کر رکھوں گا کیوں کہ جو ہماری من چاہی بیوی ہوتی ہے نا ہم

جاگیر دار اسے سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں

میری پھوپو جان نے مرنے سے پہلے مجھ سے یہ وعدہ لیا تھا کہ میں ان کی بیٹی

سے شادی کروں گا یہ میری مجبوری ہے اور مجھے ایسا کرنا ہو گا لیکن یہ مت

سوچنا کہ میں اس سے پیار کروں گا ایسا کچھ نہیں ہو گا پیار تو میں تم سے کروں

گا بس تم یہ بتا دو کہ تمہاری فیملی میں کون کون ہے اور رشتہ لے کر کب تک

آؤں

آپ رشتہ نہیں لائیں اپنے دماغ کا علاج کروائیں کیونکہ آپ کو سب سے زیادہ

اسی چیز کی ضرورت ہے وہ بے حد مدھم آواز میں اس کے لیے ایک جملہ ادا کر

گئی تھی جس پر ذلاور کو اس چھوٹی سی لڑکی پر اور بھی زیادہ پیار آ رہا تھا

دیکھو لڑکی میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں بالکل سیریس

انداز میں پوچھ رہا ہوں تو مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے مجھ سے آج نکاح کرنا ہے یا کچھ

دنوں کے بعد کیونکہ کل میرا نکاح ہونے والا ہے میری بچپن کی منگیتر کے

ساتھ

تو تمہیں پہلی بیوی بننا ہے یا دوسری کلیئر کر کے بتادو بعد میں شکایت مت کرنا

وہ اسے گھورتے ہوئے بولا وہ اس کی کسی بات کا وہ کوئی اثر نہیں لے رہا تھا اس

وقت وہ اسے کوئی پاگل ہی محسوس ہو رہا تھا یا شاید کالج میں کوئی نیا لڑکا آ کر

اس کے ساتھ پرینک کر رہا تھا

عاشی جانی یار تم یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو پیپر شروع ہونے والا ہے اچانک

کسی لڑکی نے آکر کہا

نو جانی شانی یہ صرف میری ہے نام سے پکارو اسے وہ اچانک دہارا کر اس لڑکی

سے بولا جو خود بھی اس کی دہار پر ڈر کر پیچھے ہٹی تھی

لیکن اس سے پہلے کے مڑ کر ایشام کی جانب متوجہ ہوتا وہ اسے تیزی سے کالج

کے اندر کی جانب بھاگتے ہوئے نظر آئی

شاید وہ اسے کوئی پاگل ہی لگا تھا پھر اس نے حرکتیں اور باتیں بھی تو پاگل جیسے

ہی کی تھی لیکن اس نے کچھ بھی جھوٹ یا غلط نہیں کہا تھا وہ سچ میں اسے اتنی

زیادہ پسند آئی تھی کہ وہ اس سے شادی کرنے کا خواہشمند تھا لیکن وہ اس سے

کچھ بھی چھپا بھی نہیں سکتا تھا اسی لئے اسے صاف صاف بتا چکا تھا کہ اسے اس

کے بچپن کے منگیتر سے بھی شادی کرنی ہے کسی کی زندگی برباد کرنا اسے بھی

پسند نہیں تھا لیکن وہ کیا کرتا تھا وہ جاگیر دار تھا اپنے بچپن کے منگ کو چھوڑ

نہیں سکتا تھا اور جو لڑکی پہلے ہی نظر میں اس کے دل میں اتر گئی تھی

اسے چھوڑنے کے بارے میں وہ سوچ نہیں سکتا تھا

یار تم ادھر کیا کر رہے ہو ہم تو وہاں تمہیں ڈھونڈ رہے تھے چلو چلتے ہیں لیٹ

ہو رہے ہیں اپنے پیچھے اچانک سے عمران کی آواز سن کر وہ اس کی جانب مڑا

ہاں چلو چلتے ہیں ویسے بھی مجھے کچھ ضروری کام بھی ہیں آج وہ اسے دیکھتے ہوئے گاڑی میں آ بیٹھا۔جب کہ سفر کے دوران مسلسل سوچوں میں گم رہا تھا لیکن اب اس کی سوچوں پر ایک اور بھی چہرہ سوار ہو گیا تھا جو اس کے لئے کافی دلکش تھا

••••••

جی سر ساری تیاری مکمل ہو چکی ہے کل آپ کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں ملے گا ہم سب کچھ سنبھال لیں گے

ان کے سامنے کھڑا ملازم سب تفصیل سے بتا رہا تھا سب کچھ ٹھیک ہونے کے

باوجود بھی جہانگیر صاحب پر سکون نہیں ہو پا رہے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے

ذلاور پاکستان آچکا ہے اور اس کے پاکستان آنے کے پیچھے بہت بڑی وجہ ہے

وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی بیٹی کی شادی میں کسی بھی طرح کی کوئی رکاوٹ

آئے وہ اچھی خاصی سکیورٹی کا انتظام بھی کر چکے تھے لیکن ان کا ڈرائیور بھی

وہیں پر تھا

ہاں ٹھیک ہے لیکن پھر بھی تم لوگ پورا پورا دھیان رکھنا کوئی بھی انجان

آدمی اندر نہیں آنا چاہیے سکیورٹی مزید ٹائٹ کر دو وہ ایک بار پھر سے اسے

وہی باتیں کہنے لگے

سر سکیورٹی پہلے ہی بہت زیادہ ٹائٹ ہے آپ بے کار میں فکر مند ہو رہے ہیں

ہم خیال رکھیں گے ہر چیز کا آپ بالکل پر سکون ہو جائے سر پلیز آپ انہیں

سمجھائیں

اس دفعہ وہ اسجد کو دیکھتے ہوئے بولا کیونکہ اتنی بار سمجھانے کے باوجود بھی

جہانگیر صاحب کافی زیادہ پریشان تھے اتنے سالوں میں انہوں نے کبھی بھی

ذلاور کو نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی کبھی اس سے ملے تھے وہ واپس یہاں کبھی آیا

ہی نہیں تھا وہ لندن میں ہی رہ کر اپنا کام کرتا تھا اور لندن کا بہت مشہور بزنس

مین تھا لیکن انہوں نے کبھی انٹرنیٹ پر بھی اس کے بارے میں سرچ کرنا

ضروری نہیں سمجھا تھا۔ کیونکہ جن کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھنا تھا ان کے

بارے میں جان کر وہ کیا کرتے تھے اسی لیے تو انہوں نے کبھی بھی ضروری

نہ سمجھا تھا اس کے بارے میں کچھ بھی جاننے کا

لیکن اس وقت وہ بہت پریشان تھے کیونکہ کل کچھ بھی ہو سکتا تھا اس کا یوں

اچانک واپس آنا بے وجہ ہر گز نہیں تھا

آپ بالکل بے فکر ہو جائیں چاچو جان میں ہوں نہ سب سنبھال لوں گا آپ

بس اپنی پریشانی ختم کریں انشاءاللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا وہ انہیں سمجھا کر

خود فریش ہونے چلا گیا جب تھوڑی دیر کے بعد امی جان نے اسے اپنے

کمرے میں بلایا فریش ہونے کے بعد وہ سیدھا انہی کے کمرے کی جانب گیا تھا

••••••

اسلام علیکم کیسی ہیں آپ امی جان۔اس طرح اچانک بلایا خیریت تو تھی

ارے واہ کل کے لیے ڈریس آ گئی اچھی شیروانی ہے مجھے پسند آئی تھی۔آپ

کی پسند تو ہے ہی کمال وہ ایک نظر شیروانی کی جانب دیکھتا ان کے سامنے بیٹھ

گیا تھا جب کہ وہ اسے دیکھ رہی تھیں ان کے اس طرح سے دیکھنے پر وہ مسکرا

دیا

کیا بات ہے امی آپ اس طرح سے کیوں دیکھ رہی ہیں کوئی پریشانی ہے تو مجھے

بتائیں وہ انہیں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

پریشانی کیسے نہیں ہو گی بیٹا جی کیا تم نہیں جانتے وہ لڑکا ایشام کا بچپن کا منگیتر آ

چکا ہے واپس پاکستان جس کی وجہ سے جہانگیر بھائی کتنے پریشان ہیں

اللہ نہ کرے اگر کل وہ نکاح والے دن یہاں پہنچ گیا تو کیا ہو گا ہمارا سارا کا سارا

پلین یہی رہے جائے گا پھوٹی کوڑی نہیں ملے گی ہمیں اور نہ ہی اس لڑکی سے

تمہاری شادی ہو گئی میری ایک بات کان کھول کر سن لو میں اس بے وقوف

جھلی لڑکی سے تمہاری شادی صرف اس لئے کروا رہی ہو کیوں کہ تم نے یہ

ساری پلاننگ کرر کھی ہے اگر تمہارا مقصد کامیاب نہیں ہوا نہ بعد میں تو یاد

رکھنا اچھا نہیں ہو گا اس میں ساری زندگی اس بیو قوف لڑکی کو اپنے ساتھ لے

کر نہیں چلوں گی مجھے تو نہیں لگتا کہ جہانگیر اپنی اس بیٹی کے نام ایک پھوٹی

کوڑی بھی کرے گا جس کی طرف وہ محبت کی ایک نگاہ نہیں ڈالتا تم کچھ زیادہ

ہی امید لگا کر بیٹھے ہو اب بھی وقت ہے اس شادی سے انکار کر دو میں تمہاری

شادی کسی بڑے خاندان میں کروں گی

ارے تم ڈاکٹر ہو اور ایک ڈاکٹر کو اچھے سے اچھا رشتہ مل جاتا ہے ہم کونسا اس رشتے کے لیے مرے جا رہے ہیں مجھے تو ویسے بھی اس میں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے ایک تو اتنی ڈر کر سہم کر رہتی ہے اس سے چار لوگوں کے سامنے بات بھی نہیں ہوتی اور تم اسے ساری زندگی کے لیے اپنے ساتھ لٹکا رہے ہو وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی تو اسجد نے اگلے ہی لمحے گھومتے ہوئے تیزی سے دروازے کی جانب قدم بڑھائے تھے باہر دروازے کے آگے پیچھے دیکھتا ہوا دروازے کا لاک کرتا ہوا واپس ان کے پاس آ بیٹھا تھا

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ امی جان کتنی دفعہ آپ سے کہہ چکا ہوں کہ اس

طرح کی بات کرتے ہوئے خیال رکھیں اور میں تو کہتا ہوں کہ اس طرح کی

کوئی بات کریں ہی مت اگر کسی کو شک ہو گیا نہ تو اچھا خاصا مسلہ ہو جائے گا

یہاں پہلے ہی میں پھنسا ہوا ہوں مجھے بالکل بھی نہیں پتہ کہ وہ لڑکی آگے فیوچر

میں میرے لیے کیسی ثابت ہو گی بس ٹھیک ٹھاک ہے خوبصورت ہے اور ڈر

سمیں رہتی ہے تو اچھا ہے نہ پیر کی جوتی کے نیچے رہے گی

اور جہانگیر اپنی ساری جائیداد اپنی بیٹی کے نام نہیں کرے گا تو پھر کس کے نام

کرے گا کچھ نہ کچھ تو بیٹی کو دینا پڑے گا نا اور اگر بیٹی کو کچھ بھی نہ دیا تو بھی

مرنے کے بعد تو ساری جائیداد ایشام کے نام ہی ہو گی نا

اور جو چیز ایشام کی ہے وہ اس کے شوہر کی ہو گی اس لئے آپ بالکل بے فکر ہو

۔ جائیں اگر وہ خود نہیں مرتا تو میں مروا دوں گا

لیکن جائیداد تو میں نکلوا کر رہوں گا۔ مجھے بس یہ پتا ہے کہ مجھے یہ ساری

جائیداد چاہیے اور اگر اس بڈھے نے ایشام کے شوہر کے نام کچھ بھی نہ کیا تب

بھی سب کچھ میرا ہی ہو گا آپ بالکل بے فکر ہو جائیں بہت ڈرامے کیے ہیں

بہت یقین دلایا ہے اسے اپنا

شکر ہے کہ مجھے وقت پر پتہ چل گیا کہ بڈھا ایشام کے لئے اچھا رشتہ ڈھونڈ رہا

ہے اگر پتہ نہ چلتا تو آج اس کا نکاح کسی اور کے ساتھ ہو رہا ہوتا اور میرے

پاس ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ آتی وہ تو شکر ہے کہ ہمیں وقت رہتے پتہ چل گیا

ورنہ ہمیں ساری زندگی اس بوڑھے کی چاکری کرنے کے بدلے میں کچھ بھی

نہیں ملتا

وہ انہیں دیکھتے ہوئے کہنے لگا

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے اسجد لیکن میں نہیں چاہتی کہ تم کسی بھی طرح کی

مصیبت میں پھنسو اور میں نے سنا ہے یہ جاگیر دار لوگ بہت خطرناک ہوتے

ہیں تمہارے باپ کو بھی مار ڈالا تھا ان لوگوں نے مجھے بہت ڈر لگتا ہے

تمہارے باپ کو تو مرنے سے نہیں بچا پائی لیکن تمہیں کھو کر تمہاری ماں

کہاں جائے گی وہ کافی پریشانی سے کہہ رہی تھی ان کی بات سن کر وہ مسکرا دیا

اوہو امی جان کیوں آپ ذرا ذرا سی باتوں کے لئے اتنی زیادہ پریشان ہو رہی

ہیں کچھ نہیں ہوگا مجھے اور آپ کو چاچو والے وہم پالنے کی کوئی ضرورت نہیں

ہے آپ کو کیا لگتا ہے کہ وہ ابھی تک بیٹھا ہو گا جہانگیر کی بیٹی سے شادی کرنے

کے لئے

آپ بالکل بے فکر ہو جائیں کچھ نہیں ہو گا خیر میں ابھی جا رہا ہوں چاچو کے

پاس انہوں نے مجھے بلایا تھا تھوڑی دیر میں وہ کیا ہے نا کچھ زیادہ ہی رونا مچار کھا

ہے اس نے اس کا کہنا ہے ذلاور آئے گا اور کیسے بھی ان کی بیٹی کی شادی کو

روکے گا اور میں انہیں یقین دلا رہا ہوں کے ایسا کچھ نہیں ہو گا آپ بیکار میں

پریشان ہو رہے ہیں اس سے پہلے کہ وہ اپنے ارادے بدل دے مجھے اس سے

بات کرنی ہو گی آپ جائیں ایشام کے پاس اسے ضرورت ہو گی آپ کی خیال

رکھیں آپ کی ہونے والی بہو ہے اتنی معصوم سی خاموش سی بہو نصیب والوں

کو ملتی ہے اور ایک آپ ہیں کہ آپ کو اپنی بہو کی قدر ہی نہیں وہ مسکراتا ہوا

ان کے قریب سے اٹھا

ہاں ایسی چپ چاپ اور خاموش ڈرپوک بہو تو واقعی کسی کسی کو ملتی ہے پتہ

نہیں مجھے کیوں لگتا ہے کہ شادی کے بعد بھی یہ ایسی ہی رہے گی میری تو

بے عزتی ہو گی میری دوستوں کے سامنے کہ کیسی ڈرپوک لڑکی سے اپنے

بیٹے کی شادی کر دی ہے میں نے خیر جو نصیب میں لکھا ہوتا ہے ویسا ہی ہو گا نا

اب کسی کو کیا پتا کہ اس خاموش ڈرپوک لڑکی سے تمہاری شادی کروانے کے

پیچھے کیا وجہ ہے

وہ اسے بھیجتے ہوئے کہنے لگی تو اسجد مسکرادیا وہ کتنی آسانی سے اپنے پلین میں

کامیاب ہو گئے تھے

پہلے تو وہ یہ سوچتے تھے کہ جہانگیر اور کچھ نہ سہی کم از کم آدھی جائیداد تو اپنے

بھتیجے کے نام کرے گا لیکن اس نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا تھا

کیوں کہ یہ ساری ان کی اپنی کمائی ہوئی دولت تھی ان کے باپ کے حصے کی

دولت وہ کہیں سال پہلے ہی الگ کر چکے تھے جو بعد میں ان کے مرنے کے

بعد ان کی بیوی کو دے دی گئی تھی لیکن نہ تو آسیہ بیگم اتنی قابل تھی کہ وہ

سب کو سنبھال پاتی اور نہ ہی اسجد ان سب چیزوں کو سنبھال سکتا تھا کیونکہ

اس وقت اس کی عمر کافی کم تھی

جہانگیر صاحب نے اپنے بھائی کی جائیداد پر کسی قسم کا حق نہیں جمایا تھا بلکہ

انہوں نے پوری ایمانداری سے ہر چیز ان کے حوالے کر دی تھی جو بعد میں

آہستہ آہستہ بربادی کی طرف چلی گی

آسیہ بیگم نے اپنے شوہر کی جائیداد میں سے کسی بھی قسم کے کوئی اختیارات

جہانگیر کو نہیں دیے تھے ورنہ شاید وہ یہ سب کو سنبھالنے کی کوشش کرتے

اپنے حصے کی دولت میں انہوں نے کبھی بھی جہانگیر صاحب کو شامل ہونے کا موقع نہیں دیا تھا جس کی وجہ سے سب کچھ برباد ہو گیا اب ان کے پاس سوائے دو ہوٹلوں کے اور کچھ بھی نہیں تھا اور جہانگیر شاہ کی دولت پر ان کی مکمل نظر تھی کیونکہ ایشام سے شادی کے بعد یقیناً یہ سب کچھ انہیں آسانی سے مل سکتا تھا یہ ساری پلاننگ کرنے میں ان ماں بیٹے کو زیادہ وقت نہیں لگا تھا وہ دولت کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھے۔ یہاں تک کہ اگر جہانگیر فیوچر میں اسجد کے نام کچھ نہیں کرتا یا وہ ایشام کو اپنی جائیداد کا حصہ نہیں دیتا تو وہ جہانگیر کو راستے سے ہٹا کر بھی اس جائیداد پر قبضہ جما سکتے تھے اور ایشام

بیچاری میں اتنی ہمت ہی کہاں تھی کہ وہ اپنے حق کے لئے لڑتی اپنے لیے آواز

اٹھاتی وہ تو اپنے باپ کے سامنے کچھ نہیں بول پاتی تھی تو باقی کسی کے سامنے

کیا بولتی

......

ذلاور شاہ اس وقت اپنے کمرے میں آرام سے بیٹھا اسی لڑکی کے خیالوں میں

گم تھا جو کل اس سے ٹکرائی تھی نہ جانے کیوں وہ اسے اتنی اچھی لگی تھی وہ

اسے اتنی اچھی لگی تھی کہ وہ اسی کے بارے میں سوچے جا رہا تھا اسے اپنی

زندگی میں شامل کرنے کا ارادہ وہ بنا چکا تھا

اور ذلاور اپنی زندگی میں ایک ہی بار فیصلہ کرتا ہے اور پھر اس پر عمل کرتا ہے

دوسری بار کبھی سوچتا نہیں اور اس لڑکی کے بارے میں کوئی شک و گمان تو

اسے تھا ہی نہیں وہ اسے اپنا بنا لینا چاہتا تھا اسے کوئی مطلب نہ تھا کہ وہ لڑکی

منگنی شدہ ہے نکاح شدہ ہے یا کسی اور سے محبت کرتی ہے

بس اتنا ہی کافی تھا کہ ذلاور شاہ کو اس سے محبت ہو گئی ہے۔اس کی آواز اس کا

انداز ہچکچانا گھبرانا سہمنا ہر چیز اسے بہت بھائی تھی وہ اپنے خیالوں میں مسکراتا

ہوا اسی لڑکی کے بارے میں سوچ رہا تھا جب اچانک کسی نے دروازے پر

دستک دی

آجاؤ اندر۔۔۔اجازت دیتے ہوئے واپس اپنا سر تکیہ سے لگا چکا تھا یہ تو دیکھنے

کی زحمت نہ کی دروازے پر کون ہے

سر میں نے ساری انفارمیشن نکال لی ہے اس لڑکی کا کل ہی نکاح ہے اور کل

اس کی سالگرہ والے دن ہی اس کا نکاح کر دیا جائے گا پہلے منگنی کا کہہ کر سب

کو انویٹیشن کارڈ بھیجے گئے تھے لیکن اب باقاعدہ نکاح ہو گا اور یہ ساری

معلومات میں نے گھر کی ایک ملازمہ سے لی ہیں وہ اس کے سامنے کھڑا اسے

تفصیل بتا رہا تھا تو ذلاور نے ہاں میں سر ہلایا

اب آپ نے یہ فیصلہ کیا ہے جہانگیر شاہ لیکن آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ ایسا

کچھ بھی کرنے سے آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے کیا آپ بھول

گئے ہیں ہم جاگیر دار ہیں اتنی آسانی سے پیچھے نہیں ہٹتے

اور نہ ہی ہم پیچھے ہٹیں گے اب چاہے کچھ بھی ہو جائے آپ کی بیٹی کا نکاح کل

کی تاریخ میں میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ تو ہو نہیں سکتا

ٹھیک ہے اب تم جا سکتے ہو تم سے مجھے بس اتنا ہی کام تھا وہ اسے جانے کا اشارہ

کرتے ہوئے دوبارہ سے اپنی سوچوں میں مصروف ہو گیا وہ آدمی ہاں میں سر

ہلاتا کمرے سے باہر جا چکا تھا

••••••

ماشاءاللہ ماشاءاللہ کتنی حسین لگ رہی ہو چاند کا ٹکڑا ایسا لگتا ہے جیسے چاند زمین پر اتر آیا ہے میری پیاری گڑیا اس کا ماتھا چومتے ہوئے وہ اسے ہزاروں دعائیں دے رہی تھی لہجے میں شیریں سا تاثر تھا اگر وہ اس عورت کی حقیقت جانتی تو کبھی بھی مسکرا نہ پاتی

لیکن یہ تو خدا کا شکر ہے کہ اللہ دل کے بات ظاہر نہیں ہونے دیتا ورنہ کوئی بھی چہرہ اپنے اندر کا انسان چھپا نہ پاتا

بڑی ماما مجھے لگ رہا ہے میرا میک اپ بہت اوور ہے۔اور یہ ڈریس بھی مجھے

بہت زیادہ بھاری لگ رہی ہے میں اپنی برتھ ڈے پر اس طرح سے تیار ہوتی

عجیب تو نہیں لگوں گی ناوہ انہیں دیکھ کر پوچھنے لگی جواب اس کے سر پر دوپٹہ

اوڑنے میں مصروف ہو چکی تھی اس کے کہنے پر وہ مسکرا کر نفی میں سر ہلاتے

اس کے پاس ہی بیٹھ گئی

ارے نہیں میرا بچہ بالکل بھی نہیں دلہن اسی طرح سے تیار ہوتی ہے دلہنوں

کو یوں ہی تیار کیا جاتا ہے تبھی تو وہ اتنی پیاری لگتی ہیں اور ماشاءاللہ سے تمہیں

توضرورت ہی نہیں ہے کسی بھی ہار سنگھار کی تم تو اللہ کی طرف سے حسن

لے کر آئی ہو

بس اب بالکل بھی پریشان نہیں ہونا بہت ہی پیاری لگ رہی ہو

اس کا ماتھا چومتے ہوئے وہ اس کا دوپٹہ سیٹ کرنے لگی جب اچانک دروازے

پر دستک ہوئی

اسے بالکل امید نہ تھی کہ جہانگیر صاحب اس کے کمرے میں آئیں گے لیکن

وہ دروازے پر کھڑے اسے دیکھ رہے تھے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے وہ اس

کے پاس آ رو کے تو وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی

پتہ نہیں چلا کہ وقت کتنا جلدی گزر گیا کل تم چھوٹی سی جان میری باہوں

میں آئی تھی اور آج تم دلہن بنی میرے سامنے کھڑی ہو

جانتا ہوں میں تمہیں کبھی بھی کھل کر پیار نہیں کر سکا تمہیں کبھی بھی اس

بات کا احساس نہیں دلایا کہ تم سے کتنی محبت کرتا ہوں تمہارے ناز نہیں

اٹھائے تمہیں بیٹیوں کا مان نہیں دیا لیکن آج میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ تم

میرے لیے کیا ہو

عاشی تم ایک تحفہ ہو جسے اللہ نے مجھے تمہارے روپ میں دیا تھا لیکن میں اس

تحفے کی قدر نہیں کر سکا

میں نے تمہارے روپ میں ہمیشہ تمہاری ماں کو دیکھا ہے وہ بالکل تمہاری

طرح دکھتی تھی بے حد حسین معصوم سی

اس سے بہت محبت کرتا تھا لیکن پھر ہماری زندگی میں ایک حادثہ ہوا جس کے

بعد محبت کہیں سوگئی

اس حادثے کو میں نے اپنی زندگی کا حصہ بنالیا میں نے کبھی بھی تمہاری ماں کو

وہ پہلا مقام نہ دیا جو اس حادثے سے پہلے وہ رکھتی تھی

میں اس سے بے وجہ الجھتا تھا یہاں تک کہ وہ چلاتی تھی روتی تھی اس کو نہ

سہی اس کی بیٹی کو تو اہمیت دوں لیکن میں نے تم سے بھی ملنا چھوڑ دیا اس کی

وجہ سے جانتی ہو کیوں مجھے اسے تکلیف میں دیکھ کر سکون ملنے لگا تھا ہاں میں

بہت خود غرض انسان ہوں میں اپنی بیوی میں کہیں نہ کہیں اس قاتل کا چہرہ

دیکھنے لگا تھا

مجھے نفرت تھی اس انسان سے اور وہ نفرت کب تمہاری ماں کے اندر انڈیلتا

چلا گیا مجھے پتہ بھی نہ چلا میں ہر غلطی کا اس کو قصوروار ٹھہرانے لگا وہ بے

قصور تھی ۔

اتنے سالوں میں کبھی ان باتوں کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی لیکن آج کرتا

ہوں جب آج تمہیں دلہن کے روپ میں اپنے سامنے کھڑا دیکھ رہا ہوں تو

احساس ہونے لگا ہے کہ اللہ نہ کرے کہ کبھی تمھارے ساتھ وہ ہو جو میں نے تمہاری ماں کے ساتھ کیا

اس کی کمی مجھے اس کے جانے کے بعد محسوس ہوئی وہ میرے لئے کیا تھی میں خود بھی نہیں جانتا تھا میں نے بہت غلط کیا اس کے ساتھ آج وہ اس دنیا میں نہیں ہے شاید اس سے کبھی معافی نہیں مانگ سکتا اسی لئے تم سے معافی مانگ رہا ہوں میں نے تمہارے ساتھ بہت زیادتی کی عاشی میرا بچہ میں کبھی ایک اچھا باپ نہیں بن سکا ان کی آنکھوں سے آنسو نکلے تو سامنے کھڑی معصوم سی لڑکی تڑپ کر ان کے سینے سے آ لگی ۔۔۔۔

نہیں بابا جان بالکل بھی نہیں آپ بہت اچھے بابا ہیں آپ اس دنیا کے سب

سے بیسٹ بابا ہیں مجھے آپ سے کوئی گلا نہیں بلکہ میں تو آپ کے اس رویے

میں بھی اپنے لئے محبت ڈھونڈ لیتی تھی میں جانتی ہوں بابا آپ مجھ سے بہت

پیار کرتے ہیں اور آپ کو لفظوں کی ضرورت نہیں ہے مجھ سے اپنی محبت کا

اظہار کرنے کے لیے

کیونکہ باپ اور بیٹی کا رشتہ ہی ایسا ہے کہ کوئی بھی باپ کبھی اپنی بیٹی سے

نفرت نہیں کر سکتا مجھے آپ سے کوئی شکوہ نہیں ان کے سینے سے لگی وہ اپنے

آنسو روکنے کی کوشش میں انہیں اپنے دل کی بات کہہ رہی تھی جب کہ اسے

اپنے سینے سے لگائے وہ پر سکون سے آنکھیں موندے اس کے الفاظ سن رہے

تھے

••••••

اسے باہر لا کر بٹھایا گیا وہ اتنی زیادہ نروس کیوں تھی وہ نہیں جانتی تھی بابا نے

خود اس کا ہاتھ تھام کر اسے باہر سٹیج پر لا کر بٹھایا تھا پارٹی میں بہت سارے

لوگ تھے مصروف ترین شخصیات سب لوگ یہاں ان کے گھر مہمان کے

کے طور پر مدعو کئے گئے تھے

لیکن نہ جانے کیوں اسے ہر چیز سے خوف آرہا تھا اس کا دل بری طرح سے

۔ کانپ رہا تھا جیسے کچھ بہت برا ہونے والا ہے

اور جب اسے اس طرح کا کچھ احساس ہوتا تھا تب کچھ نہ کچھ برا ضرور ہوتا تھا وہ

آرام سے آکر سٹیج پر بیٹھے تو تھوڑی ہی دیر میں اسجد بھی اس کے ساتھ ہی آکر

بیٹھ گیا

تھوڑی دیر میں نکاح شروع ہونے والا تھا جس کے لیے مولوی صاحب کو

اسٹیج کی طرف آتے دیکھ خود کو ریلیکس کرنے لگی

تیار ہو جاو مولوی صاحب آرہے ابھی وہ سوال کریں کہ اسجد ندیم ولد ندیم شاہ

آپ کا نکاح ایشام جہانگیر ولد جہانگیر شاہ سے پندرہ لاکھ سکہ رائج الوقت قرار

پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے اسجد کی شرارتی آواز اس کے کان کے

قریب گونجی ۔

اور میں کہوں گا دل و جان سے قبول ہے وہ اس کے کان میں گنگنا تا اسے

شرمانے پر مجبور کر گیا

خوشگوار ماحول میں نکاح شروع ہوا مولوی صاحب پہلے ایشام کی جانب آئے

آیشام جہانگیر ولد جہانگیر شاہ آپ کا نکاح اسجد ندیم ولد ندیم شاہ سے پندرہ

لاکھ سکہ رائج الوقت قرار پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔ مولوی

صاحب نے ایشام سے سوال کیا

قبو ۔ ۔۔۔۔۔

قبول نہیں ہے۔اس سے پہلے کہ وہ مولوی صاحب کے سوال کا جواب دیتی

وہاں ایک اور آواز گونجی جو اس کے لئے بالکل انجان نہیں تھی

اس نے سر اٹھا کر سامنے کی جانب دیکھا تو وہ مکمل کالے لباس میں کاندھے پر

سردی سے بچنے کے لیے موٹی چادر ڈالے بالوں کو سلیقے سے پیچھے کیے اپنی

مونچھوں کوتاؤ دیتا سندھی کھوسے میں بھاری قدم اٹھاتا ان کی جانب بڑھ رہا تھا

کون ہو تم اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایسی گستاخی کرنے کی جہانگیر شاہ غصے سے اس کی جانب بڑھے جو اس طرح سے نکاح کی رسم کے دوران بول کر نکاح میں بدشگنی پیدا کر رہا تھا

میں کون ہوں کون نہیں یہ چھوڑیں شاہ صاحب

لیکن شاید آپ بھول گئے ہیں کہ آپ کے خاندان کی لڑکیوں کی شادی بچپن میں ہی طے کر دی جاتی ہے اور ایشام جہانگیر میری منگیتر ہے میری پھوپھو

اسے میرے نام لگا کر گئی تھیں آپ ہوتے کون ہیں اس کا نکاح کسی اور سے

کرنے والے یہ صرف اور صرف جاگیر دار ذلاور شاہ کی منگ ہے کسی کے

باپ میں اتنی ہمت نہیں کہ میری منگ کا نکاح کسی اور سے کر دے ۔

اس کے اپنے باپ میں بھی نہیں وہ جہانگیر شاہ کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا

دلفریب انداز میں مسکرایا

میں اپنی بیٹی کی شادی کبھی تم جاگیر داروں میں نہیں کروں گا تم لوگ ظالم

ہوتے ہو سفاک ہوتے ہو تم لوگوں کی نظروں میں احساس جذبات کوئی

اہمیت نہیں رکھتے تم لوگ تو محبتوں کو بھی بدلے اور انا کی نذر کر دیتے ہو

جہانگیر صاحب بے حد غصے سے بولے

بہت خوب سن رکھا ہے آپ نے ہم جاگیرداروں کے بارے میں کافی گہرائی

سے جانتے ہیں آپ ہمیں لگتا ہے گہرا تعلق ہے آپ سے وہ قہقہ لگاتا جیسے ان

کا مذاق اڑا رہا تھا

اتنے اچھے سے جانتے ہیں ہمیں تو یہ بھی جانتے ہوں گے کہ جاگیردار کبھی

اپنی جاگیر سے پیچھے نہیں ہٹتا

اور آپ کی بیٹی اس جاگیردار کی جاگیر ہے وہ اپنے سینے پہ ہاتھ رکھتا سر کو ذرا سا

خم دیتا مسکراتے ہوئے مولوی صاحب کی جانب بڑھا

مولوی صاحب نکاح شروع کیجئے بس دلہے کا نام بدل کر جاگیردار ذلاور شاہ

کر دیں۔

خبردار جو تم نے میری ہونے والی بیوی کی طرف قدم بھی بڑھایا۔اسجد

غصے سے اس کی طرف بڑھ رہا تھا

اس کی بہادری پر جہانگیر شاہ نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا لیکن اگلے ہی لمحے جاگیر دار ذلاور شاہ اپنی جیب سے ریوالور نکالتا ہوا اس کے کندھے پر وار کر چکا تھا وہ لمحے میں زمین پر ڈھیر ہوا تھا

جاگیر داروں کو اپنی جاگیر تک پہنچنے کے لئے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی اور تم جیسا ڈاکٹر ڈاکٹری کرتے اچھا لگتا ہے جاگیر داروں کے منہ لگتے نہیں

مولوی صاحب نکاح شروع کریں ورنہ اس نے اپنا ریوالور مولوی کو دکھایا تو

مولوی صاحب نے بڑی مشکل سے اپنا تھوک نگلا اور ہاں میں سر ہلاتے

ہوئے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئے

بابا۔۔۔۔اس نے اپنے بابا کی جانب دیکھتے ہوئے اس پاگل آدمی کو دیکھا تھا

جو کل بھی اس سے مل چکا تھا وہ اس وقت اتنی زیادہ خوفزدہ تھی کہ سمجھ نہیں

آرہا تھا وہ کیا کرے جب کہ اس کی بڑی ماں اپنے بیٹے کو زخمی حالت میں دیکھ

کر اپنے گال پیٹنا شروع کر چکی تھی جب اچانک ذلاور نے بندوق کا رخ بڑی

ماں کی طرف کیا

چپ ہو جاؤ اس سے پہلے کہ اگلی گولی تمہیں ماروں گلے کے بیچوں بیچ لگے گی

گولی تو آواز بند ہو جائے گی وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو آسیہ بیگم کا منہ بند ہو گیا

مولوی صاحب نکاح شروع کروائیں یہ نہ ہو کہ کسی اور کا نکاح پڑھانے کے

قابل نہ رہیں اس نے مولوی صاحب سے کہا تو وہ فوراً ہاں میں سر ہلاتے بسم

اللہ کر چکے تھے

اگر اپنے باپ کی زندگی چاہتی ہو تو اس نکاح کو قبول کر لینا ورنہ زندگی میں

کبھی اپنے باپ کی شکل نہیں دیکھ پاؤں گی وہ اس کے کان میں نرمی سے

سرگوشی کرتے ہوئے بولا

جبکہ وہ خود مولوی کی طرف متوجہ ہو چکا تھا اور اسے تفصیل بتا رہا تھا تھوڑی

دیر میں نکاح کی کارروائیاں شروع کر دی گی جہانگیر صاحب بے حد پریشان

تھے کیونکہ اسجد زخمی حالت زمین پر پڑا تھا اور ذلاور کے گارڈز بندوق تانے

کھڑے تھے اگر وہ کسی بھی طرح کی کوئی بھی کاروائی کرتے تو یقیناً وہ اسجد کو

جان سے مارنے میں زیادہ وقت نہ لگاتا

.....

نکاح کی رسم ادا ہو چکی تھی وہ اٹھ کر جہانگیر شاہ سامنے آگیا

جہانگیر صاحب آپ کو اپنا داماد قبول ہو یا نہ ہو لیکن میں آپ کو اپنا سسر بچپن

سے ہی قبول کر چکا ہوں اور اب یہ تم میرے نکاح میں ہے آئیں اپنی بیٹی کو

رخصت کریں

میں کسی طرح کا کوئی تماشہ نہیں چاہتا ہوں پہلے ہی یہاں کافی تماشا ہو چکا ہے

یہ تو آپ نے اچھا کیا کہ یہاں پر میڈیا کے لوگوں کو نہیں بلایا ورنہ اس وقت

میڈیا چینل پر لائف پارٹی چل رہی ہوتی

خیر مجھے فرق نہیں پڑتا ان سب باتوں سے آئی اپنی بیٹی کو اپنی دعاؤں میں

رخصت کریں ویسے آپ کو یہ تو پتا ہو گا کہ ہم جاگیر دار طلاق نہیں دیتے بلکہ

جان لیتے ہیں اس نے انہیں دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا جب کہ جہانگیر صاحب

نے ایک نظر اپنی روتی ہوئی بیٹی کو دیکھا کاش اس کے لئے کچھ کر پاتے لیکن

ان جاگیر داروں کے سامنے وہ ہمیشہ سے بے بس تھے وہ تو اپنے بھائی کو

انصاف تک نہ دلا سکے تو یہاں تو پھر ان کی بیٹی تھی

بابا مجھے نہیں جانا آدمی کے ساتھ بابا پلیز کچھ کریں نہیں جاؤں گی میں کے

ساتھ ایشام بھاگ کر اپنے باپ کے سینے سے آلگی تھی اس کی معصومیت پر وہ

مسکرا دیا

اس پل نہ جانے کیسے اس کے دماغ میں ایک سوچ آئی کہ کاش ایسا ہو جائے کہ جو لڑکی اس کے دل میں اتری ہے وہی لڑکی ایشام جہانگیر نکلے اور پتہ نہیں کیسے یہ بات اللہ تک پہنچ گئی اور اس نے اس کی دعا کو قبول کر لیا وہ اس کے سامنے تھی اس کے چہرے کی مسکراہٹ غائب نہیں ہو رہی تھی وہ مسلسل مسکرائے جا رہا تھا وہ کتنا خوش تھا اس بات کا اندازہ لگانا اس وقت کسی کے لیے بھی مشکل نہیں تھا مسکراہٹ جیسے اس کے چہرے سے جدا ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی وہ بے حد خوش تھا

پریشان مت ہوا سے روتے نہیں میری جان میں برا انسان نہیں ہوں بہت

اچھا انسان ہوں تمہیں بہت خوش رکھوں گا اگر تم میرے ساتھ خوش رہنا

چاہتی ہو تو دیکھو سیدھی سی بات ہے تم ہمیشہ میری زندگی میں تھی یہ آدمی

خود ہم دونوں کے بیچ میں آیا ہے تمہیں تو ہمیشہ سے ہی میرے نام کیا گیا تھا

جب تم پیدا ہوئی تھی میری ماں نے تمہیں تمہاری ماں ست میرے لئے

مانگ لیا تھا کل جب تم مجھ سے ملی نا تو مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ تم وہ لڑکی

ہو گئی لیکن دیکھو میرے اللہ نے پہلی نظر میں ہی دل میں تمہارے لئے محبت

ڈال دی میری پہلی دوسری تیسری چوتھی ساری بیوی اور تم ہی ہو

جتنی محبت میں اپنی دوسری بیوی کو دینے والا تھا تمہی کل بتایا تھا تمہیں اس

سے زیادہ محبت میں تمہیں دوں گا

تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی کہ تم میرے لیے کیا ہو ایک ہی دن میں تم نے

جاگیر دار ذلاور شاہ کے دل میں اپنا گھر بنا لیا تو تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ جاگیر دار

تمہاری آنکھوں میں کبھی آنسو آنے دے گا اگر تم میری محبت کو قبول کرتی ہو

اگر تم میری محبت کو سمجھتی ہو تو یہ اس وقت ایک آنسو بھی نہیں بہاو گی لیکن

اب تمہیں موقع دے رہا ہوں

کیوں کہ رخصتی پر تو لڑکیاں آنسو بہاتی ہیں نہ رولو جتنا رونا ہے رولو سکون

سے رولو تمہارے پاس پورے پانچ منٹ ہیں پھر تمہاری رخصتی ہو گئی اور

جہانگیر صاحب تمہیں بے حد محبت سے رخصت کریں گے ویسے ہی جیسے

بیٹیوں کو رخصت کیا جاتا ہے بنا کسی تماشے کے

کیوں جہانگیر صاحب ٹھیک کہہ رہا ہوں نا میں وہ ایشام سے بے حد پیار سے

بات کرتے ہوئے جب جہانگیر صاحب سے مخاطب ہوا اس کے لہجے میں

عجیب سا غرور تھا ایک تکبر تھا کہ جس چیز کو حاصل کرنا چاہتا تھا اسے حاصل

کر چکا تھا لیکن جب وہ ان کی بیٹی سے بات کر رہا تھا اس کے لہجے میں محبت تھی

چاہت تھی سرور تھا محبت کو حاصل کر لینے کی خوشی تھی

یہ تم اچھا نہیں کر رہے پچھتاو گے تم پچھتاؤ گے تم جاگیر دار ذلا ور شاہ وہ اسے

دیکھتے ہوئے دہارے تھے جس پر ذلاور نے قہقہ لگایا

پچھتانے والی چیز نہیں ہوں میں جہانگیر صاحب چلیں اب آپ دیر مت

کریں کیونکہ آپ کے دیر کرنے سے میرا دماغ خراب ہو سکتا ہے یہ نہ ہو کہ

میں آپ کا کوئی بڑا نقصان کر جاؤں اس نے ایک بار پھر سے اسجد کی جانب

دیکھا تھا جو ہاتھ بازو پر رکھے تکلیف کی شدت سے اسے نفرت سے دیکھ رہا تھا

وہ ایشام کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے وہ بے اختیار اپنے آنسوؤں پر قابو نہ کر سکے کیوں وہ اتنے بے بس تھے آج سے نہیں سالوں سے وہ اس خاندان کے سامنے بے بس تھے اور آج بھی وہ کچھ بھی نہ کر سکے اپنی بیٹی کے لیے اس کے ہزار آنسو منتیں انہیں اسے رخصت کرنے سے روک نہ سکے

••••••

مجھے اور کچھ نہیں پتا بس اتنا ہی پتہ ہے کہ تمہارا وہ دوست وہاں حور کے ساتھ کھڑا تھا کافی غصے میں تھی وہ میری دوست کے ساتھ یقیناً اس نے کوئی

بد تمیزی کی ہو گی مجھے یقین ہے تمہارے دوست بھی تمہارے جیسے ہی ہوں

گے

ورنہ وہ اتنے غصے میں نہ ہوتی مجھے واپس آنے کی اتنی زیادہ جلدی تھی کہ میں

حورالعین سے اس بارے میں کچھ بھی نہیں پوچھ پائی لیکن میں اس سے

پوچھوں گی

دراصل بات یہ ہوئی تھی کہ اس کی چابی گاڑی کی وہ حور کے دوپٹے ساتھ

پھنس گئی تھی اور وہی واپس کرنے وہ جب اس کے پاس گی تب شاید کچھ ہوا

تھا لیکن مجھے نہیں پتہ ان دونوں میں کیا بات ہوئی لیکن حور زیادہ غصے میں

تھی اور وہ آدمی بھی اسے عجیب سے انداز میں گھور رہا تھا

تمہاری اس بے وقوف دوست نے میرے دوست کو تھپڑ مارا تھا

اور اب اسے اندازہ بھی نہیں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کیا کرے گا ایسے لوگوں

کے منہ نہیں لگنا چاہیے اب تم جانو اور تمہاری سہیلی بلکہ نہیں تمہیں ان

سب چیزوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے میں خود ہی سب کچھ سنبھالنے

کی کوشش کروں گا اور یاد رکھنا جو باتیں میں نے تم سے پوچھی ہیں وہ کبھی بھی

کسی کو پتہ نہیں چلنی چاہیے

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو بشری ایک نظر اسے شک کی نگاہ سے دیکھا پھر

ہاں میں سر ہلا دیا

جب کہ عارف اب واپس ہوتے جانے والا تھا تا کہ وہ اس مسئلہ کو حل کر سکے

وہ لڑکی حورالعین اس کے گھر میں سے نہیں تھی نہ جانے کون تھی بس وہ اتنا

جانتا تھا کہ وہ بشری کی دوست تھی اور بشریٰ اس کی کزن یقیناً اسے چھوڑنے

کے لیے گئی تھی

لیکن اس کی ٹینشن آپ دور ہو چکی تھی کیونکہ اسے اس لڑکی سے کوئی مطلب

نہیں تھا

کارب شاہ اس لڑکی کے ساتھ کیا کرتا ہے اسے اس سے کوئی لینا دینا نہیں تھا

اسے بس یہ پریشانی تھی کہ وہ لڑکی اس کے گھر کی نہ ہو وہ خود ہی کارب شاہ کی

توجہ کے لئے اس لڑکی کا نام بتانے کو تیار تھا بلکہ وہ تو اس کے کام میں اس کا

ساتھ دینے کو تیار تھا اسے یقین تھا کہ کارب شاہ کو پھنسنا آسان نہیں ہے اور

اگر کارب پھنس بھی گیا تو اس کا نام لکھے ہی نہیں آئے گا اور اسے حور سے

کوئی مطلب نہیں تھا اس کے ساتھ اچھا ہوتا یا کچھ برا ہوتا اس کا کوئی لینا دینا

نہیں تھا وہ تو بس اپنے دوست کے ساتھ تھا

•••••

کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہو کارب شاہ مجھے بتاؤ میں تمہاری پوری مدد کروں گا کیا

تم اسے تھپڑ مارنا چاہتے ہو یا اسے اس کی اوقات دوسرے طریقے سے یاد

کروانا چاہتے ہو

۔۔۔ اگر تمہارا ارادہ اس کو مارنے کا ہے تو

نہیں میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے عارف میں جانتا ہوں ایسی لڑکیوں کی

اوقات کیا ہو سکتی ہے اس سے ملنا چاہتا ہوں اسے آفر کروں گا ایک رات

گزارنے کی اگر سیدھی طرح سے مانی تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے دوسرا راستہ

اختیار کرنا پڑے گا اب جب تک مجھے وہ لڑکی نہیں ملتی میں کسی اور لڑکی کی

طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھوں گا

یہ وہ پہلی لڑکی ہے جس نے کارب شاہ کو انکار کیا ہے اور اب یہ انکار اسے بہت

بھاری پڑے گا اسے لگتا ہے میرے سامنے ڈرامہ کر کے میرے سامنے بہت

پارسا بن جائے گی لیکن نہیں اسے اس کی اوقات میں یاد دلاؤں گا وہ بھی بہت

اچھے طریقے سے۔ تم بس مجھے اس کی ساری انفارمیشن نکال کر دو باقی میں

خود سنبھال لوں گا وہ شراب کا ایک آخری گھونٹ لیتا گلاس خالی کر چکا تھا جبکہ

عارف ہاں میں سر ہلاتا اٹھ کر وہاں سے جا چکا تھا

بہت برا کیا تم نے لڑکی بہت برا اب تمہیں اس کا انجام بھگتنا پڑے گا وہ نشے

میں چور مسلسل اسے لڑکی کے بارے میں سوچ رہا تھا جس کا تھپڑ ابھی تک

اس کا گال سلگا رہا تھا

......

مجھے تم سے ایک ضروری بات بھی کرنی ہے کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی

سوچا پتا نہیں آج آؤ گی بھی یا نہیں تمہاری کزن کے رشتے کے بارے میں سنا

بہت افسوس ہوا کیسے ٹوٹا رشتہ وہ صبح یونیورسٹی میں نا جانے کب سے حور کا

انتظار کر رہی تھی وہ بشری کو اپنے انتظار میں دیکھ اس کے پاس ہی آ بیٹھی پچھلے

دو دنوں سے وہ یونیورسٹی نہیں آرہی تھی کیونکہ گھر میں کافی زیادہ ٹینشن تھی

یار وہ تو ٹوٹا ہی تھا کیونکہ آئمہ کسی کام کاج کو ہاتھ نہیں لگاتی جس کی وجہ سے

اسے کچھ آتا جاتا بھی نہیں ہے اور اسنے یہ بات اپنے ہونے والے شوہر کو بھی

بتادی تھی جس کے بعد اس نے منگنی توڑ دی اور میرا رشتہ مانگ لیا دو دن سے

اچھے خاصے طعنے سن رہی ہوں میں

خدا کا شکر ہے کہ آج اس ٹوپک پر بات ختم ہوئی تو زئمہ سکول کے لئے تیاری

کرنے لگی میں نے بھی مامی سے اجازت لے کر یونیورسٹی کی تیاری کی مگر تم

میرا انتظار کیوں کر رہی تھی خیریت تو تھی نہ وہ اس وقت اپنے دماغ سے ہر

بات بھلا چکی تھی کسی قسم کا ہنگامہ نہ ہونے کی وجہ سے اسے پرسوں رات کا وہ

واقعہ بھی بھول گیا تھا جس کی وجہ سے وہ اچھی خاصی غصے میں تھی لیکن اب

فلحال وہ چیز اس کے ذہن میں بالکل بھی نہیں تھی اسی لیے اسے اپنے بارے

میں تفصیل سے بتاتے ہوئے اس سے انتظار کی وجہ پوچھنے لگی

نہیں کوئی خاص بات نہیں بس یہ پوچھنا چاہتی تھی کہ اس رات جب میں

تمہیں گھر چھوڑنے گئی تو تم کافی زیادہ غصے میں لگ رہی تھی خیریت تو تھی نہ

کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا تھا

کیونکہ میرے کزن کا وہ دوست بھی کافی زیادہ غصے میں تھا اس نے تم سے کیا

بات کی تھی جب تم نے اسے چابی دی اس رات تو مجھے واپس آنے کی اتنی

زیادہ جلدی تھی کہ میں تم سے کچھ پوچھ بھی نہیں سکی

کل آپی کی رخصتی ہوئی تو سوچا کچھ دن چھٹی کروں گی یونیورسٹی نہیں جاؤں گی

پھر اگزیم اتنے قریب ہیں تو اس کی بھی تھوڑی ٹینشن تھی کہ یہ نہ ہو کہ کوئی

لیکچر مس کر دوں اسی لئے آگئی وہ اسے بتاتے ہوئے پھر سے سوال کرنے لگی

حور اس سے کچھ بھی چھپاتی نہیں تھی اسی لئے اس رات جو کچھ بھی ہوا اسے

صاف صاف بتا چکی تھی بشری کو بھی اپنے کزن کے اس دوست پر بے حد

غصہ آیا جو اتنا بدتمیز ہو سکتا ہے اسے اندازہ نہیں تھا

یار شکل سے کتنا شریف اور اچھے گھر کا لگ رہا تھا اور باتیں اور حرکتیں دیکھو

اس کی تو بہ میں خود بات کروں گی اپنے کزن سے اس کے دوست کی ہمت

کیسے ہوئی تم سے اس طرح سے بات کرنے کی وہ بھی ہمارے گھر کے اندر

بشری کو بے حد غصہ آیا تھا

نہیں نہیں بشریٰ اس کی بالکل بھی کوئی ضرورت نہیں ہے اس کی گندی

زبان کو میں اس کے منہ پر مار چکی ہوں تمہیں زیادہ پریشان ہونے کی

ضرورت نہیں ہے پلیز یہ بات کسی کو پتہ نہیں چلنی چاہیے پچھلے کچھ دنوں

سے بہت زیادہ پریشان تھی اس چیز کو لے کر وہ تو خدا کی کرم نوازی ہے کہ

اس رات مجھے کسی نے نہیں دیکھا ورنہ بات کہاں سے کہاں نکل جاتی میں غصے

میں اس پر ہاتھ اٹھا بیٹھی

لیکن اس کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا اور یہ بات تمہارے علاوہ کوئی نہیں

جانتا اور مجھے یقین ہے کہ تم کسی کو نہیں بتاؤں گی اسے بشری پر خود سے زیادہ

اعتماد تھا اس نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام تو وہ مسکرا دی

چلو آؤ اب کلاس لینے چلتے ہیں میں نے سنا ہے کہ آج بہت ایمپورٹ لیکچر ہے

وہ خود اٹھ کر کہنے لگی تو بشری بھی اس کے ساتھ اٹھ کر کلاس روم کی جانب

چلی گئی

••••••

اس کی انفارمیشن ساری نکال چکا ہوں میں اس لڑکی کا نام حور العین ہے اور

میری کزن کے ساتھ یونیورسٹی میں پڑھتی ہے میری ساری فیملی واپس جا چکی

ہے لیکن میں تمہاری وجہ سے ابھی تک یہی پر ہو تم بتا بھی تو نہیں رہے کہ اس

لڑکی کا کیا کرنا ہے کیا تم اس سے ملاقات کا ارادہ رکھتے ہوں وہ آج ہوٹل اسی

کے لئے آیا تھا کیونکہ کارب نے جب سے تھپڑ کھایا تھا تب سے اس نے

ہوٹل کے کمرے سے باہر قدم بھی نہیں رکھا تھا مسلسل شراب پی کر اس

نے اپنی حالت بگاڑ رکھی تھی شاید وہ اپنے غصے کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

لیکن شراب پینے سے مزید اس کا دماغ خراب ہو رہا تھا

اس کے ذہن میں وہی سارے خیال آرہے تھے جو نشہ کرنے کے بعد آتے

ہیں وہ اسے برباد کر دینا چاہتا تھا اس کا غرور توڑ دینا چاہتا تھا وہ اس چیز کو اپنے

دماغ سے نکال نہیں سکتا تھا کارب شاہ پر پہلی بار کسی نے ہاتھ اٹھایا تھا

جس کی سزا اس کو اس کی اوقات یاد دلا کر وہ دینا چاہتا تھا

وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ اس نے کارب شاہ پر نہیں بلکہ اس کے غرور پر ہاتھ

اٹھایا ہے جو کارب شاہ کو توڑتا ہے وہ اسے توڑ کر پھینک دیتا ہے

ہاں میں اس لڑکی سے ملنا چاہتا ہوں بتاؤ میں اس لڑکی سے کہاں مل سکتا ہوں

وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

اس کی یونیورسٹی میں اور تو کہیں پر بھی ممکن نہیں ہے کیونکہ جہاں تک بشریٰ

نے مجھے بتایا ہے وہ اور کہیں پر بھی آتی جاتی نہیں ہے لیکن میں تمہارے ساتھ

وہاں نہیں جا سکتا کیونکہ تم جانتے ہو کہ میری کزن بھی وہیں پر پڑھتی ہے

تمہیں اکیلے ہی جا کر سے بات کرنی ہو گی پلیز وہاں پر کسی قسم کا کوئی تماشہ

نہیں ہونا چاہیے

اور کم از کم بات میری فیملی تک نہیں آنی چاہیے وہ اسے سمجھاتے ہوئے التجا کر

رہا تھا جس پر کارب نے مسکرا کر اسے دیکھا

تم بس مجھے اس کے یونیورسٹی کا ایڈریس دے دو باقی میں سب سنبھالوں گا

تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہاری فیملی تک کوئی بات نہیں

جائے گی کارب شاہ کا معاملہ ہے اسے وہ اپنے طریقے سے حل کرے گا

وہ اسے بے فکر کرتے ہوئے بولا تو عارف نے ہاں میں سر ہلا یا لیکن اندر کہیں

نہ کہیں ڈر بھی تھا کہ کارب کچھ الٹا سیدھا نہ کرے جو پورے خاندان میں اس

کی ناک کٹوادے بشری اس کی پسند تھی وہ اسے بے حد چاہتا تھا وہ نہیں چاہتا

تھا کہ کارب کی وجہ سے اسکا اور بشری کا رشتہ خراب ہو

لیکن کہیں نہ کہیں اسے اس بات کا سکون بھی تھا کہ کا رب نے ایک بار کہہ

دیا کہ کچھ غلط نہیں ہو گا تو وہ کچھ بھی غلط نہیں کرے گا

•••••••

یہ رہی حورالعین کی یونیورسٹی دیکھو میرا نام کہیں نہیں آنا چاہیے تم نے جو بھی

کرنا ہے خود کرنا اور میری فیملی کو اس بارے میں کچھ بھی پتہ نہیں چلنا چاہیے

میں بشری سے محبت کرتا ہوں میں اسے کھونا نہیں چاہتا

اور یہ لڑکی بشریٰ کی بہت قریبی دوست ہے وہ بہت زیادہ محبت کرتی ہے اس

لڑکی سے میں نہیں چاہتا

کہ اس سب کی وجہ سے میرے اور بشریٰ کے رشتے میں کسی طرح کی کوئی

مس انڈر اسٹینڈنگ ہو

وہ گاڑی روکتے ہوئے اسے سمجھا رہا تھا کارب ہاں نے سر ہلایا اور باہر نکل گیا

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا یونیورسٹی کے اندر چلا آیا تھا یونیورسٹی میں لڑکیوں کا

بڑا ہجوم تھا لڑکیوں کی یونیورسٹی ہونے کی وجہ سے یہاں لڑکوں کا کوئی نام و

نشان نہ تھا صرف دو پیون تھے جو اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے تھے

وہ انھیں نظر انداز کرتا اپنے متلاشی چہرے کو تلاش کرنے لگا

جس کے لیے اسے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی وہ سامنے ہی آسمانی رنگ کے

حجاب میں بیٹھی کسی سے باتوں میں مگن تھی۔

وہ چہرے پر مسکراہٹ لئے قدم اٹھاتا اس کی جانب آنے لگا

وہ اس سے لڑنے جھگڑنے یا پھر کوئی چیلنج کرنے نہیں آیا تھا وہ اس کے لیے

ایک اور آفر لایا تھا

ہاں وہ اسے اپنے ساتھ ایک رات گزارنے کی آفر دینے کے لئے آیا تھا وہ کوئی

بھی قیمت چکانے کو تیار تھا بلکہ کسی بھی حد تک جانے کو تیار تھا اس نے اندازہ

لگا لیا تھا کہ پچھلے چھ دنوں میں اس کی بے چینی کی وجہ صرف اس کا انکار تھا

اس کا یوں انکار اس کے منہ پر مارنا اسے اتنے دنوں سے بے چین کئے ہوئے

تھا اسی لئے تو وہ اس کے انکار کی وجہ مٹانے کے لئے آیا تھا

وہ سیڑھی پر اپنی کسی دوست کے ساتھ بیٹھی باتوں میں مگن تھی لڑکیوں کی

یونیورسٹی میں اس طرح کسی لڑکے کا آنا کافی حیران کن تھا کافی ساری لڑکیاں

اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کر رہی

تھی لیکن کارب شاہ کا سارا دھیان اسی کی طرف تھا

اس نے دور سے کسی لڑکے کو یونیورسٹی میں آتے دیکھا تو تھا لیکن پھر بھی

اسے نظرانداز کرتے ہوئے وہ اپنی سہیلی سے باتوں میں ہی مگن رہی جب

اچانک وہ اس کے سامنے آرکا اس کا چہرہ پہچاننا حور کے لئے مشکل ہر گز نہیں تھا

پہچانا مجھے یاد کرو وہ چہرے پر دلکش مسکراہٹ لئے اس کے سامنے کھڑا سوال کرنے لگا حور العین کے اندر خوف کی ایک لہر اٹھی تھی وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی اس کا ارادہ وہاں سے چلے جانا تھا وہ کوئی بھی تماشا نہیں چاہتی تھی اور نہ ہی وہ اس رات کے بارے میں کسی کو بھی پتہ چلنے دینا نہیں چاہتی تھی لیکن آج وہ شخص اس کے سامنے یوں آکر کھڑا ہوا تو اسے کا رب سے خوف محسوس ہوا تھا

اگر یہ بات مامی یا ماموں کے کانوں میں پڑ جاتی تو نہ جانے کیا سے کیا ہو جاتا اور

آج کل تو وہ لوگ ویسے بھی اسے لے کر کچھ خاص خوش نہیں تھے

مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے کیا تم ایک سائیڈ پہ آسکتی ہو وہ اسے دیکھ کر

بولا تو اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی جو کب سے سامنے کھڑے اس خوبرو نوجوان

کو دیکھ رہی تھی اس کا ہاتھ ہلانے لگی

کیا تم جانتی ہو اسے اس نے اس کے کان میں سرگوشی کی تو اس نے فورا نہ میں

سر ہلایا

میں نے کہا مجھے تم سے بات کرنی ہے کیا تم ایک سائیڈ پے ہو سکتی ہو وہ پھر

سے ذرا سختی سے بولا کارب شاہ کو انتظار کرنے کی عادت نہیں تھی

وہ اس کے قریب سے اٹھتی فاصلے پر جا رہی تھی وہ کسی قسم کا تماشہ نہیں چاہتی

تھی ورنہ اس طرح کسی انجان سے بات کرنا بھی اس کے لئے مشکل پیدا کر

سکتا تھا

اس رات جو کچھ بھی ہوا کارب نے بات شروع کی تھی جب اس نے ہاتھ اٹھا

کر اسے چپ کروایا

میں نہیں جانتی کہ آپ اس رات کیا بادت کرنے والے تھے لیکن آپ کا

انداز اور آپ کا گفتگو کیلیئے الفاظ کا چناؤ بہت برا تھا میرا ہاتھ اسی وجہ سے اٹھا تھا

لیکن یقیناً آپ معافی مانگنے آئے ہوں گے

آئندہ احتیاط کیجیئے گا بات کرتے ہوئے ہر لڑکی آپ کے چند کاغذوں کے

ٹکڑے پر نہیں بیٹھی ہوتی یقیناً آپ نے ہر لڑکی کی طرح مجھے بھی اپنی پرسنل

جاگیر سمجھ لیا ہو گا لیکن میرے نے تھپڑ نے آپ کو بہتر طریقے سے جواب

دے دیا تھا

آپ دیکھنے میں کافی شریف خاندان کے لگتے ہیں تو بہتر ہے کہ اپنے خاندان

کی عزت کو یوں نیلام نہ کرے

اور آئندہ ایسا کچھ بھی کہنے اور کرنے سے پہلے ہزار بار سوچیں وہ اپنی بات

مکمل کرتی وہاں سے جانے ہی لگی تھی جبکہ کارب پہلے تو غصے سے اسے دیکھتا

رہا لیکن اسے جاتا دیکھ اس کا ہاتھ تھام کر واپس کھینچ لیا

بات سنو لڑکی میں تم سے معافی مانگنے نہیں آیا بلکہ میں تمہارے لئے ایک آفر

لایا ہوں اس رات کے بعد مجھے سکون کی نیند نہیں آئی اور نہ ہی میں آرام سے

سوپایا ہوں یہاں تک کے میں نے کسی لڑکی کو بھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا

کیونکہ اس وقت مجھے صرف تمہاری طلب ہے

صرف ایک رات میں تمہارے ساتھ صرف ایک رات گزرنا چاہتا ہوں اور

اس کا معاوضہ دوں گا میں تمہیں جتنی قیمت مانگوں گی اتنی دوں گا

بس میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی مرضی سے ایک بار میری باہوں میں آجاؤ میں

زور زبردستی کا قائل ہر گز نہیں ہوں اور لڑکیاں بہت نازک ہوتی ہے انہیں

چھوتے ہوئے بہت احتیاط کرنی چاہیے

اس لئے ایسے معاملوں میں غصے سے یا پھر پرانی بات دل میں رکھ کر میں کچھ

نہیں کرتا بلکہ بسب کچھ بھلا کر ان میں حسین لمحات کو انجوائے کرتا ہوں اور

میں یہی چاہتا ہوں کہ تم بس ایک رات میرے ساتھ انجوائے کرو اور اس کی

قیمت میں تمہیں سود سمیت ـــــ

چٹاخ۔۔۔چٹاخ۔۔چٹاخ۔۔۔ایک کے بعد دوسرا دوسرے کے تیسرا تماچہ

اسے اندر تک ہلا کر رکھ گیا تھا یقینا سے اس چھوٹی سی لڑکی سے یہ امید ہر گز

نہیں تھی وہ غصے سے اسے گھورتی یہ بھی بلا چکی تھی کہ وہ اس وقت یونیورسٹی

میں کھڑی ہے

تم بے غیرت آدمی میری قیمت لگاؤ گے تم ہو کیا تمہاری اوقات کیا ہے۔ ہر

لڑکی کو اپنے جیسا سمجھ کے رکھا ہے یا ان جیسا سمجھ کے رکھا ہے جس کے

ساتھ تم دن رات اٹھتے بیٹھتے ہو

اپنے گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا تمہیں لگتا ہے میں تم جسے آدمی کے ساتھ

ایک لمحہ بھی برباد کروں گی تم جسے انسان پر تھوکنا تک میں اپنی توہین سمجھتی

ہوں

اس سے پہلے کہ میں چوکیدار کع بلا کر تمہیں یہاں سے باہر نکالو دفع کرو اپنی

گندی شکل میری نظروں کے سامنے سے وہ غصے سے پاگل ہوتے ہوئے بول

رہی تھی جب کہ اس سارے تماشے کو دیکھتے ہوئے پیون پرنسپل کے آفس

تک جا پہنچا تھا

پوری یونیورسٹی میں تماشا لگا تھا

ہر کوئی اسے دیکھ رہا تھا ہر نظر اسے اپنے تماشا دیکھتی محسوس ہو رہی تھی اس کا

بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کو جان سے مار ڈالے جو اپنے آپ کو شاید

اس دنیا کی سب سے حسین لڑکی سمجھنے لگی تھی

کارب شاہ جو چیز چاہتا ہے اسے حاصل کرتا ہے اور تم اب سے میری چاہت

نہیں میری ضد ہو اور تمہیں حاصل کر کے تمہاری عقل میں ٹھیکانے لگاؤں

گا

بہت برا کیا تم نے لڑکی تم نے اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ کارب شاہ ہے کیا

تمہیں کارب شاہ کے منہ پر تھوکنا تک اپنی توہین لگتا ہے نہ تو اب ساری

زندگی اس شکل کو دیکھو گی تمہارے ساتھ صرف ایک رات گزارنے کی

چاہت تھی لیکن اب زندگی کی ہر رات تم میری باہوں میں گزاروں گی اپنی

مرضی سے یا زبردستی

لیکن اب سے تم پر کارب شاہ کی مہر لگ چکی ہے اب سے تم صرف میری ہو

یاد رکھنا وہ بے حد سے سرخ آنکھوں سے اسے گھورتا اسے چیلنج کر رہا تھا جب

کہ حورالعین کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے دھکے مار کر اپنی یونیورسٹی سے باہر

نکالے

کیا ہو رہا ہے یہاں یہ سب کچھ کوئی مجھے بتائے گا پرنسپل بھاگتے ہوئے اس جگہ

پر پہنچے تھے جہاں یہ سارا تماشا ہو رہا تھا

سر ہم تو کچھ نہیں کر رہے ہیں یہ آدمی یہاں آکر تماشا لگا رہا ہے وہ حورالعین

کے ساتھ بد تمیزی کر رہا تھا حورالعین تو اسے جانتی ہی نہیں پرنسپل کو دیکھ کر

حور کے خیال سے اس کی سہیلی نے اسے تھامتے ہوئے سر کو سچویشن بتائی

جب کہ سر تو اسے دیکھ کر ہی جان چکے تھے کہ یہ لڑکا کون ہے لیکن ان کی

یونیورسٹی میں اگر اس طرح کا تماشا لگانا اتنی بھی نارمل بات نہیں تھی

بیٹا آپ لوگ جاؤ یہاں سے اپنی اپنی کلاس میں وہ سب کو دیکھتے ہوئے انہیں

ان کی کلاس میں بھیجنے لگے تو حور اسے غصے سے گھورتے اپنی کلاس میں جا چکی

تھی یہ سوچے بغیر کہ نہ جانے آگے کیا ہونے والا تھا کارب شاہ کا غصہ اس کا

چیلنج کرنا اسے عجیب نہیں لگا تھا کیونکہ اس طرح کے لڑکے اس طرح کی

باتیں کرتے ہی رہتے تھے لیکن اسے ڈر تھا کہ کہیں یہ بات گھر تک نہ چلی

جائے

.....

تمہارا دماغ خراب ہو گیا تھا کارب کیا تک بنتی تھی ایک لڑکی کی یونیورسٹی میں

جا کر تماشا کرنے کی تم جانتے ہو ہماری کتنی بے عزتی ہوئی ہے ہمیں وہاں

یونیورسٹی میں بلایا گیا

زندگی میں پہلی بار اتنی توہین محسوس کی ہے میں نے کس چیز کی کمی تھی تمہیں

کس لڑکی کی کمی تھی کہ تم وہاں جا پہنچے آخر ایسا کیا ہے اس لڑکی میں کہ تمہیں

ہماری عزت کا بھی خیال نہ رہا بابا جان بے حد غصے سے اس سے کہہ رہے تھے

جبکہ اسے جیسے کسی چیز کا ہوش ہی نہیں تھا صوفے پر سر جھکائے بیٹھا تھا

مجھے وہ لڑکی چاہیے بابا ہر قیمت پر چاہیے میں اسے حاصل کرنے کے لیے کچھ

بھی کرنے کو تیار ہو کچھ بھی آپ جو کہیں گے میں کروں گا لیکن مجھے وہ لڑکی

چاہیے اچانک سے وہ ان کے سامنے کھڑا جنونی انداز میں بولا سلطان صاحب

کو اپنا بیٹا بڑی مشکل میں ڈال رہا تھا کیونکہ اس کا رشتہ بچپن سے ہی تہہ تھا اور

وہ اس کی شادی وہی کرنا چاہتے تھے یہاں تک کارب خود بھی اپنے بابا کی پسند

سے شادی کرنا چاہتا تھا لیکن اب اس کا یوں کسی اور لڑکی کی ڈیمانڈ کرنا انہیں

پریشان کر گیا تھا

لیکن انہیں اپنے بیٹے کی خواہش سے آگے کچھ بھی نہیں تھا

کارب کیا تم اس سے محبت کرتے ہو اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے

وہ اسے دیکھ کر بولے

Urdu Novels Club

اس کا دل چاہا کہ وہ کہہ دے کہ وہ اس سے محبت نہیں بلکہ بے تحاشہ نفرت

کرتا ہے لیکن وہ ایسا نہیں کر پایا تھا کیونکہ اسے وہ لڑکی چاہیے تھی اور کسی بھی

قیمت پر چاہیے تھی

اس نے ہاں میں سر ہلایا تو کچھ فاصلے پر کھڑی اس کی ماں نے حیرانگی سے دیکھا

تھا واہ ان کا بیٹا بھی کسی سے محبت کر سکتا تھا

بس ٹھیک ہے اگر تم اس سے محبت کرتے ہو تو ہم تمہاری شادی اسی سے

کریں گے ہم آج رشتہ لے کر جائیں گے اور اسے تمہاری دلہن بنا دیں گے

لیکن سلطان صاحب آپ نے تو اکبر صاحب کی بیٹی ۔۔۔۔

خاموش ہو جاؤ بیگم تم نے سنا نہیں میرے بیٹے نے کیا کہا اسے اس لڑکی سے

محبت ہے اور ہم اپنے بیٹے کی محبت میں رکاوٹ ہر گز نہیں بنیں گے

وہ جس سے چاہے گا اس سے شادی کرے گا تیاری کرو شادی کی ہم آج ہی

رشتہ لینے ان کے گھر جائیں گے

رشتے کے لئے اس کو تیار کرو ہماری بہو کے لیے مہنگے سے مہنگے کپڑے اور

زیورات بناؤ کپڑوں کی تعداد اتنی ہونی چاہیے کہ دوسری بار ایک جوڑے کو

پہننے کے لئے ہماری بہو کو ایک سال کا انتظار کرنا پڑے

آخر وہ ہمارے بیٹے کی پسند ہے۔اسے شہزادی بنا کر لائیں گے سلطان شاہ کے

حکم کے ساتھ ہی حویلی میں تیاریاں شروع ہو چکی تھی اس وقت صرف رشتہ

لے جانے کی بات کی جا رہی تھی اور حویلی میں شادی کا سماں تھا

نہ جانے شادی پر اس حویلی میں کیا کیا ہونے والا تھا

••••••

آج اتوار کا دن تھا اس نے صبح اٹھتے ہی کپڑے دھونا شروع کر دیئے تھے۔گھر

کے چھوٹے بڑے کاموں کے ساتھ کپڑے دھونا بھی اسی کی ذمہ داری تھی

آئمہ سمیت ماموں کے ساری اولادیں ابھی تک بستر توڑ رہی تھی جب کہ وہ

اپنا آدھے سے زیادہ کام ختم کر چکی تھی

مامی جان کو اٹھتے دیکھ کر اس نے فوراً ہی ناشتہ بنا کر ان کے سامنے رکھا تھا آج

پھر وہ انہیں شکایت کا بلکل کوئی موقع نہیں دینا چاہتی تھی کیونکہ ویسے بھی

آج کل ان کے تیروں کے رخ بھی اسی کی جانب ہے

ائمہ کا رشتہ ٹوٹنے کے پیچھے انہوں نے تو صرف اسے ہی وجہ قرار دے دیا تھا

وہ مزید ان کے طعنوں کا نشانہ نہ بنے اسی لیے وہ یہی کوشش کرتی تھی کہ مامی

کی آواز سے پہلے وہ ان کا کام کر دے

گھر کے کام نپٹا دیئے وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

جی تقریباً سارے کام ختم کر دیے ہیں بس تھوڑے سے کپڑے رہتے ہیں

دھونے کے لئے باقی ائمہ وغیرہ جاگ گئی تو ان کو ناشتہ دوں گی

آپ ناشتہ کریں میں تب تک دال رکھ دیتی ہوں گلنے کے لئے ماموں جان

صبح کہہ کر گئے ہیں کہ شام کو دال چاول بناؤں۔ باتوں باتوں میں انہیں یہ بھی

بتا چکی تھی کہ ماموں جان کام پر جا چکے ہیں

آج کل ان کی دکان پر بھی کافی مسئلے چل رہے تھے مہنگائی زیادہ ہونے کی وجہ

سے دوکان پر سے سارا سودا ختم ہو چکا تھا اور وہ اور زیادہ سودا ڈالو بھی نہیں

سکتے تھے

اسی لیے آج کل ان کی اولادوں کے موڈ بھی آف ہی رہتے تھے کیونکہ ایک

دن بعد گھر میں دال بن رہی تھی

اس وقت بھی دال کا نام سن کر مامی نے کھانا کھانا چھوڑ دیا تھا

حد ہے میرے بچے تو اچھے کھانے کو ترس رہے ہیں روز ادھورا کھانا چھوڑ

دیتے ہیں انہیں تو ہوش نہیں ہے دنیا جہان کا بس اپنی دکان پر لگے پڑے ہیں

روز بچوں کا دل خراب ہو رہا ہے لیکن یہاں کسے پرواہے یہاں تو بھانجی اور

ماموں میری اولاد کو بھوک ماریں گے

ماموں کہہ رہے تھے کہ کچھ دن کے بعد اچھا کھانا بنالیں گے آج کل دکان پر

سودا ختم ہوا ہے اور ڈالوانے کے پیسے نہیں ہیں جو لوگ قرض لے کر گئے تھے

ان لوگوں نے ابھی تک پیسے نہیں دئے ہیں اسی لئے کچھ دن تک گزارا کریں

----- بعد میں

چپ کر رہنے دے ماموں کی چمچی جا جا کر اپنا کام نپٹا میرا دماغ کھانے کی

ضرورت نہیں ہے وہ غصے سے گھورتے ہوئے بولی تو حورالعین ان کے سامنے

سے برتن اٹھاتی کچن کی جانب چلی گئی تھی

ماموں کی اولاد اور بیوی تو ان کے اس لیے کچھ بھی کرنے کو تیار نہیں تھی

لیکن وہ ماموں کے لئے کچھ کرنا چاہتی تھی جس سے ان کی مدد ہو جائے یہی

وجہ تھی کہ اس نے محلے کے کچھ بچوں کو پڑھانے کے لیے حامی بھر لی تھی

مامی تو کافی عرصے سے ہی کہہ رہی تھی کہ اگر چار جماعتیں پڑھ ہی لی ہیں تو

کچھ فائدہ بھی تو دو

ماموں راضی نہیں ہوتے تھے کہ اور کوئی کام نہیں کروائیں گے گھر کے کام

کاج کرتی ہے اتنا ہی کافی ہے لیکن اب اس نے سوچا تھا کہ وہ ماموں کی مدد کے

لئے تھوڑا بہت ہاتھ بٹانے کی کوشش ضرور کرے گی

اسی لیے اس نے صبح صبح ہی اپنے سارے کام بھی ختم کر لیے تھے۔تاکہ بعد

۔ میں سکون سے بچوں کو پڑھا سکے

••••••

ماموں کیا میں اندر آجاؤں۔دروازے پر کھڑی اس نے اجازت لی انہوں نے

حساب کتاب کی کاپی سے سر اٹھا کر اسے دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا

ماموں جان میں نے محلے کے کچھ بچوں کو ٹیوشن دینا شروع کی ہے تو ان کی

والدہ آج مجھے یہ پیسے دے گی ہیں

میں جانتی ہوں یہ زیادہ تو نہیں ہے لیکن ہو سکتا ہے اس سے آپ کی تھوڑی

بہت مدد ہو جائے وہ اپنی مٹھی میں دبائے بارہ ہزار روپے ان کی طرف

بڑھاتے ہوئے بولی

ارے ہاں ہاں کیوں نہیں یہ بھی تو اسی گھر میں رہتی ہیں اس کا بھی تو کچھ فرض

بنتا ہے روز بچے آتے ہیں کبھی ایک چیز توڑ جاتے ہیں کبھی دوسری چیز توڑ

جاتے ہیں میں نے تو کبھی آواز تک نہیں اٹھائی کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ بھانجی کو

اونچی آواز میں ڈراتی ہے

خیر چھوڑیں ان سب باتوں کو میرا رونا دھونا تو لگا ہی رہے گا آپ یہ پیسے پکڑیں

اور یہ بھی دکان میں ڈال دیں۔ویسے بھی بچے اتنا زیادہ تنگ کرتے ہیں صرف

اکیلی یہ نہیں سر کھپاتی ان کے ساتھ ہم بھی کھپاتے ہیں

اس سے پہلے کہ ماموں کچھ بھی کہتے مامی نے وہ پیسے بھی حساب کتاب کے

پیسوں کے ساتھ رکھ چکی تھی ماموں نے ایک نظر اس کو دیکھا اور پھر مسکرا

دیئے

۔ اگران کی بیوی اتنی جلد بازی نہ دکھاتی تو یقینا اس سے یہ پیسے نہ لیتے

وہ اس کے لئے کبھی بھی کچھ نہیں کر پائے تھے اپنی اولاد کی خواہشوں کو پورا

کرنے کے چکر میں وہ اکثر اس کی ذات کو نظرانداز کر دیتے تھے

وہ ان سے کبھی بھی کچھ نہیں مانگتی تھی عید کے عید وہ خود ہی اس کے لیے جو

نہ لاتے وہ مسکرا کر قبول کر لیتی

شاید آج وہ انہیں یہاں رہنے اور کھانے کی قیمت ادا کر رہی تھی لیکن اس کی

قیمت وہ دن رات گالیاں کھا کر ان کے گھر ملازموں کی طرح کام کر کے ادا

کرتی رہتی تھی

اس سے پیسے لیتے ہوئے وہ کتنے شرمندہ تھے وہ اسے کیسے بتاتے

.....

چھوٹی سی تنگ گلی میں ان کی بڑی سی گاڑی کا جانا تقریباً ناممکن تھا

محلے کے بچے جھانک کر ان کی گاڑیوں کو دیکھ رہے تھے بلکہ اب تو

بڑے بھی حیرانگی کا مظاہرہ کر رہے تھے

حورالعین نام کی کوئی لڑکی رہتی ہے یہاں آس پاس ان کے ملازم نے گاڑی

سے باہر نکلتے ہوئے ایک آدمی سے سوال کیا

ہاں جی حورالعین تو مدثر کی بھانجی ہے آپ کو بھلا اس بچی سے کیا کام ہے بڑی

نیک بچی ہے جناب وہ تو ہمارے مدثر صاحب کی بھانجی ہے بیچاری یتیم ہے

۔ اپنے ماموں کے ساتھ یہاں پر رہتی ہے

وہ آدمی کافی حیرانگی سے ان سے سوال کرنے لگتا تو کبھی حورالعین کو یاد کرتے

اس کی تعریف کرنے لگتا لیکن آپ لوگ کیوں پوچھ رہے تھے اس کے

بارے میں یہ تو محلے کے سب لوگ جاننا چاہتے تھے

آپ ہمیں ان کے گھر تک پہنچا دے ہم ان کی بھانجی حورالعین کا رشتہ

جاگیر دار کارب شاہ کیلئے لینے آئے ہیں ملازم نے اسے تفصیل بتائی تو وہ جیسے

حیرانگی سے کبھی ملازم کو کبھی بڑی سی کار کو تو کبھی کار کے کالے شیشوں کے

اندر بیٹھے اس مغرور آدمی کو دیکھنے لگا

ہاں جی جناب ضرور جائیں بہت نیک بچی ہے ماشاءاللہ سے ہر فن مولا ہے

میرے بچے کو پڑھتی بھی وہی ہے محلے کی بہت پڑھی لکھی لڑکی ہے

اس کی تعریف کرتے ہوئے وہ راستہ بتانے لگے تو رضیہ بیگم جو سلطان

صاحب کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی اپنی ہونے والی بہو کی تعریف سن کر

خوش ہو رہی تھی یقیناً اس کے محلے والے اس کی اتنی تعریف کرتے تھے وہ

لڑکی خود بھی بہت اچھی ہو گی

آئیں جناب یہی گھر ہے وہ ایک چھوٹے سے دروازے کی جانب اشارہ کرتے

ہوئے بولے سلطان صاحب نے اس چھوٹے سے دروازے کو دیکھ کر

افسوس سے نا میں سر ہلا یا ان کی ہونے والی بہو یہاں سے جانے والی تھے

خاندان میں اچھی خاصی باتیں بننے والی تھی لیکن اپنے بیٹے کی خوشی کے لیے

یہ بھی کرنے کو تیار تھے

جناب آپ چل کر اندر بیٹھیں میں دکان سے مدثر کو بلا کے لاتا ہوں پاس ہی

اس کی دکان ہے ابھی آجائے گا آپ چلیں اندر میں بھابھی کو بتاتا ہوں آپ

کے بارے میں

ارے بھابھی باہر نکلیں باہر آئیں بچی کے رشتے کے لئے لوگ آئے ہیں بہت

بڑے گھر سے لگتے ہیں وہ کچن میں داخل ہوتے ہوئے مامی سے بولے تو رشتے

کا نام سن کر وہ فوراً سر پر دوپٹہ لیتی مسکراتے ہوئے باہر آتے ہوئے انہیں

سلام کرنے لگی تھی

آئیں جناب بیٹھیں وہ اپنے سامنے کھڑے کافی امیر قریب انسان کو دیکھتے

ہوئے خوشامدی انداز میں بولی رضیہ بیگم مسکراتے ہوئے ان کے پاس

چارپائی پر بیٹھ گئی جبکہ سلطان شاہ صاحب کے لیے اس طرح کی کسی جگہ پر

بیٹھنا توہین تھا

ہم زیادہ دیر کے لئے نہیں آئے ہم بس بچوں کے رشتے کی بات کرنے کے

لئے آئے ہے ہمارا ایک ہی بیٹا ہے کارب شاہ ہماری ساری جائیداد کا وارث

اور اس کی خواہش ہے آپ لوگوں کی بھانجی حورالعین ہم اپنے بچے کی ہر

خواہش کو پورا کرنا چاہتے ہیں اسی لیے آپ کے گھر تک آئے ہیں ہم آپ کی

بیٹی میرا مطلب ہے بھانجی کا رشتہ لائے ہے اپنے بیٹے جاگیردار کارب شاہ کے

لئے

آپ کی بیٹی میرے بیٹے کو پسند ہے اگر آپ کی بیٹی کسی اور کو پسند کرتی ہے یا

اس کی کوئی منگنی نکاح ہو چکا ہے تو اسے ختم کر دیں کیونکہ یہاں بات ہمارے

بیٹے کی پسند کی ہے اس کی خواہش کی ہے اس کی ہر خواہش پورا کرنا ہم اپنا

فرض سمجھتے ہیں

وہ یوں ہی کھڑے اپنی بات مکمل کر رہے تھے جبکہ مامی جان کا سارا دھیان تو

ان کے گھر سے آنے والے سامان کی طرف تھا

ماموں جان نے جب گھر میں قدم رکھا تو ہر طرف کپڑے اور زیورات سے

بھری تھال تھی پھل فروٹ کپڑے زیورات اور ہر وہ چیز جو شاید ایسے امیر

لوگ رشتہ لاتے ہوئے لے کر آتے ہوں گے موجود تھی

ہمیں کسی قسم کا جہیز نہیں چاہیے اور ویسے بھی آپ لوگ دے کیا سکتے ہیں

ہمیں بس آپ کی بیٹی چاہیے

شادی کا سارا خرچہ ہم ہی کریں گے کیونکہ یہ جاگیردار کارب شاہ کی شادی

ہے کسی عام انسان کی نہیں

بارات آپ کے چھوٹے سے گھر میں تو نہیں آسکتی اسی لیے بارات کہاں آنی

ہے یہ فیصلہ بھی ہم خود ہی کرلیں گے آپ بس بات پکی کریں اور تاریخ

نکالیں وہ ایک نظر مدثر کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی بات مکمل کر چکے تھے

ارے ایسے کیسے رشتہ دے دیں ہمیں سوچنے سمجھنے کا موقع دیا جائے ہمیں کیا

پتا آپ کا بیٹا کیسا ہے اور کیسا نہیں اور ابھی تو ہم نے اپنی بیٹی سے بھی نہیں

پوچھا ماموں جان نے آگے بڑھتے ہوئے ان سے کہا تھا جو اپنی دولت کے

غرور میں ان کے غریب خانے کی ایک چار پائی پر بیٹھنا اپنی توہین سمجھتے تھے

آپ کی معلامات کے لیے کیا اتنا کافی نہیں ہے کہ آپ کے گھر کا داماد ہمارا بیٹا

جاگیر دار کارب شاہ ہو گا وہ انہیں دیکھتے ہوئے کہنے لگے تو اس سے پہلے کہ

ماموں جان کچھ بھی کہتے مامی جان بیچ میں آکر بول پڑی

جناب کافی ہے بالکل کافی ہے آپ جیسے بڑے لوگوں کا ہمارے غریب خانے

میں رشتہ لانا کوئی عام سی بات ہر گز نہیں ہے ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ

آپ نے ہماری بچی کو اس قابل سمجھا

باقی آپ جس طرح بہتر سمجھیں ہمیں منظور ہے شادی کا خرچہ آپ اٹھائیں

گے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں آپ جہاں چاہیں بارات لائیں ہم اپنی دلہن کو

لے کر وہاں پہنچ جائیں گے

جہیز میں ہم نے بنائی تو تھی اس کے لیے کچھ چیزیں لیکن آپ کی مرضی ہے

آپ جیسے بڑے لوگ کہاں ایسی چھوٹی موٹی چیزوں کے لئے کہیں گے ہم

اپنی خواہش اپنے دل میں ہی دبالیں گے آپ جب مناسب سمجھیں تاریخ لینے

کے لئے آجائیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور ناہی حور کو اعتراض ہو گا

نہ تو اسے کسی سے محبت ہے اور نہ ہی کہیں پر ہم نے اس کا رشتہ کر رکھا ہے

منگنی نکاح کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہماری بیٹی بالکل کنواری ہے

مامی نے چالاکی سے بیچ میں آکر ان کی بات ہی ختم کر دی تھی ورنہ ماموں جان

اتنی جلدی اس رشتے کے لیے حامی نہیں بھرنا چاہتے تھے لیکن مامی اپنی

چالاک نگاہوں سے اس بات کا اندازہ لگا چکی تھی کہ شگن میں آئے زیورات

بالکل اصلی ہے

اور اگر یہ سب کچھ ماموں کی غلطی کی وجہ سے واپس چلا جاتا تو وہ صرف لمحوں

کے لئے ہی امیر ہوتے اور مامی ایسا ہر گز نہیں چاہتی تھی حورالعین اس گھر

میں آکر ان پر کبھی بوجھ نہیں بنی تھی اور نہ ہی جاتے ہوئے کوئی بوجھ بن رہی

تھی ان لوگوں کو کسی قسم کے جہیز کا لالچ نہیں تھا جو خرچہ شادی پر ھونے والا

تھا وہ خود ہی کرنے والے تھے تو بھلا ان کع شادی پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا بلکہ

وہ تو خوش تھی کہ اس مصیبت سے جان چھوٹ رہی تھی وہ بھی مفت میں

یہ الگ بات ہے کہ ان کی خواہش تھی کہ ان کی بیٹی کا رشتہ کسی بڑے گھر میں

ہو جائے لیکن ان کی بیٹی تھی ہی نکمی جانتی ہی نہیں تھی کہ ایسے امیر غریب

لڑکے فیشن سے نہیں بلکہ سادگی سے پھسائے جاتے ہیں

حور العین تو بڑی تیز ہو نکلی تھی کتنی آسانی سے اس نے ایک امیر غریب آدمی

کو اپنی محبت کے جال میں پھنسا لیا تھا نجانے اس سے کتنی بار ملی تھی نجانے

کتنی بار اظہار محبت ہوا تھا کہ وہ لڑکا اس کے لیے اتنا پاگل ہو گیا تھا لیکن ہاتھ

بڑا ہمارا تھا حور العین نے

ہمارے بیٹے کی خواہش ہے کہ جلد شادی جلد سے جلد کی جائے آپ اپنی بیٹی

سے بات کر لیجئے گا ہم کل ہی نکاح کے لیے آئیں گے اسی ہفتے رخصتی کے بعد

ہم اپنی بہو کو یہاں سے لے جائیں گے

وہ مکمل بات بتاتے ماموں جان اور ان کے چھوٹے سے گھر پر ایک نگاہ ڈالتے

واپس باہر نکل گئے تھے ان کے پیچھے ہی رضیہ بیگم خدا حافظ کہتی باہر نکلی تھی

••••••

بہت چھوٹی جگہ آپ کے بیٹے نے نگاہ اٹھائی ہے بیگم ہمیں افسوس ہے کہ اب

ان دو کوڑی کے لوگوں میں سے ہمیں ہماری بہو تلاش کرنی پڑے گی

جہاں ہماری گاڑی تک نہیں گزر سکتی وہاں ہمارا بیٹا شادی کرنے کے لیے آیا

ہے سفر شروع ہوتے ہی وہ رضیہ بیگم کو مخاطب کرتے ہوئے بولے

سمجھ سکتی ہوں شاہ صاحب لیکن یہ ہمارے بیٹے کی خواہش ہے جسے پورا کرنا

پڑے گا ورنہ آپ کے لاڈ پیار نے اسے اتنا بگاڑ دیا ہے کہ اسے اپنے علاوہ کسی

اور کی ذات نظر ہی نہیں آتے

رضیہ بیگم نے بات کرتے ہوئے نگاہیں چرا کر کے مدھم آواز میں بولا تھا

کیونکہ شادی کے اتنے سالوں کے بعد بھی اندازہ نہیں تھا کہ سلطان صاحب

کو کس بات پر غصہ آجائے اور پھر وہ ملازموں کے سامنے بیوی کی عزت

افزائی کر دیا کرتے تھے

ہمارا بیٹا ہے رضیہ بیگم اس کی ہر خواہش پوری کریں گے ہم اور وہ ہر کسی کو اس

کی اوقات میں رکھتا ہے کیونکہ اس کی رگوں میں جاگیر داروں کا خون بہتا ہے

اس کا ہر فیصلہ قابل تعریف ہے سوائے شادی کے فیصلے کے ہم اپنے دوست

کے خلاف جا کر اپنے بیٹے کی خواہش کو پورا تو کر رہے ہیں لیکن ہم نہیں چاہتے

کہ کل ہمارا بیٹا ہم سے بغاوت پر اتر آئے ایسی چھوٹی جگہ کی چھوٹی لڑکیوں کی

چھوٹی سوچ کو ہم بہت بہتر طریقے سے جانتے ہیں

ہمیں یہاں سے ہی اپنے بیٹے کو سمجھانا شروع کرنا ہوگا کہ وہ اپنی بیوی کو اس

کی اوقات میں رکھے

اور ہم جانتے ہیں کہ ہمارا بیٹا ہماری بات کو ٹھیک طریقے سے سمجھ جائے گا وہ

غرور سے بولے ان کی بات کا مطلب بہت اچھے طریقے سے سمجھتی تھی یقینا

جس طرح اپنی بیوی کو اپنا غلام سمجھتے تھے اسی طرح وہ اپنے بیٹے سے بھی یہی

امید کرتے تھے

اپنی بیوی کو اپنے پیر کی جوتی بنا کر رکھیں اسے کبھی سر پر نہ چڑھنے دیں اسے

اس کی اوقات یاد دلاتے رہیں اسے بتاتے رہیں کہ ان کی حویلی کی عورتیں

صرف بچے پیدا کرنے کے لیے ہیں ذاتی معاملات میں دخل اندازی کرنے

کے لیے نہیں یہاں تو انہیں اپنے ہی بیٹے کی زندگی کے بارے میں جاننے کا

حق نہیں دیا جاتا تھا

حویلی کی عورتوں کو نہ شوہر پر کوئی حق تھا اور نہ ہی اپنی اولاد پر وہ تو اپنے بچوں

سے کوئی سوال جواب یا پیار نہیں کر پاتی تھی

وہ دراصل آپ کی بیٹی کا فون آیا تھا وہ چاہتی تھی کہ آپ ایک بار اس سے

بات کر لیں وہ دراصل کچھ دنوں کے لیے گھر آنا چاہتی ہے بہت گھبرائی ہوئی

ہے ابھی شادی کو چند ہی دن ہوئے ہیں اس لیے۔۔۔وہ ابھی بول ہی رہی

تھی کہ سلطان صاحب نے ہاتھ اٹھا کر خاموش کروا دیا

بہتر ہے کہ بیٹیاں اپنا گھر بسائیں نہ کہ روز میکے کے چکر لگائیں۔جب ہمیں

لگے گا کہ اسے واپس آنا چاہیے تو ہم ایک رات کے لیے اسے لے آئیں گے فی

الحال اسے اس کے سسرال والوں کو سمجھنے دو ابھی شادی کو کچھ ہی ماہ ہوئے

ہیں

بہتر ہے کہ وہ اپنی شادی شدہ زندگی پر غور کرے نا کے روز روز مائیکے کہ چکر

لگائے اور آپ بھی فون پر اس سے کم ہی رابطہ رکھیں وہ بے حد سختی سے بول

رہے تھے جبکہ رضیہ بیگم ان کے حکم پر صرف سر ہلا گئی اور وہ کر بھی کیا سکتی

تھی

اس کی شادی کو 10 ماہ ہو چکے تھے اور وہ صرف دو بار ہی اپنے مائیکے آئی تھی

اور اس کا باپ چاہتا ہی نہیں تھا کہ وہ واپس آئے

اگر چاہے جانے کی بات کریں تو وہ تو بیٹی ہی نہیں چاہتے تھے

کبھی کبھی تو رضیہ بیگم کو لگتا تھا جیسے صرف کا رب ہی ان کی اولاد ہے ان کی

بیٹی تو صرف ان کی ہے نا تو اس کے باپ کو اس کی پیدائش پر خوشی ہوئی تھی

اور نہ ہی اسے رخصت کرتے ہوئے دکھ وہ تو شاید بوجھ تھی جو محض 17

سال کی عمر میں ہی وہ اپنے سر سے اتار کر پھینک چکے تھے

یہ تو خدا کی کرم نوازی تھی کہ انہیں داماد بہت اچھا ملا تھا جو ان کی بیٹی کو بے

پناہ چاہتا تھا بس اسی ایک سوچ کے ساتھ ان کے دل کو سکون مل جاتا تھا

••••••

اس نے گھر میں قدم رکھا تو اس کی حیرانی کی انتہا نہ رہی گھر تحفوں سے سجا ہوا

تھا سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کہاں پر قدم رکھے جہاں کوئی ٹوکری نہ رکھی گئی

ہو

وہ اپنی حیرت کو چھپا نہ سکی اور اندر کی جانب بڑھی جہاں ماموں اور ممانی اسی

کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے

اسلام علیکم اس نے اندر داخل ہوتے ہوئے باآواز بلند سلام کیا

وعلیکم سلام آو میری جان میری بیٹی میری شہزادی تمہیں پتا ہے آج تمہارے

لیے ایک بہت اچھا رشتہ آیا ہے میں اور تمہارے ماموں جان کب سے تمہارا

ہی انتظار کر رہے تھے میں تو پہلے آئمہ کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی لیکن

اللہ گواہ ہے کہ تمہارے لیے بھی ہمیشہ اچھا رشتہ دیکھنے کی کوشش کی ہے یہ تو

خدا کی کرنی ایسی ہوئی کہ رشتہ خود چل کر گھر تک آیا ہے

مجھ سے تو خوشی سنبھالی نہیں جا رہی آپ ہی بتاؤ اپنی لاڈلی کو کہ اتنی بڑے

خاندان سے اس کا رشتہ آیا ہے جانتی تو یہ بھی ہو گئی آخر اس لڑکے کی نیت

ایسے ہی تو اس پر خراب نہیں ہوئی کہیں نہ کہیں تو ہاتھ اس کا بھی شامل ہو گا وہ

باظاہر مسکرا رہی تھی لیکن ان کے لہجے نے حور العین کو نگاہ جھکانے پر مجبور

کر دیا وہ کیا کہہ رہی تھی کیا سوچ رہی تھی ان کے اچھے الفاظ کے پیچھے کیا

مطلب تھا وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی یہ کونسا پہلی بار ہوا تھا کون سا پہلی بار آج اس کی ذات کو اس طرح سے کوڑے لگائے جا رہے تھے یہ تو ہوتا ہی آیا تھا لیکن آج اس کی ذات کو کیوں نشانہ جا رہا تھا یہ جاننے کے لئے وہ منتظر تھی

چپ کر جاؤ اور آرام سے بیٹھ جاؤ فلحال حور کو تنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے بس میں تو یہ سوچ کر خوش ہوں کہ اللہ نے میری بیٹی کے نصیب لکھ دیے ہیں اور اللہ نے چاہا تو سب کچھ بہتر ہو گا ہمیں رشتہ بہت زیادہ پسند آیا

ہے تمہاری مامی نے بالکل وقت نہیں مانگا کیونکہ اسے لگتا ہے کہ اس طرح

کے رشتے کو ٹھکرا دینا گھر آئی رحمت کو واپس بیجھنا ہے

بہت بڑے لوگ ہیں یہ سارا سامان انہی لوگوں نے لایا ہے وہ تم سے شادی

کرنا چاہتا ہے لڑکا بہت اچھا ہے اور تمہاری مرضی کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں

کروں گا جو تمہاری مرضی ہو گی اسی پر مہر لگاوں گا تم یہاں بیٹھو آرام سے اور

سوچ سمجھ کر جواب دو اگر تم نے انکار کیا تو یہ ساری چیز ہے ہم واپس بھجوا

دیں گے میرے لئے سب سے اہم میری بیٹی کی مرضی ہے ماموں جان نے

آج پہلی بار اپنی بیوی کی مخالفت کرتے ہوئے اس کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا تھا

جب کہ ماموں جان کی اس بات نے بیگم کو اچھا خاصہ غصہ دلا دیا تھا اتنے بڑے گھرانے سے رشتہ آیا تھا اور ماموں اسے کیسے اہمیت دے رہے تھے اگر اس محترمہ نے انکار کر دیا تو اتنے سارے پیسے زیورات ہر چیز ہاتھ سے نکل جائے گی اور مامی ایسا کبھی نہیں ہونے دینا چاہتی تھی حور نے مامی کا چہرہ دیکھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی

ماموں جان آپ دونوں نے میری زندگی کا جو بھی فیصلہ کیا ہو گا وہ بے شک بالکل صحیح ہو گا مجھے اس شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہے آپ جہاں چاہے جس سے چاہے میری شادی کر سکتے ہیں آپ لوگ ہی میرے ماں باپ ہیں آپ

لوگ ہی میری زندگی کا بہترین فیصلہ کر سکتے ہیں آپ کو مجھ سے اجازت لینے

کی ضرورت نہیں میں آپ کے ہر فیصلے پر یقین ہے تو مامی نے ایک گہری

سانس لی

میں نہ کہتی تھی ہماری حور العین بہت سمجھدار ہے آپ تو بس ایسے ہی ٹینشن

لے رہے تھے دیکھا اس نے وہی جواب دیا جو میں نے آپ سے کہا تھا میری

بچی کبھی ہمیں انکار نہیں کر سکتی یہ بھی جانتی ہے کہ ہم کوئی اس کے دشمن

نہیں ہیں اگر ماں باپ نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی بھی ڈبے

نما گھر میں پھینک دیں گے اتنی بڑی حویلی ہے ان لوگوں کی راج کرو گی راج

میں تو چاہتی تھی کہ میری آئمہ کا رشتہ بھی کسی ایسے ہی بڑے گھر ہو جائے

اور ویسے بھی آئمہ عمر میں بھی تم سے بڑی ہے اسی لیے میں پہلے اس کی شادی

کے بارے میں سوچ رہی تھی لیکن یہ لڑکا صرف تم سے ہی شادی کرنا چاہتا

ہے بلکہ تمہارے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا تبھی تو اتنے بڑے لوگ

ہمارے گھر تک آئے رشتہ لینے کے لئے تم کب سے جانتی تھی اس لڑکے کو

مامی کا انداز کچھ عجیب سا تھا

مامی جانی آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ تو جانتی ہیں میں جس یونیورسٹی میں

پڑھتی ہوں وہاں بس لڑکیاں ہی ہوتی ہیں تو میں بھلا کیسی لڑکے کو کیسے جانوں

گی اس نے اپنی ناگواری چھپاتے ہوئے ان سے سوال کیا

ہاں میں بھی یہی سوچ رہی تھی کہ یونیورسٹی بھی لڑکیوں کی ہے جہاں تم جاتی

ہوں آتی جاتی تم نقاب میں ہو تو بھلا لڑکے نے تمہیں کیسے دیکھا اور کیسے

تمہارے لیے رشتہ گھر تک بھیج دیا وہ پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی

تھی جب کہ اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا آخر کس کا رشتہ آیا تھا کون تھا

وہ لڑکا جو اس کے لئے رشتہ لایا تھا ۔۔۔۔

کون تھا وہ جس سے وہ اتنی پسند آ گئی تھی کہ بات سیدھی شادی تک پہنچ گئی

تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اگر کچھ پتہ تھا تو صرف اتنا کہ جمعے کو اس کا نکاح تھا

کس کے ساتھ وہ نہیں جانتی تھی بس اس کے ماما می کی مرضی سے جو بھی

ہو رہا تھا صحیح تھا وہ اس کے والدین جیسے تھے اس کے لیے غلط فیصلہ نہیں

کریں گے

فی الحال اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اپنی بیٹی کی بجائے پہلے اس کے فرض کو ادا کر رہے

تھے

OOOOOO

گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی وہ آرام سے ان سب چیزوں کو

دیکھ رہی تھی اس نے نہ تو کوئی اعتراض کیا تھا اور نہ ہی کسی چیز کے بارے میں

کوئی بات کی تھی گھر میں کیا چل رہا ہے یا نہیں اسے کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا

جیسے شادی اس کی نہیں بلکہ کسی اور کی ہو

اس کی پڑھائی بیچ میں چھوٹ رہی تھی لیکن اس نے اس چیز کو لے کر بھی کوئی

بات نہیں کی تھی وہ جانتی تھی کہ جو کچھ بھی ہو گا مامی جان کی مرضی سے ہو گا

اور وہ تو ویسے بھی اس سے جان چھڑانا چاہتی تھیں انہیں تو اچھا موقع مل رہا تھا

اسے اس گھر سے نکالنے کے لئے تاکہ آئمہ کا کہیں سے کوئی اچھا رشتہ آجائے

لیکن بھلا اتنے بڑے رشتے کو وہ آئمہ کے بجائے اس کی جھولی میں کیسے ڈال

سکتی ہے یہ اسے سمجھ نہیں آیا

لیکن پھر یہ بھی بات بھی کلیئر ہو گی کہ ان لوگوں نے رشتہ مانگا ہی حور کا تھا

اسے تو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر اس لڑکے نے اس میں ایسا کیا دیکھا تھا کہ اس

کے لیے رشتہ بھیج دیا اس وقت اس کے ذہن سے کارب بالکل نکل چکا تھا

شاید اس کا خیال بھی اس کے لیے اتنا اہم نہیں تھا کہ وہ اپنے ان حسین ترین

دنوں میں اسے یاد کرتی اس کے بارے میں سوچتی

وہ ایک کالا سایہ تھا جس طرح سے اس کی زندگی میں آیا تھا اسی طرح سے نکل

گیا تھا شاید اس دن پرنسپل نے اس کی بہت زیادہ انسلٹ کی تھی تبھی تو وہ

واپس کبھی اس کے راستے میں نہیں آیا تھا اس واقعہ کو کہیں دن گزر چکے تھے

اس کا ذکر بھی کہیں پر نہیں کیا گیا تھا وہ تو خدا کا لاکھ لاکھ شکر تھا کہ اس کی یہ

بات گھر تک نہیں آئی تھی وہ تو ویسے بھی مامی جان کی نگاہوں میں مجرم بنی

رہتی تھی اس بات کی بھنک اگر انہیں لگ جاتی تو وہ اس پر اور کون کون سی

تہمت لگاتی لیکن اللہ نے اس کی عزت رکھ لی تھی

اس وقت کو اپنے ذہن سے ہر الٹی سیدھی سوچ نکالے صرف اور صرف اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی اس کے بعد وہ ہمیشہ کے لیے کسی کی ہو جانے والی تھی کسی کا نام ساری زندگی کے لیے اس کے نام کے ساتھ جوڑنے والا تھا وہ کون تھا وہ نہیں جانتی تھی بس وہ اس کا ہونے والا شوہر تھا جو ابھی اس کی زندگی میں شامل نہیں ہوا تھا لیکن اس کے باوجود بھی اس کا دل اسی کے نام کے ساتھ دھڑکنے لگا تھا جس کا نام تک وہ نہیں جانتی تھی

گھر میں اگر مامی ذکر کرتی بھی تو شاہ جی کہہ کر بلاتے اب وہ کیا جانے کہ وہ شاہ جی کون تھا اور کون نہیں

اس کی زندگی میں بہت سارے امتحان آئے تھے اپنی پچھلی زندگی کو سوچتے ہوئے کبھی کبھی وہ اداس ہو جایا کرتی تھی ماں باپ اسے بہت چھوٹی سی عمر میں ہی چھوڑ کر چلے گئے تھے ماموں نے سر پہ ہاتھ رکھا لیکن وہ بھی کہاں تک ساتھ نبھاتے آخر بیوی اور اپنے بچوں کی زندگیوں کو بھی تو انہوں نے دیکھنا تھا اس نے جب سے ہوش سنبھالا تھا تب سے اس کی کوشش یہی تھی کہ وہ ماموں پر کبھی بھی بوجھ نہ بنے اور اپنی حیثیت تو اس گھر میں وہ ہمیشہ سے ہی جانتی تھی مامی اٹھتے بیٹھتے اسے یاد دلاتی رہتی تھی کہ وہ یتیم ہے

اس کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے آئمہ اور زائمہ کو ماموں کے ساتھ ان سے

فرمائشیں کرتے دیکھ اسے اکثر اپنے باپ کی یاد آتی تھی کاش اس کا باپ زندہ

ہوتا تو وہ بھی فرمائش کرتی سب کچھ کرتی لیکن اس سے اس کی خوشی بہت پہلے

ہی دور ہو گئی تھی

لیکن اسے یقین تھا اس کی آنے والی زندگی اس کی ساری خوشیاں لے کر واپس

آئے گی اس کی ساس اور سسر جی جسے بھی ہونگے وہ انہیں والدین کا رتبہ

دے گی ان کا احترام کرے گی ہمیشہ انہیں عزت دے گی محبت دے گی وہ

اپنی طرف سے ان کے احترام میں کسی طرح کی کوئی کمی نہیں ہونے دے گی

اسے یقین تھا جو والدین اس سے اتنے سال پہلے بچھڑ گئے ہیں وہ اسے واپس

مل جائیں گے اور اس کا ہونے والا شوہر کے ساتھ کیسا ہو گا یہ تو وقت ہی

بتائے گا لیکن اس کے دل میں اچھی امید تھی

وہ جیسا بھی ہو گا وہ اسے قبول کرے گی پوری ایمانداری کے ساتھ اس کے

ساتھ رشتے کو نبھائے گی اور اسے یقین تھا کہ اس کی آنے والی زندگی بہت

خوبصورت ہو گئی اور اب تو بشری بھی اکثر آجایا کرتی تھی وہ گھنٹوں اس کے

ساتھ بیٹھی اس کے ہونے والے شوہر کے بارے میں باتیں کرتی تھی جس پر

وہ صرف شرماتے ہوئے اسے سنتی رہتی تھی

اس نے ماموں اور ممانی سے کوئی سوال نہیں پوچھا تھا اتنا تک نہ پوچھا تھا کہ

لڑکے کا نام کیا ہے لڑکا کیا کرتا ہے بس وہ بالکل خاموش تھی اور اس کی اسی

بات پر بشریٰ چڑتی تھی اس کا کہنا تھا کہ کم از کم اس کا نام تو پوچھ لیتی کہ مہندی

والے ہاتھوں پر اس کا نام ہی نہیں ہو گا

اب کس کا نام لکھوائیں گے مہندی پر اور کچھ نہیں تو صرف نام کا پہلا لفظ ہی

پوچھ لو مہندی بھی تو لگوانی ہے وہ اپنے ہونے والے شوہر کے بارے میں کچھ

بھی نہیں جانتی کچھ بھی نہیں

سنوا گر تمہیں شرم آرہی ہے تو میں پوچھ لیتی ہوں بھائی کل رات مہندی ہے

کوئی نہ کوئی حل تو نکالنا پڑے گا ورنہ مہندی

تم چپ کرو گی یا مار کھاؤ گی مجھ سے تنگ آکر وہ اسے کہنے لگی

جس پر بشریٰ کھلکھلائی

میڈم یہ غصہ کسی اور کو دکھانا ہم تو مہندی پر نام لکھ کر ہی دم لیں گے میں خود

ہی پوچھ کر آتی ہوں وہ اسے کہتی وہاں سے بھاگ گئی وہ سوا مسکرانے کے اور

کچھ بھی نہیں کر پائی تھی

○○○○○

آخر آج جمعہ بھی آگیا تھا اور اس کے نکاح کی رسم کچھ ہی دیر میں شروع

ہونے والی تھی تھوڑی دیر میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کسی ہو جانے والی تھی

ایک ایسے شخص کی جسے اس نے دیکھا تک نہیں تھا وہ کیسا تھا کون تھا اسے کچھ

بھی پتہ نہیں تھا پتا تھا تو صرف اتنا کہ اس کی زندگی بدلنے والی ہے

بہت بڑی بڑی گاڑیوں کے ساتھ لاکھوں کا سامان لیے کچھ لوگ اندر داخل

ہوئے تھوڑی دیر کے بعد پتہ چلا کہ یہ لوگ ملازم ہیں تو وہ خود کیسا ہو گا بشری

نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی لیکن وہ بنا کچھ بولے نظریں جھکا گی

مہمانوں کو بیٹھک میں بٹھادیا گیا تھا زیادہ لوگ نہیں آئے تھے گھر کے تین

لوگوں کے علاوہ صرف ملازم ہی تھے جو نکاح میں شامل ہوئے تھے کیونکہ

ان لوگوں کے مطابق ان کا خاندان اور برادری بہت بڑا تھا جنہیں وہ نکاح

کے بعد اپنے ایک ہوٹل میں انوائٹ کر چکے تھے

نکاح کے بعد رخصتی بھی آج ہی ہونی تھی ان لوگوں کا کہنا تھا کہ وہ ساری

رسمیں کسی حال یا ہوٹل میں کریں گے لیکن ماموں جان نے کہہ دیا کہ وہ اپنی

بیٹی کو اپنے گھر سے رخصت کرنا چاہتے ہیں جس پر کسی نے بھی کوئی اعتراض

نہیں کیا تھا لیکن بڑے شاہ صاحب کا موڈ ضرور خراب ہوا تھا

جس پر انہوں نے بس اتنا ہی کہہ دیا تھا نکاح کی رسم ادا کر کے وہ اپنی بہو کو اپنے ساتھ اپنے اسٹینڈرڈ کے مطابق کیسی جگہ پر لے کر جائیں گے اور باقی کی رسمیں وہی ہونگی ان کی طرف سے آنے والے تمام مہمان اس وقت اس ہوٹل میں موجود تھے

جب کہ وہ نکاح کے بعد فوراً ہی رخصتی کی ڈیمانڈ بھی کر چکے تھے

ooooo

مولوی صاحب کمرے میں داخل ہوئے اور نکاح کے رسم شروع کی گئی وہ

خاموشی سے آنکھوں سے نمی پیچھے دھکیلتی نکاح نامے پر سائن کر چکی تھی اس

وقت احساسات ایسے ہو رہے تھے کہ کسی چیز پر وہ دھیان نہیں دے پا رہی

تھی

سائن کرتے ہوئے ماموں جان نے اس کے سر پہ اپنا ہاتھ رکھا اور پھر نکاح

نامے پر سائن کرتے ہوئے وہ کسی اور کی ہو گی

سب لوگوں باہر چلے گئے تھے اور تھوڑی دیر کے بعد باہر سے مبارکباد کا شور

اٹھا نکاح کی رسم ادا ہو چکی تھی اب رخصتی پر زور ڈالا گیا

اس کے سرخ لہنگے پر سفید دوپٹہ سے گھونگھٹ کیا گیا تاکہ دلہن کو کوئی بھی

دیکھ نہ سکے یہ شاہ صاحب کی بیگم کے حکم کے مطابق ہوا تھا ان کا کہنا تھا کہ وہ

نہیں چاہتے کہ ان کی بہو کو کسی کی نظر لگے رخصتی کے دوران وہ بہت زیادہ

روئی تھی لیکن پاس کھڑا کارب یہ سوچ رہا تھا کہ کیا وہ جانتی ہے کہ اس کی

شادی کس کے ساتھ ہوئی ہے خیر شادی کس کے ساتھ بھی ہوا ہمیت اس

بات کی تھی کہ یہ شادی کتنے دن تک رہتی ہے کیونکہ وہ ساری زندگی تو اس

لڑکی کو اپنے ساتھ رکھنے والا نہیں تھا بس ایک خواہش تھی اس کے ساتھ

ایک رات گزرنے کی جس کے لیے وہ کوئی بھی قیمت ادا کر سکتا تھا اور اس

کے گھر والوں کے اوقات کے مطابق وہ قیمت ادا بھی کر چکا تھا

ان کا ارادہ تو اس کے ساتھ ہی جانے کا تھا لیکن کسی نے جھوٹے منہ بھی اپنے

ساتھ چلنے کے لئے نہیں کہا اور ماموں جان نے بھی انہیں منع کر دیا تھا کہ وہ

ان کے ساتھ ہوٹل تک نہیں آ سکتے لیکن پھر بھی ماموں جان سے جھگڑا

کر کے آئمہ ہوٹل تک ان کے ساتھ ہی آ گئی تھی اور اس کا ارادہ بھی آج رات

کارب شاہ کے گھر پر ہی رہنے کا تھا وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ وہ لوگ کس قدر امیر

ہے

OOOOO

ہوٹل تک وہ الگ گاڑیوں میں آئے تھے کارب اپنے دوستوں کے ساتھ تھا جب کہ اسے بڑی بیگم اپنے ساتھ ہوٹل تک لائی تھی یہاں پر مہمانوں کا ہجوم تھا جاننے والے باری باری آکر اس سے ملے تھے اس کے حسن کی تعریفیں کر رہے تھے لیکن سب کے دماغ میں ایک ہی سوال چل رہا تھا کہ آخر بہو کون سے خاندان کون سے برادری سے تعلق رکھتی ہے

اور جہیز میں کیا کیا دیا گیا ہے کیونکہ کارب شاہ اس خاندان کا سب سے خوبرو جوان تھا ہر کوئی اپنی بیٹی کے لیے کارب شاہ کو ہی سوچنا پسند کرتا تھا لیکن

کارب شاہ کا یوں اچانک سے باہر کسی سے شادی کرنا عام بات نہ تھی تو سب کو

یہ بھی تجسس تھا کہ وہ لڑکی اپنے ساتھ کیا لائی ہے

وہ خود بہت زیادہ شرمندگی محسوس کر رہی تھی کہ وہ سب سے کس طرح

سے اپنا تعارف کروائے کیا تھی اس کی اوقات کون تھی وہ کسی کو اپنا تعارف

کو کن الفاظ میں کروائے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا جب کہ آئمہ تو ان کے

خاندان کی ڈاٹ بھاٹ دیکھ کر حیران رہ گئی تھی

اتنا بڑا ہاتھ مارا ہے اس لڑکی نے اور میں جو اپنے آپ کو اس سے زیادہ سمارٹ

اور خوبصورت سمجھتی تھی وہی کی وہی رہ گئی اس نے معصومیت کے ڈرامے

کر کے اس طرح سے اتنا امیر آدمی پھنسا لیا کتنی تیز نکلی ہے یہ

وہ سامنے بیٹھی حورالعین کی طرف دیکھتی بس سوچتی جا رہی تھی اگر اسے

بھی اس کی طرح اتنا امیر آدمی پھنسنا آجاتا تو شاید آج اس کی جگہ وہ وہاں اوپر

سٹیج پر بیٹھی ہوتی اور یہ ساری اہمیت بھی اسی کو مل رہی ہوتی

اس کے تو نصیب کھل گئے یہ تو اب راج کرے گی اسے دیکھتے ہوئے وہ

مسلسل سوچے جا رہی تھی

OOOOO

سب مہمان باری باری اس سے مل کر جا چکے تھے جب شور اٹھا کہ دلہا بھی

یہی آرہا ہے اور اب فوٹو شوٹ ہو گا

کارب کو فوٹو شوٹ میں ذرا برابر دلچسپی نہیں تھی لیکن پھر بھی یہاں آگیا

کیونکہ بہت ہو چکا تھا وہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر وہ لڑکی جانتی بھی ہے یا نہیں کہ

اس کی شادی کس کے ساتھ ہوئی ہے۔اگر تو وہ جانتی تھی تو ٹھیک تھا لیکن اگر

وہ نہیں جانتی تھی تو اس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھنے میں مزا آجائے گا

اسی سوچ کے ساتھ وہ اندر داخل ہوا وہاں سوائے عورتوں کے اور کوئی بھی

نہیں تھا یہی وجہ تھی کہ اس کا گھونگھٹ بھی الٹا دیا گیا تھا

وہ ہر طرف دھیان دیتے اب اپنے شوہر کو منتظر نظروں سے دیکھ رہی تھی جو

سامنے والے دروازے سے کبھی بھی اندر آنے والا تھا اسے زیادہ انتظار نہیں

کرنا پڑا اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں نمی اترنے

لگی تھی یہ سب کیا تھا کیا ہوا تھا اس کے ساتھ کیا کوئی کھیل کھیلا گیا تھا

اسے پہچاننے میں زیادہ وقت ہر گز نہیں لگا تھا ابھی اتنے بھی دن نہیں ہوئے

تھے کہ وہ اسے بھول جاتی وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ رہا تھا

جب کہ وہ پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھے جارہی تھی جب اس کے سامنے

کھڑے ہوتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھایا اس کے چہرے پر

دلکش مسکراہٹ تھے

اندر چلو وہاں پر فوٹو شوٹ ہو گا پھر گھر کے لئے نکلنا ہے وہ چہرے پر

مسکراہٹ سجائے اپنا ہاتھ اس کے سامنے بڑھائے ہوئے تھا اور حورالعین

۔ میں اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے پاتی

وہ تو بس اسے دیکھے جارہی تھی چہرے پر بے یقینی تھی اس کے چہرے کی بے

یقینی دیکھ کر سچ میں کارب کو مزہ آگیا تھا کیونکہ اس کے چہرے کے ایکسپریشن

دیکھ کر وہ جان چکا تھا کہ وہ نہیں جانتی تھی اس کے بارے میں کچھ بھی اور اس

چیز نے اسے اندر تک سکون دیا تھا کہ اس کے ہاتھ نہ اٹھانے پر آئمہ نے خود

ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر کارب کے ہاتھ میں دے دیا عجیب لڑکی تھی ڈرامے کیے

جا رہی تھی اتنا امیر اور اتنا ہینڈسم لڑکا سامنے ہاتھ پھیلائے کھڑا تھا اور اس کے

نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے اس کی جگہ میں ہوتی تو کب کی اس کے ساتھ

اندر جا چکی ہوتی آئمہ سوچ کر رہ گی جب کہ اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت

مضبوط کرتا وہ ایک ہی لمحے میں اسے کھڑا کرتا اسے اپنے ساتھ لے کر جانے

لگا سٹیج سے اترنے کے بعد اس نے اپنا ہاتھ اس کی کمر میں ڈال دیا تھا

دھیان سے چلو لڑکی ابھی تو میں نے تمہیں ہاتھ تک نہیں لگایا میں کسی طرح

کا کوئی نقصان برداشت نہیں کروں گا تم تو خواہش ہو میری ضد ہو خود کو ذرا

برابر نقصان پہنچایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

جب تک میں اپنی طلب پوری نہ کر لو تب تک تمہیں خود بھی اپنے آپ کو

کچھ بھی کرنے کی اجازت نہیں یاد رکھنا میری ہو تم جب تک میرا دل نہ بھر

جائے تب تک میری ہو

بہت دنوں کے بعد حسین رات گزرے گی یار آج تھپڑ کا بدلہ لوں گا اچھی

امید مت رکھنا کیونکہ میں نے اچھی نیت سے شادی کی بھی نہیں ہے وہ اس

کے کان میں سرگوشی کرتا لمحے میں اسے زمین پر پٹک چکا تھا اس کے کے

ساتھ اندر جاتے ہوئے حور کی ٹانگوں میں جیسے جان ہی ختم ہو گئی تھی

تو کیا بس اتنی سی مدت تھی اس کی خوشیوں کی کیا سب ختم ہو چکا تھا وہ تھپڑ جو

اپنی ذات کو بچانے کے لیے اس نے اس شخص کے چہرے پر لگایا تھا اس تھپڑ

کے بدلے میں اس شخص نے اسے ایسے اوقات یاد دلائی تھی جو وہ زندگی بھر

بھلا نہیں سکتی تھی

oooooo

فوٹوشوٹ کے دوران بھی اس نے اسے خوب تنگ کیا تھا کبھی کمر سے پکڑ لیتا تو کبھی ہاتھ پکڑ کر اپنے قریب کھینچ لیتا فوٹوشوٹ بنانے والا بھی عجیب آدمی تھا وہ تو ہر فوٹو پر بس یہی کہتا ہوں رومینٹک سر آپ لوگوں میں کتنی محبت ہے بس میم تھوڑی سی شرمیلی لیکن سر شرم سے ہمارا کام تو نہیں ہو گا نہ مجھے اپنی ویڈیو بہت ہی خوبصورتی سے مکمل کرنی ہے اور آپ جانتے ہیں نہ یہ فوٹو شوٹ ہم بیسٹ فوٹوشوٹ بنانا چاہتے ہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا

یہ ساری باتیں ان بڑے لوگوں کے لئے بالکل عام سی باتیں تھے کمر میں ہاتھ

ڈالنا یا پھر اپنے بے حد قریب کھینچ کر رکھنا ان کے لئے ان سب چیزوں کی

کوئی اہمیت نہیں تھی لیکن وہ ایک انچھوئی لڑکی تھی

کسی لڑکے کو تو کیا کسی لڑکے کا تصور بھی اس نے کبھی اپنے آس پاس بھٹکنے

نہیں دیا تھا اور اب یہ آدمی اسے اسے چھو رہا تھا ٹھیک ہے وہ اس کا محرم تھا وہ

مانتی تھیں لیکن یوں کسی غیر کے سامنے اس طرح پوز بنا بنا کر تصویریں

کھنچوانے اسے بہت عجیب لگ رہا تھا

ڈرالنگ گھبراؤمت میری جان تم تو کانپ رہی ہو اچھا ٹھیک ہے بند کر دیہ

سب کچھ میری بیوی کو پسند نہیں ہے اور میں فی الحال اس کا موڈ خراب نہیں

کرنا چاہتا دیکھو تو جان تمہارا چہرہ کس طرح سرخ ہو رہا ہے اس کا چہرہ ہاتھوں

میں بھر کر بولا

کچھ دن پہلے کی بات تھی جب اس شخص نے اسے چھوا تھا اسے جیسے کرنٹ

لگ گیا تھا اور جس کا غصہ اسنے اس کے منہ پر تھپڑ مار کر نکلا تھا

لیکن اس بار اس کا چھونا نہ تو اسے برا لگا تھا اور نہ ہی اسنے کوئی احتجاج کیا تھا بس

خاموشی سے سر جھکا گی

لیکن سر ویڈیو بنانا ضروری ہے دیکھیں تو کتنی اچھی ویڈیو آرہی ہے آپ بس

تھوڑا سا کوپریٹ کریں ہم جلدی فارغ ہو جائیں گے میں گارنٹی دیتا ہوں سر

یہ ویڈیو میری آج تک کی سب سے بیسٹ ویڈیو بنے گی اور یہ فوٹو شوٹ آپ

ہمیشہ یاد رکھیں گے وہ اسے منانے کی کوشش کرنے لگا

سمجھ میں نہیں آرہا میں کیا کہہ رہا ہوں میں نے کہا میری بیوی ان سب چیزوں

سے ان کنفرم ٹیبل فیل کر رہی ہے اسے ان سب چیزوں سے عجیب محسوس

ہو رہا ہے اور میں اس کی طبیعت خراب نہیں کرنا چاہتا چلو دفع ہو جاؤ یہاں

سے تم لوگوں کو تم لوگوں کی رقم مل جائے گی بلکہ تمہاری پیمنٹ سے زیادہ

مل جائے گی

بیکار میں موڈ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے چلو ڈارلنگ میں تمہیں گھر

لے کر جانے کا انتظام کرواتا ہوں وہ اس کا ہاتھ تھامے آگے بڑھ گیا جب کہ

وہ خاموشی سے اس کے ساتھ ساتھ چلتی باہر ہال تک آئی تھی جو مہمانوں سے

بھرا ہوا تھا

اتنا جلدی فوٹو شوٹ ہو گیا کارب کی ماں اس کے قریب آکر کہنے لگی

ضرورت نہیں ہے کچھ بھی کرنے کی ختم کریں یہ سارا ڈرامہ میں مزید یہ

سب کچھ برداشت نہیں کر سکتا گھر چلیں بہت زیادہ تھک چکا ہوں میں اس

نے اپنی ماں سے کہا لہجہ حد درجہ روکھا تھا جبکہ وہ برا منائے بغیر ہی مسکرا کر

آگے بڑھ گئی اس کا یہ انداز حورالعین کو بہت برا لگا تھا وہ اپنی ماں سے اس لہجے

میں بدتمیزی کیسے کر سکتا تھا اسے سمجھ نہ آیا

لیکن تھوڑی ہی دیر میں حویلی چلنے کے لئے سب لوگ تیار ہو چکے تھے

ooooo

حویلی بہت بڑی تھی اور یہاں اس کا گرینڈ ویلکم کیا گیا تھا حویلی کو خوبصورتی

سے سجایا گیا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ کوئی گھر نہیں بلکہ پورا گاؤں بسا ہو یہاں

ہال میں تو بہت سارے لوگ تھے لیکن یہاں بھی لوگوں کی کمی نہ تھی رشتہ

دار خاتون باری باری آ کر اس کے منہ دکھائی کرتے ہوئے اسے نیک دے

رہی تھی جبکہ اپنی ساس کے کہنے پر وہ خاموشی سے انہیں تھامتی جا رہی تھی

کافی دیر اسے وہی نیچے بٹھائے رکھا گیا

اسے کسی چیز کا دھیان نہیں تھا اگر اس کی سوچ پر کچھ سوار تھا تو صرف اور

صرف کا رب شاہ وہ جانتی تھی کہ یہ شادی اس نے کس نیت شادی کی ہے اس

نے کہا تھا وہ بدلہ لے گا اور اس نے بدلہ لے لیا

یہاں پر صرف اور صرف اس کی ضد کی وجہ سے تھی صرف چند دن کی

مہمان اس کا دل بھرے گا تو وہ طلاق دے کر اسے آزاد کر دے گا یہ سب

دکھاوا تھا

اس کے اندر جو خواہش تھی کہ شاید وہ کسی کی پسند بن کر کے اس حویلی میں

آئی ہے لیکن اب وہ امید ٹوٹ چکی تھی وہ اس کی پسند نہیں بلکہ ضد بن کر آئی

تھی وہ اس سے تھپڑ کا انتقام لینا چاہتا تھا

اس کی ذات پر اپنی فتح کے جھنڈے گھار کر وہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ اس کی ضد

کے سامنے اس لڑکی کی کوئی اوقات نہیں ہے

اسے تو لگا تھا کہ وہ آدمی ہمیشہ کے لئے اس کی زندگی سے جا چکا ہے بشریٰ کی

بہن کی شادی میں اس کا بد تمیزانہ انداز میں اس سے بات کرنا اسے بہت غصہ

دلا گیا تھا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ اس نے اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر دیا تھا

لیکن شاید اس تھپڑ نے کارب شاہ کو اتنا غصہ نہیں دلایا تھا وہ صرف اس کی

ذات پر اپنا حق چاہتا تھا وہ اس کے ساتھ ایک رات گزارنا چاہتا تھا اور وہ دوبارہ

اس کے پاس آیا اس نے یونیورسٹی میں اسے پھر سے وہی ساری باتیں کیں

جس کا نتیجہ ایک اور تھپڑ تھا

اس کے منہ پر تھپڑ مار کر اس نے یہ ثابت کیا تھا کہ ہر لڑکی ایک جیسی ہوتا

نہیں ہوتی لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اسے اس طرح اس کی اوقات یاد

دلائے گا اور اب وہ اسے بتانے والا تھا کارب کیا ہے

س بہت ہو گیا بہت تھک گئی ہے اب اسے کمرے میں جانے دو لڑکیوں اسے ؑ

کمرے میں لے کر چلتے ہیں دیکھو تو ایک ہی دن میں کیسی رنگت نکل آئی ہے

تھکن کے مارے ایک تو گھر سے سیدھے وہاں ہوٹل لے گئے اور وہاں بھی

پانچ سے چھ گھنٹے لگ گئے بیچاری اس کے ساتھ کافی نرم لہجے میں بات کر رہی

تھی لیکن کتنے دن تک وہ نہیں جانتی تھی وہ اسے اپنے ساتھ کارب شاہ کے

کمرے کی جانب لے کر آئی تھی

بیڈ پر اس کا لہنگا اچھے سے بچاتے ہوئے اس کی نظر اتارتی اس کا ماتھا چوم کر

مسکرائی تھی

اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے تم میرے بیٹے کے ساتھ ہستی بستی رہو مجھے بہت

ڈر تھا نہ جانے کیسی دلہن لائے گا لیکن تمہیں لا کر اس نے میری ساری

پریشانی دور کر دی ہے مجھے یقین ہے تم میرے بیٹے اور اس گھر کو سنبھال لو گی

اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے وہ اسے ڈھیر ساری دعائیں دیتی اس کے قریب

سے اٹھ کر باہر چلی گئی

جب کہ اب وہ خاموشی سے آنے والے لمحات کے بارے میں سوچ رہی تھی

کہ کیا ہو گی اس کی زندگی اس شخص کی سنگت میں اسے آنے والا ایک لمحہ ڈرا

رہا تھا کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آنے والے وقت میں اس کے ساتھ کیا ہونے

والا ہے لیکن وہ جانتی تھی کہ اس کا اللہ اسے اس کی برداشت سے زیادہ نہیں

آزمائے گا

وہ اپنے بندوں کو ان کی برداشت سے زیادہ نہیں آزماتا اتنا ہی آزماتا ہے جتنا وہ

برداشت کر پاتے ہیں۔ جانتی تھی یہ اس کا امتحان ہے اور جلد ہی وہ اس امتحان

کو پاس کر لے گی

○○○○○

Urdu Novels Club

وہ دلہن کا نوخیزہ حسن لیے اس کے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی آج اس کے ساتھ کیا

ہونے والا تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی

قسمت نے ایسا کھیل کھیلا تھا کہ وہ آنسو تک نہیں بہہ پائی تھی۔اس شخص نے

اسے اتنا بے بس کیا تھا کہ آج وہ اس کی سیج سجائے بیٹھی تھی

جس پر تھوکنا بھی اپنی توہین سمجھتی تھی

ٹھیک کہتے تھے بابا خود سے زیادہ اوقات رکھنے والے شخص سے بات بھی

اوقات میں رہ کر کرنی چاہیے

وہ اپنی اوقات بھول گئی تھی۔اس لیے کارب شاہ کو ٹھکرادیا تھا۔لیکن وہ یہ

۔ بھول گئی تھی کہ کارب شاہ کون ہے

اور آج کارب شاہ نے اسے اپنا آپ دکھایا تھا۔آنے والی زندگی کیسی ہوگی

۔کیا وہ اس شخص کے ساتھ ساری زندگی گزار پائے گی۔لا متناہی سوچوں نے

اسے پاگل کرر کھا تھا جب اچانک دروازہ کھلا

اس نے نگاہ اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں وہ مجسمہ غرور کھڑا اسے

گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

۔اس کے چہرے پر دل جلانے والی مسکراہٹ تھی

۔۔۔؟ کیسا لگ رہا ہے میری سیج سجا کر مسز کارب شاہ

یقیناً بہت برا لگ رہا ہو گا۔ میری سیج سجاتے ہوئے تم پل پل مر رہی ہو گی

۔ تمہیں خود پر ترس آرہا ہو گا اور یقیناً مجھ سے نفرت ہو رہی ہو گی۔ آخر

تمہیں ایک آوارہ 'بد چلن 'بد کردار 'شرابی 'جواری شخص جو ملا ہے

لیکن تمہیں ایک بات بتاؤں۔ اس کے نازک چہرے کو اپنے کھردرے ہاتھ

کی انگلیوں میں تھام کر اس نے اپنے بے حد نزدیک کیا کہ اس کی گرم

سانسیں اسے اپنی چہرے پر محسوس ہونے لگی۔ اس کے منہ سے آتی شراب

کی ناقابل برداشت سیمل پر اس نے چہرہ پھیر لیا تھا

اس کی اس حرکت نے کارب شاہ کے تن بدن میں آگ لگادی تھی اس نے

غصے سے اگلے ہی لمحے اس کے چہرے کو چھوڑ اس کے نازک دلکش وجود کو

۔ بیڈ پر پھینکا اور اس کے پورے وجود پر قابض ہو گیا

نو ڈارلنگ نواب تم مجھے نہ تو ٹھکرا سکتی ہو نہ ہی جھٹلا سکتی ہو اب تم میری ہو میں

۔ نے تمہیں حاصل کیا ہے

میں جب تک چاہوں تم سے اپنا دل بہلاؤں گا۔ تمہارا غرور اب ہر رات

۔ جاگیر دار کارب شاہ کی پناہ میں مہکے گا

" کیا کہا تھا تم نے کہ تم مجھ پر تھوکنا پسند نہیں کرتی دیکھنا تو دور کی بات ہے "

ہاہاہا۔۔۔۔۔اسی لیے کہتے ہیں ڈارلنگ بات اوقات دیکھ کر کرنی چاہیے اور

تمہاری اوقات کیا ہے یہ تو تم بھی سمجھ گئی ہو گی اس کے نازک وجود پر اپنی

سخت گرفت جماتا وہ اس کے وجود کو قید کر چکا تھا اس کی گردن پر ہونٹ

رکھتے ہوئے اس نے ایک جھٹکے سے اس کا ہار کھینچ کر زمین پر پھینکا تھا جو ٹوٹنے

۔کی وجہ سے اس کی گردن پر اچھی خاصی ضرب لگا گیا وہ سسک اٹھی

ششش۔۔۔۔اتنی سی تکلیف سے مر رہی ہو ابھی تو تم نے کارب شاہ کی

قربتیں برداشت کرنی ہیں اس کی شدتوں کو سہنا ہے

سمجھ جاؤ مسز کارب شاہ جب تک میرا دل نہیں بھر جاتا تب تک تمہاری

زندگی عذاب ہے۔اور یہ مت سوچنا کہ جب میرا دل بھر جائے گا میں تمہیں

چھوڑ دوں گا

نہیں تمہاری زندگی میں اب آزادی نام کی کوئی چیز نہیں ہے بھول جاؤ کہ اب

تم کبھی کارب شاہ کی قید سے رہائی حاصل کر سکتی ہو

تمہارے وجود کی ساری دلکشی سمیٹ کر بھی تمہیں خود سے دور نہیں جانے

دوں گا۔جب میرا دل بھر جائے گا تم سے تو تمہیں اسی حویلی کے کسی کونے

میں پھینک دوں گا

اپنی کامیابی کی ایک خوبصورت یاد بنا کر لیکن آزادی کبھی بھی تمہاری قسمت

میں نہیں ہو گی۔

اپنی بات مکمل کر کے وہ اس کے نوخیز حسن میں کھونے لگا وہ ساکت وجود لیے

اس کی پناہوں میں پڑی کی شدتوں کو سہہ رہی تھی اس کی سخت گرفت میں

اس کے نازک کلائی کی نہ جانے کتنی چوڑیاں ٹوٹ کر اس کی کلائی زخمی کر چکی

تھی۔ جبکہ وہ ظلم جاگیر دار بنا اس پر ترس کھائے اپنے نام کی مہر اس کے وجود

پر ثبت کر رہا تھا

وہ پل پل اسے اذیت سے دوچار کر رہا تھا وہ خاموشی سے اس کے پہلو میں پڑی

اس کی شدتوں کو سہہ رہی تھی اس کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا جبکہ

کارب شاہ اس کے وجود پر اپنی گرفت تنگ سے تنگ کرتا جا رہا تھا۔ لمحہ لمحہ

اس کی سخت گرفت میں وہ پھڑپھڑانے لگی۔ جبکہ وہ اس کی ہر مزاحمت کو ناکام

کامیاب بناتا اس پر پوری طرح سے حاوی ہوتے ہوئے اس پر اپنی مہر لگا گیا

اپنا جنون اور شدتیں اس پر نچھاور کر کے اسے کسی فالتو چیز کی طرح ایک

طرف پھینکتا ہوا وہ چہرہ پھیر کر گہری نیند میں اتر گیا تھا جب کہ وہ وہیں اپنی

قسمت پر ماتم کرتی اس کے پیروں کی طرف بیٹھی ساری رات روتی رہی

جب کہ پہلو میں پڑے وجود کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا کیونکہ شاید وہ اسے اپنی

بیوی بنا کر لایا ہی نہیں تھا وہ تو صرف اپنی ضد پوری کرنا چاہتا تھا اس کے انکار

کا جواب دینا چاہتا تھا اس تھپڑ کا انتقام لینا چاہتا تھا

اسے نہ تو اس لڑکی کی ذات سے کوئی مطلب تھا نہ ہی اس کے احساسات سے

وہ تو بس اسے بتانا چاہتا تھا کہ اس دنیا کی کوئی لڑکی اس کے سامنے انکار نہیں کر

سکتی وہ جب چاہے جسے چاہے اپنا دل بہلا سکتا ہے کوئی اسے انکار نہیں کر سکتا

نہ ہی کوئی اسے تھپڑ مارنے کی جرات کر سکتا ہے لیکن حورالعین نے نے یہ

جرات کی تھیں اس کے ساتھ جو سلوک ہوا تھا اس کے بعد وہ خود سے بھی

نگاہیں ملانے کے قابل نہیں رہی تھی اس کا وجود درد سے بے حال تھا اور بے

بسی ایسی تھی کہ وہ اپنے شوہر کی بے رحمی کے بارے میں کسی کو بتا تک نہیں

سکتی تھی

اس شخص نے اس کے وجود کو کس طرح روند تھا اسے توڑ دیا تھا اس کا مان اس

کی عزت اس کا غرور سب کچھ لٹ چکا تھا

آس طرح کا سلوک تو خریدی ہوئی عورتوں کے ساتھ بھی نہیں کیا جاتا جس

طرح سے کل رات کا رب نے کیا تھا لیکن اس کا کہنا تھا کہ وہ اسے خرید کر ہی

آیا ہے صرف چند دنوں کے لیے اور وہ اس کی ہر رات کی قیمت سود سمیت ادا

کرے گا

○○○○○

صبح اس کی آنکھ کھلی تو اس کے پورے جسم میں بے تحاشہ تکلیف تھی رات کو

کارب شاہ نے اپنی نفرت کو اس پر ہر طریقے سے برسایا تھا تکلیف سے اس کی

آنکھوں میں آنسو آ گئے اس کے ساتھ پڑا وجود بے فکر نیند سو رہا تھا جیسے کوئی

انسان جنگ جیتنے کے بعد پر سکون ہو کر سو جائے

چہرے پر کوئی ملامت یا افسوس نہیں تھا بلکہ وہ اس کی ذات پر اپنی ملکیت کا

جشن منا کر خوش تھا ۔

اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس کے باہوں میں رات ایک وجود اپنا مان کھو

چکا ہے

اسے بس خود سے مطلب تھا وہ جیت گیا تھا جو اس نے چاہا تھا اسے حاصل کر لیا

تھا سے کیا مطلب تھا اس سے وہ تو صرف اس کی ذات پر اپنے نام کی مہر لگانا

چاہتا تھا جو اس نے لگا لی تھی اسے حور سے محبت نہیں تھی کہ وہ اس کے پیار

میں پاگل ہو کر اس حد تک آتا وہ اس سے بدلہ چاہتا تھا اس سے نفرت کرتا تھا

اور اپنی نفرت کو رات ہر طریقے سے وہ اس کے وجود میں اتار چکا تھا

کتنی دفعہ اس نے یہ الفاظ دہرائے تھے کہ تم نے کارب شاہ کہ منہ پر طمانچہ

مارا ہے اور یہ تماچہ جو کارب تمہیں مارے گا یہ تم ساری زندگی یاد رکھو گی مجھے

تم سے کوئی محبت نہیں اور نہ ہی کوئی نکاح ہوا ہے صرف ایک رات کی چاہت

تھی جو میں پوری کر چکا ہوں

تھپڑ مارنے کی سزا یہ ہے کہ روز میری باہوں میں یوں ہی مرتی رہوں گی

سسکتی رہوں گی تمہیں تکلیف ہو گئی اور مجھے سکون ملے گا

لیکن کیا میں تمہیں ساری زندگی اپنے ساتھ برداشت کر سکوں گا نہیں اگر

میں تمہیں ساری زندگی اپنے پاس رکھوں گا تو میرا بدلہ کیسے پورا ہو گا بدلہ تو

تب پورا ہو گا جب تم میرے نام کے طلاق کا داغ اپنے ماتھے پر سجا کر ساری

زندگی رہو گی

نا تو میں تمہیں کسی دوسرے سے شادی کرنے دوں گا

اور نہ ہی میں تمہیں اپنے پاس رکھوں گا جس دن میرا دل تم سے بھر گیا اسی

دن تمہیں آزاد کر دوں گا کارب شاہ کا سایہ کبھی بھی تمہاری زندگی سے

جائے گا نہیں

اس کے الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے جب کہ آنسو مسلسل

آنکھوں کے کناروں سے بہہ رہے تھے

کاش وہ اسے بتا پاتی کے اس شخص نے کس طرح سے اسے توڑا ہے اس رشتے

پر جو اسے تھوڑا سا مان تھا وہ بھی ختم ہو گیا وہ اس کی زندگی میں کیا اہمیت رکھتی

ہے وہ کل رات بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی

اب اس شخص کی آنکھوں میں آنکھیں ملا کر بات کرنا اس کے بس سے باہر تھا

کیا وہ ہر رات اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنے والا تھا اس سوچ نے ایک

بار پھر سے اس کی آنکھوں کے کناروں کو بھیگو دیا

اور پھر کچھ سوچتے ہوئے آنسو صاف کر کے وہ اٹھ بیٹھی

ooooo

وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو اسے کمرے میں کہیں پر بھی کوئی جانماز نظر نہیں آئی

تھی اس نے تھوڑی بہت تلاشی لی لیکن پھر بھی جب کہیں پر بھی کچھ حاصل

نہ ہوا تو وہی پر پڑی ایک چادر کو زمین پر بچھا کر نیت باندھ لی

اپنے دل سے ہر برے حالات کو جھٹک کر اس نے صرف اور صرف اپنے

رب کے حضور اپنے لیے بہترین کے دعا مانگی تھی

اسے اس شخص سے کوئی اچھی امید نہیں تھی وہ جانتی تھی وہ اس سے نفرت

کرتا ہے اور ساری زندگی نفرت کرتا رہے گا لیکن وہ کیا کرتی جو اس کی نکاح

میں بندھ چکی تھی وہ ہر رشتے کو بھلا دیتی اس کی نفرت سے خود بھی نفرت کر

بیٹھتی لیکن جو رشتہ اس کے ساتھ جڑ چکا تھا وہ اس سے نفرت کیسے کرتی

نکاح تو رب کی رضا ہے اور وہ جانتی تھی کہ وہ اپنے رب اور اس کے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر اس کے نکاح میں آئی ہے وہ بے شک اس نکاح

کو نہ مانے لیکن وہ تو مانتی تھی

بے شک کارب شاہ کے لیے یہ صرف ایک بدلہ نکالنے کا طریقہ ہو لیکن اس

کے لیے وہ نکاح تھا۔اور وہ نکاح کی اہمیت کو کبھی بھول نہیں سکتی تھی

یہ نکاح اس کے لیے اہم تھا لیکن کارب کے لیے صرف ایک ڈیل تھی

اسے یہ لڑکی چاہیے تھی کسی بھی قیمت پر اور شاید وہ سمجھ چکا تھا کہ آسانی سے

یہ لڑکی اس کے ہاتھ نہیں آئے گی۔کارب شاہ ہر وہ چیز حاصل کرتا تھا جس کا

حصول مشکل ہو اس لڑکی نے تو اس پر ہاتھ اٹھانے کی بھی غلطی کی تھی

یہی وجہ تھی کہ یہ لڑکی اس کی صرف ایک رات کی خواہش نہیں بلکہ اس کی ضد بن گئی تھی اور وہ کتنا ضدی تھا وہ اسے اپنے کمرے کی زینت بنا کر ثابت کر ہی چکا تھا

○○○○○○

نماز ادا کر کے وہ خاموشی سے آ کر دوبارہ اس کے پہلو میں لیٹ گئی کہیں دور سے اذان کی آواز آرہی تھی لیکن حویلی میں باہر کسی طرح کی کوئی چہل پہل نہیں تھی ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی نماز ادا کر کے اس نے ایک بار پھر سے سونا چاہا وہ ساری رات سو نہیں پائی تھی

اور نہ ہی کارب نے اسے آرام کرنے کی اجازت دی تھی وہ خاموشی سے

چھت کو دیکھتی اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ کیا

ہو گا اس کا مقصد کیا اس کی زندگی میں لکھا تھا کتنے دن گزارے گا کارب شاہ

اس کے ساتھ اور کب اس کا دل بھر جائے گا اور وہ اسے اپنی زندگی سے نکال

باہر کرے گا۔انہی تمام سوچوں کے ساتھ اس نے آنکھیں بند کی اور گہری

نیند میں اتر گئی

امتحان کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو چکا تھا آگے زندگی میں ہونا تھا وہ نہیں جانتی

تھی بس خاموشی سے اپنی بہتری کی دعا مانگتی وہ اس سفر کی شروعات کر چکی

تھی

اس کی آنکھ کھلی تو کارب اس کے ساتھ نہیں تھا وہ اس کے قریب سے اٹھ کر

کہاں چلا گیا اور اسے جگایا کیوں نہیں وہ اٹھ کر ایک نظر کمرے کو دیکھتی وہاں

سے باہر نکلی وہ کہیں نہیں تھا یقیناً یہاں سے جا چکا تھا

کیا صبح ہی وہ اسے تنہا چھوڑ کر چلا گیا اسے بے تحاشا رونا آیا تھا لیکن وہ کیا کرتی

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ وہی بیٹھی کتنی ہی دیر سوچتی رہی جب باہر سے ملازمہ

نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اسے ناشتے کی ٹیبل پر بلایا

اسے کچھ حوصلہ ہوا

ملازمہ کے ساتھ ہی وہ باہر جانے کے لئے اٹھی لیکن ملازمہ نے اسے یہ کہہ

کر وہی روک دیا کہ آپ اس طرح باہر نہیں جاسکتی آپ اس خاندان کی بہو

ہیں کوئی بہتر کپڑے پہننے اور زیورات آپ اس حویلی کی بہو ہیں اس طرح باہر

جائیں گے تو آپ بڑے شاہ صاحب بہت غصہ ہوں گے

وہ اپنے بیٹے کی بیوی کو اس روپ میں دیکھنا ہر گز پسند نہیں کریں گے اور پھر بی

بی جی کو بھی ڈانٹ پڑ جائے گی اس کے اس طرح سمجھانے پر وہ صرف ہاں

میں سر ہلاتی اس کی مدد سے ہلکی پھلکی تیار ہو کر نیچے آئی تھی

لیکن اچھا ہی ہوا تھا کہ بڑے شاہ صاحب کہیں جا چکے تھے جب کہ بڑی بیگم

اس سے بے حد محبت سے ملی تھیں

ان کا اندازہ ایسا ہے کہ اسے وہ بہت ملنسار اور محبت کرنے والی عورت تھی

اپنے بیٹے سے بھی بے تحاشا محبت کرتی تھی تبھی تو اس سے جڑی اس کی پسند

بھی ان کے لئے اہمیت رکھتی تھی

OOOOOO

آج اس کا پہلی صبح تھی اسے دلہن کی طرح سجادیا گیا تھا سر سے پیر تک زیورات میں لدی وہ کوئی شہزادی ہی معلوم ہو رہی تھی ہر کوئی اس کی نظر اتار رہا تھا کبھی اپنے آپ کو اس قدر قیمتی لباس میں اس نے دیکھا ہی نہیں تھا

۔

لیکن یہ سب کچھ کتنے دن تک وہ نہیں جانتی تھی بس پتا تھا تو اتنا جو کارب شاہ نے اسے کل رات کو بتایا تھا اس کی زندگی کے یہ دن صرف تب تک تھے جب تک کارب شاہ کا دل اس سے نہیں بھر جاتا اور جس دن اس نگاہیں پھیر

لی اس دن یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا کل رات وہ صاف لفظوں میں اسے کہہ

چکا تھا کہ وہ اسے ساری زندگی اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتا بس چند دن کی بات

ہے اور وہ آزاد

تو کیا وہ اسے طلاق دے دے گا۔۔؟اس کا دل بری طرح سے دھڑکا تھا

نہیں وہ ایسا نہیں چاہتی تھی وہ طلاق جیسا اللہ کا ناپسندیدہ کام کبھی نہیں کرنا

چاہتی تھی لیکن کیا وہ اس شخص کو روک سکتی تھی۔۔۔؟

یہ حقیقت تھی کہ وہ زندگی میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا لیکن یہ نکاح اس کے

لیے اہم تھا بے حد اہم ہیں

یا اللہ مجھے اس قدر نہ آزمائیں میں تو اک عام سی بندی ہوں بس اپنی بھلائی

چاہتی ہوں میں نے آپ سے کبھی کچھ نہیں مانگا آج مانگتی ہوں یہ رشتہ ختم

مت ہونے دیجیے گا بے شک کا رب شاہ مجھے اپنی حویلی کے کسی کونے میں

پھینک دیں مجھ سے ہر تعلق ختم کر دیں لیکن طلاق نہیں میں یہ داغ لے کر

واپس نہیں جانا چاہتی

کبھی کچھ نہیں مانگوں گی مجھے بس تحفظ چاہیے ایک شوہر سے بڑھ کر اور تحفظ

کون دے سکتا ہے میں یہ نہیں کہتی کہ آپ اسے مجھ سے محبت کرنے پر مجبور

کر دیں مانتی ہوں محبت آسان نہیں ہوتی میں محبت نہیں چاہتی میں صرف

رشتہ چاہتی ہوں یہ رشتہ ختم نہیں کرنا چاہتی میں آپ کے ناپسندیدہ لوگوں

میں شامل نہیں ہونا چاہتی

زندگی میں کبھی کوئی رشتہ نہیں ملا میرے مولا اس رشتے کو کبھی ختم نہ ہونے

دینا مسلسل روتے ہوئے ہاتھ دعا کی صورت باندھے وہ اپنے رب کے حضور

جھکی ہوئی تھی

بے شک وہ دلوں کے راز جانتا تھا بے شک بہترین فیصلہ سنانے والا تھا

ооооо

تم کہاں تھے سارا دن کا رب آج ولیمہ تھا تمہارا تم سارا دن گھر واپس کیوں

نہیں آئے کیا تم نہیں جانتے آج کا دن کتنا اہم تھا اتنی غیر زمہ داری سے

کیوں کام لیا وہ جو سوچے ہوئی تھی کہ وہ آج اس پر بے حد سختی کریں گے

کیونکہ اپنے ہی ولیمے کے دن وہ دلہن کو اکیلے چھوڑ کر غائب ہو گیا تھا لیکن

انہیں اس قدر نرم لہجے میں اس سے بات کرتے دیکھ رضیہ بیگم پریشان ہو گئی

تھی

ایم سوسوری باباجان کو کیا ہے نہ دوستوں کے ساتھ وقت کا پتہ ہی نہیں چلا کہ مجھے آنے میں تھوڑی دیر ہو گئی لیکن کوئی بات نہیں نہ آئندہ خیال رکھوں گا

وہ مسکرا کر ان سے ملتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا

کتنی غلط بات ہے آج کے دن اسے گھر پر ہونا چاہئے تھا اس نے اتنی غیر ذمہ داری سے کام لیا ہے سارا دن دلہن اکیلی بیٹھی رہی رضیہ بیگم کا ہے بنا نہ رہ سکے جب شاہ صاحب کے غصے بھری نگاہ پر خاموش ہو گی

اپنی اوقات میں رہا کرو مجھے مت بتاؤ کہ اسے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں وہ میرا

بیٹا ہے میرا غرور ہے میں تم سے زیادہ بہتر سمجھتا ہوں اسے اور یہ لڑکی صرف

چار دن کی مہمان ہے

چند دن کے لیے وہ اسے اپنے نکاح میں لے کر آیا ہے اس کی شادی اسی لڑکی

کے ساتھ ہو گی جہاں میں چاہوں گا تو اس لڑکی کو زیادہ اہمیت دینے کی

ضرورت نہیں ہے

وہ تمھارے بیٹے کی پسند نہیں صرف ضد ہے جسے وہ پوری کرنے کے لیے

اسے اپنے نکاح میں لے چکا ہے اس کی نظر میں اس لڑکی کی کوئی اہمیت نہیں

ہے اس لڑکی نے میرے بیٹے کے منہ پر تھپڑ مارا تھا جس کا انتقام لینے کے لیے

وہ اسے گھر لے آیا ہے اس کی اتنی حیثیت کہاں کہ وہ ہمارے خاندان کی بہو

بنے اسی لئے حد میں رہو اور زیادہ سر پر چڑھنے کی ضرورت نہیں ہے اسے

بے حد غصے سے کہتے آگے بڑھ گئے تھے جبکہ اس انکشاف پر وہ پریشان ہو گئی

تھی وہ تو اس لڑکی کو اپنے بیٹے کی پسند سمجھ رہی تھی اتنی معصوم اتنی پیاری

لڑکی کیسے ان کے بیٹے کی ضد بن گی تھی

کیا اب یہ نیا رواج تھا لڑکیوں کو نکاح میں لے کر بے آبرو کرنا

ooooo

کیسا گزرا تمہارا دن ڈارلنگ تم نے مجھے یاد کیا بہت یاد کیا ہوگا کا رب کسی کے

ساتھ ایک رات گزار لے تو لڑکی خود ہی اس کے لیے اپنا سب کچھ اس کے

قدموں میں رکھنے کو تیار ہو جاتی ہے تم کس کھیت کی مولی ہو اسے دلہن کی

طرح آئینے کے سامنے کھڑا دیکھ وہ اس کے قریب آ کر اس کی کمر میں ہاتھ

ڈالتا اسے اپنے قریب پہنچ چکا تھا

جبکہ حورالعین بنا کچھ بولے اس کے باہوں میں قید اسی طرح سے کھڑی تھی

جب کہ وہ اپنی طلب پوری کرتے ہوئے اس کی گردن کو بے تابی سے چھو رہا

تھا جیسے وہ اس رات کا انتظار کر رہا ہوں کل کی رات کا نشہ اسے سچ میں خوب

چڑھا تھا

یہ بات اس کا انداز صاف ظاہر کر رہا تھا حور اس کا انتظار کرے یا نہ کرے لیکن

وہ اس کے پناہوں میں آنے کا انتظار کر رہا تھا

لیکن اس بات کو وہ اس پر ظاہر کیسے ہونے دے سکتا تھا کہ اس کا وجود اس کے

لئے اہمیت رکھتا ہے

وہ تو صرف اپنا وقت گزارنے کے لئے اسے بیوی بنا کر لایا تھا تو کیسے اظہار کرتا

وہ ایک ہی رات میں اس کے قریب آنے کو مچل اٹھا ہے

OOOOO

السلام علیکم باباجان وہ صبح صبح ہی ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھا وہ تو اسے سوتا ہوا کمرے میں چھوڑ کر آئی تھی تو یہ اچانک یہاں کیسے آگیا ابھی باباجان آکر ناشتے کی میز پر بیٹھے تھے

آگیا میرا شیر بیٹا میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا دعوتوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا آج سے تو تم بھی بہو کو لے کر دو تین دعوتوں میں چلے جانا بعد میں کہہ دینا کہ مصروف تھا باباجان جو اس کے چہرے کی بیزاریت کو دیکھ رہے

تھے اپنی ادھوری بات کے ساتھ اسے ان سے جان چھڑانے کا طریقہ بتانے لگے

بابا جان میں ہنی مون پر جانا چاہتا ہوں کسی دعوت پر نہیں اور ویسے بھی ابھی کے لیے تو میں دو چار دن کے لیے کہیں باہر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں جب تک واپس آتا ہوں تب تک آپ میرے ہنی مون کے ٹکٹ بک کروا دیں

اگر یہ اپنے گھر جانا چاہتی ہے تو چلی جائے وہ بے زار سے لہجے میں بولا تو اماں حیرانگی سے اسے دیکھ کر رہ گئی

بیٹا وہ اس طرح سے کیسے جا سکتی ہے رسم ہوتی ہے دلہا اپنے ساتھ لے کر جاتا

ہے اور اپنے ساتھ لے کر واپس آتا ہے اور اماں نے نرمی سے اسے سمجھانا چاہا

اس نے ایک نظر اپنے باپ کو دیکھا

بابا جان میں اس ڈبے نما مکان میں ایک سیکنڈ بھی نہیں رہ سکتا اور سب مجھے

وہاں رات روکنے کے لئے کہہ رہے ہیں وہ حیرانگی سے اپنے باپ کو دیکھتے

ہوئے بولا جن کے چہرے پر غرور بھری مسکراہٹ تھے

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے بیٹا صرف یہ لڑکی جائے گی اور

جب تمہاری واپسی ہو گی تو واپس آجائے گی وہ اسے بے فکر کرتے ہوئے

بولے تو اماں سائیں آگے سے کچھ بھی نہیں بھول پائی جبکہ وہ اپنے آپ کو اس

ماحول میں ایک فالتو فرد کی طرح محسوس کر رہی تھی یہاں باتیں تو اسی کے

بارے میں ہو رہی تھی لیکن بالکل کسی فالتو شے کی طرح

○○○○○

یہ تیاری ہنی مون کے لئے کر رہی ہو یا گھر جانے کے لیے وہ کمرے میں آیا تو

وہ پیکنگ کرنے میں مصروف تھی اسے دیکھ کر ایک لمحے کے لیے ہاتھ روکے

لیکن دوسرے ہی لمحے پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گی

گھر جانے کی تیاری کر رہی ہوں آپ جا رہے ہیں تو میں نے سوچا کہ میں بھی

گھر سے ہو کر آ جاتی ہوں

ہاں گھر سے ہو کر آ جاؤ لیکن میں ایک بات سوچ رہا تھا کچھ دن ملے ہیں عیش

کرنے کے لئے تو کر لو کیونکہ پھر ساری زندگی وہی پر رہنا ہے میں کونسا تمہیں

زندگی اپنے ساتھ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو چار دن کی موج مستی اور پھر وہی ٹوٹا

پھوٹا چھوٹا سا گھر

میں تمہیں موقع دے رہا ہوں اس موقعے سے یاد آیا میں نے تو حق مہر میں

بھی تمہارے لئے ساری زندگی کا انتظام کر لیا ہے میرے ساتھ راتیں

گزاروں گی تو اس کی قیمت تو ادا کرنی ہو گی مجھے تو سوچا حق مہر کے نام پر دے

دوں ۔

تمہارے لئے بہت کچھ ہے ساری زندگی عیش کر سکتی ہو تم

فکر مت کرو ڈارلنگ کارب شاہ کے ساتھ گزری ایک ایک رات کی پوری

پوری قیمت ادا کروں گا میں تمہیں کیونکہ یہ شادی تو میں نے صرف دنیا کو

دکھانے کے لئے کی ہے اصل مقصد تو صرف تمہیں اپنی باہوں میں لے کر

اپنی رات کو خوشگوار بنانا تھا تمہاری آکڑ توڑنا تھا

اس دنیا کی کوئی لڑکی نہیں ہے جو کارب کے منہ پر انکار مار دے لیکن تم نے

مجھے انکار کیا اور اس انکار کا انجام تو تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہو

میری زندگی میں تمہاری کوئی اہمیت نہیں ہے یاد رکھنا میرے لیے تم صرف

چند دن کی خریدی ہوئی ایک عورت ہو تم جیسی پردہ ٹائپ لڑکی کبھی بھی

میری پسند نہیں ہو سکتی پہلے تو سوچا تھا کہ آج صبح ہی طلاق منہ پر مار کر یہاں

سے دفع کر دوں پھر سوچا پیرس گما کر لاتا ہوں تمہیں یہاں سے کبھی کراچی

تک گئی ہو یقینا نہیں لیکن اس شادی سے دیکھو پیرس دیکھنے کا موقع مل رہا ہے

پندرہ دن اور مل گئے ہیں تمہیں کارب شاہ کی پناہوں میں

ہو کر آو آج اپنے رشتے داروں کے کر پھر تم میں اور پیرس کا شاندار ہنی مون

سویٹ روم۔اپنی بات پر خود ہی ہنستا وہ کمرے سے باہر نکل گیا تھا جبکہ

حورالعین کا دل چاہا کہ وہ اپنی قسمت پر پھوٹ پھوٹ کر روئے

○○○○○

کارب بادشاہ کی باتوں کو سوچتے ہوئے اس کے آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے تو

کیا وہ سچ میں اسے چھوڑ دے گا کیا ان کا ساتھ صرف چند دن کا تھا وہ تو ہمیشہ

سے اپنے لئے ایک اچھا اور نیک شوہر مانگتی تھی اس کے نصیب میں نیک شوہر

نہ سہی لیکن ایک ایسا انسان تو ہوتا جو ساری زندگی اس کے ساتھ رہتا اس سے

محبت نہ کرتا لیکن اسے اپنا نام تو دیتا تحافظ دیتا لیکن کارب نے صرف چند

دنوں کے لئے اسے اپنی بیوی بنایا تھا جب اس کی ہوس پوری ہو جاتی وہ اسے

اپنی زندگی سے نکال باہر کرنے والا تھا

اتنا بڑا کھیل کھیلا گیا تھا اس کے ساتھ وہ صرف اس کے ساتھ ایک رات

گزارنا چاہتا تھا

تو کتنے دن کی تھی اس کی یہ شادی شدہ زندگی کیا ایسی ہوتی ہے زندگی جس نے

ساری زندگی خوشیاں نہ دیکھی ہوں کیق خوشیوں پر ان کا کوئی حق نہیں ہوتا

وہ اسے بھلا کر آگے بڑھ جائے گا لیکن کیا وہ کبھی اسے بھلا پائے گی وہ شخص جو

اس کی زندگی میں آنے والا پہلا مرد تھا

تو کیا وہ اسے بھول پاتی کیا وہ آگے بڑھ پاتی نہیں وہ کبھی بھی آگے نہیں بڑھ

سکتی تھی اس معاشرے میں ایک طلاق یافتہ لڑکی کی کیا عزت تھی کیا اوقات

تھی اسے بہت اچھے طریقے سے پتا تھا وہ جانتی تھی کہ اس کی زندگی ایک ہی

جگہ رک جائے گی اور کارب شاہ اپنے اس محلے میں کسی اور کو لا کر سجادے گا

وہ تو شاید کبھی اسے یاد بھی نہیں کرے گا کیوں یاد کرتا ایسی لڑکی کو جو صرف

اور صرف نفرت کے لائق تھی تو اس نے غلط کیا تھا اس دن کارب پر ہاتھ اٹھا

کراپنے عزت کی حفاظت خود کر کے کیا اس نے غلط کیا تھا نہیں اس نے جو کیا

تھا بالکل ٹھیک کیا تھا تب وہ اس کا محرم نہیں تھا جو اسے چھوتا یا پھر اس پر غلط

نگاہ رکھتا

وہ اس کا کچھ نہیں تھا اور تب اسے جو کرنا چاہیے تھا اس نے وہی کیا تھا اسے

اپنے کیے پر افسوس نہیں تھا لیکن اب اس کا شوہر تھا کاش وہ اس کی زندگی میں

اتنی اہم ہو سکتی کہ وہ اسے چھوڑ نا پائے ہاں وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسے

چھوڑے

وہ جیسا بھی تھا اس کا شوہر تھا اور یہ رشتہ اس کے لئے اہم تھا بے حد اہم

○○○○○

اس کے گھر سے نکلنے سے پہلے ہی وہ جا چکا تھا اب وہ کون سا اس کی من چاہی

بیوی تھی جس کا انتظار کرتا یا اسے مائیکے تک چھوڑ کر آتا یہ بھی بڑی کرم نوازی

تھی کہ شاہ صاحب نے اس کے لئے گاڑی بھیج دی تھی انہوں نے کہہ دیا تھا

اس گاڑی میں جانا اور یہی ڈرائیور تمہیں لینے کے لیے آئے گا

اور اگر کہیں باہر جانا پڑ جائے تو ڈرائیور کو فون کر کے بلا لینا اب تم اس خاندان

کی بہو جب تک کا رب شاہ کا نام تمہارے نام کے ساتھ جڑا ہوا ہے تب تک

اپنی عزت کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے شاہ صاحب کا انداز انتہائی حقیر تھا

جیسے وہ جانتے تھے اپنے بیٹے کی پسند کو جیسے انہیں یقین تھا کہ یہ شادی صرف

چند روز کی ہے جس دن کارب شاہ نے اس سے منہ پھیرا اسی دن وہ اسے اس

گھر سے نکال باہر کریں گے

انہیں اس کی ذات سے کوئی لینا دینا نہ تھا وہ نہ تو اسے پسند کرتے تھے اور نہ ہی

اس گھر میں رکھنے کے خواہش مند تھے

وہ صرف ان کے بیٹے کی پسند بن کر اس حویلی میں آئی تھی اور انہیں پتہ تھا کہ

ان کے بیٹے کی یہ پسند صرف چند روز کی ہے جلد ہی وہ اس لڑکی کی جگہ کسی اور

لڑکی کو لے آئے گا وہ جانتے تھے کہ یہ لڑکی صرف ان کے بیٹے کی ضد ہے اور

کچھ بھی نہیں شاید یہی وجہ تھی کہ اس کی اس ضد کو وہ اتنی آسانی سے مان

گئے جب کارب نے اس لڑکی کا ذکر کیا تو وہ ایک بار بھی انکار کیے بنا اس کے

گھر رشتہ لے کر چلے گئے تھے جبکہ کارب کا رشتہ تو وہ بچپن سے ہی اپنے

جگری دوست کی بیٹی سے طے کر چکے تھے

یہ لڑکی اس گھر میں صرف چند دن کی مہمان بن کر آئی تھی اور اسے اس کے

گھر میں صرف اس لئے رکھا گیا تھا کیونکہ کارب شاہ نے اس سے شادی کی

فرمائش کی تھی اور وہ کبھی بھی اپنے بیٹے کی پسند نظر انداز نہیں کر سکتے تھے جو

ان کے بیٹے کو پسند تھا وہ اسے ملے گا یہی تو اس خاندان کا رواج تھا

OOOOOO

آو ڈرلنگ یہ ہمارا کمرہ ہے میر امطلب ہے ہم صرف مزید دو دن ہی یہاں پر ہیں اور تب تک ہم یہی پر انجوائے کریں گے اس کے بعد ہم دونوں یہاں سے واپس ہمیشہ کے لئے امریکا چلے جائیں گے تمہارے ٹکٹس وغیرہ کا انتظام کرنے کے لئے کہہ دیا ہے میں نے ملازم کو وہ جلد ہی سارا انتظام کر کے مجھے فون پر بتادے گا تب تک ہم لوگ یہی پر رہیں گے

ویسے تمہیں یہاں رہنے میں کوئی مسئلہ تو نہیں اگر ہے بھی تو کیا کیا جاسکتا ہے

رہنا تو تمہیں یہی ہے اب ساری زندگی تمہارا اتنا زیادہ رونا مجھے بالکل بھی اچھا

نہیں لگا

ویسے مجھے لڑکیوں کے رونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی میں نے کبھی

ان کو چپ کروانے کے لئے کچھ کیا ہے ویسے میں زیادہ لڑکیوں کے ساتھ

پاس بھٹکتا بھی نہیں تمہیں جان کر خوشی ہو گی

کہ تمہارا شوہر صرف اور صرف تمہارا ہے لیکن اگر کل تم میری زندگی میں نہ

آئی ہوتی نہ تو یقین کرو کالج میں ملنے والی وہ لڑکی جو اصل میں تم ہی ہو میرے

لیے بہت اہم ہو گئی تھی سچ میں میں پہلے تم سے نکاح کرتا اور پھر اس سے یہ تو

اللہ کے کرنی ہے کہ وہ بھی تم ہی نکلی

ورنہ اب تک میں تمہاری سوتن کا بھی انتظام کر چکا ہوتا وہ پر سکون انداز میں

اس کے سامنے بیٹھا اپنے دل کا حال سنا رہا تھا جب کہ وہ بس آنسو بہاتی

خاموشی سے ایک طرف ہو کر بیٹھ گئی تھی جیسے اس شخص سے کوئی لینا دینا ہی

نہ ہو

وہ اسے اگنور کر رہی تھی یہ بات قابل قبول تو نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ

خاموشی سے بیٹھا اس کے رویہ کو برداشت کر رہا تھا جب کہ بتا بھی چکا تھا کہ

یہ اسے ہر گز پسند نہیں ہے

تم سے بات کر رہا ہوں اخلاقیات ہی نبھا لو کم از کم ہاں یا نہ کہہ کر بھی جواب

دے دو اس کا ہاتھ تھام کر وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا تو ایشام ایک

لمحے کے لیے گھبرا گئی ۔

میں۔۔۔کیا۔۔۔اسے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا جواب دے جبکہ اس

کے انداز پر وہ مسکرادیانہ جانے کیوں اس کا ڈرا سہما انداز سیدھا اس کے دل

میں اتر رہا تھا

ڈرالنگ تمہیں مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں تم بیٹھو میں کھانے کا آرڈر

لے کر آتا ہوں تب تک کے لئے یہ آنسو وغیرہ صاف کرو تمہارا رونا مجھے

بالکل پسند نہیں ہے شادی کی پہلی رات کون روتا ہے

یوں پاگلوں کی طرح ایک بات کہوں دل سے وہ جو پیچھے ہٹنے ہی والا تھا اچانک

اس کی کمر کو پھر سے تھامتا اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولا

تمہیں خود سے دور کرنے کا دل نہیں کر رہا لیکن تمہیں ڈرا بھی نہیں سکتا

ویسے بھی تمہاری حالت نہ ایسی ہے کہ ڈر لگتا ہے یہ نہ ہو میری شدت سہہ نہ

سکو اس کے کان کے بے حد قریب وہ سرگوشی کرتے ہوئے پیچھے ہٹا اور اگلے

ہی لمحے کمرے سے نکل گیا جب کہ وہ اس کی قربت پر اب تک کانپ رہی تھی

oooooo

کارب شاہ ایک ہفتے سے غائب تھا کہاں گیا تھا وہ بالکل نہیں جانتی تھی پتہ

نہیں اب اس شخص کے دماغ میں کیا چل رہا تھا آخر کہاں چلا گیا تھا وہ وہ تو

دوسرے ہی دن اپنے مائیکے سے واپس آگئی تھی اس کا رہنے کا ارادہ تھا لیکن

مامی نے کہا کہ اب تم شادی شدہ ہو اور بہتر ہے کہ اپنا گھر بساؤ اس نے کہا تھا

کہ وہ تو بس ایک ہی رات رہنے کے لئے آئی ہے

اور دوسرے ہی دن اس نے حویلی فون کر کے ڈرائیور کو بلا لیا تھا اس کی واپسی

پر اماں جی بہت زیادہ خوش ہو گئی تھی لیکن ایک ہفتے سے وہ غائب تھا ٹکٹس

کل کی تھی وہ لوگ یہاں سے نکلنے والے تھے لیکن کارب کا کوئی اتا پتا نہیں تھا

وہ کون سا اس کی زندگی میں کوئی اہمیت رکھتی تھی کہ وہ اس کے لئے لوٹ کر

آتا ہے اس کی پرواہ کرتا

اسے اپنی اہمیت کا اندازہ خوب اچھے سے تھا اسی لئے خود اسے فون کر کے

بلانے کی ہمت اس میں ہر گز نہیں ہوئی تھی جب کہ اماں نے بہت بار ایسا

کرنے کے لئے کہا تھا

لیکن بابا جان نے کہہ دیا کہ وہ اپنی زندگی انجوائے کر رہا ہے اسے تنگ کرنے

کی ضرورت نہیں

شادی ہو گئی ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اپنی زندگی آزادی سے نہیں

گزار سکتا وہ اپنی زندگی کس طرح سے گزارے گا اس کا فیصلہ بہتر کرے گا یہ

اس کی بیوی نہیں تو بہتر ہے کہ اس لڑکی کو زیادہ اہمیت نہ دو ورنہ یہ نہ ہو کہ

تین دن میں ہی وہ اس لڑکی کو چلتا کر دے ۔

بابا جان کا اس کے ساتھ رویہ بہت سخت اور تلخ تھا اگر غلطی سے ان کے

سامنے آجاتی تو وہ نگاہیں پھیر کر آگے بڑھ جاتے تھے ان کی نظروں میں حور

کی کیا اہمیت تھی وہ پہلے دن سے ہی سمجھ گئی تھی جبکہ اماں بہت الگ تھی وہ

اس کے ساتھ وقت گزارتی تھی کتنی دیر اس کے پاس بیٹھی رہتی تھی کہتی

تھی کہ انہیں یقین ہے کہ تم کارب شاہ کو بدل لوں گی

وہ اس سے ضرورت سے زیادہ امید لگا چکی تھی انہیں کیوں لگتا تھا کہ وہ بدل

جائے گا

اگر ماں ہو کر وہ اسے بدل نہیں پائی تھی تو اس کی کیا اوقات تھی وہ تو اسے اپنی

بیوی بھی نہیں مانتا تھا صرف وقت گزارنے کے لئے لایا تھا اسے کیسے وہ اسے

بدل سکتی تھی لیکن وہ ان کی امید کو کیسے توڑتی اس کی ماں جو روز کہتی تھی وہ تم

سے محبت کرنے لگے گا

ابھی نہ سہی لیکن کبھی نہ کبھی تم اس کی پسند بنو گی وہ تم سے ضرور محبت کرے

گا

بس تمہیں اسے خود سے محبت کرنے پر مجبور کرنا ہو گا وہ اسے کیسے مجبور

کرے گی یہ سب کچھ زندگی ایک بہت بڑا امتحان بن گیا تھا

اور اسے ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس بات کا خوف تھا کہ کب وہ اسے طلاق

دے کر اپنی زندگی سے نکال دے

○○○○○○

کتنی دیر وہی بیٹھ کر سوگ منانے کا ارادہ ہے تمہارا لڑکی میں تم سے کہہ رہا

ہوں یہاں آکر کھانا کھاؤ اس نے چوتھی بار اسے پکارا تھا جب کہ وہ سر گھٹنوں

میں دیے ویسے ہی بیٹھی روئے جا رہی تھی تقریبا تین گھنٹوں سے وہ ایک ہی

پوزیشن میں اسی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی اسے دیکھ دیکھ کر ذلاور کو بے حد غصہ آ

رہا تھا ۔

تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے لڑکی تم کیا چاہتی ہو میں وہاں بیٹھ کر تمہارے

ترلے کروں منتیں کروں تو ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا یہاں آکر کھانا کھاؤ

۔ اس نے بہت سخت لہجے میں کہا تھا

اس لڑکی سے اپنی محبت کا اظہار کر کے شاید اس نے اسے پہلی ہی رات بہت

زیادہ اہمیت دے دی تھی وہ اس کے لیے اہم تھی وہ تو تب سے اس کے لیے

اہم ہتھی جب سے اس نے اس کالج میں دیکھا تھا پہلی ہی نظر میں اس کے دل

کی آخری حد تک پہنچ چکی تھی تو وہ کیسے اہمیت نہ دیتا کاش اس وقت اسے

۔ اندازہ ہوتا کہ یہی لڑکی جہانگیر شاہ کی بیٹی ہو گی

وہ تو اسے دیکھتے ہی اس پر فدا ہو گیا تھا لیکن ظاہر سی بات ہے زبردستی کی

شادی میں وہ اتنی جلدی خوش نہیں ہو سکتی تھی وہ اس کے لئے یقیناً ایک پاگل

آدمی ہی ہو گا وہ غصہ سے اٹھ کر اس کے پاس آیا نرمی سے اس کا ہاتھ تھامتے

ہوئے اسے کھڑا کیا

یقین کرو میں عورتوں کے نخرے اٹھانے کے معاملے میں بہت زیادہ سخت

ہوں لیکن جانے کیوں میرا دل نہیں کر رہا تمہیں بھوکا مارنے کا ورنہ تمہاری

جگہ کوئی اور عورت ہوتی تو ایک بار کھانے سے انکار کرنے پر نہ میں اسے

ساری زندگی کے لیے بھوک رکھتا

اٹھو یہاں آؤ اور کھانا کھاؤ ورنہ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے کھلاونگا میرے

لئے یہ ایکسپریس بہت خوبصورت ہو گا میں تو چاہتا ہوں کہ میں تمہیں اپنے

ہاتھوں سے کھلاؤں تم مجھے اپنے ہاتھوں سے کھلاؤ کتنا مزا آئے گا نہ چلو آؤ یہ

کام کرتے ہیں وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اپنے ساتھ سوفے پر لے آیا تھا

وہ اس کے بالکل قریب بیٹھا تھا اتنا قریب کہ وہ اس کی سانسوں کا شور بھی وہ

با آسانی سن سکتا تھا ۔

وہ اس سے اتنی زیادہ خوفزدہ تھی اس بات کا اندازہ اسے ہرگز نہیں تھا کتنی دیر

وہ اس کے کھانے کا انتظار کرتا رہا اور جب اس نے ہاتھ نہ چلایا تو اسے مجبور ہو

کر خود ہی نوالہ توڑ کر اس کی طرف بڑھایا

مجھے بھوک نہیں ہے اس نے بڑی مشکل سے کہا تھا لیکن ذلاور کے انداز میں

سختی آگئی تھی اس کے منہ کو زبردستی کھولتے ہوئے نوالہ گھسنے لگا

مجھے یہ بہانے بالکل پسند نہیں ہے بہت کچھ برداشت کرنا ہے تمہیں اگر

تمہیں یہ لگتا ہے کہ جاگیردار ذلاور شاہ تمہارے لئے ایک آسان ٹکس ہے تو

ایسا ہرگز نہیں ہے تم پسند ہو میری اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اپنی من مانی

کروں گی تمہاری میری زندگی میں بہت اہمیت ہے لیکن میری بات نہ مان کر

تم مجھے ضد دلا رہی ہو

اسے زبردستی کھانا کھلاتے ہوئے وہ بے حد سخت لہجے میں گویا ہوا

میں خود کھالوں گی اس کے زبردستی دوسرا نوالہ کھلانے پر وہ ہار کر بولی تو وہ

مسکرا دیا

یہ ہوئی نہ بات چلو اب جلدی سے شروع کرو اور ٹھیک سے کھانا کھانا کیونکہ

اگر مجھے ذرا سا بھی یہ لگا کہ تم نے کھانا ٹھیک سے نہیں کھایا تو میں تمہیں اپنے

ہاتھوں سے کھلاونگا جو تمہیں ہرگز پسند نہیں آئے گا

وہ مسکرا کر کہتا اپنا کھانا شروع کر چکا تھا جب کہ وہ اس کے ڈر سے بڑی مشکل

سے چند نوالے زہر مار کر رہی تھی

OOOOOO

آج پھر ممانی آئمہ کو اپنے ساتھ لے کر گھر آ گئی تھی میری آئمہ بہت نیک اور

اچھی لڑکی ہے ان کا ارادہ ان کے ہی خاندان میں کسی لڑکے کے ساتھ آئمہ کی

شادی کرنے کا تھا کیونکہ ولیمے والے دن وہ ان کے خاندان کے بہت سارے

جوان لڑکے دیکھ چکی ہیں جو کافی امیر تھے

اماں تو روز کی طرح ان سے بہت ہی محبت سے مل رہی تھی لیکن ان کا روز

روز اس کے گھر آنہ یقینا بابا جان کو پسند نہیں تھا اور آج اتفاق سے وہ بابا جان

کے جانے سے پہلے ہی یہاں آگئی تھی ۔

ابھی وہ باتوں میں مصروف تھے جب بابا جان اندر داخل ہوئے

اسلام علیکم بھائی صاحب کیسے ہیں آپ سب شکر ہے آج آپ کا بھی دیدار ہوا

ورنہ میں تو اتنے دنوں سے آرہی ہوں آپ تو کبھی سامنے ہی نہیں آئے بڑی

ممانی نے بڑی خوش آمدی انداز میں کھڑے ہوتے ہوئے انہیں سلام کیا

شاہ صاحب نے ایک نگاہ انھیں دیکھا تھا صاف ظاہر تھا کہ انہیں ان کا آنا پسند

نہیں آیا ہے

عجیب بات ہے جس گھر میں بیٹیاں بہائی جائیں اس گھر میں ہر دوسرے دن

منہ اٹھا کر آجانے کا رواج تو ہر گز نہیں ہوتا لیکن میں نوٹ کر رہا ہوں کہ آپ

کے خاندان میں یہ رواج ہے

ابھی ہماری بہو کو اس گھر میں آئے ہوئے اتنا وقت تو نہیں ہوا جتنا وقت آپ

اس گھر میں گزار چکی ہیں کوئی عزت نفس بھی ہوتی ہے ان کا لہجہ بے حد سرد

اور توہین آمیز تھا

۔ مامی کی خوشامد مسکراہٹ دم توڑ گئی

ہمارے خاندان کی کچھ رسم و رواج ہیں آپ کو غور کرنا ہوگا وہ انہیں دیکھتے

۔ہوئے بولے

میں تو اپنی بیٹی سے ملنے کے لیے آتی ہوں ابھی نیا نیا گھر ہے اسکا چار دن ہوئے

ہیں شادی کو بس اسی لئے اس کا احساس کر کے آجاتی ہوں مامی نے بڑی مشکل

سے یہ لفظ ادا کیے تھے اتنی بے عزتی اتنی سبکی اس بات کا تو انہیں اندازہ بھی

نہیں تھا لیکن شاہ صاحب نے تو انہیں لمحے میں دو کوڑی کا کر دیا تھا

یہ دنیا کی واحد لڑکی نہیں ہے جس کی شادی ہوئی ہے کیا ہر ماں بلکہ نہیں ماں نہیں ہیں آپ آپ تو میرے خیال میں مامی ہیں کوئی دور پار کا رشتہ ہے اس طرح سے جہیز میں نہیں آتی

اگر آپ کو اپنی بیٹی اتنی ہی عزیز ہے تو ساتھ لے جائیں روز روز یہاں آنے کی زحمت نہ کریں ہمارے گھر میں مہمان آتے ہیں لوگوں کا آنا جانا ہے خاندان برادری ہے کیا جواب دیں گے ہم کہ دلہن کے ساتھ دلہن کی مامی کو بھی لے کر آئے ہیں

اس وجہ سے ہر وقت وہ یہاں پائی جاتی ہے ان کا لہجہ سخت غصے والا تھا امی سے

تو مزید کچھ بولا ہی نہیں گیا

چلیں امی اور کتنی بے عزتی کروائیں گے اسے یتیم کے لئے آئمہ ان کے کان

کے بے حد قریب بولی اور اپنی ماں کا ہاتھ تھام کی تیزی سے وہاں سے نکلتی

چلی گئی

○○○○○

کھانا کھانے کے بعد وہ کتنی دیر اسے دیکھتا رہا۔ وہ بے حد معصوم تھی بہت

خوبصورت وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ بچپن سے اس کے لئے کس طرح کے

جذبات رکھتا ہے اسے بس یہ پتا تھا کہ اس نے اپنی پھوپو سے وعدہ کیا تھا کہ وہ

ان کی بیٹی سے شادی کرے گا

اگر یہ لڑکی اس کی پھوپو کی بیٹی نہ ہوتی تب بھی وہ اسی سے شادی کرتا کیونکہ وہ

پہلی نظر میں اس کے دل میں اتر چکی تھی

ہر حال میں اس لڑکی کو اسی کی دلہن بننا تھا یہ فیصلہ خود ذلاور شاہ نے کیا تھا وہ

اس کی تھی بہر حال ابھی تو سچویشن کچھ الگ تھی وہ اس وقت اس سے بہت

زیادہ ڈری ہوئی تھی اس وقت وہ اس پر اپنے جذبات ظاہر کرنا چاہتا تھا لیکن

۔ اس کا ڈر اسے ایسا کرنے سے روک رہا تھا

تم ایسا کرو کہ الماری سے میرے کوئی بھی کپڑے نکال کر پہن لو صبح میں

تمہارے لئے کچھ اچھا سا لے آؤں گا تمہاری پسند کے مطابق لیکن فی الحال تم

اتنے بھاری لباس میں ساری رات گزار نہیں سکتی اور ویسے بھی یہ میری

آنکھوں کو بہت زیادہ چبھ رہا ہے کیونکہ یہ میرے نام کا جوڑا تو ہر گز نہیں ہے

وہ اس پر اپنی اہمیت جتاتے ہوئے بولا تو ایشام جہانگیر نے پہلی بار نگاہ اٹھا کر

اس کی جانب دیکھا تھا قاتلانہ نگاہیں وہ گھائل ہو گیا تھا

آنسوؤں سے سجی سرخ آنکھوں نے اسے سچ میں اس کا دیوانہ بنا دیا تھا اس کا

دل چاہا کے سارے فیصلے سمیٹ کر وہ اسے اپنی پناہ میں قید کر لے

لیکن یہ وقت سہی نہیں تھا وہ پہلے اس پر ٹھیک سے اپنی محبت تو ظاہر کر لے

میں نے کچھ کہا ہے تم سے اٹھو اور جا کر یہ لباس چینج کرو بہت برا لگ رہا ہے

تمہارے جسم پر کسی اور کے نام کا لباس میرا دل چاہتا ہے آگ لگا دوں لیکن

آگ لگانے کے لیے پہلے اسے تمہارے جسم سے الگ کرنا ہو گا اب یہ کام میں

خود کروں یا تم کرو گی اس کا فیصلہ تمہیں کرنا ہے وہ گہری نگاہ اس پر جمائے

ہوئے بولا تھا ۔

جب کہ اس کی بات کا مفہوم سمجھ کر وہ لمحے میں صوفے سے اٹھ بیٹھی تھی

کون سے کپڑے پہنوں اس نے تھوڑی دیر کے بعد اپنی مشکل اس پر ظاہر کی

تو وہ ہاں میں سر ہلاتا اپنی شرٹ اور ٹراؤزر نکال کر اس کے حوالے کرنے لگا

شرٹ اور ٹراوزر کی لمبائی اتنی تھی کہ اس میں اس کا چھوٹا سا وجود کیا غضب

ڈھائے گا یہ جاننے کے لیے وہ خود بھی بے قرار ہو گیا تھا

لیکن اس نے آگے سے بالکل بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا بلکہ فوراً اسے واش

روم کے اندر جاتی وہاں پر چینج کرنے لگی جب کہ وہ اس کے باہر آنے کا بے

تابی سے انتظار کر رہا تھا

اس کی نگاہ بے تابی سے اسے اپنے لباس میں دیکھنے کا انتظار کر رہی تھی

OOOOOO

بیٹا پلیز رونا بند کرو میں جانتی ہوں تمہیں تمہارے بابا کے رویے سے تکلیف

ہوئی ہے وہ ایسے ہی ہیں کب کہاں کس بات پر غصہ آجائے کچھ پتہ نہیں چلتا

تم ان کی باتوں کو دل پر مت لیا کرو آہستہ آہستہ تم بھی سمجھ جاؤ گی گھر میں

کوئی بھی ان کے سامنے آواز نہیں اٹھاتا ہے بس کارب ہی ہے جو ان کا لاڈلا

ہے اپنی ضد منا لیتا ہے ورنہ ان کے سامنے کسی کی اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ سر

اٹھا کر بھی بات کر سکے کہنے کو میری شادی کو 32 سال ہو گئے ہیں لیکن پھر

بھی ان کے سامنے سر اٹھا کر بات کرنے کی ہمت مجھ میں نہیں ہے میں نہیں

جانتی کہ تمہاری شادی کن حالات میں ہوئی ہے یا کارب سے تمہارے کس

طرح کے تعلقات تھے

لیکن جتنا مجھے پتہ چلا ہے مجھے افسوس ہوا ہے کہ تم اس کی محبت نہیں بلکہ

۔ صرف ضد بن کر اس خاندان کی بہو بنی ہو

یقین نہیں آتا کہ میرا بیٹا اتنا گر سکتا ہے کہ صرف اپنی ضد پوری کرنے کی

خاطر وہ ایک لڑکی کی زندگی برباد کر سکتا ہے تمہیں یہاں دیکھ کر مجھے جتنی

زیادہ خوشی ہوئی تھی اب اتنا ہی تمہاری قسمت پر رونا آتا ہے۔یہ حویلی والے

بہت ظالم ہے میری جان میں نے اس حویلی میں بتیس سالہ گزارے ہیں اپنی

ہی آواز سننے کے لئے میرے کان ترس گئے ہیں

میں نہیں جانتی میں اس خاندان میں کیا بن کر آئی تھی لیکن مجھے شاہ صاحب

کی پسند کا لقب ملا تھا۔سب نے کہا تھا کہ میں من چاہی بیوی ہوں لیکن مجھے

من چاہی ہونے کا احساس کبھی بھی نہیں کروایا گیا

عجیب بات ہے نا وہ مجھے اپنی پسند سے اس گھر میں لے کر آئے سارے

خاندان میں کہہ دیا گیا کہ میں ان کی من پسند بیوی ہوں

۔ ان کی محبت ہوں لیکن مجھے کبھی بھی محبت کا احساس نہیں ملا

وہ جو کبھی کبھار مجھ سے نرمی سے بات کر لیتے تھے وہ بھی آہستہ آہستہ ختم ہو

گیا جاگیر دار تھے نہ عورتوں کو سر پر نہیں چھڑتے ہر چیز کی ایک اوقات ہوتی

ہے اور ہم عورتوں کو یہاں اوقات میں رکھا جاتا ہے

۔ہاں شادی کے بعد پہلی اولاد کا رب تھا

جو ان کے لیے بے حد اہم تھا وہ اس سے بہت محبت کرتے تھے وہ ان کا بیٹا تھا

جس کے لیے وہ کچھ بھی کرنے کے لئے تیار تھے

جب میں دوسری بار ماں بننے والی تھی تب ان کی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا ہو

لیکن وہ شاید بیٹی کا باپ بننا ہی نہیں چاہتے تھے

۔ اور میں نے انھیں بیٹی دی تھی اور شاید اسی دن میں ان کی محبت نہیں رہی

ان کا نرم لہجہ جو کبھی کبھار میرے لیے وہ ظاہر کرتے وہ بھی ختم ہو گیا شاید وہ

۔ مجھ سے بیٹی نہیں چاہتے تھے

ایسا لگتا ہے جیسے اپنی بیٹی کو میں نے اکیلے پالا ہے بالکل تنہا اس کے باپ نے

کبھی بھی اس کی پرورش میں اپنا حصہ نہیں دیا

ان کے لئے میری بیٹی کا وجود کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا انہوں نے اسے کبھی

بھی اپنی محبت نہیں دی

اور ہمیشہ کے لئے خود سے بھی دور کر دیا تھا اپنے ہی بھائی کی شادی میں وہ

صرف نکاح والے دن شامل ہوئی کیونکہ انہیں پسند نہیں کہ ان کی بیٹی

سسرال سے زیادہ مائیکے آئے اس کی شادی کو دس مہینے ہو چکے ہیں اور ان

دس مہینوں میں وہ صرف دو بار ہی گھر واپس آئی ہے

ان کے لیے تو شاید کارب ہی سب کچھ ہے لیکن وہ میری بیٹی ہے میرے وجود

کا حصہ ہے میں اسے بھولا نہیں سکتی

تم سوچ رہی ہو گی کہ میں یہ سب کچھ تمہیں کیوں بتا رہی ہو کیوں کہ مجھے تم

سے امید ہے

کارب کی ہر ضد کو پورا کرنا شاہ صاحب اپنا فرض سمجھتے ہیں وہ نہیں دیکھتے اس کی وہ خواہش جائز ہے یا ناجائز ان کے لیے بس کارب کی ہر خواہش کو پورا کرنا ان کا فرض ہے

میں کارب کو کبھی صحیح اور غلط کی پہچان نہیں بتا پائی مجھے کبھی حق ہی نہیں دیا گیا لیکن شاید تم کروا پاؤ تم جب سے اس گھر میں آئی ہوں مجھے لگتا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا سب کچھ بدل جائے گا وہ جو اتنے سالوں سے اس حویلی میں چل رہا ہے سب ختم ہو جائیں گے ۔

غلط کو غلط اور اس صحیح کو صحیح سمجھا جائے گا مجھے یقین ہے کہ تم کا رب کو بدل

دو گی میں نہیں جانتی کہ مجھے ایسا کیوں لگتا ہے جب کہ میں خود بھی جانتی ہوں

کہ تمہیں اس حویلی میں کس لئے لایا گیا ہے لیکن پھر بھی میرا دل کہتا ہے کہ

تم اس حویلی کے اصولوں کو بدل دوں گی

اس حویلی کے مرد جو محبت کے دعویدار ہو کر بھی اپنی عیاشی نہیں چھوڑتے تم

انہیں بدلنے پر مجبور کر دو گی مجھے یقین ہے کہ تم سب کچھ ٹھیک کر دو گی

تم میرے بیٹے کو صحیح رہ دکھاؤ گی

میں اور کچھ نہیں جانتی بس اللہ سے تمہارے لیے دعا کروں گی مجھے ایسا لگتا

ہے جیسے اللہ نے تمہیں اس حویلی میں اور کارب کی زندگی میں بھیجا ہی اسی

مقصد کے لئے ہے

مجھے یقین ہے کہ جلد ہی اس حویلی میں ایک نیا رواج قائم ہو گا۔ عورتوں کو

ان کا مقام دیا جائے گا میری بیٹی بھی اس حویلی میں واپس آئے گی

اور مجھے یقین ہے تم یہ سب کچھ کر لوں گی میں جانتی ہوں میں تم پر بہت بڑی

ذمہ داری ڈال رہی ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ تم یہ سب کچھ کر پاؤ گی اسے

اپنے سینے سے لگائے وہ آہستہ آہستہ بول رہی تھی جب کہ وہ انہیں سنتی بالکل

خاموش تھی کچھ تھا ہی نہیں کہنے کے لئے ۔

○○○○○

وہ اس کی شرٹ ٹروزر پہن کر باہر آئی تو پہلے تو اسے بہت زیادہ ہنسی آئے

کیونکہ وہ اس کے کپڑوں میں بالکل چھوٹی سی معصوم بچی لگ رہی تھی لیکن وہ

بہت کیوٹ لگ رہی تھی اس کے سامنے ہنس کر یا اس کا مذاق اڑا کر وہ اسے

بالکل بھی نروس نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لئے خاموشی سے بیڈ پر لیٹ گیا

اور وہ چپ چاپ آکر صوفے پر بیٹھ گئی۔اس کی نگاہیں بھٹک کر اس کے

نازک سے سراپے کی طرف جارہی تھی تھوڑی دیر پہلے اس بھاری لباس میں

وہ اتنی دلکش لگ رہی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں چبھ رہی تھی

اور اس وقت وہ اس کے لباس میں اس کی خوشبو کے حصار میں پوری طرح

سے قید تھی

وہ خاموشی سے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی جب کہ وہ بیڈ پر لیٹا ٹی وی لگائے

ہوئے تھا

بیگم کیا آج رات آپ صوفے پر بیٹھ کر گزارنا چاہتی ہیں میرا دماغ خراب نہیں ہے تمہیں اس سردی میں وہاں بیٹھوں اور مجھے میری بیوی کو بیمار کرنے کا شوق نہیں ہے تو یہاں آجاؤ فکر مت کرو کچھ نہیں کروں گا تمہارے ساتھ تمہارے ساتھ اپنے رشتے کو میں امریکہ جا کر شروع کروں گا یہاں پر نہیں ہے

اس لئے جو ڈر اپنے دل میں پال کر بیٹھی ہو نا اسے نکال دو

ڈارلنگ میں اتنا اچھا نہیں ہوں کہ وہاں آکر تمہارے ترلے کروں گا اتنی دیر کے بعد بھی جب وہ اس کی بات سن کر نہ اٹھی تو وہ ذرا سختی سے گویا ہوا

مجھے نیند نہیں آرہی وہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں بے حد کم آواز میں بولی تھی

۔

وہ میں دیکھ لیتا ہوں وہ بیڈ سے اٹھتا ہوا اس کے سر پر سوار ہوا اور لمحے میں اس

۔ کا بازو تھام کر اسے اپنی طرف گھسیٹ لیا

اگر تمہیں نیند نہیں آرہی تو بہت اچھا ہے سمجھ گیا میں تم مشرقی لڑکی کھل کر

اپنے جذبات کا اظہار بھی نہیں کر پاتی نہ اٹس اوکے میں تمہارے جذبات کا

احترام کرتا ہوں اگر تم آج رات سے یہ ہمارا ریلیشن شپ شروع کرنا چاہتی ہو

تو مجھے کوئی اعتراض نہیں

۔ اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لئے وہ لمحے میں اس کے لبوں پر جھکا تھا

ایشام کو جیسے سوواٹ کا جھٹکا لگا تھا وہ اسے خود سے دور کرنے کے لئے اس کے

۔ کندھے پر اپنا ہاتھ زور زور سے مارنے لگے وہ تو جیسے مدہوش ہو گیا تھا

اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے وہ اسے اپنے اتنے نزدیک کیے ہوئے تھا کہ اس کے

سینے میں دھڑکتا دل ایشام کو اپنا دل میں محسوس ہو رہا تھا وہ بے باکی سے اپنا

ہاتھ اسکی کمر میں ڈالے اسے بے حد نزدیک کئے ہوئے تھا اس کے لبوں کو قید

کئے وہ جیسے آج ہر حد پار کرنا چاہتا تھا اسے کوئی مطلب نہیں تھا کہ اس کی

باہوں میں موجود لڑکی آنسو بہاتی بے بسی کی آخری انتہا پر ہے وہ تو بس اسے

چھونا چاہتا تھا اسے حاصل کرنا چاہتا تھا اس میں کھو جانا چاہتا تھا وہ محبت تھی

۔ کوئی غیر نہیں تھا

لیکن اس کا رونا مزحمت کرنا اسے بدمزہ کر گیا تھا وہ ایک جھٹکے میں اسے خود

۔ سے دور کرتا بیڈ پر پھینک چکا تھا

اگر تم نہیں چاہتی کہ آج کی یہ رات میں تمہارے ساتھ بے حد حسین بنا

دوں تو سو جاو ورنہ آج کی رات اپنے جذبات پر قابو کرنا میرے بس سے باہر

ہے اور میرے جذبات کو برداشت کرنا تمہارے بس سے باہر۔اس کا لہجہ

دھمکی آمیز تھا جبکہ ایشام اس سے دور ہوتی گہری گہری سانسیں لیتی اپنے آنسو

صاف کرتی وہ بستر پر لیٹ کر بینکٹ کے اندر بھی بری طرح سے کانپ رہی

تھی

اس کے کانپتے وجود کو دیکھ کر ایک پل کے لئے اسے اس پر ترس آیا تھا کیا وہ

اس کی شدتوں کو ساری زندگی برداشت کر پائے گی

کیا وہ سمجھ پائے گی اس کے جذبات کو وہ جاگیر داروں میں ذرا الگ تھا محبت

میں کھڑا سچا

••••••

آج ان کی فلائٹ تھی اور وہ نہیں آیا تھا۔شاید وہ اس زندگی میں اتنی اہمیت

رکھتی ہی نہیں تھی کہ وہ اسے اپنے ساتھ کہیں پر بھی لے کر جاتا وہ بھی پچھلے

۔ کچھ دنوں سے پر سکون تھی نہ تو وہ آیا تھا اور نہ ہی اس کی کوئی خبر تھی

اماں تو بہت زیادہ پریشان تھی جو اس سے بہت ساری امیدیں لگائے ہوئے

تھی انھوں نے کہا تھا کہ انہیں یقین نہیں کہ وہ کارب کو بدلے گی لیکن وہ یہ

کیسے کر سکتی تھی

کیونکہ وہ اس رشتے کو بھی صرف اپنے مطلب کے لئے استعمال کر رہا تھا وہ

کبھی نہیں بدل سکتا تھا یہ صرف اس کی ماں کے ایک غلط فہمی تھی جو وہ دور

نہیں کر پائی تھی وہ ان کی امید نہیں توڑ پائی تھی

اس کا دل چاہا کہ وہ صاف صاف بتا دے کہ وہ صرف اسے اپنا دل بھرنے تک

کی لمٹ دیئے ہوئے ہے جس دن وہ اس سے اکتا گیا دو لفظ طلاق کے بول کر

اسے فارغ کر دے گا وہ کہاں اسے بدل سکتی تھی کہاں تھی اس کی اتنی اوقات

کے وہ اسے بدل لیتی اچانک اس کے کمرے کا دروازہ کھلا اسے اپنے سامنے پا

کر وہ حیران رہ گئی

اس کا یوں اچانک آنا غیر متوقع تھا وہ ایک دم فریش چہرے پر مسکراہٹ

سجائے آکر اس کے ساتھ بیڈ پر دراز ہو گیا اس کے چہرے سے کہیں سے نہیں

لگ رہا تھا کہ اس نے پچھلے ایک ہفتے میں اسے یاد کرنے کی غلطی بھی کی ہے یا

یہ بھی سوچا ہے کہ ایک لڑکی اس کے نکاح میں اس کے گھر میں بیٹھی ہوئی

ہے ۔

یہ کیا حالت بنا کر رکھی ہے اٹھو جا کر تیار ہو جاو آدھا گھنٹہ رہتا ہے فلائٹ میں

۔ وہ ذرا سختی سے کہتا شرٹ کو اتار کر وہی بیڈ پر پھینکتا بولا

حورالعین بنا کچھ بولے شرٹ کو اٹھاتی اندر رکھنے لگی تھی کہ نظر اس کے

شرٹ پر لگی لپ اسٹک کے نشان پر گئی اس کے ہاتھ کانپ کر رہ گئے

اسے اس کی یاد آتی بھی تو کیسے وہ تو یہ ایک ہفتہ کسی اور کے ساتھ رنگین کر کے

آیا تھا اس کے اندر کچھ ٹوٹا اس کی ماں اس سے بہت زیادہ امیدیں لگا رہی تھی

کیا وہ ان کی امیدوں پر پورا اتر پائے گی

اس کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو بہنے لگے تھے ہاتھ میں پکڑی اس کی

شرٹ پر لگے لپ اسٹک کے سرخ نشان کو دیکھتی وہ جیسے اندر تک ٹوٹ چکی

تھی جب وہ باتھ روم سے فریش ہو کر نکلا اس کے ہاتھ میں اپنی شرٹ دیکھ کر

پہلے تو وہ خود حیران ہوا پھر چہرے پر دلکش مسکراہٹ آ گئی

میری شادی کی خبر سن کر میری ایکس کو بہت بڑا دھچکا لگا ہے خیر دھچکا تو بہت

سارے لوگوں کو لگا ہے لیکن پھر بھی میں نے منا لیا اسے میں نے اس کو بتا دیا

کہ صرف چند دن کی بات ہے اس کے بعد تم آزاد اس کے ہاتھ سے شرٹ لیتا

۔ وہ اس کا گولا بنا کر بیڈ پر پھینک چکا تھا

یہاں بیٹھ کر آنسو بہانے سے بہتر ہے کہ جا کر تیار ہو جاو میں صفائیاں دے کر

تمہارے آنسو صاف کرنے سے قاصر ہوں ہاں پچھلے ایک ہفتے سے لڑکیوں

کے ساتھ ہی تھا

ایک ہی شکل کے ساتھ بور ہو جاتا ہوں اسی لیے ریفریشمنٹ کے لیے گیا تھا یہ

آنسو بہا کر کوئی فائدہ نہیں تمہاری اوقات صرف وہاں تک ہے وہ بستر کی

۔ طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے عرش سے فرش پر لے آیا تھا

اور اس کے بعد اس میں اتنی ہمت بھی نہ ہوئی تھی کہ وہ نگاہ اٹھا کر اسے دیکھ

پاتی

اس کے ہاتھ کے دو تھپڑ کھا کر کتنی بے عزتی کروائی تھی اس نے اپنی اور جب

سے اس کے ساتھ اس کا نکاح ہوا تھا وہ اپنی زبان سے ایک لفظ بھی نہیں بول

رہی تھی ۔

بولتی بھی کیسے اس نے اس کی ساری اکڑ نکال جو دی تھی

•••••••

رات نہ جانے کون سا پہر تھا۔جب وہ اس کے وجود کو نظر انداز کر کر تھک گیا

وہ کب سے اپنی نظروں کو ٹی وی پر مرکوز کیے ہوئے تھا لیکن آخر کتنی دیر

تک وہ اسے نظرانداز کر سکتا تھا۔اس کے پہلو میں کی چاہت تھی اس کی محبت

تھی

جس کے لیے وہ اس وقت ہر فاصلہ مٹادینا چاہتا تھا وہ اسے اپنی باہوں میں قید

کر کے اس کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہتا تھا اپنا دل کھول کر اس

کے قدموں میں رکھنا چاہتا تھا۔ہر تھوڑی دیر کے بعد نگاہ اس کی جانب اٹھی

۔۔تو دل اتھل پتھل ہو جاتا

وہ جانتا تھا کہ وہ بستر کے اندر جاگ رہی ہے اس کا دل مچل مچل کر اس کی

قربت پانے کو بے تاب ہو رہا تھا لیکن اپنے جذبات پر کنٹرول کرتے ہوئے وہ

اس سے ذرا فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا

دل چاہا اسے اپنے بازوؤں میں قید کر کے اپنی تمام تر شدت اس کے نازک

وجود پر نچھاور کر دے کتنی عزیز ہو گئی تھی وہ اسے ایک ہی نظر میں

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ جس لڑکی کو پھوپو اس کے لئے پسند کریں گی

جس بیٹی کا ہاتھ وہ کے ہاتھ میں دینے کا وعدہ کریں گی اسے اسی لڑکی سے محبت

ہو جائے کل تک تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ جس لڑکی سے وہ

دوسری شادی کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے وہی اس کی پہلی بیوی بن کر اس کی

پناہوں میں آئے گی

اس وقت اپنے آپ کو کنٹرول کرنا ہے اسے دنیا کا سب سے مشکل ترین کام

لگ رہا تھا یہ نہیں تھا کہ وہ اس کی زندگی میں آنے والی پہلی لڑکی تھی ہزاروں

لڑکیاں ایسی تھی جو اپنا دل ہاتھوں میں لئے اس کے آگے پیچھے گھومتی تھی

لیکن اس نے کبھی نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھا

اسے عورت کے وجود میں کبھی کوئی دلچسپی رہی نہیں تھی شاید وجہ یہ تھی کہ

وہ بچپن سے ہی جانتا تھا کہ وہ کسی کے ساتھ منسوب ہے اس نے کبھی بھی

اپنے پھوپھو کی بیٹی کے ساتھ بے وفائی کرنے کے بارے میں نہیں سوچا تھا یہ

سوچ تو اس کے دماغ میں تبھی آئی تھی جب اس نے ایشام جہانگیر کو پہلی بار

دیکھا تھا وہ پہلی نظر میں اس کے دل کے تخت پر اس انداز میں براجمان ہوئی

تھی کہ وہ دنیا جہان بلائے بیٹھا تھا ۔

اس کا دل اس کے نام کی طلب کرنا لگا تھا۔ اور اس وقت وہ اپنے دل کے تمام

ترجذبات اس کے سامنے ظاہر کر دینا چاہتا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ اب تک تو

اس لڑکی نے اس کے ساتھ کو قبول ہی نہ کیا تھا

اپنے ڈر اپنے خوف کی وجہ سے وہ اس پر اپنا غصہ تک ظاہر نہیں کر پا رہی تھی

وہ بہت ڈرپوک سی معصوم سی لڑکی تھی اس کے ساتھ کیا ہو گیا تھا جان کر

رونے والی نہ کہ مقابلہ کرنے والی اسے ترس آیا تھا جہانگیر نے اپنی بیٹی کو کتنا

بزدل بنایا ہوا تھا

اس کی پھوپو بھی تو ایسی ہی تھی انتہائی بزدل نہ کبھی بھائی کے سامنے آواز اٹھا

پائی نہ کبھی شوہر کے سامنے ڈٹ کر مقابلہ کر پائی بہت کچھ سہا تھا انہوں نے

بھی اپنی زندگی میں لیکن وہ ایشام کو ایسا نہیں رہنے دے گا وہ اسے بہادر بنائے

گا اسے اپنی محبت کا تحفظ دے گا

وہ اپنے خاندان کے باقی جاگیرداروں کی طرح اسے ایک کونے میں نہیں

پھینکے گا بلکہ اسے اپنے دل کی دنیا کی ملکہ بنائے گا وہ اسے دیکھتے ہوئے مسلسل

اس کے بارے میں سوچ رہا تھا ۔

اس کی سوچ بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیرنے ہوئے تھی

•••••••

پندرہ دن ہیں تمہارے پاس ان پندرہ دنوں میں تم اسے اپنا بنا سکتی ہو مجھے

یقین ہے کہ ان پندرہ دنوں میں تم اسے اپنی طرف مائل کر لوں گی وہ دل کا

برا نہیں ہے

اگراس کا مقصد صرف تمہیں حاصل کرنا ہوتا تو وہ تم سے نکاح کیوں کرتا

جاگیر دار ہے اپنا حکم کسی طرح سے بھی چلا سکتا تھا لیکن اس نے تم سے نکاح

کیا تمہیں اپنے گھر میں لایا وہ تمہیں اپنی زندگی میں شامل کر چکا ہے

یہ ہی بہت بڑی بات ہے کہ اس نے تم سے نکاح کیا ہے تمہیں کیا لگتا ہے اس

کے لیے اپنی ہوس مٹانا مشکل تھا بالکل بھی نہیں وہ جو چاہے کر سکتا تھا تمہیں

کسی بھی طرح سے اٹھا کر اپنا مطلب پورا کر کے تمہیں کہیں پر بھی پھینک

سکتا تھا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا اس نے تم سے نکاح کیا تمہیں عزت سے

اس خاندان میں بیاہ کر لایا

تو اسی بات سے اندازہ لگا لو کہ تم اس کی زندگی میں اپنی اہمیت کس طرح سے

بنا سکتی ہو مجھے یقین ہے کہ وہ تمہاری طرف اس طرح سے مائل ہو گا کہ چاہ کر

بھی کبھی تمہیں چھوڑ نہیں پائے گا

بس تم کوشش تو کرو اسے اپنی طرف کرنے کے پورا یقین ہے مجھے تم اس

خاندان کے رسم و رواج بدل دو گی تم یہاں برسوں سے چلی آئی روایات کو

ختم کر دوں گی بس تم ہمت نہیں ہارنا مجھے یقین ہے میری بچی تم سب کچھ

ٹھیک کر دوں گی ۔

وہ اسے رخصت کرتے ہوئے اپنے ساتھ لگائے نہ جانے کتنی دیر باتیں کرتی

رہی جبکہ کارب نے تو کبھی اپنی ماں سے اتنے وقت بات نہیں کی تھی وہ تو

باپ کے گلے لگ کر ماں کو خدا حافظ کہتا گاڑی میں آ بیٹھا تھا اس نے تو کبھی

۔ اپنی ماں سے جھک کر پیار بھی نہیں لیا تھا

۔ کہاں ان کے ساتھ کھڑے ہو کر اتنا سارا وقت بات کرنا

میں اپنی پوری کوشش کروں گی امی جان جتنا مجھ سے ہو سکا میں آپ کی

امیدوں پر پورا اترنے کی کوشش کروں گی لیکن پلیز مجھ سے زیادہ امید مت

۔ باندھیں میں اتنی بھی باا ثر نہیں ہوں

میں جانتی ہوں کہ میں کارب کی صرف چند دن کی بیوی ہوں اور پھر مجھے چلے

جانا ہے لیکن آپ کی امیدیں مجھے شرمندہ کرتی ہیں بس میرے لیے دعا

کریں کہ جو آپ چاہتی ہیں وہ ہو جائے خود مجھے کارب شاہ کی محبت کی تمنا

نہیں ہے میں بس طلاق نہیں چاہتی طلاق لے کر

یہاں سے نہیں جانا چاہت بس اسی لئے میں اپنی پوری کوشش کروں گی

وہ ان کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے میں سمجھانے والے انداز میں بولی اور

تیزی سے قدم گاڑی کی جانب بڑھا دیئے

دل میں عجیب قسم کا طوفان اٹھ رہا تھا وہ کیا کر سکتی تھی وہ نہ تو اس کی من چاہی

تھی اور نہ ہی اس کا شوہر اس پر مر مٹنے والا وہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ

کارب شاہ کی زندگی میں کتنے دنوں کی مہمان ہے

••••••

اس کی آنکھ اذانوں کی آواز کے ساتھ کھلی تھی لیکن خود کو اس کے حصار میں پا

کر وہ کانپ کر رہے گی وہ اسے اتنی شدت سے خود میں قید کئے ہوئے تھا جیسے

وہ دوسری سانس نہیں لے پائے گی اسے پوری طرح اپنی باہوں میں قید کیے

اس کی گردن میں منہ چھپائے ہوئے تھا

ایشام کو سانس لینے میں دشواری پیش آئی۔اسے لگ رہا تھا جیسے اگر وہ اس کی

پناہوں میں قید رہی تو وہ دوسری سانس بھی نہیں لے پائے گی۔اس کے ہاتھ

۔پیر کانپنے لگے تھے

اسے احساس بھی نہ ہوا تھا کہ کب اس کے ہاتھ کے ساتھ ساتھ اس کا پورا

بدن بھی کانپنے لگا

۔ اس کے کانپنے کو محسوس کرتے ہوئے ہی شاید اس کی آنکھ کھلی تھی

کیوں کانپ رہی ہو تم کیا تمہیں سردی لگ رہی ہے طبیعت تو ٹھیک ہے

تمہاری وہ اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھتا پھر اٹھ بیٹھا جب نظر اس کے لبوں پر

پڑی رات شاید وہ اس کے ہونٹوں پر ظلم کر گیا تھا

چھ چھوڑو مجھے۔۔۔۔اسے خود سے پیچھے دھکیل وہ غرا کر بولی تھی لیکن آواز

جیسے حلق میں ہی دب گئی

میں کہتی ہو۔۔۔۔۔۔ہوں۔۔۔۔ چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔مجھے۔۔ کمزور مت

۔۔۔ سمجھنا۔۔۔ میرے بابا۔۔۔مجھے یہاں۔۔۔ نہیں رہنے۔۔۔۔دیں گے

وہ۔۔۔مجھے لینے۔۔کے لیے آئیں گے۔۔۔وہ تمہاری پولیس میں

کمپلین۔۔۔۔ کریں گے۔۔۔ تم جیل جاؤ گے تم اس طرح۔۔۔ میرے

ساتھ زبردستی۔۔۔۔ نہیں کر سکتے۔۔۔ تم مجھے۔۔۔ وہ اس کے سینے پر

مسلسل مکے برساتے بولے جا رہی تھی جب کہ وہ مسکراتے ہوئے اس کے

نازک ہاتھوں کے مار کھا کر خوش ہو رہا تھا

ہائے جانو تم بولتی بھی ہو تم کتنا پیارا بولتی ہوں دل خوش کر دیا تم نے وہ لمحے

میں اسے اپنے قریب کھینچتا بیڈ پر گراتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے لبوں

میں قید کر چکا تھا ۔

اپنے بھاری جسم کا بوجھ اس پر منتقل کرتے ہوئے وہ جیسے اسے پوری طرح

سے اپنے حصار میں قید کر چکا تھا وہ جو اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے اپنے لئے

مقابلہ کرنے کی ہمت پیدا کر پائی تھک اس کے بازوؤں میں قید ہو کر رہ گئی

جبکہ وہ شخص جیسے بھول ہی گیا تھا کہ اسے چھوڑنا بھی ہے سانس لینے کی

اجازت دینی ہے اسے مارنا نہیں ہے

پتا نہیں شاید وہ اسے تڑپا تڑپا کر مارنا چاہتا تھا جو بھی تھا اس وقت ایشام کو لگا کہ

وہ اپنی آخری سانسیں لے رہی ہے ۔

اس نے بہت مشکل سے خود کو اس سے آزاد کرنے کے لئے تیار سے کیا تھا

۔ ورنہ اس کا پھڑ پھڑاتا وجود مدہوش کر رہا تھا

کیا یاد کرو گی جاؤ آزاد کیا جاؤ فریش ہو جاؤ تب تک میں اپنے دل کو سمجھاتا ہوں

کہ ابھی تم چھوٹی کاکی ہو۔مجھے خود پر کنٹرول کرنا ہے لیکن میں تمہیں پہلے بتا

رہا ہوں کہ میں تمہیں صرف تین دن کا وقت دے رہا ہوں جب تک ہم

ہمارے گھر پہنچتے ہیں اور اس کے بعد تم مجھے میری باہوں میں چاہیے

اپنے آپ کو اس چیز کے لیے تیار کرو اور اپنے دماغ میں یہ بات بٹھا لوں کے

اب تم چھوٹی بچی نہیں بلکہ ذلاور کی بیوی ہوں

اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے وہ فوراً ہی جا کر واش روم میں بند ہوئی تھی

۔ اس کا سارا جسم پوری طرح سے کانپ رہا تھا

•••••••

اس کا دل بری طرح سے کانپ رہا تھا وہ اس کے بالکل پاس بیٹھا تھا لیکن وہ اتنا اختیار نہیں رکھتی تھی کہ اپنے ڈر کو ختم کرنے کے لئے اس کا بازو ہی تھام لے

وہ دل میں قرآنی آیتوں کا ورد کرتے ہوئے جہاز کے لینڈ ہونے کا انتظار کرنے لگی

زندگی میں اتناڈر شاید کسی چیز سے نہیں لگا تھا جتنا آج اس جہاز میں بیٹھتے

ہوئے لگا تھا لیکن یہ بات اس نے کارب کو بالکل نہیں بتائی تھی کیونکہ وہ

جانتی تھی کہ وہ یقینا اس کا مذاق اڑائے گا

کیا ہوا ڈر لگ رہا ہے اس کے کانپنے پر وہ اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا ہے

نہ جانے کیوں اس کا ڈرا سے بہت اچھا لگ رہا تھا

تمہیں ہر چیز سے ڈر لگتا ہے میں پاس آتا ہوں تب تمہیں ڈر لگتا ہے میں چھوتا

ہوں تب بھی تمہیں ڈر لگتا ہے اور اب تمہیں جہاز میں بیٹھنے سے بھی ڈر لگتا

ہے مطلب کی کوئی ایسی چیز نہیں جس سے ڈر نہ لگتا ہو اس کی آنکھوں میں نمی

تیر گی

بے وقوف لڑکی تم رو کیوں رہی ہو ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے کہ تم نے یہاں

بیٹھ کر آنسو بہانا شروع کر دیا کیوں رو رہی ہو اس کو دیکھ کر وہ اس کے گرد

بازو پھیلاتے اسے اپنے سینے سے لگاتے بولا یہ عمل بے اختیار ہوا تھا اسے

بالکل بھی احساس نہ ہوا کہ کب وہ اسے اپنے سینے سے لگا چکا ہے جب کہ وہ

اس کے سینے سے لگتے ہی وہ جیسے اس کے دل کے قریب ہو کر اس کے سینے

میں چھپ جانا چاہتی تھی

مجھے انچائی سے بہت ڈر لگتا ہے کارب پلیز مجھے تھوڑی دیر اپنے پاس رہنے

دیں اس نے بہت مشکل سے کہتے ہوئے اس کے گریبان کو اپنے ہاتھ میں

پکڑا تھا اس فیلنگ کو محسوس کرتے کارب پہلے ہی اسے خود سے الگ کرنا چاہتا

تھا لیکن اس کی آنکھوں میں تیرتی نمی دیکھتا وہ ایسا نہیں کر پایا ۔

بے وقوف لڑکی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں نا تمہارے ساتھ اور

اونچائی سے بھلا کیا ڈرنا

اونچائی میں سانس لینے کا مطلب ہوتا ہے ہواؤں سے باتیں کرنا دیکھو اس

طرف سے جہاز کے نیچے دیکھو دور وہ حسین منظر

وہ دیکھو کتنا خوبصورت لگتا ہے ہر چیز ایسا لگتا ہے جیسے دنیا ہمارے قدموں کے نیچے ہے وہ اسے زبردستی اس کا رخ باہر کی طرف کرتے ہوئے کہنے لگا کہ اس کا مقصد اسے ڈرانا نہیں تھا بلکہ وہ اس کے اندر تھوڑی سی ہمت پیدا کرنا چاہتا تھا

نہیں پلیز مجھے کچھ نہیں دیکھنا پلیز مجھے یہی رہنے دیں میں ٹھیک ہوں میں وعدہ کرتی ہوں میں آپ کو تنگ نہیں کروں گی پلیز مجھے خود سے الگ مت کیجئے گا

وہ مزید ڈرتے ہوئے بولی تو کارب نے اسے تنگ نہ کیا بلکہ اس کا سر اپنے سینے

پر رکھے اس کے گرد بازو پھیلائے رکھے تھوڑی دیر کے بعد جیسے وہ دنیا جہان

سے غافل ہو چکی تھی اس نے غور کیا تو وہ ڈرتے ڈرتے ہی سو گئی تھی

اس کے اس طرح سے سونے پر وہ مسکرا دیا کتنی ڈرپوک لڑکی تھی یہ اس بات

کا احساس اسے آج ہوا تھا اس دن تو ہمت دکھا رہی تھی جب اس کے منہ پر

طمانچہ مارا تھا

اور آج جیسے اس کی پناہ میں دنیا جہان سے بیگانہ ہو گئی تھی اس نے اپنے ہاتھ

سے اس کے چہرے کو چھوا تو بے اختیار ہی انگلی اس کے لبوں کی جانب چلی گئی

انہی لبوں نے اسے پہلی دفعہ دیوانہ کیا تھا کہ اس کے حصول کے لیے کسی بھی

حد تک جانے کو تیار ہو گیا اس کے لبوں کو اپنی انگلیوں کی پوروں پر محسوس

کرتے ہوئے وہ بے اختیار ان پر جھکا اور نرمی سے چھوتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا

۔

اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس کے ساتھ گزرا وقت حسین تھا

OOOOO

اپنے پہلو میں اسے نہ پاکراس کی آنکھ کھلی تھی دروازہ اس نے اچھی طرح

لاک کیا تھا چابی بھی اس کے پاس تھی وہ اسے چھوڑ کر جا نہیں سکتی تھی تو وہ

اچانک صبح سویرے کہاں غائب ہو گئی تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا

اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے نکل کر اسے تلاش کرتا اس کو واش روم میں

۔ پانی گرنے کی آواز آئی اس کی جان میں جان آئی تھی

وہ واش روم میں تھی وہ انتہا کی ڈرپوک لڑکی وہ اسے چھوڑ کر جا نہیں سکتی تھی

لیکن پھر بھی یہ ڈر

نجانے کب کیسے اس نے اس کے اندر جگہ بنائی تھی کیا وہ اسے چھوڑ کر جا سکتی

تھی ان دونوں کا ساتھ صرف چند گھنٹوں کا تھا تو کیا اس کے لئے ان چند

گھنٹوں میں اتنی اہم ہو گئی تھی کہ وہ اس کے چھوڑ کر جانے کے خیال سے

خوفزدہ ہونے لگا تھا

اس نے کب کس رشتے کو اہمیت دی تھی نہ تو اس کے نزدیک اس کے باپ

سے اسکا رشتہ اس کے لئے اہمیت رکھتا تھا اور نہ ہی سوتیلی ماں اس کے لئے اہم

تھی اس کے لئے تو کوئی رشتہ اہمیت نہیں رکھتا تھا تو پھر یہ جو چند گھنٹے پہلے اس

کے ساتھ جوڑا رشتہ تھا وہ اتنا اہم کیسے ہو گیا تھا وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا

وہ اسے بے حساب چاہنے لگا تھا اتنے کم وقت میں وہ اس کے لیے اتنی خاص ہو

گئی تھی

وہ بے چینی سے وہی بیٹھا اس کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگا اتنا وقت لگتا ہے

نہانے میں اس نے مٹھی بھیج کر سوچا تھا اور پھر زیادہ دیر سوچنے میں وقت

برباد نہیں کیا بلکہ اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے جلدی سے دروازہ کھٹکھٹایا تھا

اچانک واش روم کا دروازہ کھٹکھٹانے پر وہ اندر اچھل کر رہ گئی

تم کیا ایک سال کے بعد نہارہی ہو جو اتنے گھنٹے لگ رہے ہیں نہا کر مم جلدی

باہر نکلو ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے وہ بے حد غصہ سے بولا تھا جب کہ وہ جو ابھی ابھی

آ کر نہانے لگی تھی اس کی گرجدار آواز پر گھبرا کر رہ گئی

کیا اس نے اندر اتنا زیادہ وقت لگا دیا تھا وہ خود سے سوال کرنے لگی اسے تو ابھی

اندر آئے ہوئے بمشکل تین سے چار منٹ ہی ہوئے تھے تو وہ یوں باہر چلا

کیوں رہا تھا

وہ تو سو رہا تھا نہ تو اچانک ناشتہ کیسے آ گیا وہ حیران پریشان سوچ کر رہ گئی جب

کہ وہ کمرے میں موجود فون پر ناشتہ آرڈر بھی کر چکا تھا جب کہ نظر واش

روم کے دروازے پر ٹکی ہوئی تھی وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا اس کی آنکھیں اسے

دیکھنے کے لئے بے چین تھے

اور اس نے بھی زیادہ بے چین نہیں رہنے دیا تھا وہ جلدی سے کپڑے پہن کر

باہر آگئی تھی اس نے ابھی تک رات کے اسی کے کپڑے پہنے ہوئے تھے

کیونکہ دلہن کا جو لباس وہ اپنے ساتھ لائی تھی وہ تو کہیں غائب ہی ہو گیا تھا

اتنے گھنٹے لگا دیئے نہانے میں اتنا وقت لگتا ہے کیا بیٹھو یہاں ناشتہ آرہا ہے وہ

بے حد غصے سے اس کا بازو تھام کر اسے صوفے پر بٹھاتے ہوئے بولا ناشتہ

ابھی آیا نہیں تھا بلکہ آرہا تھا تو ٹھنڈا کیسے ہو رہا تھا وہ چُپ ہو گئی غصہ تو بہت آیا

لیکن کچھ کہنے کی ہمت نہ تو پہلے تھی اور نہ ہی کل رات اس کی بے باک

حرکتوں کے بعد اس میں باقی بچی تھیں

جب کہ وہ اس کے سامنے بیٹھا مسلسل نظر اس کے ہونٹوں پر ٹکائے ہوئے

تھا جہاں پر وہ کل رات اپنی شدت کا ایک چھوٹا سا نشان چھوڑ چکا تھا

•••••••

انہیں ہوٹل پہنچتے پہنچتے رات کے گیارہ بج چکے تھے یہ ایک بہت مشہور ہوٹل

تھا جہاں ان کے کمرے بک کیا گیا تھا ہنیمون سویٹ ایک نئے شادی شدہ

جوڑے کے لئے ہر طرح کی آرائش یہاں پر موجود تھی

تم انجوائے کرو میں فریش ہو کر تھوڑی دیر آرام کروں گا بلکہ ایسا کرو کہ تم

فریش ہو جاؤ مجھے ذرا ایک دوست سے رابطہ کرنا ہے وہ بس اتنا کہہ کر کمرے

سے باہر نکل گیا یقیناً اس کا دوست وہی لڑکی ہو گئی جس کی لپ اسٹک کے

نشان آتے ہوئے اس کی شرٹ پر تھے

۔ وہ فریش ہو کر آرام کرنے کے لئے بیڈ پر لیٹ گئی

لیکن زیادہ دیر لیٹ نہیں پائی تھی اس نے سوچا تھا کہ وہ نماز ادا نہیں کرے گی

کیونکہ مغرب تو قضا ہو چکی تھی جبکہ اس وقت اسے اتنی سخت نیند آرہی تھی

کہ عشاء پڑھنے کی ہمت محسوس نہیں کر پا رہی تھی لیکن پھر اٹھ کھڑی ہوئی

آخر اسے نماز پڑھے بنا سکون بھی نہیں آتا تھا

اور پھر جب تک اپنے دل کی ساری باتیں اللہ کے حضور نہ کرتی تب تک اسے

سکون بھی تو نہیں ملتا تھا

•••••

رات بھی اس نے ٹھیک سے کھانا نہیں کھایا تھا

لیکن ذلاور شاہ کے حساب سے اب تک سوگ ختم ہو جانا چاہیے اسے یہ سب

کچھ اپنی قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کر لینا چاہیے اس کا تو یہی کہنا تھا کہ غلطی

جہانگیر شاہ کی اپنی ہے جس نے اپنی بیٹی کو اس کے بارے میں بتانے کے

بجائے اس کی شادی کسی اور سے کرنے کی کوشش کی

یہ سب کچھ جہانگیر شاہ کی وجہ سے ہوا تھا اگر وہ یہ سب اتنی جلد بازی میں نہ

کرتا تو یقیناوہ اتنی جلدی شادی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا ابھی عمر ہی کیا تھی

اس کی صرف 18 سال یقیناوہ ابھی اپنی پڑھائی مکمل کر رہی تھی اور وہ

جہانگیر شاہ اسے کسی اور کے نکاح میں دے رہا تھا یہ بات وہ کیسے برداشت

کرتا

کل رات جو کچھ بھی ہوا تھا وہ جہانگیر شاہ کی غلطی کی وجہ سے ہوا تھا اس کا

ارادہ بہت دھوم دھام سے اس کے گھر بارات لے کر آنے کا تھا وہ تقریبا دو

سال تک شادی کا ارادہ نہیں رکھتا تھا

لیکن جہانگیر اسے اس سے چھپا کر رکھنا چاہتا تھا اور یہ بات وہ برداشت نہیں

کر سکتا اسی لئے اسے اپنا بنانے میں اسنے زیادہ وقت نہیں لگایا تھا وہ کسی کو بھی

اپنے اور اس لڑکی کے بیچ میں آنے کی اجازت نہیں دے سکتا تھا ایک تو وجہ یہ

تھی کہ وہ اس کی پھوپو کی بیٹی تھی اس کی بچپن کی منگ تھی

دوسری وہ اس کی محبت تھی اگر وہ اپنی ضد چھوڑ بھی دیتا

جہانگیر شاہ کے بیٹی کو چھوڑ دیتا تب بھی وہ اپنی محبت سے دستبردار نہیں ہو سکتا تھا چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ اس کی محبت تھی اسے اسی کی باہوں میں آنا تھا

اسے اسی کا مقدر بنا تھا وہ اسے کسی بھی قیمت پر چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا یہ فیصلہ تو اس نے کالج میں اسے دیکھتے ہی کر لیا تھا اس کی بڑی بڑی آنکھیں خوبصورت ہونٹ لمبے سیاہ بال اسے پہلے ہی نظر میں اس کا دیوانہ بنا گئے تھے

ٹھیک سے کھانا کھاؤ اس نے ذرہ سختی سے کہا کہ جو بالکل کسی چڑیا کی طرح ذرا سا کھا رہی تھی

میں ٹھیک سے کھا رہی ہوں اس نے ہمت کر کے بولا تھا لیکن اس کی قسمت

ہی خراب تھی اس کے سامنے اس کی آواز نکلتی ہی نہیں تھی

۔ ٹھیک سے کھاتی تو مجھے یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی

اس کا بازو پکڑتے ہوئے اپنی طرف کھینچتا لمحے میں اسے اپنی گود میں بٹھا چکا

تھا اس حرکت پر وہ گھبرا کر اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ

اسے سختی سے خود میں قید کر چکا تھا

میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے کھلاؤ نگارات کو میں نے کوشش کی تھی لیکن

تمہاری معصوم شکل دیکھ کر مجھے تم پر ترس آگیا لیکن فی الحال مجھے تمہاری

ضرورت ہے

وہ زبردستی اسے اپنے ہاتھوں سے کھلانے لگا تو اسے مجبور ہو کر کھانا پڑا جہاں

اس کی گود میں بیٹھی بے حد شرمندہ تھی وہی یہ بات بہت اچھے طریقے سے

سمجھ گئی تھی کہ جب تک وہ ٹھیک سے کھانا نہیں کھالیتی وہ اسے اس کی گود

سے اٹھنے کی اجازت ہر گز نہیں دے گا یہی وجہ تھی کہ وہ چپ چاپ شرمندہ

ہوتے ہوئے ہی مگر اس کے ہاتھ سے کھانا کھاتی رہی جب تک اس کا اپنا دل

بھر نہ گیا اسے کھلانے سے

.....

وہ واپس جب کمرے میں آیا تو وہ نماز ادا کر رہی تھی

خدایا ایک دن اگر نماز ادا نہیں کرو گی تو اللہ ناراض نہیں ہو جائیں گے کہہ

دیتی آج معذرت یا اللہ آج میں بہت تھک گئی ہوں اتنی لمبی فلائٹ لے کر

آئی ہوں لیکن نہیں تمہیں تو اللہ کو بھی راضی کرنا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے

راضی ہو کر تمہارے لئے میرے دل میں جگہ پیدا کر دے اور میں تمہیں

ساری زندگی کے لیے اپنے پاس رکھ لوں لیکن ایسا ممکن نہیں ہے تمہاری لمبی

لمبی دعاؤں کا اب کوئی فائدہ نہیں ہے

کیونکہ میں اپنی مرضی کا مالک ہوں اور جیسے ہی جانماز اٹھا کر سیدھی ہوئی تو

اس کے سامنے کھڑا تھا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے لمحے میں اسے قریب

چکا تھا اس کی اس حرکت کا مطلب وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکی تھی

آتے ہوئے جب اس نے اسے اپنے سینے سے لگا کر اس کا ڈر کم کیا تھا اسے

تھوڑا حوصلہ ہوا تھا کہ شاید وہ آگے جا کر بدل جائے گا لیکن اس کا بدلنا آسان

نہ تھا اب اسے اس کی ذات سے خوف آنے لگا تھا

میں تھوڑا نرمی کیا دکھاتا ہوں تم پھیل ہی جاتی ہو

شاید تم اپنی اوقات بھول جاتی ہوں لیکن میں ہوں نا تمہیں تمہاری اوقات

یاد دلانے کے لیے اسے بیڈ پر دھکا دیتے ہوئے وہ لمحے میں ہی اس کے دونوں

بازو کو خود میں قید کر چکا تھا اور اب اس کی گردن پر جھکا خود کو سیر اب کر رہا

تھا جبکہ حور العین ہمیشہ کی طرح خاموشی سے اس کی شدتوں کو برداشت

کرتے ہوئے اس کی پناہ میں پڑی تھی

○○○○○

اللہ جانے کہاں گیا تھا کمرہ باہر سے لاک تھا وہ اسے بند کر کے کیوں گیا تھا اسے

یہاں عجیب لگ رہا تھا کیا ہونے والا تھا اس کی زندگی میں وہ نہیں جانتی تھی

اچانک کیا سے کیا ہو گیا تھا اس کا نکاح تھا اور یوں کسی اور کے ساتھ اس کی شادی ہو گئی

اتنی جلدی سب کچھ بدل گیا وہ کسی اور کے نکاح میں شامل ہو کر اس کے ساتھ آ گئی تھی کتنی بدنامی ہوئی تھی اس کے باپ کی کیا سمجھ رہے ہوں گے لوگ یقیناً سب نے طرح طرح کی باتیں کی ہوں گی

نہ جانے اس کا باپ کس حال میں ہو گا نہ جانے اس نے یہ سب کچھ کس طرح

سے ہینڈل کیا ہو گا کیا اسجد اس کے ساتھ ہو گا یقیناً تائی امی بھی ان کے ساتھ

ہی ہو گی یقیناً وہ بابا کا خیال رکھیں گے لیکن وہ تو اپنے بابا سے دور ہو گئی تھی کیا

یہ شخص ہمیشہ کے لئے اسے قید کر کے رکھے گا وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی

اسے رہ رہ کر اپنے باپ کا خیال آ رہا تھا

کاش وہ اپنے باپ کے پاس جا پاتی ان سے مل پاتی کاش سب کچھ برا خواب ہوتا

کاش وہ نیند سے جاگ جاتی اور واپس وہاں پر پہنچ جاتی ہے سب کچھ ٹھیک

ہو جاتا کون تھا یہ شخص کیوں اس نے اس کے ساتھ ایسا کیا تھا کیا یہ سب کچھ

دن پہلے والے واقعے کی کی وجہ سے ہوا تھا جب اس شخص سے اسے دیکھا تھا

یہ سب کچھ کیا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اسے پہچان چکی تھی یہ وہی آدمی تھا

جو اس دن اس سے ملا تھا لیکن بعد میں اس کے ساتھ یہ سب کچھ کریگا یہ تو

اسکے گمان میں بھی نہ تھا اس آدمی کی بابا کے بعد کے ساتھ کیا دشمنی تھی وہ

کچھ بھی سمجھ نہیں پارہی تھی۔اسے

۔ اس آدمی سے بھی ڈر لگ رہا تھا

جو اسے چھوڑ کر نہ جانے کہاں چلا گیا تھا بس اتنا کہا تھا کہ میں تھوڑی دیر میں

واپس آجاؤں گا کمرہ باہر سے لاک تھا وہ باہر بھی نہیں نکل سکتی تھی یہاں پر جو

فون تھا صرف اور صرف ہوٹل کہ باقی فونز کے ساتھ ہی کنیکٹ تھا وہ کسی

سے رابطہ نہیں کر سکتی تھی کاش وہ اپنے باپ سے ہی رابطہ کر پاتی اسے بتاتی

کہ وہ ٹھیک ہے

اسے پتہ تھا کل رات اسجد کو گولی لگی تھی اس شخص نے اس کو گولی ماردی تھی

یہ بہت خطرناک انسان تھا شاید یہی وجہ تھی کہ وہ اس سے بہت زیادہ خوفزدہ

تھی اسے موت سے ڈر لگتا تھا

وہ مرنا ہر گز نہیں چاہتی تھی اور اس کے باپ نے اس کے ساتھ اس کے

موت کے ڈر سے ہی تو رخصت کیا تھا وہ کمرے میں چل چل کر تھک چکی تھی

اور اب تک اس آدمی کا کوئی اتا پتا نہیں تھا جو اسے چھوڑ کر نہ جانے کہاں چلا گیا

تھا

کہیں وہ اسے چھوڑ کر تو نہیں چلا گیا تھا اس کے دماغ میں عجیب و غریب قسم

کے خیالات آرہے ہیں جس کا کوئی جواب نہیں تھا اس کے پاس

○○○○○

ایک اور درد بھری رات وہ اس کی پناہوں میں گزار چکی تھی ساری رات

سسکتے گزر گئی اور وہ اس کی تڑپ پر ہنستا رہا

۔ کب تک وہ اس سے اس تھپڑ کا انتقام لینے والا تھا وہ نہیں جانتی تھی

اس کی قسمت میں یہ سب کچھ کیا لکھا تھا کیوں خوشیاں نہیں تھی اس کے

نصیب میں وہ نہیں جانتی تھی بس اپنی قسمت پر رونے میں مصروف تھی یہ

آنسو تو بچپن سے اسکا نصیب تھے

اسے زندگی سے ملا ہے کیا تھا ماں باپ بچپن میں ہی بچھڑ گئے تھے جن لوگوں

نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا وہ بھی اسے ٹھیک سے اپنا سہارا نہ دے سکے مامی

کے دن رات طعنے باتیں سن سن کر اس نے تعلیم تو حاصل کر لی تھی

لیکن اس تعلیم کا اسے کوئی فائدہ نہ ہوا تھا وہ کچھ بننا چاہتی تھی کچھ کرنا چاہتی

تھی اپنی زندگی میں اپنی پہچان بنانا چاہتی تھی لیکن اب اس کی پہچان یہ تھی کہ

وہ کارب شاہ کی بیوی تھی اور شاید تاس کی پہچان ایک طلاق یافتہ کے طور پر

ہو گی

کیا یتیموں کا کوئی نہیں ہوتا

۔ بچپن سے اس نے ہر کسی کو خود پر ترس کھاتے یا افسوس کرتے ہی دیکھا تھا

اسنے سوچا تھا اگر ہمسفر اچھا مل گیا تو اس کے سہارے جی لے گی لیکن اب

اسے اپنا فیوچر بھی صاف نظر آ رہا تھا یقینا کچھ عرصے کے بعد لوگوں کی افسوس

ہ بھری نگاہیں اس پر ہوں گی کیونکہ وہ جلد ہی اپنے ماتھے پر طلاق کا داغ لگانے

والی تھی یہ تھی اس کی زندگی کی یہی سب کچھ لکھا اس کی زندگی میں

وہ ایک ٹھوکر سے سنبھلتی تو دوسری ٹھوکر اسے لگتی اس کی زندگی میں اتنی

آزمائش کیوں وہ کبھی بھی سمجھ نہیں پائی تھی بس اس کے دل میں جو بھی ہوتا

وہ اللہ کی دربار میں بیان کر دیتی بے شک وہ اس کے دل کا حال اس سے بہتر

جانتا تھا

ooooo

رات کے گیارہ بجے وہ واپس کمرے میں آیا تو اس کی جیسے جان میں جان آئی

ہاں وہ اس کا انتظار کر رہی تھی وہ ابھی تک اس کے لیے انجان نہیں تھا

لیکن اس کے علاوہ وہ اور کسی کو بھی تو نہیں جانتی تھی جس پر اعتبار کر سکتی یا

جس کے سہارے وہ رہ پاتی

اس کا یوں اچانک چلے جانا اسے واقعی ڈر میں مبتلا کر گیا تھا اور وہ ویسے بھی

بہادر کہاں تھی وہ ڈرپوک سی لڑکی تھی ساری دنیا سے ڈرتی تھی۔اور یہاں

اکیلے ہوٹل میں رہنے کے خوف نے اسے آدھا کر دیا تھا

وہ بار بار دروازے کے قریب جاتی اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ دروازہ کھٹکھٹائے

لیکن اگر اس کے علاوہ کوئی اور آ گیا تو اس سوچ کے ساتھ وہ واپس آ کر بیڈ پر

بیٹھ جاتی وہ اتنی زیادہ خوفزدہ ہو چکی تھی کہ وہ کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی

کنڈیشن میں بھی نہ رہی تھی

اگر وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا تو وہ ایسا بھی کر سکتا تھا اس نے اس سے شادی کیوں

کی تھی اسے نہیں پتا تھا پتا تھا تو صرف اتنا کہ وہ اس کے بابا کا دشمن تھا بابا نے

کہا تھا وہ جاگیر دار ہے ظالم ہے ظلم کرنے والا

ان لوگوں کو کسی پر ترس نہیں آتا وہ لمحے میں سامنے والے کو کاٹ کر پھینک

دیتے ہیں قتل ان کے لیے کوئی بڑی بات نہیں کسی کی جان ان کے لیے

اہمیت نہیں رکھتی

اسے اس بات کا خوف تھا کہ کہیں وہ اس شخص کے ہاتھوں مر نہ جائے اسے

موت سے ڈر لگتا تھا مرنا نہیں چاہتی تھی اسے اپنی زندگی بے حد عزیز تھی وہ

ڈاکٹر بننا چاہتی تھی اپنی ماں کا خواب پورا کرنا چاہتی تھی لیکن جان چکی تھی کہ

اب یہ خواب ادھورا ہی رہے گا کیونکہ اس دیو نے آ کر اس کی ماں کی پری کو قید

کر لیا تھا اور اب کوئی نہیں آنے والا تھا جو اسے اس سے بچا کر لے جاتا اسجد

جسے کل تک وہ اپنا بہت کچھ مان چکی تھی آج اس کے لیے زندگی کی دعا مانگ

رہی تھی اسے گولی لگی تھی نہ جانے وہ کس حال میں ہو گا اس سوچ کے ساتھ

وہ ایک بار پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جب اچانک دروازہ کھلا کوئی

اندر داخل ہوا اس نے سہم کر دروازے کی جانب دیکھا تھا لیکن وہاں وہی کھڑا

تھا

ایم ریلی سوری ڈارلنگ مجھے آنے میں دیر ہو گئی وہ ایک دوست مل گیا تھا

مجھے مجبوراً اس کے پاس رکنا پڑا اور پھر میں تمہارے لئے شاپنگ کے لئے

نکل گیا تھا یہ کچھ ڈریسز لایا ہوں میں وہ کیا ہے تمہیں اپنے لباس میں دیکھ کر

میں بار بار بے خود ہو کر تمہاری طرف کھنچا چلا جاتا ہوں اور مجھے برداشت

کرنے کی ہمت نہیں ہے تم میں تو بہتر ہے کہ تم چینج کر لو اس کے گال پر جھکتا

اپنے لب رکھ کر پیچھے ہٹا جبکہ اس کی بات اور اس کی حرکت پر وہ سر سے پیر

تک سرخ ہو گئی تھی لیکن بولی کچھ نہیں

جلدی کرو ڈارلنگ تب تک میں کھانے کا آرڈر دیتا ہوں کچھ کھایا تم نے وہ

بے حد محبت سے پوچھ رہا تھا اس نے نفی میں سر ہلایا

ذلاور کو اپنے دیر سے آنے پر پھر سے افسوس ہوا تھا

بے وقوف لڑکی کچھ منگوا کر کھا تو لیتی سارے دن سے ایسے ہی بیٹھی ہوئی ہو

سخت لہجے میں کہتا کھانے کے لیے کچھ آرڈر کرنے چلا گیا جب کہ وہ واش

روم میں بند ہو گئی تھی

OOOOOO

جلدی سے ناشتہ کرو اور اس کے بعد تیار ہو جاؤ کہیں باہر گھومنے کے لیے چلتے ہیں تمہیں ہنی مون پر لے کر آیا ہوں تو پتہ تو چلے کہ تمہیں ہنی مون پر لایا گیا ہے نہ کہ کسی قید خانے میں یا اسی ہوٹل کے کمرے میں قید ہونے کا ارادہ ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں تمہارا ساتھ میرے لئے کافی خوشگوار ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ تم پیرس کی خوبصورتی سے محروم رہ جاؤ اس لئے اٹھ کر جلدی سے تیاری کرو ہم باہر کہیں گھومنے پھرنے جائیں گے

کارب شاہ نے شاور لے کر باہر آتے ہوئے اسے دیکھ کر کہا تھا جو آرام سے بیڈ

پر بیٹھی اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ رہی تھی

میں تم سے بات کر رہا ہوں کہاں کھوئی ہوا اس کا کندھا ہلانے پر اس نے

ایک نظر اسے دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا اور پھر اٹھ کر چلی گئی وہ جب سے یہاں

آئی تھی کارب نے اسے مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا تھا یہاں کیا وہ تو جب

سے اس کے نکاح میں آئی تھی یا تو روتی تھی یا پھر اداس شکل بنا کر رکھتی تھیں

اس کے لبوں پر اس نے ایک دفعہ بھی مسکراہٹ نہیں دیکھی تھی وہ اس کے

لبوں پر اپنے نام کی مسکراہٹ دیکھنے کا شدت سے خواہش مند تھا

جانے کیوں اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ اس کے لئے مسکرائے

شاید اس سے پہلے جو بھی لڑکی اس کے ساتھ رہی تھی بہت خوش رہی تھی یہ

وہ پہلی لڑکی تھی جو اس کے نکاح میں آنے کے بعد اس طرح شکل بنا کر

گھومتی تھی اسے غصہ تو بہت آتا ہے لیکن وہ کچھ بھی نہیں کہنا چاہتا تھا کیونکہ

اسے اہمیت دینا وہ اپنی توہین سمجھتا تھا

ریڈ کلر کی فراک پہنے باہر نکلی تو خود پر دوپٹہ لینے کے بجائے سیاہ چادر لے لی

کارب کو لگا جیسے چاند اس سیاہ چادر کے پیچھے چھپ گیا ہوں وہ لمحے میں اس کی

قربت کا خواہشمند ہوا تھا لیکن فی الحال اس کا ارادہ کہیں باہر جانے کا تھا

پھر ارادہ کینسل کرنے کا مطلب تھا کہ وہ اس کے لیے اہمیت رکھتی ہے تبھی تو

اس نے اپنا ارادہ بدل دیا لیکن وہ اسے اہمیت کیوں دیتا جب کہ وہ تو صرف چند

دن کی خواہش تھی جب اس کا دل بھرتا وہ اسے اپنی زندگی سے باہر نکال کر

پھینکنے والا تھا تو اسے کیوں سر پر چڑھاتا

وہ بنا کچھ بولے باہر نکلا تو وہ بھی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی خود کو چادر میں چھپا

کر اس کے پیچھے ہی باہر نکل گئی تھی

○○○○○

وہ باہر آئی تو اس نے ذلاور کے لائے ہوئے کپڑوں میں سے ایک لباس پہن

رکھا تھا نیلے رنگ کا گھیرے دار فراک اس پر بہت زیادہ جچ رہا تھا۔اسے ایک

بات کا یقین تھا کہ وہ بے حد حسین تھی نہیں شاید اس دنیا کی حسین ترین

عورتوں میں سے ایک یا اسے خود ہی وہ اس دنیا کی سب سے خوبصورت

عورت لگتی تھی وہ نہیں جانتا تھا لیکن وہ اس کے دل میں اترنے والی پہلی

عورت تھی

اور آخری بھی

وہ روز اس کے دل کی اتھاہ گہرائیوں میں اترتی چلی جا رہی تھی اور وہ اپنے

جذبات کو کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ اس کے ساتھ محبت کی

پہلی سیڑھی پر قدم رکھ چکا ہے اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ خود اس سفر میں اس

کے ساتھ اپنی مرضی سے نہیں بلکہ زبردستی شامل ہے کاش وہ اس کی مرضی

سے اپنی زندگی میں شامل کرتا تو اس وقت وہ اس کی باہوں میں ہوتی وہ اس

کے

حصول کے لیے بے تاب تھا وہ اسے اپنی قربتوں سے مہکا دینا چاہتا تھا لیکن پھر

ہر سوچ اس سوچ پر حاوی ہو جاتی کہ ان کا رشتہ زبردستی کا تھا وہ اس کے لئے

صرف زبردستی کا سودا تھا وہ اپنی محبت سے اس کے دل میں اپنی محبت جگانا

چاہتا تھا نہ کہ اس کے ساتھ زبردستی تعلق بنا کر اس رشتے کو آگے چلانا چاہتا

تھا

حقیقت تھی کہ وہ صرف اس کی پھوپھو کی بیٹی نہیں تھی اور اس نے اپنی

پھوپھو کی بیٹی سے کبھی محبت نہیں کی تھی اگر یہاں کوئی اور لڑکی ہوتی تو شاید

وہ اس پر اپنے تمام تر اختیارات چلا چکا ہوتا اسے بتا چکا ہوتا کہ ذلاور شاہ کیا ہے

وہ صرف اسی کا ہے لیکن یہ اس کی محبت تھی نازک پاکیزہ سے لڑکی وہ چاہ کر

بھی اسے تکلیف نہیں دے سکتا تھا وہ محبت تھی اس کی وہ اپنی محبت کو چاہت

عقیدت سے چھونا چاہتا تھا نہ کہ زور زبردستی سے

تمہیں پتا ہے یہ میرا موسٹ فیورٹ کلر ہے اور مجھے یقین تھا کہ یہ تم پر بہت

زیادہ سوٹ کرے گا اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے اس نے اس کا

ہاتھ اونچا کرتے سے گھمایا تو اس کا گھیر دار فراک پوری طرح گھوم کر رہ گیا اور

اگلے ہی لمحے وہ اس کے چوڑے سینے کا حصہ بنی تھی

اور یہی وہ لمحہ تھا جب ذلاور مذید اپنے جذبات پر قابو نہیں کر پایا وہ اس کے

لبوں پر اپنی گرفت جما چکا تھا اس کی پناہوں میں وہ پھڑ پھڑا کر رہ گئی وہ اک نشہ

تھا جو اس کے لبوں سے اس میں منتقل ہو رہا تھا وہ لمحہ لمحہ اس کی سانسیں کھینچ

رہا تھا

زندگی کو جیسے خود میں قید کر رہا تھا۔ایشام کو لگا کہ وہ اس کی ہر سانس کو پی

جائے گا اسے لگا وہ ختم ہو رہی ہے اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی

جب اس نے اپنے لب اس کے لبوں سے ہٹاتے ہوئے اس کے ہونٹ کے

اوپر موجود چھوٹے سے تل کو اپنے لبوں سے چھوا اور پھر جیسے اور جسے ہی ایشام

نے ایک گہری سانس لی وہ پھر سے اس کے لبوں پر جھک گیا

اسے لگا جیسے وہ سانس کے لیے محتاج ہو گئی تھی اس کا دل بری طرح سے

کانپ رہا تھا جبکہ اس کی باہوں میں وہ تھر تھر کانپ رہی تھی اس کا وجود لرز

رہا تھا شاید آج اسے اس پر ترس نہیں آنا تھا لیکن باہر دروازے پر ہونے والی

دستک اسے ہوش کی دنیا لے آئی وہ پیچھے ہٹا تو اس کے چہرے پر بے حساب

آنسوؤں کو دیکھ کر میں تیزی سے پیچھے ہٹا

لگتا ہے کھانا آگیا اس نے مسکرا کر کہا تھا اور اپنے سر پر دیوانوں کی طرح ہاتھ

مارتا دروازے کی جانب آیا تھا جب کہ وہ وہی بیڈ پر سہم کر بیٹھ گئی

سوری ڈارلنگ بے اختیار ہو گیا تھا وہ کیا ہے نہ تمہیں دیکھ کر جیسے دنیا جہان کا

ہوش بھلا بیٹھا ہوں جلدی سے آؤ یہاں اور کچھ کھالو پھر ہمیں صبح امریکہ کے

لئے نکلنا ہے تمہاری ٹکٹس اور پیپرز تیار کروالایا ہوں سارا دن لگ گیا وہ اپنی

دھن میں بولے جارہا تھا جبکہ ایشام بس اسے سن رہی تھی تو کیا وہ اسے اس

کے باپ سے دور لے کر جارہا تھا کس چیز کا انتقام لے رہا تھا وہ کیا بگاڑا تھا اس

نے اس کا وہ اس سے سوال کرنا چاہتی تھی لیکن اس میں اتنی ہمت ہی نہ تھی

کہ وہ اس سے کوئی سوال جواب کر پاتی

اسے اپنے ڈرپوک ہونے پر خود سے نفرت ہو رہی تھی کاش وہ اس کے

گریبان کو پکڑ کر پوچھ پاتی کی آخر کیا دشمنی ہے تمہاری ہم سے کیوں کر رہے

ہو تم میرے ساتھ یہ سب کچھ لیکن وہ نہیں تھی اتنی بہادر نہیں تھی اس میں

اتنی ہمت

○○○○○

نہیں کا رب میرے پاس میری ضرورت کی ہر چیز موجود ہے مجھے کسی چیز کی

ضرورت نہیں ہے میرے پاس شادی کا اتنا سارا سامان ہے ابھی تک تو میں

نے ان میں سے کچھ جوڑوں کو نکال کر بھی نہیں دیکھا اور آپ میرے لئے

اور شاپنگ کر رہے ہیں۔پلیز مجھے اس کی ہر گز ضرورت نہیں ہے آپ پلیز

رہنے دیں یہ سب کچھ فضول میں پیسے برباد ہوں گے

وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ وہ اسے سختی سے گھور رہا تھا

تم سے کس نے پوچھا ہے وقوف لڑکی میں اپنی مرضی سے تمہیں چیزیں دلوا

رہا ہوں تو تمہیں خوش ہونا چاہیے آخر یہ سب کچھ تمہارے کام آئے گا فکر

مت کرو میں یہ سب کچھ تم سے واپس نہیں لوں گا

تمہیں ان چند دنوں میں جو جو دلوا رہا ہوں وہ سب تمہارا ہے میری طرف سے

تحفہ سمجھ کر رکھ لینا اپنی قیمت سمجھ لینا

تمہارے ساتھ میرے دن کافی حسین گزر رہے ہیں تو اچھا ہی ہے نہ کہ میں

تمہیں تمہاری قیمت ادا کرتا رہوں

تاکہ بعد میں تم اس خوش فہمی میں مبتلا نہ رہو کہ تمہارا وجود میں نے چاہت

میں استعمال کیا ہے تم میرے لیے صرف ایک ٹشو پیپر ہو

اور ٹشو پیپر کو استعمال کر کے اس کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے مجھے تمہیں بار بار

۔ بتانے کی ضرورت نہ پڑے وہ لمحے میں اس کی اوقات یاد دلا گیا تھا

اس کے بعد وہ کچھ بھی نہیں بولی وہ جس چیز پر ہاتھ رکھتا وہ خاموشی سے ہاں

میں سر ہلا دیتی تھی یہاں تک کہ وہ بے باکی سے اس کے لئے اس کی انتہائی

پرسنل چیزیں بھی خرید چکا تھا یہاں تک کہ بڑی بے باکی سے اس نے کہا تھا

کہ آج کی رات تم یہ والی نائیٹی پہن کر مجھے متاثر کروں گی اور وہ صرف سر جھکا

گی چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا تھا لیکن سامنے کھڑے اس شخص کو تو بس اپنی

کہہ کر بڑا مزا آیا تھا وہ اس کے چہرے پر پھیلے حیا کے رنگ دیکھ کر جیسے کھو سا

گیا

اتنی شرم آتی تھی اسے لیکن اس کا شرمانہ گھبرانا اس کے لئے انٹرٹینمنٹ تھا

شادی سے پہلے تو اسے وہ سب کچھ ڈرامہ لگا تھا لیکن پھر جب ہر رات وہ اس

کی باہوں میں اس کے ظلم پر تڑپتی سسکی روتی تو کبھی اسے اس پر ترس بھی

آجاتا تھا کیونکہ یہ وہ پہلی لڑکی تھی جس پر وہ اتنا ظلم کرتا تھا

اس سے پہلے ہر لڑکی اس کی طرف خود ہی کھینچی چلی آتی تھی

وہ اس سے انتقام لینا چاہتا تھا کیونکہ وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ اس کی اوقات ایک

طوائف سے بھی گئی گزری ہے وہ اس کی زندگی میں اس کی ضد ہے لیکن نہ

جانے کیوں اب اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ اس کی باہوں میں شرمائے گھبرائے

نہ جانے کیوں وہ اسے محبت سے چھونا چاہتا تھا اپنے تمام تر سچے جذبات کے

ساتھ

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم اسے گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جب اسے اپنے

کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو چہرے پر ایک

گہری مسکراہٹ آگئی

رومیو تم یہاں وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولا جب کہ اس کی نگاہ اس

بے باک لڑکی پر تھی جو ٹائٹ پینٹ کے اوپر ریڈ کلر کا شارٹ سکرٹ پہنے اپنی

تمام تر خوبصورتی سے ہر کسی کی نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی تھی

سرپرائز تو میں ہو گئی ہوں ڈارلنگ تمہیں یہاں دیکھ کر کتنے عرصے کے بعد

ملے ہو میں نے تمہیں بہت زیادہ مس کیا وہ اس کے گالوں پر باری باری اپنے

لب رکھتے ہوئے بے باکی سے بولی جبکہ وہ بھی اس کی حرکتوں کو کافی زیادہ

انجوائے کر رہا تھا یہ دیکھے بنا کے پہلو میں کھڑی لڑکی جو رشتے میں اس کی بیوی

ہے جلن سے انہیں گھورے جا رہی تھی

یہ بہن جی کون ہے وہ ایک نظر اسے دیکھتی پہلو میں کھڑی حور کو دیکھتے ہوۓ

پوچھنے لگی لہجے میں حقارت تھی یقیناً اس کے پردے پر چوٹ کرتے ہوئے

بولی تھی میری بیوی ہے اس نے اچانک اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے

اپنے قریب کیا تھا جبکہ سامنے کھڑی لڑکی کے چہرے پر سایہ سا لہرایا

اور ڈارلنگ یہ میری دوست ہے بہت زیادہ قریبی دوست سمجھ لو وہ چہرے پر

دلکش مسکراہٹ سجائے تعارف کروا رہا تھا جب کہ وہ سامنے کھڑی لڑکی ہیلو

تک نہ مسکرا کر کہہ سکی

تم نے شادی کرلی وہ بھی اس پیڈو ٹائپ لڑکی سے وہ بے یقینی سے چلا اُٹھی

تھی

میں نے تو پہلے ہی کہا تھا میں ایسی لڑکی سے شادی کروں گا جو سات پردوں کی

قید میں رہے گی اور صرف مجھے اپنا آپ دکھائے گے فکر مت کرو یہ صرف

دنیا والوں کے لئے بہن جی ہے میرے لیے تو شاید جنت کی کسی حور سے کم

نہیں

تم سے زیادہ ہوٹ ہے قیامت ہیں اس کے جلوے وہ آنکھ دباتا بے باکی سے

۔ بولا جب کہ اس دفع حور العین نگاہ تک نہ اٹھا پائی تھی

اپنی کسی دوست کے ساتھ اس حد تک بے باک گفتگو کر سکتا تھا وہ بھی اس کی

ذات کے متعلق اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا

اسنے جلوے دکھائے کب تھے اس کے سامنے کب بے ہودہ حرکتیں کی تھی

کہ وہ اس طرح اس کی ذات کے بارے میں بات کر رہا تھا وہ نگاہیں تک نہیں

اٹھا رہی تھی

جب کہ سامنے کھڑی لڑکی تو بس اسے گھورے جا رہی تھی نفرت سے

حقارت سے بے یقینی سے

پھر ملیں گے وہ بس اتنا کہہ کر تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی جبکہ اس کے

پیچھے کارب کا بے باک قہقہہ بلند ہوا

بیچاری یہ بھی تمہاری طرح ہی مجھے نخرے دکھاتی رہی لیکن پھر میں نے اسے

حاصل کر لیا بیچاری ایک رات سے زیادہ میرے پاس ایک رہ نہ سکی

اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ فخر یہ انداز میں کہتا آگے چلا جار ہا تھا

OOOOOO

رات کا نہ جانے کون سا وقت تھا جب اس کی آنکھ اس کی سسکیوں کی آواز

سے کھلی وہ بے چینی سے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا

جبکہ اپنے پاس ہی بستر میں دبکا وجود کانپتا دیکھ کر پریشانی سے اس کے کندھے

پے ہاتھ رکھتا اسے ہلا کر جگانے لگا وہ جاگ رہی تھی اور رو رہی تھی

کیا وہ اس کے آنسو بہانے کی وجہ تھا اس سوچ نے اسے تکلیف دی تھی لیکن وہ

تو اسے کوئی تکلیف نہیں دے رہا تھا بلکہ اپنے جذبات کو مار کر اس کے

احساسات کا احترام کر رہا تھا تو پھر وہ کیوں فضول میں رو رہی تھی

ایشام اٹھو کیوں پاگلوں کی طرح رو رہی ہو کیا ہوا ہے تمہیں کیوں اس طرح

سے رو رہی ہو بتاؤ مجھے کیا تمہیں کہیں پر درد ہو رہا ہے کیا کوئی تکلیف ہے

تمہیں وہ اسے اپنے قریب کرتا ہوا پوچھ رہا تھا جبکہ کے سوالوں پر اس کے

آنسوؤں میں مزید روانی آتی جا رہی تھی جو اس کے لیے نا قابل برداشت تھی

کیوں اس کے آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے وہ نہیں جانتا تھا لیکن اس کے

۔آنسوؤں اس کے لیے نا قابل برداشت ہوتے جا رہے تھے

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ کیوں رو رہی ہو وہ ایک لمحے میں سے کھینچ کر اپنے

سینے سے لگاتا سوال کرنے لگا جو آنسو بہانے میں مصروف تھی

اب اسے غصہ آنے لگا تھا وہ اسے اپنے سامنے کیے سوال کر رہا تھا جب کہ وہ

نظریں جھکائے اپنی آنکھوں کو رگڑ رہی تھی

تم مجھے غصہ دلا رہی ہوں لڑکی آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ کیوں رو رہی

ہو وہ بے تحاشا غصے سے چلا اٹھا تھا وہ کانپ کر رہ گئی

مجھے میرے گھر جانا ہے اس نے سہمے ہوئے لہجے میں بے حد کم آواز میں کہا

کل نکل رہے ہیں ہمارے امریکہ کے لئے وہی ہے میرا گھر اور تمہارا بھی

جہاں ہم دونوں ساری زندگی ایک دوسرے کے ساتھ ایک دوسرے کی

باہوں میں رہیں گے باقی جو کوئی تمہارا گھر تھا بھول جاؤں اسے جہانگیر

میرے لئے کبھی بھی اہمیت کے قابل نہیں ہے اس نے تمہیں مجھ سے

چھیننے کی کوشش کی ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم میری امانت ہو تمہیں کسی

اور کے حوالے کرنے کی کوشش کی ہے

میری نگاہوں میں وہ میرا گناہ گار ہے تو اس کے پاس تو تمہیں جانے کی

اجازت میں اب کبھی بھی نہیں دے سکتا اور جہاں تک بات ہے گھر کی تو اب

تمہارا وہی گھر ہے جو کہ میرا ہے ہم دونوں کل صبح اپنے گھر جائیں گے اور

ساری زندگی وہی پر رہیں گے اس سے پہلے تمہاری زندگی میں جو کوئی بھی تھا

سب بھول جاؤ

اپنے آنے والی زندگی کو یاد رکھو جس میں میں تمہارے ساتھ رہوں گا ہم

دونوں ایک خوشحال زندگی گزاریں گے ہمارا گھر ہو گا چھوٹے چھوٹے بچے

ہوں گے اور پر سکون زندگی

وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ

رہے تھے

نہیں رہنا آپ کے ساتھ مجھے میرے بابا کے پاس جانا ہے پلیز مجھے جانے دیں

میں آپ کے ساتھ نہیں جاسکتی میرے بابا بہت اچھے ہیں وہ کسی کا برا نہیں

چاہتے ۔

میرے بابا میری زندگی کا کوئی غلط فیصلہ نہیں کر سکتے ہو سکتا ہے کبھی ہماری

منگنی ہوئی ہو لیکن پھر ہمارے والدین ہمارا بہتر ہمارا بھلا سوچتے ہیں یقینا

انہیں آپ سے زیادہ اسجد بھائی اچھے لگتے ہیں تو انہوں نے ان کے ساتھ میرا

رشتہ جوڑنے کا فیصلہ کیا

آپ بھی اپنے والدین کی نافرمانی نہ کریں آپ بھی اپنے والدین کی مرضی

سے کسی اچھی سی لڑکی سے شادی کر لیں پھر دیکھئے گا اللہ بھی خوش ہو گا اور

آپ کو اس کا اجر بھی ملے گا والدین کے چہرے کو مسکرا کر دیکھنا بھی عبادت

ہے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بول رہی تھی جب کہ وہ تھوڑی نیچے ہاتھ رکھے

اس کا درس سن رہا تھا

ایشام بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو اور یہ ساری باتیں میں نے بھی ون ٹو تھری

کلاس میں پڑھی تھی

اب ہم بڑے ہو چکے ہیں زندگی کا فیصلہ خود بہتر طریقے سے کر سکتے ہیں

تم جانتی ہو تمہاری ماما کیسی دیکھتی تھی یقینا نہیں یاد ہو گا تم بہت چھوٹی تھی نہ

جب ان کی وفات ہوئی وہ بالکل تمہاری طرح دکھتی تھی بہت خوبصورت وہ

ہم سے ملنے نہیں آتی تھی کیونکہ تمہارے بابا آنے نہیں دیتے تھے انہیں پسند

نہیں تھا ان کی بیوی ہمارے گھر آئے لیکن وہ میرے باپ کی بہن تھی میری

پھوپو میرے لیے بے حد اہم تھیں

تمہارے بابا کی وجہ سے میں کبھی بھی اپنی پھوپو کے ساتھ زیادہ وقت نہیں

گزار سکا کیونکہ انہیں یہ پسند نہیں تھا لیکن اس کے باوجود بھی مجھے میری

پھوپھو سے بہت محبت تھی وہ بھی مجھے بے حد چاہتی تھی اسی لئے تو جاتے

ہوئے اپنے جگر کا گوشہ میرے نام کر گئی

ان کی خواہش تھی کہ تم میری دلہن بنو اور میں اس خواہش کو پورا کیسے نہ

کروں مرنے سے پہلے انہوں نے مجھ سے بس یہ کہا تھا کہ میری بیٹی تمہاری

ہے اور اگر ایک ماں ہو کر وہ تمہیں میرے نام کر گی تو میں تمہیں کسی اور کے

نام ہوتے کیسے دیکھ لوں اچھی بات ہے تم اپنے باپ کی فرمابردار ہو ایسا ہی ہونا

چاہیے ہر اولاد کو لیکن تمہارے باپ نے مجھے دھو کہ دیا ہے اس نے میری امانت کو اپنے بھتیجے کی گود میں ڈالنے کی غلطی کی ہے اگر وہ اپنی کوئی چیز اپنے بھتیجے کو دے دیتا تو مجھے کبھی کوئی اعتراض نہ ہوتا لیکن میری امانت ذلا ور شاہ کی جاگیر وہ کسی اور کے نام کرنے جا رہا تھا اور میں ایسا ہونے دیتا ناممکن بات ہے یہ کان کھول کر سن لو تم یہاں آنے کے بعد میری نہیں ہوئی بلکہ تم ہمیشہ سے میری ہی تھی تمہیں میرے ہی نام کیا گیا تھا تمہیں میرا ہی بنایا گیا تھا تو اس بات کو قبول کر لو اور یہ رونا دھونا بند کرو تم کبھی اپنے باپ کے پاس واپس نہیں جا سکتی ہو سکتا ہے چار پانچ سال کے بعد مجھے تم پر ترس آ جائے یا

پھر میرے بچے نانا سے ملنے کی خواہش کریں تو میں تمہیں اس سے ملنے کی

اجازت دے دوں لیکن وہ میری اچھی بک میں شامل نہیں ہے اس نے مجھ

سے میری محبت چھین لینے کی کوشش کی تھی میری محبت کو کسی اور کے دامن

میں ڈالنے کی کوشش کی اور اب میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گا یہ تم یاد

رکھنا اور بہتر ہے کہ تم اسے بھول جاؤ میں تمہیں دنیا کی ہر خوشی دے دوں گا

دنیا کی ہر چیز تمہارے قدموں میں لا کر رکھ دوں گا لیکن شرط یہ ہے کہ

تمہیں صرف مجھ سے محبت کرنی ہو گی میں سمجھتا ہوں وہ تمہارا باپ ہے تم

اسے چھوڑ نہیں سکتی لیکن اسے مجبوری سمجھ لو یا کچھ اور زندگی گزارنے کے

لئے سمجھوتے کرنے پڑتے ہیں تم اسے سمجھوتا سمجھ لو لیکن آگے حقیقت یہی

ہے کہ تم اب صرف میری ہو اور تمہیں ساری زندگی میرے ساتھ رہنا ہے

ایکسپیٹ اٹ ڈارلنگ اور اب کوشش کرو کہ سو جاؤ کیونکہ تمہاری قاتل نگاہ

مجھے بار بار تمہاری طرف متوجہ کر رہی ہیں میں جتنا خود کو تم سے دور رکھنے کی

کوشش کر رہا ہوں تم اتنا ہی میرے جذبات کو بھڑکا رہی ہو

دیکھو لڑکی تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ فی الحال میرے جذبات کو مجھ

تک محدود رہنے دو ورنہ پچھتاو گی کیونکہ میری محبت کو برداشت کرنا

تمہارے بس کی بات نہیں

وہ آہستہ سے اس کے پر لب رکھتا واپس بیڈ پر لیٹ گیا تھا جبکہ اسے بھی اشارہ کر رہا تھا لیٹنے کا وہ بڑی مشکل سے اپنے آنسو صاف کرتی اس کی باتوں سے گھبراتے ہوئے اس سے ذرا فاصلے پر ہو کر لیٹی تھی لیکن اگلے ہی لمحے اس کی سخت گرفت کو اپنے گرد محسوس کر کے سہم کر آنکھیں میچ گئی اپنے آنسوؤں کو اس نے بہت مشکل سے قابو کر رکھا تھا اگر تو اس نے اپنا کہا سچ کر دکھایا تو وہ صرف سوچ سکتی تھی کیونکہ اس کے آگے سوچنے کی بھی ہمت خود میں نہیں پاتی تھی

OOOOO

کون تھی وہ لڑکی اتنی بے باک اتنی بے شرم کیسے بھرے بازار میں اس کے

شوہر کے سینے سے آلگی تھی اسے بہت غصہ آیا تھا اگر کارب شاہ اسے

اختیارات دیتا تو وہ اسے بالوں پکڑ کر اسے اپنے شوہر سے دور کر پھینک دیتی

لیکن کارب شاہ نے اسے اتنے اختیارات اتنے حق دیے ہی کہاں تھے

وہ تو اس سے سوال جواب کرنے کا حق نہیں رکھتی تھی تو وہ تو شاید اس کے

لئے کوئی عزیز و جان ہنستی تھی جس کے سینے سے لگے وہ پورے بازار میں بھی

شرمندہ نہ ہوا

وہ اسے نفرت سے کیوں دیکھ رہی تھی اس کے ساتھ کا رب کا کیا تعلق تھا وہ

کچھ بھی نہیں سوچنا چاہتی تھی اسے بس یہ پتا تھا کہ وہ اس کے بے حد قریب

تھی اور ان کی اس حد تک نزدیکی اسے اندر تک آگ لگا گی تھی اسے سمجھ نہیں

آ رہا تھا کہ وہ اپنے جذبات کس طرح سے اس پر ظاہر کرے لیکن اسے برا لگا

تھا بہت برا لگا تھا اور وہ اپنی یہ کیفیت اسے بتا دیتی کہ اسے برا لگا ہے تو یقینا اس

کا مذاق اڑائے گا کہ وہ صرف اس کے لئے چند پل کا ٹائم پاس ہے لیکن وہ خود

کو اسکی بیوی تصور کر کے خوش فہمیوں میں مبتلا ہو گئی ہے

اسکادل چاہ رہاتھا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے لیکن وہ کیوں روتی ہے جب

اسے اپنے نکاح پر بھروسہ تھا

اسے اللہ پر یقین تھا اسے یقین تھا کہ کبھی نہ کبھی وہ بھی اس تعلق کو قبول کر

لے گا وہ کوئی اس کے ساتھ کسی ناجائز رشتے میں نہیں تھی اور اس کی بیوی

تھیں اور کوئی بھی عورت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اس کا مقام اونچا تھا

کارب شاہ کی نہیں اس کی اپنی نگاہوں میں جس اللہ نے اس کے نکاح میں دیا

تھا اسے یقین تھا وہی اللہ اس کے دل میں اس کے لیے محبت بھی ڈالے گا

محبت نہ سہی لیکن وہ اسے بیوی قبول کر لے اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا

اس نے سوچ لیا تھا اگر آگے فیوچر میں اسے اپنی طلاق روکنے کے لیے اسے کسی بھی حد تک جانا پڑا تو وہ جائے گی

ooooo

رات کو وہ یوں ہی روتے روتے اس کے سینے سے لگا کر سو گئی تھی وہ اس طرح سے کیوں رو رہی تھی

وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا یقیناً وہ اپنے باپ کو سوچ کر رو رہی تھی یا شاید وہ لڑکا اسجد جسے اس نے گولی ماری تھی کیا وہ اس کے لیے جذبات رکھتی تھی

اس نے کچھ سوچا پھر اسے دیکھا نہیں ہر گز نہیں وہ اس کی بیوی تھی وہ صرف

اور صرف اسی کے لئے جذبات رکھ سکتی تھی کسی ایرے غیرے کے لئے

ہر گز نہیں

OOOOOO

سنو تمہیں وہ لڑکی یاد ہے جو کل دوپہر میں ہمیں ملی تھی مارکیٹ میں وہ میری

بہت اچھی دوست ہے اور اس نے ہم دونوں کو ڈنر پر انوائٹ کیا ہے ایک

کلب میں تو تم تیار ہو جاؤ ہم دونوں وہاں جانے والے ہیں

کافی زیادہ اصرار کر رہی تھی اور میری اس کے ساتھ کافی اچھی فرینڈ شپ ہے

تو میں اس کو ناراض نہیں کر سکتا تو تم ایسا کرو جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم دونوں

جانے والے ہیں یہ ڈریس میں تمہارے لئے لے کر آیا ہوں اسے پہن لینا

آج رات کے ڈنر کے حساب سے یہ ٹھیک رہے گا تمہیں زیادہ پردہ داری

کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ اتنا کہتا واپس باہر نکل گیا تھا

کل سے لے کر اب تک اس نے جب سے اس بے باک لڑکی کو دیکھا تھا اس کا

خون کھول رہا تھا لیکن وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی اس کا دل چاہتا تھا وہ لڑکی کا منہ

نوچ لے جو اس کے قریب کھڑی تھی

وہ اس سے محبت نہیں کرتی تھی لیکن اس نکاح نے حق دیا تھا اس کے دل میں

جلن پیدا ہو رہی تھی کہ وہ کارب کے اتنے قریب اتنے یقین اتنے مان سے

کھڑی تھی جتنی اس کی بیوی ہونے کے ناطے وہ کھڑی نہیں ہو سکتی

اس کا دل تکلیف کی شدت سے پھٹ رہا تھا کاش وہ اسے بتاتی کہ وہ اس کا

شوہر ہے کسی بھی عورت کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس کے پہلو میں آکر

کھڑی ہو

لیکن یہ حق اسے کارب شاہ نے کب دیا تھا جس کا وہ مان کرتی وہ خود ایک

کھلونا تھی جو جانے کب دل بھرنے پر کارب شاہ خود ہی اٹھا کر پھینک دیتے

والا تھا۔ کیا اہمیت تھی اس کی ذات کی جبکہ وہ شخص اسے صرف ضد کا نام

دے چکا تھا

OOOOOO

اس کا بلکل کہیں جانے کا دل نہیں کر رہا تھا اسے بہت زیادہ غصہ آرہا تھا ایک تو

وہ بے باک لڑکی جو کارب کے اتنے پاس کھڑی اسے اتنی بے باکی سے ہاتھ لگا

رہی تھی اسے بالکل اچھا نہیں لگا تھا اور دوسرا وہ اس طرح کی محفل میں جانا

بھی نہیں چاہتی تھی کیونکہ اس سے تھوڑی دیر پہلے پتہ چلا تھا کہ وہ ڈنر ایک

کلب میں ہے میرا جانا ضروری ہے کیا کیا آپ اکیلے وہاں نہیں جاسکتے میرا

مطلب ہے مجھے اس جگہ پر جانا مناسب نہیں لگ رہا آپ کو پتا ہے میں اس

جگہ پر کبھی نہیں گئی اور نہ ہی مجھے ایسی جگہوں پر جانا پسند ہے وہ بہت دیر کے

بعد کچھ سوچتے ہوئے بولی تو سامنے کھڑے کارب نے ایک غصے بھری نگاہ

اس کے وجود پر ڈالی تھی

تمہیں کس نے حق دیا کچھ پسند یا ناپسند کرنے کا پہلے تو مجھے تم اس بات کا

جواب دو کہ تم ہوتی کون ہو مجھے انکار کرنے والی جب میں کہہ چکا ہوں کہ ہم

چل رہے ہیں تو بس مطلب ہم دونوں چل رہے ہیں دنیا بھر میں میرے اور

بھی بہت سارے دوست ہوں گے

میرا ابھی دماغ خراب ہو گیا تھا جو تمہیں اس کے سامنے اپنی بیوی کے طور پر

متعارف کروادیا کہنا تو مجھے یہ چاہیے تھا کہ چند راتوں کے لیے خرید کر لایا

ہوں تمہیں لیکن اس وقت میری زبان سے پھسل گیا کہ تم میری بیوی ہو اور

اب میرے سارے دوستوں تم سے ملنے کے خواہشمند ہیں یہاں پر میرے

بہت سارے دوست ہیں جن کے سامنے میری بہت عزت ہے اگر تم نے

انکار کیا تو تم نہیں جانتی کہ میں تمہارا کیا حال کروں گا اب جلدی سے تیار

ہو جاؤ فالتو وقت نہیں ہے میرے پاس اور جیسا میں نے کہا تھا زیادہ بہن جی

ٹائپ بننے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہارے لیے ڈریس لے کر آیا ہوں

پارٹی کی مناسبت سے تو اس کو پہن لو وہ اسے وارن کرتا اٹھ کر باہر نکل گیا جبکہ

بیڈ پر پڑے اس بڑے سے ڈبے میں سے ڈریس نکال کر دیکھتے حورالعین کے

ہاتھ پیر کانپنے لگے تو وہ کیا اپنی بیوی کو اس طرح کے جوڑے میں لے کر

جائے گا بازو پر کسی قسم کا کوئی کپڑا موجود نہیں تھا جب کے اتنا ٹائٹ ڈریس

اس نے زندگی میں کبھی نہیں پہنا تھا لباس پہن کر کے کہیں بھی کیسے جا سکتی

تھی

کارب شاہ ہمشہ اس کے دل پر کہ ضرب لگاتا تھا آج اسے چند دن کی خریدی

ہوئی عورت کہہ گیا تھا جب کہ وہ اس کے نکاح میں تھی

وہ حوصلہ جو اسے اس لڑکی کے سامنے اپنی بیوی کہنے پر ملا تھا اب ختم ہو چکا تھا

اسے اپنے ہی وجود سے عجیب سی الجھن ہو رہی تھی کہ کیا اب وہ یوں نمائش

کرے گا اس کے ساتھ اس نے ایک نفرت بھری نگاہ اس جوڑے پر ڈالی جو

پہنے جانے کے قابل ہر گز نہیں تھا

اس نے تو تنہائی میں بھی اس طرح کا ڈریس کبھی نہیں پہنا تھا اور یہ شخص چاہتا

تھا کہ وہ اس کے ساتھ اس ڈریس میں ایک محفل کا حصہ بنے

کاش میں تمہیں پتا پاتی کارب شاہ کہ میں صرف تمہاری ہوں مجھے یوں نمائش

کا سامان مت بناؤ

مجھ سے نہیں برداشت ہوتی اپنی اتنی توہین وہ آنسو چھپاتے اپنی تمام تر ہمت

جمع کرتے اس جوڑے کو زیب تن کرنے لگی جو اس کا شوہر اپنی عزت کو سب

کے سامنے نمائش کا سامان بنانے کے لئے لایا تھا

○○○○

تھوڑی دیر کے بعد وہ کمرے میں واپس آیا تو اسے آئینے کے سامنے کھڑا دیکھا

اسے دیکھ کر ایک پل کے لئے اس کی آنکھوں میں عجیب سا احساس جگا

اس کا نازک سراپہ اس ڈریس میں اتنا خوبصورت لگ رہا تھا کہ کا رب سے

نگاہیں چرانا مشکل ہو گیا اس کی کمر سے کپڑا تقریبا غائب تھا

وہ اس کے قریب آتے ہوئے اس کے ڈریس کو مکمل دیکھنے لگا بازوؤں پر کسی

بھی طرح کا کوئی کپڑا موجود نہیں تھا کارب شاہ کی نگاہیں جیسے اس کے وجود

کے ساتھ چپکی ہوئی تھی

جب کہ وہ بہت زیادہ نروس ہو رہی تھی اس ڈریس میں ہلکے آسمانی رنگ کا

ڈریس اس کی خوبصورتی کو ہر طرح سے نمایاں کر رہا تھا

اتار و اس ڈریس کو جب میں رات کو آؤں گا تب پہننا اس وقت کوئی اور پہن لو

کوئی حق نہیں ہے تمہیں اپنی خوبصورتی کسی اور کو دکھانے کا یہ سب کچھ

صرف میرا ہے تمہاری خوبصورتی پر سر سے لے کر پیروں تک صرف میرا

حق ہے جاؤ جلدی کرو وقت برباد مت کرو ٹائم نہیں ہے میرے پاس اس

کے اچانک حکم دینے پر وہ جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آئی وہ اس کی منتیں

کرنے والی تھی اس کے پیر پکڑنے والی تھی کہ اسے یوں اس حالت میں اپنے

دوستوں کے سامنے لے کر نہ جائے لیکن وہ خود ہی شاید اس کی کنڈیشن کو

سمجھ گیا تھا یا پھر اس کا یوں نمائش بننا اسے اچھا نہیں لگا تھا جو بھی تھا لیکن اس

نے فوراً ہاں میں سر ہلایا اور لمحے کی دیر نہ کرتے ہوئے وہ اپنا ڈریس چینج کر

کے کمرے میں واپس آئی اس نے کالے رنگ کا ہلکی کڑائی والا سوٹ پہنا تھا جو

اس پر بے حد خوبصورت لگ رہا تھا

وہ میں چادر لے لوں اسے باہر نکلتے دیکھ کر اس نے پوچھا تھا نازک سا جالی کا

دوپٹہ اس کے وجود کی خوبصورتی کو چھپانے کے لئے ناکافی تھا

ہاں تو کیا اس طرح سے خود کی سب کے سامنے نمائش کروانی ہے بولو تم

میری عزت ہو اور کارب شاہ کو گوارا نہیں کہ کوئی اس کی عزت پر نگاہ ڈالی

طلاق کے بعد جو چاہے پہنتے رہنا چادر لو اور جلدی آؤ وہ کہہ کر نکل گیا شاید

بھول چکا تھا کہ اس کے لیے وہ نمائشی ڈریس لینے والا بھی وہ خود ہی تھا

اسے دنیا کے سامنے نمائش بنانے کی کوشش کرنے والا بھی وہ خود ہی تھا لیکن نہ جانے اللہ نے اس کے دل میں کیسے یہ بات ڈال دی تھی کہ وہ اس کی عزت ہے ورنہ شاید آج وہ خود اپنے ہاتھوں سے اسے مجسمہ نمائش بنا دیتا

ooooo

وہ بالکل خاموش بیٹھی تھی جب کہ جو اپنے کپڑے بیگ میں ڈال رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کہے اس سے کہ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر جانے سے انکار کر دے

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے روئے یا چلائے اس سے اپنی نفرت کا

اظہار کرے تو کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اس سے نفرت کرتی ہے

کیا اسے نہیں پتا تھا کہ زبردستی کے رشتے میں صرف نفرت ہوتی ہے محبت کا

کہیں کوئی نام ونشان نہیں ہوتا وہ اس سے محبت کا دعوی کیسے کر سکتا تھا

کیا ایک نظر دیکھنے سے ہی محبت ہو جاتی ہے نہیں ہرگز نہیں ایک نظر دیکھنے

سے کبھی محبت نہیں ہوتی وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا محبت ایسے نہیں ہوتی

تھی

محبت بہت پاک بہت حسین جذبہ تھا جو آہستہ آہستہ دل میں اترتا ہے اس

طرح سے ایک نظر دیکھ کر کوئی کسی کی محبت میں یوں گرفتار نہیں ہو جاتا تھا

کہ وہ اس سے زبردستی گن پوائنٹ پر نکاح کروالے

وہ اس کے ماموں کا بیٹا تھا کیا سچ میں ایسا تھا وہ اس کی ماں کو جانتا تھا سمجھتا تھا اگر

یہ اس کی ماں کی خواہش تھی کہ وہ اس شخص کی دلہن بنے اس کے بابا نے

کبھی بھی اسے یہ بات کیوں نہیں بتائی تھی اور اگر بابا نہیں چاہتے تھے کہ ایسا

ہو تو پھر یہ شخص ہوتا کون تھا اس سے زبردستی نکاح کرنے والا یہ شخص کون

تھا اسے اپنے نکاح میں لے کر ساری دنیا کے سامنے رسوا کرنے والا

نہ جانے بابا کا کیا حال میں ہوگا نہ جانے اس کے باپ کو کیا کیا سننا پر رہا ہوگا

اسجد بھائی کو گولی لگی تھی اس شخص نے انھیں گولی ماری تھی نہ جانے وہ کیسے

ہوں گے

محبت زبردستی نہیں ہوتی اور نہ ہی نکاح کا بندھن زبردستی بندھا جا سکتا ہے

اسے نہیں رہنا تھا اس کے ساتھ اسے نہیں نبھانا تھا اس شخص کے ساتھ کوئی

تعلق اسے اس سے نفرت ہو رہی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ اپنے

جذبات کا اظہار کس طرح سے اس کے سامنے کھلے کس طرح سے اسے

بتائے کہ وہ نفرت کرتی تھی اس سے

اس کے خوبصورت دلکش چہرے کے پیچھے ایک بھیانک چہرہ چھپا تھا اسے کسی

کی عزت کی پرواہ نہ تھی وہ چاہتی تھی کہ وہ اس کی عزت کو تار تار کر دے

وہ اسے پوری دنیا کے سامنے ویسے ہی رسوا کرے جس طرح سے اس نے اس

کے باپ کو کیا تھا لیکن نہیں تھی اس میں اتنی ہمت نہیں کر سکتی تھی یہ سب

کچھ اور نہ ہی اس نے کیا تھا کبھی

چلو ڈارلنگ ہو گی پیکنگ چھ بجے کی فلائیٹ ہے ساڑھے پانچ بجے چکے ہیں ہم

۔ آدھے گھنٹے سے پہلے ائیر پورٹ پہنچ جائیں گے

وہ بیگ نیچے رکھتے ہوئے اس سے کہنے لگا جب کہ اس کی آنکھوں میں تیرتی

نمی میں دیکھ کر خاموش ہو گیا ۔

تمہیں پتا ہے مجھے زندگی میں پہلی بار کسی کے آنسو دیکھ کر برا لگ رہا ہے میں

جانتا ہوں یہ سب کچھ تمہارے لیے آسان نہیں ہے لیکن ایک خوبصورت

زندگی کے لیے ہمیں بہت کچھ کہنا پڑتا ہے اور جو بھی ہوتا ہے اللہ کی رضا سے

ہوتا ہے تو تم اسے اللہ کی رضا سمجھ کر قبول کر لو

نیچے آجاؤ میری جان انتظار کر رہا ہوں وہ اس کا بیگ اٹھا کر اپنا بیگ لیتا نیچے چلا گیا جبکہ وہ خاموشی سے اپنا بے جان ہوتا وجود گھسیٹتے اس کے پیچھے پیچھے چلی گئی تھی

○○○○○

وہ ایئرپورٹ کے اندر داخل ہوئے تو اس نے اسے ایک بینچ پر بٹھا دیا جبکہ خود کسی ضروری کام کے لیے وہی کسی سے ملنے لگا ۔

جب اس کا دھیان اپنے آپ سامنے لگے ٹی وی کی طرف چلا گیا ہے جہاں کچھ

میڈیا کے نمائندے ایک آدمی کو گھیرے ہوئے اس سے بات کرنے کی

کوشش کر رہے تھے وہ خاموشی سے نظریں اس پر جمائے دیکھتی چلی گئی

میرے بیٹے کی پسند ہے وہ جہانگیر شاہ کی بیٹی ہو یا کسی کی بھی کوئی فرق نہیں

پڑتا اگر میرے بیٹے نے اس سے شادی کی ہے تو یقیناً سوچ سمجھ کر ہی کی ہو گی

انہوں نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے ہوئے جواب دیا تھا اپنے باپ کا نام

سن کر اسے عجیب تو لگا لیکن جہانگیر شاہ نام کے اس دنیا میں کم انسان تو نہیں

تھے

جہانگیر شاہ کے ساتھ ہمارا خاندانی تعلق بھی ہے اور میرا بیٹا اگران کی بیٹی کو

پسند کرتا تھا دونوں نے شادی کرلی تھی یہ تو اچھی بات ہے شادی کن حالات

میں ہوئی یہ میں نہیں جانتا لیکن الحمدللہ میرا بیٹا بہت خوش ہے

اور جلد ہی میں بہت بڑا ولیمہ کروں گا جس میں آپ سب کو انوائٹ کیا جائے

گا وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولے جا رہے تھے جبکہ وہ حیران سی یہ سب

کچھ دیکھ رہی تھی نہ جانے کیوں ایسا لگتا تھا کہ ان کا تعلق کہیں نہ کہیں اس

سے ہے

وہ اپنے ہی دھیان میں تھی جب اچانک وہ اس کے پاس آ کر بیٹھا اس کی نگاہیں

بھی ٹی وی پر مرکوز تھی

وہ اچانک سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے ایئرپورٹ کے اندر لے کر جانے کے

بجائے وہیں سے پلٹ آیا تھا کیا ہوا تھا اچانک کیا چل رہا تھا اس کے دماغ میں

کیا ہو رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ تو بس خاموشی سے کسی بت کی طرح

اس کے ساتھ جلدی جلدی باہر آ گئی تھی

ooooo

یہ ایک بہت بڑا کلب تھا یہاں ہر طرح کے لوگ تھے عجیب قسم کے نامحرم

کی ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے کبھی ادھر کبھی ادھر چل رہے تھے

اسے یہ ماحول بالکل پسند نہیں آیا تھا لیکن اس کی پسند ناپسند کی یہاں پر اہمیت

ہی کہاں تھی اسے ایک طرف بیٹھا کر وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ایسا

مصروف ہوا جیسے اس کی ذات کو بالکل ہی فرموش کر چکا ہو اسے یاد ہی نہ ہو

اس کے ساتھ کوئی اور بھی یہاں آیا تھا وہ اس کے لئے کتنی بے معنی تھی وہ

بہت آسانی سے سمجھ سکتی تھی ۔

یار تم نے اپنی وائف کو وہاں کیوں روک دیا ہے اسے یہاں بلاؤں ہمارے

پاس ذرہ ملواو بھابھی جی سے پتہ چلے کہ بھابھی جی کہاں اور کیسے ہمارے یار

کے دل میں اتر گئی ان کے بارے میں تو ہم کچھ جانتے ہی نہیں کہاں سے پکڑ

کے لائے ہو اس لڑکی کو مجھے تمہاری پسند نہیں لگتی ہے یہ ضرور تمہارے ماں

باپ کی پسند ہو گی اس کا ایک دوست اسے دیکھتے ہوئے بولا جس پر اس نے

بے اختیار کہا تھا

کارب شاہ پر اپنی پسند کوئی نہیں تھوپ سکتا کارب اپنی مرضی سے سب کچھ

کرتا ہے اور یہ لڑکی میری پسند ہے میں نے خود اسے شادی کیلئے چنا ہے یہ میرا

اپنا انتخاب ہے جسی لڑکی میں بیوی کے طور پر چاہتا تھا یہ بالکل ویسی ہی ہے ۔

میری پسند کے عین مطابق جس طرح کی لڑکی کارب شاہ کو چاہیے تھی یہ

بالکل ویسی ہی ہے میں نے خود اسے ڈھونڈا ہے اور اس سے نکاح کیا ہے

میرے ماں باپ نے میری مرضی پر سر جھکا لیا کیوں کہ میں سب کو پہلے ہی بتا

چکا تھا کہ میں اپنی زندگی میں جس لڑکی کو شامل کروں گا اور میری پسند کی

ہونی چاہیے مجھے کوئی اعتراض نہیں تھا اگر میرے ماں باپ بھی مجھے کسی سے

باندھ دیتے لیکن میرے ماں باپ نے میری پسند کو اولین جانا اس سے بہتر

اور کیا ہو سکتا ہے وہ ان سب کو دیکھتے ہوئے بولا

تم بہت خوش قسمت ہو لیکن میرے ڈیڈ تو کبھی بھی میری شادی میری پسند

سے نہیں ہونے دیں گے بلکہ انہوں نے تو اپنی پسند کوئی لڑکی بھی ڈھونڈ لی

ہے اور میری ساری گرل فرینڈز جو مجھ سے شادی کی امید لگائے ہوئے تھی

سب کی امیدوں پر پانی پھیر گیا وہ قہقہ ہوئے بولا

گرل فرینڈ سے شادی ویسے بھی کوئی نہیں کرتا کارب نے اس کی بات کاٹ

دی تو اس نے ایک بار پھر سے قہقہ لگایا

تم ذرار کو میرا بھا بھی جان سے مل کر آتا ہوں ایک دوست اٹھ کر کہنے لگا تو کا

رب نے سخت نگاہوں سے اسے دیکھا وہ اسے الگ بٹھا کر ہی اس لئے آیا تھا

کیونکہ وہ اپنے دوستوں کو بہت اچھے طریقے سے سمجھتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ

وہ ان کے ساتھ آکر بیٹھے ان میں گلے ملے وہ ان سب سے الگ تھی تو بہتر تھا

اس کا الگ رہنا لیکن اس کے اوپر جانے پر کارب نے اسے منع نہیں کیا تھا جب

کہ وہ آہستہ آہستہ اس کے سامنے اس کے سامنے جارکا

السلام علیکم بھابی جی میرا نام طیب احمد ہے میں آپ کے شوہر کا دوست ہوں

آجکل کا نہیں بلکہ یونیورسٹی کا ساتھ ہے میرا اور کارب کا ہم نہ ایک دوسرے

کے پکے والے دوست ہیں

آپ یہاں الگ ہو کر کھڑی ہیں مجھے بالکل اچھا نہیں لگا آپ کے کپڑوں اور

اس طرح پردہ کرنے سے میں نے اندازہ لگالیا ہے کہ آپ ہم سے بہت الگ

ہے لیکن پھر بھی الگ ہو کر کھڑے رہنا بہت عجیب بات ہے اس لئے آئیں

ہمیں جوائن کیجیے وہ عجیب سی انداز میں کہتا اس کا ہاتھ تھام چکا تھا جب کہ یوں

اچانک اپنے ہاتھ تھمانے جانے پر حور نے ہاتھ کھینچا تھا اسے یہ حرکت بالکل

پسند نہیں آئی تھی کہ کوئی غیر محرم اسے یوں ہاتھ لگائے

طیب بھائی پلیز میرا ہاتھ چھوڑیں اس نے بہت عزت سے اسے مخاطب کیا

جبکہ دوسری طرف سے پھر سے قہقہ لگایا گیا

ہاہاہا دیکھ تیری بیوی مجھے بھائی کہہ رہی ہے ہاہاہا میں کب اس کا بھائی بن گیا

مجھے ایسے رشتے داریوں سے نفرت ہوتی ہے میں تمہارا بھائی نہیں ہوں چلو یہ

ساری باتیں بعد کی لیے رکھتے ہیں آو ہمیں جوائن کرو اس کا ہاتھ تھام کر وہ

سارا عزت احترام بھول چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ آگے بھرتا اس کے منہ پر

ایک زوردار مکہ پڑا اور لمحے میں زمین بوس ہوا تھا اس سے پہلے کہ وہ مزید اس

کی طرف بڑھتے ہوئے کچھ کرتا پیچھے سے دو لڑکوں نے اسے تھام کر گھسیٹا تھا

وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا اپنی بیوی کا ہاتھ یوں کسی کے ہاتھ میں دیکھ کر سب

سے زیادہ تکلیف اسے حور کی آنکھوں سے گرتے آنسو دیکھ کر ہوئی تھی

اس کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ بھی اس لیے کیوں کہ کسی غیر محرم نے بے

تکلفی سے اسے چھوا تھا اس نے اپنا آپ ان لڑکوں سے چھڑاتے ہوئے بے

اختیار اس کے نازک وجود کو تھام کر اپنے سینے سے لگا لیا جیسے وہ اس کی

کیفیت کو سمجھ گیا تھا کہ اس پر کیا گزر رہی ہے

اس کی مضبوط باہوں کا سہارا ملتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اپنی کیفیت کو

وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی کارب کا کوئی دوست اس سے اس طرح کی

بدتمیزی کرے گا اس نے سوچا بھی نہیں تھا

کارب سوری میں معذرت کرتی ہوتی طیب نے جو بھی کیا وہ بہت غلط تھا

تمہاری بیوی بھی تو بہت اوڑھ رہی تھی نہ ہم سب تھے وہاں پر یہ کا یوں الگ

رہنا ضروری تھا کیا

مارکیٹ والی لڑکی اس کے پاس آکر کہنے لگی جبکہ کارب نے اسے اپنے پاس

پا کر حور کو مزید اپنے سینے میں چھپا لیا تھا

میں کچھ نہیں سننا چاہتا تھا اور آج کے بعد ایسی پارٹیز میں بلانے سے پہلے یاد

رکھنا کہ میری بیوی تم لوگوں میں سے نہیں ہے

وہ الگ ہے اسی لیے کارب شاہ کی بیوی ہے وہ اسے غصے سے دیکھ کر کہتا اس کا

ہاتھ تھامے اسے تیزی سے وہاں سے لے کر نکل گیا

جبکہ پیچھے کھڑی لڑکی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی

ooooo

کارب اس کو واپس ہوٹل لے آیا تھا وہ خود بھی بہت پریشان ہو گیا تھا اس کی

حالت دیکھ کر وہ بہت بری طرح سے کانپ رہی تھی وہ گاڑی میں بھی مسلسل

روتی رہی وہ اس کے رونے کی وجہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا وہ کس

طرح کی لڑکی تھی وہ تو ان چند دنوں میں وہ خود بھی جان گیا تھا وہ ایک ایسی

لڑکی تھی اس کی پاکیزگی کا گواہ خود اس کا شوہر تھا ۔

اس نے بہت غلط کیا تھا اسے وہاں لے م جا کر اسے ہرگز پتہ نہیں تھا کہ کوئی

اس طرح کی بد تمیزی کرے گا وہ اس دن کو بھولا تو نہیں تھا جب اس نے اس

کا ہاتھ تھاما تھا جس کے بدلے میں وہ اس کے ساتھ زندگی کی سزا کے طور پر

کاٹ رہی تھی

رونا بند کرو جو بھی ہوا بھول جاؤ اگر اتنا ہی برا لگا تھا اس کا ہاتھ تھامنا تو جیسے

میرے منہ پر تھپڑ مارا تھا اس کے منہ پر بھی مار کر بات ختم کر دیتی میرے

سامنے ہاتھ کیسے چل رہے تھے تمہارے اس کے منہ پر تھپڑ مار کر کے اس کو

جواب نہیں دے سکتی تھی اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے وہ ذرا سخت لہجے میں گویا

ہوا

وہ آپ کے دوست تھے مجھے لگا میری اس طرح کی حرکت کی وجہ سے آپ کو

برا لگے گا آپ مجھے اور سزا دیں گے

مجھ سے آپ کا یہ رویہ برداشت نہیں ہوتا تو نہ جانے اب میرے ساتھ کیا

سلوک کرتے

میرا دل کر رہا تھا میں اس آدمی کو جان سے مار ڈالوں اور تم اسے دوست کہہ

رہی ہو کوئی تمہارے ساتھ بد تمیزی کرے گا تو کیا یوں ہی اس کا منہ دیکھتی

رہوں گی یہ سوچتی رہو گی کہ وہ تمہارے شوہر کا دوست ہے تمہیں ایسا کرنا

چاہیے یا نہیں -

جس طرح شادی سے پہلے تم نے اپنا ہاتھ تھامنے پر میرے منہ پر تھپڑ رسید کیا

تھا تمہیں یہاں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے تھا کوئی مرد حق نہیں رکھتا کسی اور پر

زبردستی کرنے کا وہ چلاتے ہوئے بولا تو حورالعین ایک زخمی نگاہ سے اس کی

طرف دیکھا

اس سے آگے جیسے وہ کچھ بول ہی نہیں پایا اس کی نگاہ اپنے آپ جھک گئی تھی

آج اسے اپنے دوست کی حرکت بری لگی تھی اس کا اپنی بیوی کا ہاتھ تھامنا

اسے برا لگا تھا اسے تھپڑ مارنے کے لئے کہہ رہا تھا وہ جب اس نے اس کے

ساتھ ویسا ہی کیا تھا

تو وہ بدلے پر اتر آیا تھا ہاں آج اس کا دوست وہی حرکت کر رہا تھا تو وہ غلط تھا

لیکن جب ایک مہینہ پہلے اس نے خود وہ حرکت کی تھی تب وہ سہی تھا وہ سہی

کیسے تھا اگر اس کی نظر میں کسی لڑکی کے ساتھ بد تمیزی کرنا اس کے ساتھ

زبردستی کرنا غلط تھا تو پھر وہ کیسے اپنی بد تمیزی کو صحیح قرار دے سکتا تھا اس نے

بھی تو وہی کیا تھا اس کے ساتھ اور جس کی سزا وہ پچھلے ایک مہینے سے ہر رات

اسے دے رہا تھا

کیا فرق ہے اس میں اور طیب میں بس اتنا کہ اس نے ایک مہینہ پہلے ایک عام

سی لڑکی کا ہاتھ تھام لیا تھا جس کا آگے پیچھے پوچھنے والا کوئی نہیں تھا لیکن آج

طیب نے اس کی بیوی کا ہاتھ تھاما تھا اور وہ اپنی بیوی کی حفاظت کرنا جانتا تھا

اس بیوی کی حفاظت کرنا جو اس کی نظروں میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی

ایک تھپڑ مار دینے کی وجہ سے اس کا درجہ تو طوائف سے بھی زیادہ نچلے

درجے کا تھا

وہ صرف اپنی ہوس پوری کرنا چاہتا تھا

اسے پتا تھا کہ وہ کس طرح کی لڑکی ہے وہ ایک مہینے سے جان چکا تھا لیکن پھر

بھی اس کے کردار سے نگاہیں چرا رہا تھا لیکن وہ اس کے کردار کی پاکیزگی کو

نظر انداز بھی نہیں کر سکتا تھا ۔

اس کا پردہ اس کی حیا اس کی شرم اس کی گھبراہٹ اس کا غصہ بناوتی نہیں تھا وہ

سب کچھ حقیقت تھی اور اس نے اسے انہی چیزوں کی تو سزا دی تھی اسے

۔ اپنے نکاح میں لا کر

وہ جاگیر دار تھا اس کے احساسات اس کی عزت اسے اتنی عزیز تھی کہ وہ ایک

لڑکی کی زندگی برباد کر چکا تھا۔اور اب اسے طلاق دے کر اسے در در بھٹکنے

کے لیے مجبور کرنے والا تھا اس کی نظروں میں اس نکاح کی کوئی اہمیت نہیں

تھی اس نے حور کو کبھی کوئی اہمیت نہیں دی تھی وہ صرف اس کے لئے اس

کی رات حسین کرنے کا ایک ذریعہ تھی اس سے زیادہ اور کچھ بھی نہیں اس

نے کبھی اس کے احساسات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی تھی ۔

ہاں لیکن اسے یوں نمائش بنانا اسے برا لگا تھا وہ اپنی بیوی کو چھپا کر رکھنا چاہتا تھا

اسے یہ احساس سکون دیتا تھا کہ وہ ایک پاکدامن لڑکی ہے لیکن آج وہ اپنی ہی

نظروں میں گر گیا تھا آج وہ اپنی ہر غلطی کو سمجھ گیا تھا وہ زیادہ دیر وہاں نہیں

رو کا ہو حور کمرے میں چھوڑ کر وہاں سے باہر نکل آیا تھا اس کے دماغ میں

بہت ساری سوچیں چل رہی تھی

اور سب سے اہم سوال کے حور کا اس کے ساتھ کیا رشتہ تھا وہ اس سے محبت

نہیں کرتا تھا وہ صرف اس کی ضد تھی اس کا جنون تھا وہ صرف اسے حاصل

کرنا چاہتا تھا صرف ایک رات کے لیے

اور وہ یہ بھی سمجھ چکا تھا کہ وہ صرف ایک رات کے لیے اسے نہیں ملے گی

کبھی تو اس نے اس سے نکاح کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کی زندگی عذاب کر دی

وہ کتنا اندھا ہو گیا تھا اپنی ضد خاطر آج اسے حور العین سے کی گئی ہر زیادتی کا

احساس ہوا تھا اور بہت گہرائی سے ہوا تھا

○○○○○

ہم کہاں جارہے ہیں آپ تو مجھے امریکا لے کر جانے والے تھے تو پھر یوں اچانک واپسی خیریت تو ہے وہ کافی زیادہ پریشان تھی وہ اسے اپنے ساتھ امریکہ لے کر جانے والا تھا تو یہ اچانک واپس کیوں آگیا اس نے ایئر پورٹ کے اندر سے ہی فون کیا تھا کہ گاڑی لے کر واپس آؤ جو اگلے دس منٹ میں گاڑی لے کر واپس آگیا اور اب وہ اسے اپنے ساتھ بٹھتا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا نہ جانے کہاں جارہا تھا ۔

امریکہ نہیں جا رہے ہیں تم نہیں جانا چاہتی تھی نہ تو میں نے سوچا کہ جب تک

تم اپنی پوری رضامندی سے میرے ساتھ چلنے کو تیار نہیں ہوتی بہتر ہے کہ

ہم یہی پر کچھ وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزارے

ایک دوسرے کو سمجھیں چلو تم بھی خوش ہو جاؤ گی اس نے مسکراتے ہوئے

کہا تھا

ایشام کو اس کی بات پر بالکل یقین نہیں آیا کل تک تو اس کی سوچ اس کا انداز

سب کچھ الگ تھا تو اب وہ اس بات کیسے مان سکتا تھا

تو کیا آپ مجھے میرے بابا کے پاس چھوڑ کر آئیں گے اس کے اچانک سوال

پوچھنے پر وہ ہنس دیا اس کا ایسا کوئی ارادہ تھا ہی نہیں

وہاں جا کر کیا کرو گی اب تم میری بیوی ہو اب تم میرے ساتھ رہو گی ساری

زندگی بھول کیوں نہیں جاتی ان سب لوگوں کو اب تمہارا مجھ سے واسطہ ہے

تم میری بیوی ہو اور یہی تمہاری حقیقت ہے اس کو قبول کرو بھول جاؤان

سب کو

اب تمہارا کسی اور سے کوئی واسطہ نہیں ہے یاد رکھو ذلاور شاہ کی بیوی ہو تم اور

اب ساری زندگی تمہیں میرے ساتھ رہنا ہے جن لوگوں کو مجھ سے تعلق

نہیں رکھنا ان لوگوں کے ساتھ تمہارا بھی کوئی تعلق نہیں ہو گا

یہی حقیقت ہے ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے ساری زندگی

میں تمہیں حویلی لے کر جا رہا ہوں یعنی کے اپنے گھر تا کہ میں یہاں پوری دنیا

کے سامنے تمہیں بیوی کے طور پر قبول کروں ایک بڑا فنکشن کروں جہاں پر

لوگوں کے سب سوالوں کے جواب دوں میں پیچھے کوئی بھی سوال چھوڑ کر

نہیں جانا چاہتا

میں خود اپنی ذات پر سوال برداشت کر سکتا ہوں تمہاری ذات پر نہیں لوگوں

کو پتہ چلنا چاہیے کہ ذلاور شاہ کی بیوی کون ہے اور وہ اس کی زندگی میں کیسے

آئی

اور یہی وجہ ہے کہ میں تمہیں واپس لے کر جا رہا ہوں

مطلب کے اب آپ پوری دنیا کے سامنے میرے بابا کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں

اس کے اچانک تیز لہجے میں پوچھنے پر وہ تیز نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا اس نے

پہلی بار اس سے اتنی تیز لہجے میں بات کی تھی وہ حیران ہو گیا تھا اس کے انداز

پر لیکن پھر مسکرا دیا

میں ان کی عزت ہی کرواؤں گا فکر مت کرو اگر میں نے تمہیں سب کے

سامنے متعارف نہیں کروایا تو تمہاری ذات سوالیہ نشان بن جائے گی اور میں

تمہاری ذات پر کسی طرح کا کوئی سوال برداشت نہیں کروں گا اسی لیے میں

تمہیں پوری دنیا کے سامنے بیوی کے طور پر متعارف کروادوں گا تاکہ سب کو

پتہ چل جائے کہ تم کون ہو اور تم میری زندگی میں کیسے آئی

وہ گاڑی تیزی سے ڈرائیو کرتے ہوئے اسے سمجھا رہا تھا جبکہ اب وہ کچھ بھی

نہیں بولی اس کے دماغ میں بس یہی ایک بات چل رہی تھی کہ اگر اس نے

سب کے سامنے اسے متعارف کروایا تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ اس کے

باپ کو ذلیل کرنا چاہتا ہے کیا کہے گا وہ دنیا والوں سے کہ جہانگیر شاہ کی بیٹی کا

اس کے ساتھ نکاح کیسے ہوا

یہ بات تو یقینی ہے کہ وہ کبھی بھی اس بات کا اظہار نہیں کرے گا کہ اس نے

گن پوائنٹ پر اس کے ساتھ زبردستی نکاح کیا ہے

پتہ نہیں یہ کونسی کہانی بنا کر سب کے سامنے پیش کرنے والا تھا اس کے نکاح

والے دن وہاں میڈیا کا کوئی بھی نمائندہ نہیں تھا اور نہ ہی اس کے بابا نہیں

چاہتے تھے کہ ان کی معصوم بیٹی کا چہرہ کسی کو استعمال کرنے کا موقع ملے وہ

خود بھی یہ ساری چیزیں پسند نہیں کرتی تھی وہ عام سی لڑکی تھی بابا اس اسے

زیادہ لوگوں سے ملنے بھی نہیں دیتے تھے۔

اور اب اسے تھوڑی تھوڑی کہانی سمجھ میں آنے لگی تھی وہاں پر جہانگیر شاہ کا

ذکر اس کے باپ کے طور پر کیا جارہا تھا لوگ جان چکے تھے کہ جہانگیر شاہ کی

بیٹی اس آدمی کی بیوی ہے۔

تو کیا وہ اس کے باپ تھے کیا وہ جانتے تھے کہ اس نے کس طرح سے اس سے

نکاح کیا ہے کیا وہ سب جان چکے تھے اس کے بارے میں یقیناً نہیں ورنہ وہ

میڈیا والوں کو ضرور بتاتے

اور وہ اسے اس کے باپ سے بھی نہیں ملائے گا وہ انہیں سب کچھ بتا دے گی

یقیناً اس کی مدد ضرور کریں گے آخر وہ اس کے باپ تھے

اور کوئی بھی باپ اپنے بیٹے کو اس طرح کسی لڑکی کی زندگی برباد تو نہیں کرنے

دے سکتا تھا نہ

اور جب وہ انہیں سب کچھ بتائیں گی تب یقیناً اس آدمی کی عقل ٹھکانے لگ

جائے گی جو اسے زبردستی اپنی زندگی میں شامل کر کے اس کی زندگی برباد کر

رہا تھا

اس سوچ کے ساتھ اسے ایک چھوٹی سی امید ملی تھی جو نہ جانے آگے جا کر کیا

بننے والی تھی

....

وہ واپس کمرے میں آیا تو حورالعین سو رہی تھی وہ اسے ڈسٹرب کیے بنا اپنا

لباس بدلتا اس کے پاس آ کر لیٹ کے اس کے چہرے پر اب بھی آنسوؤں کے

مٹے مٹے نشان تھے

آج پارٹی میں جو کچھ بھی ہوا تھا وہ نا قابل قبول تھا اس چیز کے بارے میں

سوچ سوچ کر وہ خود بھی بے حد پریشان تھا اچانک اس طرح سے کچھ ہو جائے

گا اس نے سوچا بھی نہیں تھا اور وہ خود اس طرح سے رد عمل دے گا ایسی

سچویشن پر یہ تو اس نے بالکل بھی نہیں سوچا تھا

اسے زیادہ حیرانگی تو اپنی حرکت پر ہوئی تھی اس نے اپنے ہی دوست جو کہ

اس کا بچپن کا دوست کہا جائے تو غلط نہیں ہو گا اس پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے

ایک بار نہیں سوچا تھا وہ صرف اور صرف اپنی بیوی کا سوچ رہا تھا اس کی عزت

کو کوئی میلی نگاہ سے دیکھے تو دیکھے کیوں

وہ اس کا دوست تھا تو اس کی ہمت کیسے ہوئی تھی اس کی بیوی پر غلط نگاہ ڈالنے

کی وہ اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا اسے اپنی بیوی نہیں مانتا تھا وہ صرف اسے

اپنے چند پل کی راحت بنا کر لایا ہوا تھا لیکن ابھی تو وہ اس کے نکاح میں تھی اور

اس کے دوست کون سا جانتے تھے ان دونوں کی اس ملاقات کے بارے میں

اس کا مطلب تو صاف تھا اگر اس کی بجائے کوئی من پسند بیوی بھی ہوتی تو اس

کا دوست اس کے بھی ایسا ہی سلوک کرتا ہے یعنی کہ وہ اس کی عزت کو اسی

طرح سب کے سامنے شرمندہ کرتا اس کے ماتھے کی رگیں پھولنے لگی تھی

اس کی ہمت کیسے ہوئی تھی ایسی حرکت کرنے کی سوچ کر اس کا دماغ

گھوم رہا تھا جب نگاہ ایک بار پھر سے حور کے چہرے پر جاری رو کی کتنا معصوم

تھا اس کا چہرہ وہ معصومیت سے بھرپور نازک سی لڑکی نے کیا بگاڑا تھا اس کا

آج اس کا دل چیخ چیخ کر اس سے یہ سوال پوچھ رہا تھا

کیا اس کی غلطی اتنی بڑی تھی کہ اس کی زندگی برباد کر دی جائے نہیں تھی

اتنی بڑی نہیں تھی کہ اسے پل پل رسوا کیا جائے اس کی توہین کی جائے کس

لئے وہ اس کی توہین کر رہا تھا وہ کس لیے رسوا کر رہا تھا اسے

وہ کیا کوئی بازار میں بکنے والی عورت تھی نہیں بلکہ وہ اپنا دامن بچا کر رکھنے

والی اپنا آنچل بے داغ رکھنے والی لڑکی تھی وہ دن رات اس کے ہاتھوں

کھلونے طرح استعمال ہو رہی تھی دن رات اس کے ہاتھوں ذلیل ہو رہی تھی

تو صرف اس لیے کیوں کہ وہ اس کے شوہر کے عہدے پر فائز تھا

اور اگر وہ اس کا شوہر نہ ہوتا تو کیا ہوتا تو وہ وہ اس کے منہ پر تماچہ مارتی اور پھر

اسے اس کی اوقات پہلے دن کی طرح اسے بتا دیتی کہ وہ کون ہے وہ ایک

مضبوط لڑکی تھی جو اس کی باہوں میں آکر کمزور ہو گئی تھی

نہ جانے کون ہوتی ہیں وہ خوش قسمت لڑکیاں جو شوہر کا ساتھ پا کر خود کو

خوش قسمت تصور کرتی ہیں جنہیں شوہر کے روپ میں ایک مضبوط سہارا ملتا

ہے ایک مضبوط سائبان ملتا ہے ایک محافظ ملتا ہے

جس کے ہاتھوں اپنا سب کچھ سونپ کر وہ بے فکر ہو جاتی ہیں اور وہ کیا تھا کیا وہ اس قابل تھا کہ حور العین اسے اپنا آپ سونپ کر بے فکر ہو جائے کیا وہ اس کا سائبان بنا تھا کیا وہ بنا تھا اس کا سہارا اس کا محافظ نہیں تو کچھ نہیں بن پایا تھا آج اس کے ہوتے ہوئے اس کے دوست نے اسی کی بیوی کا ہاتھ پوری محفل میں تھام لیا تھا اور یقیناً ایسا ہی تھپڑ اس کے منہ پر مارتی اگر وہ اس کا دوست نہ ہوتا اتنا کچھ برداشت کرتی ہے ایک عورت صرف ایک شوہر کے نام پر اور اگر وہی شوہر اس کے جیسا ہو تو۔۔۔! اسے خود سے نفرت ہو رہی تھی وہ کیسے گر گیا تھا اتنا اپنی بیوی کو اپنے ہاتھوں دن رات ذلیل کرتا کرتا تھا لیکن آج اس

نے ایک محفل میں اپنے دوستوں کے بیچ اس سے یوں بے لباس کر دیا کیسے وہ

تو اس کا لباس تھی اس کی بیوی تھی وہ کیسے گر گیا تھا اتنا ۔۔۔۔!

کارب ہر لمحے کے ساتھ اپنے اور حورالعین کے رشتے کو دیکھ رہا تھا پچھلے ایک

مہینے سے اس نے صرف ایک تھپڑ کی وجہ سے حور کو کون سے تکلیف نہیں

دی تھی

ہر رات وہ اس کی عزت کو اپنے ہاتھوں سے تار تار کرتا اور ہر رات اسے اس کی

پاکیزگی کی سزا دیتا اسے اس تھپڑ کی سزا دیتا جو ایک غیر محرم ہونے کی وجہ سے

اس کے منہ پر لگا تھا

وہ کہتا تھا کہ وہ جیت گیا تھا وہ اسے پا چکا تھا تو کیا وہ اسے تب پا پاتا جب وہ اس کی

کچھ بھی نہیں تھی

وہ یہ بھول گیا تھا کہ اسے حاصل کرنے کے لیے اسے اپنے نکاح میں لیا تھا وہ

کوئی عام لڑکی نہیں تھی جسے چند پیسے دے کر اس نے ایک رات کے لئے

خرید لیا ہو نہیں وہ ایک پاکباز پاکیزہ اور بلند کردار کے لڑکی تھی جیسے حاصل

کرنے کے لیے اسے اس سے نکاح کرنا پڑا تھا

جس کا ساتھ حاصل کرنے کے لیے جس کے ساتھ چند لمحات گزارنے کے

لیے اسے روپے کی نہیں بلکہ اجازت نامے کی ضرورت پڑی تھی

وہ نکاح نامہ اس کی نظر میں اس سے پہلے کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا وہ نکاح نامہ

ان دونوں کے رشتے کو مضبوط کر گیا تھا

ان دونوں کے رشتے کو ایک نام دے کر گیا تھا وہ اس کی بیوی بنی تھی تب اس

نے اس کے حقوق کو حاصل کیا تھا وہ جیتا نہیں تھا وہ ہار گیا تھا اور آج اسے اپنی

ہار کا شدت سے احساس ہوا تھا

○○○○○

اس کے کہنے پر وہ خاموشی سے گاڑی سے نکل کر اندر حویلی میں قدم رکھ چکی

تھی ایک لمبی راہ داری سے گزرتے ہوئے اس نے ایک بڑے سے لکڑی کے

گیٹ پر ہاتھ رکھتے اسے کھولا تھا

یہ حویلی باہر سے جتنی خوبصورت تھی اندر سے اس سے کہیں گنا حسن خود

میں سمیٹے ہوئے تھی

سامنے بڑے صوفے پر ایک ادمی اور ایک عورت بیٹھے باتوں میں مشغول

تھے

جب تک ذلا ورنہ آجائے اس کا مزید اندر جانے کا دل نہیں کر رہا تھا لیکن پھر

وہ یہاں تک آگئی تھی تو آگے جانے میں کیا قباحت تھی سوچ کر اس نے آگے

قدم بڑھائے جب سامنے بیٹھے شخص کی نظر اس پر پڑی

آمنہ بیگم یہ لڑکی کون ہے انہوں نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا

میں نہیں جانتی شاہ صاحب میں نے تو آج سے پہلے اسے کبھی نہیں دیکھا وہ

پریشانی سے کہنے لگی مگر شاہ صاحب یہ الفاظ نہیں کہہ سکتے تھے کیونکہ ایسی ہی

ایک عورت کو وہ بہت سال پہلے جانتے تھے بلکہ بہت قریب سے جانتے تھے

خود کو ان کی نظروں کے حصار میں پاتے ہوئے اس نے بڑی مشکل سے سلام

کیا

وعلیکم سلام بیٹا کون ہو تم اور کہاں سے آئی ہو تمہیں آج سے پہلے میں نے

یہاں نہیں دیکھا آمنہ بیگم حیرت سے اس کے پاس آتے ہوئے پوچھنے لگے

جبکہ ایشام سامنے بیٹھے شخص کو پہچان چکی تھی تھوڑی دیر پہلے اس نے اسی

آدمی کو ٹی وی پر دیکھا تھا

میرا نام ایشام جہانگیر ہے میں بزنس مین جہانگیر شاہ کی بیٹی ہوں اور آپ کے

بیٹے نے زبردستی مجھ سے نکاح کیا ہے اور پھر زبردستی یہاں لے آیا ہے پلیز

انکل میری مدد کریں میں ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی میں واپس جانا چاہتی

ہوں اپنے بابا کے پاس اپنے گھر میں پلیز انہیں سمجھائیں کہ رشتے زور

زبردستی سے نہیں بنتے

جہاں دل راضی نہ ہو وہاں ایسے رشتوں کا کوئی مول نہیں ہوتا پلیز اپنے بیٹے

سے کہیں وہ مجھے یہاں سے جانے دیں اس نے ان کے سامنے ہاتھ باندھے

تھے اسے یقین تھا وہ اور کسی کی مانے یا نہ مانے اپنے باپ کی ضرور مارے گا آخر

کون بیٹا ہو گا جو اپنے باپ کی نہیں سنتا

آمنہ بیگم تو حیرانگی سے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ رہی تھی وہ کیسے یقین کرتی

ذلاور شاہ جو کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا اس لڑکی کو گن

پوائنٹ سے نکاح کر کے لایا ہے

جبکہ سکندر شاہ کے لئے یہ کوئی نئی بات نہ تھی وہ تو جانتے تھے یہ ساری باتیں

تو وہ چند دن پہلے بھی سن چکے تھے اپنے بیٹے کے نکاح کی خبر انہیں نیوز چینل

سے مل گی تھی لیکن یہ نکاح گن پوائنٹ پر ہوا تھا یہ انہیں پتا نہیں تھا

انہیں تو اب تک یہی سمجھ میں آیا تھا کہ اس کے بیٹے کی ضد کو دیکھتے ہوئے

جہانگیر خود ہی ان کے سامنے ہار گیا ہو گا آخر اتنے سال پہلے جو کچھ ہوا تھا اس

کے بعد جہانگیر دوبارہ ان کے منہ نہیں لگے گا

انہیں تو یہ پتہ چلا تھا کہ جہانگیر اپنی بیٹی کی شادی اپنے بھتیجے سے کروا رہا ہے

لیکن اپنے بیٹے کی ضد سے بھی وہ بے خبر تو نہیں تھے وہ جانتے تھے کہ ان کا بیٹا

اس کی بیٹی کو پسند کرتا ہے بلکہ وہ فیصلہ کر چکا ہے کہ شادی کرے گا تو صرف

اور صرف جہانگیر شاہ کی بیٹی سے ہو سکتا ہے اس نے ڈرایا دھمکایا ہو لیکن پھر

بھی جہانگیر شاہ کا یوں اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کر دینا ان کے لئے کافی حیران

کن تھاوہ تو یہی سوچ رہے تھے کہ اپنے بیٹے اور بہو سے ملنے کے لیے انہیں

واپس امریکہ جانا پڑے گا لیکن ایسا نہیں ہوا تھا نہ جانے کیسے وہ وہاں گیا تھا

ورنہ تو یہی سوچے ہوئے تھے کہ یہ معاملہ ٹھنڈا ہوتے ہیں وہ خود اس سے

ملنے کے لیے چلے جائیں گے

وہ لڑکی ابھی بول ہی رہی تھی جب وہ اندر داخل ہوا اسکندر صاحب کا سارا

دھیان اسی کی طرف گیا تھا وہ چہرے پر دلکش مسکراہٹ سجائے آہستہ آہستہ

قدم اٹھاتا ان کے پاس آرہا تھا

ooooo

یہ لڑکی کیا بکواس کر رہی ہے ذلاور شاہ کیا یہ حقیقت ہے کہ تم نے اس لڑکی کو

زبردستی اپنے نکاح میں شامل کیا اور اب اسے زبردستی یہاں لے آئے ہو وہ

گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے جیسے ہی حویلی کے اندر داخل ہوا بابا جان نے

غضبناک آواز میں گرجتے ہوئے کہا

اس نے ایک نظر ایشام کی جانب دیکھا جو اسے دیکھتے ہی چہرہ پھیر گئی

اس کے چہرہ پھیرنے پر اس کی گھنی مونچھوں تلے عنابی لبوں پر تبسم بکھر گیا

جی ہاں بابا جان۔۔۔۔اس نے فخریہ انداز میں اپنا کارنامہ قبول کیا

کیوں۔۔۔۔؟اس کے ہاں کہنے کی دیر تھی کہ بابا جان غصے سے گرج اٹھے

کیونکہ یہ مجھے پسند ہے جو چیز جاگیر دار ذلاور شاہ کو پسند آتی ہے وہ اس کی

ملکیت ہوتی ہے اس کے انداز میں شرمندگی ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملی

یہ کوئی چیز لگتی ہے تمہیں۔۔۔۔؟غصے سے ان کے جبڑے پھولنے لگے

اپنے بیٹے کو اپنے ہی نقش قدم پر چلتے ہوئے دیکھنا ان کی برداشت سے باہر تھا

۔جب کہ وہ ان کے غصے پر بنا شرمندہ ہوئے ایشام کی جانب بڑھا اور اس کا

ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامنے لگا وہ پہلے کونسا ان کی کسی بات کو کبھی

اہمیت دیتا تھا جو اس بات کو دیتا

آو ڈارلنگ تمہیں تمہارا روم دیکھاتا ہوں۔ وہ اس کا ہاتھ تھامیں بہت نارمل

انداز میں بولا جیسے یہاں پر کچھ ہوا ہی نا ہو ایشام حیرانگی سے اس آدمی کو دیکھ

رہی تھی جسے کسی چیز سے کوئی فرق ہی نہ پڑتا تھا

۔۔۔ ذلاور شاہ اس لڑکی کو ابھی اور اسی وقت واپس چھوڑ کے آؤ ورنہ

ورنہ۔۔۔۔۔۔۔ورنہ کیا کریں گے آپ۔۔۔۔۔ یہ لفظ "ورنہ" دوسری بار

میرے سامنے استعمال مت کیجئے گا باباجان آپ کے ورنہ سے خوفزادہ ہو کر

اپنے قدم پیچھے ہٹانے والے آپ کے دو کوڑی کے دم ہلانے والے چمچوں

میں سے نہیں ہوں میں وہ بے حد بدتمیزی سے بولا

گستاخی معاف شاہ صاحب بچہ ضدی ہے آپ تو جانتے ہی ہیں۔۔۔۔۔آمنہ

بیگم نے کچھ کہنا چاہا جب وہ اس کی بات کاٹ گیا

بچہ نہیں ہوں میں آمنہ بیگم ہاں مگر ضدی ضرور ہوں اور میری ضد کسی

سکندر شاہ کے "ورنہ" سے نہیں ڈرتی۔اور ایک اور بات جہاں بات میں اور

۔ میرا باپ کرے وہاں آپ بیچ میں نہ بولے تو آپ کے حق میں بہتر رہے گا

وہ بے حد بد تمیزانہ انداز میں بولتا ایک بار پھر سے اپنے باپ کو دیکھنے لگا جو

بے حد غصے سے اسے دیکھ رہا تھا

اس کے غصے پر اس کے لب مسکرائے تھے۔اس کی نگاہوں میں عجیب سا تاثر

تھا ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے انکا بیٹا ان کے روبرو کھڑا انہیں چیلنج کر رہا ہے

کہ جو کرنا ہے کر لو سکندر شاہ میں تم سے نہیں ڈرتا ان کے بے رحمانہ فیصلوں

اور جارحانہ انداز سے ان کا پورا گاؤں سہم اٹھتا تھا اور یہاں ان کا بیٹا ہی ان سے

بغاوت پر اتر آیا تھا جو آگے جا کر ان کے لیے بہت نقصان دہ ثابت ہو سکتا تھا

تم نے سنا نہیں میں نے تم سے کیا کہا ڈارلنگ چلو کمرے میں میں تمہیں تمہارا

روم دکھاتا ہوں وہ اس کا ہاتھ تھامیں وہاں سے نکلتا چلا گیا جب کہ سکندر

صاحب مٹھیاں بھیجے وہیں بیٹھ گئے تھے

شاہ صاحب مجھے لگتا ہے کہ آپ کو ایک بار اس سے بات کرنی چاہیے اسے

سمجھانا چاہئے کہ زبردستی کے رشتوں میں کچھ بھی نہیں رکھا یہ صرف تکلیف

دیتے ہیں

آپ جائیں اس سے بات کریں وہ یقیناً آپ کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرے

گا وہ بچپن سے ہی ایک ہی بات کی ضد لگائے ہوئے تھا کہ اس پھوپو کی بیٹی

سے شادی کرے گا اس لڑکی کو دیکھ کر مجھے بہت غصہ آرہا ہے وہ زبردستی اس

لڑکی سے شادی کر چکا ہے لیکن ابھی کچھ نہیں بگڑا اسے کہتے ہیں کہ اس لڑکی

کو واپس اس کے گھر چھوڑ آئے وہ لڑکی بیچاری کس طرح سے رو رہی تھی

آپ دیکھ رہے تھے نہ اس بچاری کا کیا قصور ہے کہ اگر اس کی ماں نے مرتے وقت اس کا رشتہ اس سے کر دیا تھا وہ کونسا جانتی تھی کہ اس کے ساتھ کچھ ایسا ہو رہا ہے بیچاری اپنی زندگی میں پر سکون جی رہی تھی ذلاور کے ساتھ نباہ نہیں کر پائے گی

زبردستی کے رشتوں کو نبھانا بہت مشکل ہوتا ہے آپ سمجھائیں اسے زبردستی کا رشتہ بنانے سے بہتر ہے کہ وہ اس رشتے کو یہی ختم کر دے اس سے پہلے کہ یہ رشتہ نفرت میں بدل جائے

ذرا دیکھیں اس لڑکی کے بھی کچھ خواب ہوں گے وہ بھی جینا چاہتی ہوں گی

اس نے بھی اپنی زندگی کو لے کر بہت ساری پلاننگ کی ہو گی لیکن اس شادی

کی وجہ سے اس معصوم کے سارے خواب ادھورے رہ جائیں گے وہ اپنی

زندگی میں کچھ نہیں کر پائے گی

زندگی برباد ہو جائے گی اس لڑکی کی آج تک آپ نے اپنے بیٹے کی ہر جائز نا

جائز خواہش کو پورا کیا ہے لیکن ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے شاہ صاحب وہ کسی

کی زندگی برباد کرنے کا حق نہیں رکھتا آمنہ بیگم انہیں سمجھاتے ہوئے بول

رہی تھی

آمنہ بیگم میں نے تمہیں پہلے بھی بہت بار کہا ہے اب بھی کہہ رہا ہوں کہ جتنے

کی تمھیں اجازت دی جائے اتنے ہی الفاظ استعمال کیا کرو

وہ میرا بیٹا ہے اپنی زندگی اپنے طریقے سے گزارنے کا حق رکھتا ہے اگر اسے وہ

لڑکی پسند ہے تو ٹھیک ہے اس نے اس لڑکی سے نکاح کر لیا

اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہے جینا چاہتا ہے تو کیا غلط ہے آج نہیں تو کل

اس نے شادی تو کرنی ہی تھی تو ٹھیک ہے اس نے اپنی مرضی سے شادی کر لی

یہ حق ہے اس کا جس کے لیے میں اسے منع نہیں کر سکتا یہ پیار محبت کے دن

ہی کتنے اس کے پاس اگلے دو سالوں میں وہ سیاست میں چلا جائے گا پھر اس کی

زندگی بہت مصروف ہو جائے گی وہ جاگیر دار ہے اسے اپنا جاگہ سنبھالنا ہے

یہ پیار محبت اس کے بس کا روگ نہیں ہے اور وہ کون سا اس لڑکی کی محبت

میں پاگل ہو کر یہ سب کچھ کر رہا ہے اس نے صرف اور صرف اس سے

شادی کی ہے کیونکہ یہ اس کی ماں کی خواہش تھی

اسے اپنی ماں کا خواب پورا کرنا تھا جو اس نے کر دیا اور اب یہ لڑکی یہی پر رہے

گی سکندر شاہ کی بہو بن کر نہیں بلکہ جہانگیر شاہ کی بیٹی بن کر میں ہمیشہ جہانگیر

شاہ کو ہر آنا چاہتا تھا لیکن آج میرے بیٹے نے اس کی بیٹی سے شادی کر کے

اسے رلا دیا

ہاں یہ سچ ہے کہ مجھے جہانگیر شاہ سے نفرت ہے میں کبھی اس کی بیٹی کو اپنے

خاندان کی بہو نہیں بنانا چاہتا تھا لیکن اسے اگر میرا بیٹا اسے ہارنا چاہتا ہے تو اس

میں غلط کیا ہے

وہ مجھے ہر طریقے سے نیچا دکھانے کی کوشش کرتا ہے ہر طریقے سے میرے

آگے ہونے کی کوشش کرتا ہے مجھ سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے وہ

مجھ سے ریس لگاتا ہے اور ہر ریس میں ہار جاتا ہے لیکن اس بار اسے ایسی ہار ملی

ہے کہ وہ جیتنے کا خیال بھی اپنے دماغ میں نہیں لائے گا بلکہ جیت اسکی ذلت کا

سبب بنے گی

وہ جب جب سوچے گا کہ وہ جیت کے قریب ہے اسے یہ ہار یاد آئے گی کہ

سکندر شاہ کا بیٹا جہانگیر شاہ کا دماد ہے زبردستی کا ہی لیکن اب وہ اس رشتے سے

انکار نہیں کر سکتا وہ اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ وہ ہار چکا

ہے۔میرے بیٹے نے اسے ہرادیا ہے میرے بیٹے نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے

جس کا ڈر اسے ہمیشہ سے تھا وہ یہاں سے جانے سے پہلے ہی جہانگیر شاہ کو بتا

گیا تھا کہ وہ لڑکی صرف اس کی ہے اور آج اس نے اس لڑکی کو حاصل کر لیا

اب تو ایک بہت بڑی پارٹی ہو گی جس میں پوری دنیا کے سامنے میں یہ انوانس

کروں گا کہ جہانگیر شاہ کی بیٹی میری بہو ہے

جہانگیر شاہ کی شکست کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ ان کے بیٹے نے اپنا قول پورا

کر دیا

اور وہ جانتے تھے کہ بیوی کی غلامی کرنا ان کے خاندان میں لکھا ہی نہیں ہے

ان کا خون کبھی کسی عورت کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا اور وہ جانتے تھے کہ

اگر ایسا ہو بھی گیا تو انہوں نے کیا کرنا ہے

انہوں نے سیاست میں اپنانام بنانے کے لیے بہت کچھ کیا تھا لیکن وہ ہار گئے

تھے ایک عورت کی وجہ سے۔ان سے غلطی ہوئی تھی وہ محبت کر بیٹھے تھے

اور محبت نے انہیں کہیں کا نہیں چھوڑا تھا

عورت کی غلامی مرد کو لے ڈوبتی ہے یہ بات وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ

گئے تھے دس سال تک انہوں نے محبت کی تھی اور اس محبت کے لئے وہ کچھ

بھی کر جانے کو تیار تھے

لیکن پھر بھی وہ اسے حاصل نہیں کر پائے اور عورت کے دل میں اپنے لیے

محبت پیدا کرنا آسان نہیں ہوتا اور خاص کر تب جب مرد عورت کے دل سے

اتر جائے

لیکن پھر بھی وہ کوشش کرتے رہے ہر ممکن کوشش کی انہوں نے اپنی محبت

ثابت کرنے کی لیکن وہ پتھر کبھی موم نہ ہوا

انہیں ایک ایسے گناہ کی سزا دی گئی جو انہوں نے کیا ہی نہیں تھا اور پھر ایک

دن سب کچھ ختم ہو گیا وہ اپنے ساتھ ہوئی تمام زیادتی کی گناہ گار انہیں تصور

کرتی ہمیشہ کے لئے آنکھیں موند گی وہ چاہ کر بھی اس کے لیے کچھ نہیں کر

پائے تھے اور پھر وہ کچھ بھی نہیں کر پائے

وہ مرد تھے مضبوط تھے اس چیز کو ثابت کرنے کے لئے انہوں نے دوسری

شادی کر لی لیکن اس دوسری شادی کو وہ نبھا نہیں پائے کیوں کہ ان کے بس

میں ہی نہیں تھا

وہ اپنی پہلی محبت کو کبھی بھلا ہی نہیں پائے تھے وہ محبت جس محبت نے انہیں

کبھی قبول ہی نہیں کیا تھا

وہ دس سال تک اسے اپنی بے گناہی کا ثبوت دیتے رہے لیکن کیا کیا اس نے

ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلی گئی

وہ زندہ تو پہلے بھی نہیں تھی صرف اس کا وجود دس سال تک ان کی پناہوں

میں رہا تھا۔خاموشی سے دس سال تک انہیں سزا دیتی رہی اور پھر انہیں

سزائے موت سنا کر ہمیشہ کے لئے خدا سے جا ملی

وہ کچھ نہیں کر پائے نہ اپنے بیٹے کے لئے اور نہ ہی اپنے لئے اس عورت نے

ان کے بیٹے کو کوئی محبت نہیں دی تھی کوئی پیار نہیں یہاں تک کہ اس کی

پیدائش کے بعد وہ اسے دیکھتی تک نہیں تھی چہرے پر ہما وقت سوگوار

تاثرات سجائے وہ خاموش زندگی جی رہی تھی اپنے بیٹے سے اسے کوئی مطلب

ہی نہیں تھا وہ اس کے وجود کا حصہ تھا

جسے وہ ان کی خواہش کہہ دیتی تھی لیکن اس نے خود اپنے بیٹے سے محبت نہ کی

ہو بھلا ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ ایک ماں نے بیٹے کو جنم دیا ہو وہ اپنے بیٹے سے

محبت نہ کرے لیکن ایسا ہوا تھا وہ ایسی ہی تھی

وہ مجبور تھی اپنی زندگی سے بیزار تھی لیکن خدا سے ڈرتی تھی خودکشی نہیں کر

سکتی تھی اس لئے اپنی موت کا انتظار کرتی تھی۔اور ایک دن اچانک وہ کہیں

غائب ہو گئی

گاؤں میں یہ بات آگ کی طرح پھیلی تھی کہ سکندر شاہ کی بیوی گھر سے

۔ بھاگ گئی ہے اور اس خبر کو پھیلانے والا اور کوئی نہیں جہانگیر کا بھائی تھا

وہ جانتے تھے کہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا ان کی بیوی ان کے ساتھ بے وفائی

نہیں کر سکتی وہ ایک پاکدامن پاکیزہ لڑکی تھیہ وہ ان سے محبت نہیں کرتی تھی

اس کے دل میں ان کے لیے موجود ساری محبت مر گئی تھی لیکن ایسا وہ کبھی

سوچ بھی نہیں سکتی تھی

انہیں خود سے زیادہ اعتبار اس پر تھا لیکن پھر بھی وہ چلی گئی جیسے ہر چیز سے

تنگ آکر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر چلی گئی ہو ہاں انہیں یاد تھا اس دن جس دن وہ

غائب ہوئی تھی اس نے ذلاور کو اپنے پاس بلایا اسے اپنے سینے میں بھینچ کر

پھوٹ پھوٹ کر روئی اور پھر چلی گئی کبھی نہ لوٹنے کے لئے

انہیں یاد تھا وہ ایک ماہ سات دن تک ہر جگہ پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈتے

رہے انہوں نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی تھیں جہاں انہوں نے اپنی شریک

حیات کو نہ ڈھونڈا ہو

گاؤں میں ہر طرف ان کو ذلیل کیا جارہا تھا ان کی بیوی کا رات کو گھر سے

غائب ہو جانا کوئی عام بات نہ تھی ان دشمنوں کی تعداد بہت لمبی تھی لیکن پھر

بھی کسی دشمن نے یہ کام نہیں کیا تھا اور نہ ہی کسی میں اتنی ہمت تھی کہ سکندر

شاہ کی بیوی کو غائب کر دیتا۔وہ خود گئی تھی اپنی مرضی سے دس سال تک وہ

ان کے ساتھ رہی اور پھر آخر ہار کر اس نے انہیں چھوڑنے کا فیصلہ کر ہی لیا

اور چلی گئی

وہ نہیں ملی تھی انہیں اس کی لاش ملی تھی ایک مہینہ سات دن کے بعد ایک

چھوٹی سی جھونپڑی میں اور اس کی حالت کتنی خراب تھی کہ ان سے دیکھا

بھی نہ گیا وہ چیخ چیخ رو کر رہے تھے تڑپ تڑپ کر رو رہے تھے

اس خط کو پڑھ کر جو آج بھی ان کے پاس محفوظ تھا

اس خط میں لکھا تھا میں نے بہت کوشش کی سکندر صاحب آپ کو بے گناہ

تصور کرنے کی لیکن میری نگاہوں میں آپ میرے گناہ گار ہیں اور میں چاہ کر

بھی آپ کو معاف نہیں کر سکتی میں نہیں رہ سکتی آپ کے ساتھ یہ میرے

لیے بہت مشکل ہے میرے بس سے باہر ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ زندگی

گزارنا جو کہ میرا گناہگار ہے آپ نے میرے ساتھ بہت برا رویہ رکھا میرے

ساتھ بہت برا کیا لیکن آپ کے ہر غلطی کو معاف کر کے میں نے صاف دل

کے ساتھ آپ کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کی

لیکن افسوس کہ جو زخم آپ نے مجھے دیا وہ نہیں بھر تا ذلاور کا وجود میرے

لیے بہت اہمیت رکھتا ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ میں پاگل ہو جاؤں گی کسی دن

اپنے ہی بیٹے کو نقصان پہنچادوں گی ہو سکتا ہے

میں بدلے میں آندھی ہو کر آپ کے بیٹے کو نقصان پہنچادوں ہاں میں ماں

ہوں وہ میرے لئے بہت عزیز ہے لیکن میں جب اسے چھوتی ہوں

مجھے سسکیاں سنائی دیتی ہے میرے کانوں میں سسکیاں سنائی دیتی ہیں میں

نہیں دے سکتی آپ کے بیٹے کو ماں جیسی محبت اس کی ماں ہونے کے باوجود

بھی میں نہیں دے سکتی اسے اس کے حصے کی محبت ہاں میں نے اس سے پیدا

کیا ہے وہ میرے وجود کا حصہ ہے لیکن پھر بھی مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے

میں یہاں اس جھونپڑی میں آپ سے بہت دور آگئی ہو میں نہیں جانتی میں

یہاں کتنے دن تک زندہ رہوں گی لیکن مجھے یقین ہے کہ اب موت مجھ پر

مہربان ہو ہی جائے گی

لیکن میں نہیں کر سکتی یہ سب کچھ اسی لیے سب کچھ چھوڑ کر جا رہی ہوں آپ

کو میری طرف سے اجازت ہے کہ آپ دوسری شادی کر لیں اور ایک نئی

زندگی کی شروعات کریں جہاں پر میرے جیسی عورت کی کوئی جگہ نہ ہو مجھے

یقین ہے وہ دوسری عورت ذلاور کع ماں کی محبت ضرور دے گی

اور آپ تو جاگیر دار ہیں کتنے دن تک یاد رکھیں گے مجھے ایک نا ایک دن ختم

ہو جائے گا یہ سلسلہ میں نے بہت کوشش کی آپ کے ساتھ ایک وفادار

فرمبردار بیوی کی طرح زندگی کو گزار دوں لیکن میرے بس سے باہر ہے میں

نہیں کر سکتی ہے سب پکھ

میرا ضمیر مجھے قاتل کہتا ہے میری روح چیخ چیخ کر مجھے قاتل کہتی ہے میں ایک

قاتل ہوں۔ بے شک قتل آپ نے کیا ہے لیکن قاتل تو میں ہوں نا

میں نے کیوں نہیں بچایا اسے میں بچا سکتی تھی اس کی معصوم سانسیں ختم

ہونے سے پہلے میں اس سے بچا سکتی تھی لیکن میں نے اسے جانے دیا خود سے

دور وہ رو رہی تھی بہت زیادہ رو رہی تھی لیکن میں نے پھر بھی نہیں روکا آپ

کو اور اس کی سسکیاں آج بھی مجھے سنائی دیتی ہیں

اس کی سسکیاں آج بھی میرا سینہ چیر دیتی ہیں میں نہیں رہ سکتی اس بوجھ کے

ساتھ میں نہیں پال سکتی آپ کے بیٹے کو مجھ میں نہیں ہے اتنی ہمت کی میں

اس کے ساتھ ناانصافی کروں

ہاں میں ایک ماں ہونے کا حق ادا نہیں کر پائی کوشش کیجئے گا کہ آپ کا بیٹا مجھ

سے کبھی نفرت نہ کرے

کوشش کیجئے گا کہ کہیں نہ کہیں اس کے دل میں تھوڑی سا ہی سہی لیکن میں

گنجائش ہو ہاں مجھے کوئی حق نہیں ہے اسے اپنا بیٹا کہنے کا لیکن پھر بھی آخر میں

نے اسے جنم دیا ہے

کیا بات ہے شاہ صاحب آپ رو کیوں رہے ہیں اور یہ کاغذ۔۔۔؟اچانک اندر

داخل ہوتی آمنہ بیگم نے انہیں کرسی پر کاغذ کا ٹکڑا کھولے بری طرح سسکتے

دیکھا تھا

ان کی یوں پکارنے پر وہ فوراً کاغذ کہ اس ٹکڑے کو بند کرتے ہوئے اسے

سائیڈ دراز میں رکھتے ہوئے دراز کو لوک کر چکے تھے آمنہ بیگم نے ان کی

حرکت کو بہت غور سے دیکھا تھا آج ایسا پہلی بار نہیں ہوا تھا کہ انہوں نے

انہیں یہ کاغذ پڑھتے اور روتے دیکھا ہو ایسا اکثر ہوتا تھا

وہ ایک بے حد مضبوط شخص تھے لیکن اکثر اس کاغذ کو ہاتھ میں پکڑے وہ

انہیں ایک بہت کمزور انسان محسوس کرتی تھی آخر کیا لکھا تھا اس نے کاغذ

میں انہیں شروع شروع میں جاننے کا بہت شوق تھا لیکن وقت کے ساتھ

ساتھ یہ تجسس ختم ہوتا چلا گیا

کیونکہ وہ خود جانتی تھی کہ شاہ صاحب انہیں بتانے میں دلچسپی نہیں رکھتے اور

نہ ہی وہ اس موضوع پر ان سے بات کرنا چاہتے ہیں اسی لئے وہ خود بھی اس

موضوع سے دور ہی رہتی تھی اور ویسے بھی وہ آمنہ بیگم کو اتنی اہمیت دیتے

ہی کہاں تھے کہ وہ ان سے سوال جواب کرنے کا حق رکھتی وہ تو بس ان کے

باباجان کا فیصلہ تھی جو ان کے سر پر مسلط کر دیا گیا تھا

کیونکہ لوگوں کے مطابق ان کی بیوی گھر سے بھاگ گئی تھی اور پھر اس کی

لاش ملی جس کو دفن کرنے کے لیے بھی ان کے والد نے انکار کر دیا تھا پتا

نہیں کس طرح سے انھوں نے ان کو آخری رسومات کے ساتھ الوداع کیا تھا

ابھی ان کی پہلی بیوی کو مرے دن ہی کتنے ہوئے تھے جب ان کے باپ نے

زہر کھانے کی دھمکی دیتے ہوئے ان کے سامنے دوسری شادی کی شرط رکھی

وہ ہرگز دوسری شادی کے لئے راضی نہیں تھے لیکن پھر بھی آمنہ کو ان کی

زندگی میں شامل کر دیا گیا

آمنہ کے ساتھ ان کا دلی رشتہ ہرگز نہ تھا اور جو رشتہ تھا وہ صرف کاغذی کہا

جائے تو غلط نہیں انہوں نے آمنہ کے تمام تر حقوق ادا کیے تھے یہاں تک کہ

انہیں کبھی کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی لیکن جو چیز انہیں کبھی

نہ ملی وہ تھی محبت ان کے دل کی تمام تر محبت کی مالک صرف اور صرف ان کی

پہلی بیوی تھی

جو ان سے نفرت کرتی تھی۔اور مرتے دم تک نفرت کرتی رہی

وہ خاموشی سے اٹھ کر چینجنگ روم میں چلے گئے اور آمنہ ہمیشہ کی طرح بس

ان کو جاتا دیکھتی اپنے بیڈ پر آبیٹھی

ooooo

کیسا عجیب آدمی ہے کیا اسے اپنے ماں باپ کا بھی ذرا سا بھی ڈر نہیں ہے کتنے

دھڑلے سے کہہ رہا تھا اور کتنی بدتمیزی سے بات کر رہا تھا وہ اپنے والدین

کے ساتھ

ایسا شخص میرا آئیڈیل کبھی نہیں ہو سکتا میں کیسے ساری زندگی اس آدمی کے

ساتھ گزاروں گی یہ تو بات کرنے کے بھی لائق نہیں ہے

یا اللہ مجھے اس آدمی کے ساتھ نہیں رہنا پلیز میرے بابا کو بھیج دیں میں اس

آدمی کے ساتھ نہیں رہوں گی پتہ نہیں بابا وہاں کس حال میں ہوں گے

کتنی بے عزتی ہوئی ہو گی ان کی ان سب چیزوں کی وجہ سے میں کیا کروں کہ

اپنے بابا کے لئے آسانی پیدا کر سکوں مجھے انکل سے بات کرنی چاہیے لیکن وہ

تو ان انکل سے بالکل بھی خوفزدہ نہیں ہے وہ اس کے بابا ہے لیکن وہ ان سے

بالکل بھی نہیں ڈرتا بلکہ ان ڈانٹنے کا بھی اس پر کوئی فرق نہیں پڑا تھا کیسا عجیب

آدمی ہے بے شرم کہیں کا اپنے والدین سے کیسے بات کرتے ہیں اتنا تک

نہیں پتا اس کو کیا کوئی اپنے والدین کے ساتھ اس طرح سے بات کر سکتا ہے

؟۔۔۔

نہیں یہی ہے ایک نمبر کا بد تمیز آدمی میں اس کے ساتھ نہیں رہوں گی میں یہاں سے چلی جاؤں گی لیکن میں یہاں سے جاؤں گی کیسے یہ آدمی تو میرے پیچھے ہی پڑ گیا ہے اگر تو اس نے یہ سب کچھ بابا کو بے عزت کرنے کے لئے کیا ہے تو یہ مجھے چھوڑ دے گا لیکن یہ آدمی تو کہہ رہا ہے کہ یہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور اگر اس کا میری ماں کے ساتھ اتنا ہی مضبوط رشتہ ہے تو بابا مان جاتے ضرور اس میں کوئی نہ کوئی خرابی ہے تبھی تو میرے بابا میری شادی اس کے ساتھ نہیں کروانا چاہتے تھے یہ اچھا انسان ہے ہی نہیں اچھے انسان اس کے جیسے نہیں ہوتے

اچھے انسان تو اسجد بھائی کے جیسے ہوتے ہیں کتنے اچھے تھے وہ اور ڈاکٹر تھے

میرا خواب پورا ہو جاتا میں بھی ڈاکٹر بنتی کتنا پرفیکٹ کپل ہوتا ہمارا لیکن اس

آدمی نے آکر سب کچھ خراب کر دیا آئی ہیٹ ہم مجھے نفرت ہے اس آدمی

سے

ایسے لوگوں کو کسی کے ڈریم سے کیا لینا دینا وہ تو بس اپنی کرتا ہے۔اس شخص

کی وجہ سے میرا زندگی کا سب سے بڑا خواب ٹوٹ گیا میں اب کبھی بھی ڈاکٹر

نہیں بن پاؤں گی کیا یہ اب کبھی بھی مجھے نہیں چھوڑے گا میری زندگی یوں

ہی کٹ جائے گی ایک انچاہا رشتہ نبھاتے ہوئے نہیں مجھے کچھ ایسا کرنا ہو گا کہ

یہ خود ہی مجھے چھوڑ دے مجھے اس پر ثابت کرنا ہوگا کہ میں اس سے محبت نہیں

کرتی اور نہ ہی اس جیسا انسان کبھی میری محبت ہو سکتا ہے اس نے سوچتے

ہوئے ایک نظر پورے کمرے کی جانب دہرائی تھی ایک بے حد خوبصورت

کمرہ جس میں ہر طرح کی قیمتیں اور حیسن ترین اشیاء سے تیار کیا گیا تھا ایسا کمرہ

کسی کا بھی خواب ہو سکتا ہے لیکن ایشام جہانگیر کا نہیں

اس کی سوچ اس کی خواب سب الگ تھے وہ ڈاکٹر بننا چاہتی تھی اپنا نام بنانا

چاہتی تھی اپنے باپ کو خود پر فخر کرنے کا موقع دینا چاہتی تھی لیکن اس شخص

نے بیچ میں آکر اس کے خواب توڑ دیے اس میں خود کے لیے آواز اٹھانے کی

ہمت نہیں تھی وہ اپنے لیے لڑ نہیں سکتی تھی لیکن وہ جانتی تھی یہاں خاموشی

سے کچھ حاصل نہیں ہو گا اسے اپنے لیے کچھ کرنا تھا اس شخص سے جان

چھڑانے کے لیے اسے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا لیکن کیا یہ اسے سمجھ نہیں آ رہا

تھا

ooooo

وہ کتنی ہی دیر یوں ہی بیٹھی رہی جب اچانک دروازہ کھلا وہ اندر داخل ہوا اس

کے پیچھے ایک عورت بھی تھی شاید ملازمہ جس نے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے

لے رکھی تھی

اسے یہاں پر رکھو اور تم جاؤ وہ ٹرے میز پر رکھنے کا اشارہ کرتا حکم جاری کر چکا

تھا وہ ملازمہ ہاں میں سر ہلا کر فوراً کمرے سے باہر نکل گئی تھی

آو ڈارلنگ کھانا کھاتے ہیں مجھے تو بہت بھوک لگی ہوئی ہے تمہیں گھر کیسا لگا

پسند آیا یا نہیں ہے پسند نہ بھی آئے تو بھی ہم نے کونسا ساری زندگی یہاں پر

رہنا ہے بس چند دن اس کے بعد ہم یہاں سے ہمیشہ کے لئے امریکہ چلے

جائیں گے اور وہی جا کر ایک نئی زندگی کی شروعات کریں گے

مجھے خود بھی یہ گھر پسند نہیں اور نہ ہی اس گھر کے لوگ پسند ہیں لیکن میں

چاہتا تھا کہ تمہارا نام ایک بار سب کے سامنے میرے نام کے ساتھ متعارف

کروا دیا جائے مطلب کہ ہمارا ولیمہ ہو جائے کل ہمارا ولیمہ ہے

اور پھر ان شاءاللہ ہم دونوں چلیں گے میں نہیں چاہتا کہ تمہارے اور میرے

رشتے کو کوئی غلط نام دیا جائے یا تمہارے نام کو غلط طریقے سے میڈیا میں لیا

جائے اسی لیے میں اپنے اور تمہارے رشتے کو ایک مضبوط نام دے کر تمہیں

یہاں سے لے کر جاؤں گا تا کہ یہ جو ہر چینل پر الگ الگ خبر بن رہی ہیں یہ بند

ہو جائے یہ سلسلہ ختم کرنے کے لئے میں نے کل ہی ولیمے کا انتظام کیا ہے

یہاں ایک پارٹی ہو گی جس میں بڑے بڑے سیلیبریٹیز اور بزنس مدعو ہوں

گے

تمہارے بابا جان اور کزن کو بھی انوائٹ کیا ہے آگے ان کی مرضی وہ لوگ

آتے ہیں یا نہیں لیکن میں نے دماد ہونے کا فرض ادا کر دیا چلو آؤ کھانا کھالو وہ

۔ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے صوفے پر بٹھانے لگا

اسے اس وقت بہت بھوک لگی تھی اور وہ اس شخص کے ساتھ کوئی بحث نہیں

کرنا چاہتی تھی جس سے اس بھوک خراب ہو اسی لئے بنا اس سے کچھ بھی کہے

وہ اپنا کھانا کھانے لگی اور اسے یوں سکون سے کھاتے دیکھ وہ بھی مسکرا کر اپنا

کھانا شروع کر چکا تھا

○○○○○

حور اٹھو کھالو میری جان کب سے جگا رہا ہوں تمہیں لیکن تم آنکھیں ہی نہیں

کھول رہی کیا ہوا طبیعت خراب ہے ـــــ

وہ اس کے پاس بیٹھا بے حد فکر مندی سے پوچھنے لگا تھا پہلے اس نے اسے

ڈسٹرب نہیں کیا لیکن وہ رات سے یوں ہی پڑی تھی اور آج صبح سے تو اس

نے کوئی نماز بھی نہیں پڑھی تھی اور اب دوپہر کا ایک بج رہا تھا ظہر کی نماز کا

وقت تھااور وہ اب تک نہیں جاگی تھی اب کارب کو پریشانی ہونے لگی تھی

اسی لئے اس کے پاس بیٹھا بے حد محبت سے اسے جگانے لگا لیکن وہ تب بھی نہ

جاگی

تو اس کے پاس ہی آ کر بیٹھ گیا بے حد نرمی سے اس کے بازو پر ہاتھ رکھتا اسے

جگانے کی کوشش کرتا اس کی طبعیت میں حرابی محسوس کرتے ہوئے اس نے

اس کے ماتھے کو چھوتے ہوئے پوچھا تھا

اور اس کا شک بالکل صحیح نکلا تھا وہ بخار میں بری طرح سے جل رہی تھی

اسے تو بہت تیز بخار ہے اور میں یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ ابھی جاگنا ہی نہیں چاہتی

مجھے اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا ہو گا اس کی حالت تو بہت زیادہ خراب ہے

حور تمہاری طبیعت بہت زیادہ خراب ہے تمہیں ڈاکٹر کے پاس چلنا ہو گا کب

سے بیمار ہو تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں حالت دیکھی ہے اپنی

اگر طبیعت ٹھیک محسوس نہیں ہو رہی تھی تو مجھے بتاتی یوں اس طرح سے

پڑی ہو

حال دیکھا ہے اپنی وہ اسے اٹھاتا ہوا بولا اس کی فکر مندی پر نور کے چہرے پر

تلخ مسکراہٹ آ گئی تھی

وہ اتنی محبت ظاہر کر رہا تھا اتنا پیار جتا رہا تھا لیکن کیوں وہ اس کے لئے کہا اتنی

اہم تھی کہ وہ اس کی اتنی فکر کرتا

وہ اس کے لئے اتنا فکر مند کیوں تھا وہ تو اس کے لیے صرف چند دن کی

انٹر ٹینمنٹ کے علاوہ کچھ نہیں تھی تو کیوں اُس کے لئے اتنا پریشان ہو رہا تھ

وہ تو اپنی اوقات کبھی نہیں بھولتی تھی تو پھر کارب شاہ اتنا رحم دل کیسے ہو گیا

کہ اس کا حال پوچھ رہا تھا

اٹھو مجھے بعد میں دیکھ لینا چادر لو میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں

تمہاری طبیعت بہت زیادہ خراب لگ رہی ہے ایسے میں لاپرواہی بالکل اچھی

بات نہیں ہے جلدی آؤ نیچے میں انتظار کرتا ہوں ۔

وہ آہستہ سے اسے سہارا دے کر اٹھاتا واش روم کے دروازے پر چھوڑ کر

واپس آیا اور الماری سے اس کے لئے کپڑے نکالنے لگا اپنا مخاطب کردہ سوٹ

وہ اسے دے کر خود کمرے سے باہر نکل گیا تھا جب کہ وہ تو اس کے بدلتے

ہوئے انداز کو دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی ایسا بھی کیا ہو گیا جس نے کارب شاہ

کواس حد تک بدل دیا کل وہ جب اسے گھر واپس لے کر آیا تب اسے یہی لگا تھا

کہ وہ اسے بہت باتیں سنائے گا بے عزت کرے گا

لیکن یہاں تو سب کچھ اچھا ہی ہو رہا تھا وہ اسے بے عزت کرنے کے بجائے

اسے ذلیل کرنے کے بجائے اس کی فکر کر رہا تھا اتنی محبت سے پیش آ رہا تھا

۔آخر ہو کیا گیا تھا اسے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ کارب شاہ سے کسی بھی اچھے

کی امید نہیں رکھ سکتی تھی

وہ خاموشی سے چینج کرتی اپنے گرد چادر لپیٹتے ہوئے نیچے کی طرف چلی گئی

تھی۔ جہاں کارب اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا

oooo

بہت بہت مبارک ہو آپ باپ بننے والے ہیں آپ کی مسز پریگنٹ ہے لیکن

بہت زیادہ سٹریس لینے کی وجہ سے وہ اور ان کا بے بی بہت کمزور ہے آپ کو

ان کا بہت سارا خیال رکھنا ہوگا میں کچھ ہدایات لکھ کر دیتی ہوں آپ کو انہیں

باقاعدگی سے فالو کرنا ہوگا

یہ پریگنینسی کی شروعات ہے یہاں پر بہت ساری احتیاط کرنی پڑتی ہے کسی

طرح کی لاپرواہی آپ کے بچے کو نقصان پہنچا سکتی ہے اور آپ کو انہیں خوش

رکھنا ہوگا انہیں ہر طرح کی ٹینشن سے دور رکھنا ہوگا تاکہ وہ ایک صحت مند

بچے کی ماں بنیں اگر یہی سب کچھ چلتا رہا اور وہ ٹینشن لیتی رہی تو یقیناً اس کا برا

اثر آپ کے بچے پر پڑے گا جو آپ کے لیے ہر گز اچھا نہیں ہو گا تو بہتر ہے کہ

۔ آپ اپنی مسز کا بہت سارا خیال رکھیں اور انہیں ٹینشن سے دور رکھیں

ڈاکٹر اسے تفصیل سے بتا رہی تھی جب کہ وہ خاموشی سے سن رہا تھا یہ جھٹکا

بہت بڑا تھا وہ باپ بننے والا تھا اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی اس کے بچے کی ماں

۔بننے والی تھی

وہ یہ سوچ رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ کی گئی زیادتیوں کا ازالہ کس طرح سے

کرے گا اللہ نے اسے کتنا خوبصورت موقع دیا تھا

وہ جو اپنے اور اس کے رشتے کا فیصلہ اس پر چھوڑنے کا فیصلہ کر چکا تھا اللہ نے

اس کے لئے آسانیاں پیدا کر دی تھی وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی تھی پتہ

نہیں اسے دوسرا موقع دیتی یا نہ دیتی لیکن اللہ نے اسے دوسرا موقع دیا تھا اس

خوبصورت خبر کے ساتھ کے وہ باپ بننے والا ہے اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ

تھی

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ پوری دنیا کو چلا چلا کر بتائے کہ وہ باپ بننے والا ہے وہ

بہت خوش تھا بے حد خوش اسے تو سمجھ بھی نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنی خوشی کس

طرح سے اس پر ظاہر کرے۔

جب کہ اس خبر کے بعد میں وہ خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی اس کا چہرہ بخار کی

شدت سے سرخ ہو چکا تھا

ڈاکٹر نے اسے کچھ انجیکشن اور ایک ڈرپ لگائی تھی جس کے بعد وہ کافی بہتر

محسوس کر رہی تھی۔ لیکن اس خبر نے اسے ایک بار پھر سے پریشان کر دیا تھا

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا ہوگا فیوچر اس کے بچے کا جبکہ اس بچے کی ماں کا ہی

کوئی فیوچر نہیں تھا

○○○○○

یہ کیسی آزمائش ہے میرے مولا میں خود اپنے لیے کچھ نہیں کر پائی تو اپنی

اولاد کے لیے کیا کر پاؤں گی کیسے امتحان میں ڈال دیا آپ نے مجھے میں کیسے

کروں گی یہ سب کچھ چاہیے کیا یہ آسان ہے میں خود جیسی زندگی گزار رہی

ہوں کیا میری اولاد بھی ایسی زندگی گزارے گی ۔

میں خود نہیں جانتی کہ میرے ساتھ رہنے والا شخص میرا کتنا ہے تو میں اسے

اپنی اولاد کا باپ کیسے کہہ دوں وہ شخص جو مجھے دیکھنا پسند نہیں کرتا کیا وہ میری

اولاد کو قبول کرے گا نہیں ہر گز نہیں

واپسی پر آتے ہوئے سارے راستے کارب شاہ کے چہرے پر ایک ناقابل یقین

خاموشی تھی وہ کچھ نہیں بولا تھا ایک لفظ بھی نہیں بس اتنا اسے کہا تھا اپنا خیال

رکھو حالت دیکھی ہے اپنی دن بدن کمزور ہوتی جارہی ہوں ڈاکٹر نے کہا ہے

کہ تمہیں اپنا بہت سارا خیال رکھنا ہے اور بس اس کے علاوہ اس نے اور کوئی

بات نہیں کی تھی یہاں تک کہ اپنے بچے کے بارے میں تو لفظ بھی نہیں بولا

تھا

سارا سفر خاموشی سے کٹ گیا تھا اور اس کی خاموشی نے اسے خوفزدہ کر دیا تھا

وہ کیوں چپ تھا کیا اسے اپنے ہونے والے بچے سے محبت نہیں تھی کیا وہ اس

بچے کو نہیں چاہتا تھا

اگر وہ اس بچے کی ماں کو اپنی بیوی کے روپ میں قبول نہیں کرتا تھا تو اس بچے

کو کیا اپنی اولاد کے طور پر قبول کرے گا

نہیں وہ ایسا نہیں ہونے دے سکتی تھی اگر کارب نے اس کے بچے کو قبول نہ

کیا تو یقینا اس بچے کو ختم کرنے کے بارے میں سوچے گا اور وہ ایک ماں تھی وہ

اپنے بچے کو خود سے دور نہیں ہونے دے سکتی تھی ابھی اسے یہ پتہ چلے

ہوئے تھوڑا ہی وقت ہوا تھا کہ اس کے وجود میں ایک اور وجود سانسیں لے

رہا ہے

اور وہ اپنے آپ کو بے حد اہم محسوس کرنے لگی تھی وہ ایک ہی دن میں اپنے

آپ کے لیے خاص ہو گئی تھی کیونکہ اس کے اندر ایک ننھا سا وجود پل رہا تھا

لیکن کارب کے لیے وہ وجود کتنی اہمیت رکھتا تھا کارب شاہ کے اندر کل سے

آنے والے بدلاو کو دیکھتے ہوئے وہ پہلے ہی سہمی ہوئی تھی نہ جانے کب وہ کیا

دھماکہ کردے کون سا جھٹکا اس کی نازک سی جان کو دے دے

اور یہاں اسے ایک اور خبر ملی تھی اللہ تعالی نے اسے نواز دیا تھا اپنی بے شمار

رحمتوں میں سے ایک رحمت اس کے حوالے کی تھی اسے ماں بننے کا سکھ دیا

تھا

لیکن یہ سب کچھ اس کے لیے آسان ہو گا کیا کارب اس کی اولاد کو قبول

کرے گا کیا وہ اسے اپنا بچہ قبول کرے گا اور اگر وہ قبول نہیں کرتا تو بھی وہ اس

کے ہاتھ پیپر جوڑ لے گی

اس کے بدلے اگر وہ اسے آزادی دے تو اسے اعتراض نہیں تھا اس نے فیصلہ

کر لیا تھا اگر اس بچے کے لئے اس نے اسے ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینے کی

دھمکی دی تب بھی وہ پیچھے نہیں ہٹے گی وہ اس ننھے سے وجود کو خود سے الگ

نہیں کرے گی یہ اللہ کا دیا ہوا تحفہ تھا وہ اپنے لیے اللہ سے بھلائی مانگ رہی

تھی تو ہو سکتا ہے کہ اللہ نے اس بچے کے روپ میں اس کی راہیں آسان کی

ہوں وہ کیوں اس تحفہ کو ٹھکرائے گی چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ اپنے

بچے کو کچھ نہیں ہونے دے گی اگر اسے کارب شاہ کا مقابلہ کرنا پڑا تب بھی وہ

پیچھے نہیں ہٹے گی یہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا اور اس وقت وہ اپنے لئے ہمت

مانگ رہی تھی اپنے شوہر سے لڑنے کا حوصلہ مانگ رہی تھی اور اسے یقین تھا

جس اللہ نے اسے اتنا نوازا ہے وہ اسے یوں خالی ہاتھ نہیں لوٹائے گا

OOOOOO

السلام علیکم باباجان کیسے ہیں آپ میں کب سے آپ کو خوشخبری سنانے کے

لیے آپ کو فون کر رہا تھا لیکن آپ کسی سیاست کی میٹنگ میں گئے ہوئے

تھے ۔

کوشش کے باوجود بھی میں آپ سے رابطہ نہیں کر سکا ویسے تو منشی نے کہا تھا

کہ وہ آپ کو بلا دے گا لیکن پھر میں نے کہا کہ مجھے آپ سے دو تین منٹ کے

لئے بات نہیں کرنی بلکہ لمبی بات کرنی ہے تو ٹائم بھی زیادہ لگے گا بس اسی لیے

میں نے آپ کو تنگ کرنا مناسب نہیں سمجھا

وعلیکم اسلام میری جان کیسے ہو تم بہت شکریہ میرا بچہ میرے لئے وقت

نکالنے کے لئے میں خود بھی تم سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن پھر سوچا کہ تمہیں

ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیے تم ہنی مون پر ہو اور مسکراتے ہوئے بولے تھے

ہاہاہا بابا جان آپ کبھی مجھے ڈسٹرب کر سکتے ہیں کیا۔۔۔۔میں نے تو آپ کو

ایک بہت ہی بڑی خوشخبری سنانے کے لیے فون کیا ہے آپ دادا بننے والے

ہیں میں باپ بننے والا ہوں

بابا جان میں بے حد خوش ہو بہت خوش اپنی خوشی بیان نہیں کر پا رہا یہ خوشی

ابھی میں نے کسی سے شیئر نہیں کی بس آپ کو بتایا ہے اور میں اپنی یہ خوشی

سب سے پہلے آپ کو بتانا چاہتا تھا کیونکہ میری ہر خوشی پر سب سے پہلا حق تو

آپ کا ہے تبھی تو میں نے حور کو بھی مبارک باد نہیں دی سب سے پہلے آپ

کو مبارک باد دینے کے لیے فون کیا ہے

وہ بہت خوشی سے انہیں بتا رہا تھا جب کہ شاہ صاحب کے ارد گرد تو جیسے

زلزلے ہونے لگے تھے

یہ تم کیا کہہ رہے ہو کارب۔۔۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ لڑکی تمہارے

بچے کی ماں بننے والی ہے وہ بے حد حیران اسے سن رہے تھے ان کا پورا جسم

جیسے کان بنا ہوا تھا وہ چاہتے تھے کہ کا رب کہہ دے بابا مذاق کر رہا ہوں ایسا

کچھ نہیں ہے لیکن پھر ان کے کانوں نے وہ سنا جو وہ کبھی نہیں سننا چاہتے تھے

ہاں بابا جان میں باپ بننے والا ہوں آپ دادا بننے والے ہیں کیا ہوا آپ کو سن

کر خوشی نہیں ہوئی وہ اپنے باپ کو افسردہ سن کر پریشان ہوا

ارے نہیں میری جان کیا ہو گیا ہے تمہیں کیا تمہیں لگتا ہے کہ تمہارا باپ

تمہاری خوشی میں خوش نہیں ہو گا یہ تو سچ میں بہت خوشی کی بات ہے میرے

خاندان کا وارث آنے والا ہے اس سے زیادہ اور کس خبر کا انتظار ہو گا مجھے تم

واپس کب آ رہے ہو بس جلد سے جلد گھر واپس آ جاؤ

وہ لڑکی بھی وہاں اپنا خیال ٹھیک سے نہیں رکھے گی اسے حویلی آ جانا چاہیے

یہاں پر ملازمین اور تمہاری ماں یہ ساری چیزیں بہتر طریقے سے سمجھتی ہے

اس کا بھی پہلا بچہ ہے کہاں ہر چیز کو سنبھالے گی بہتر ہے کہ تم لوگ واپس آ

جاؤ

تاکہ یہاں اس کا خیال رکھا جائے وہ لاپرواہ لڑکی ہے میں نہیں چاہتا کہ اپنی

لاپروائی میں ہمارا کچھ نقصان کر دے میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ آج نہیں تو کل

تمہارا دل اس سے بھر جائے گا اور تم اسے چھوڑنے کے لیے مجھے فون کرو

گے لیکن تم نے تو لگتا ہے

ایک ایسی عورت سے بچہ پیدا کرنا جس کی کوئی اوقات نہ ہو مجھے نہیں لگتا تھا

کہ تم ایسا کچھ کرو گے خیر وہ تمہارا بچہ ہے ہمارے لئے عزیز ہے تم اس لڑکی کو

واپس لے آؤں میں نہیں چاہتا کہ ہمارا کوئی بھی نقصان ہو اور تم بھی اب گھر

واپس آجاؤ بہت دن ہو گئے ہیں تمہارا چہرہ نہیں دیکھا اتنے دن گھر سے باہر

نہیں رہتے تمہاری بہت یاد آرہی ہے آنکھیں ترس گئی ہیں تمہیں دیکھنے کے

لیے

ان کے لہجے میں حورالعین کے لیے جتنی نفرت تھی اپنے بیٹے کے لیے اتنی

ہی چاہت اتنی ہی محبت تھی وہ حور کے لئے ان کے دل میں کبھی محبت پیدا کر

ہی نہیں سکتا تھا اور نہ ہی اس نے کبھی کوشش کی تھی آج بھی اس نے

کوشش نہیں کی تھی کیونکہ اسے کوئی مطلب نہ تھا کہ حورالعین کے بارے

میں لوگ کیا سوچتے ہیں وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی تھی اور وہ اسے بے حد

عزیز ہو گئی تھی

اب تو وہ اسے تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا وہ ہر وقت

اس کے پاس رہنا چاہتا تھا لیکن سب سے پہلے یہ خبر اپنے بابا کو سنانا چاہتا تھا

کیونکہ اس کی ساری خوشیوں پر سب سے پہلا حق ان کا تھا اس کے حساب

سے تو سب سے پہلے اس نے۔انہیں یہ خوشخبری سنائی تھی ۔

اور انہیں یہ خوشخبری سنانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں جا رہا تھا لیکن کمرے

میں جانے سے پہلے اس نے بہت خوبصورت سرپرائز تیار کروایا تھا حور کے

لئے تاکہ وہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ سکے

اسے یقین تھا وہ بھی بہت خوش ہو گی آخر یہ کوئی چھوٹی سی بات تو نہ تھی وہ

باپ بننے والا تھا اور وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی تھی ان کا پہلا بچہ دنیا میں

آنے والا تھا کل تک وہ گلٹ میں تھا یہ سوچ رہا تھا کہ وہ اس سے معافی کیسے

مانگے اپنے کیے پر بہت شرمندہ تھا اس کے ساتھ ایک نئی زندگی گزارنا چاہتا

تھالیکن اس کی مرضی کے ساتھ اگر وہ بھی اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی

شروعات کرنا چاہے تو

واپس اس کے ساتھ زبردستی ہر گز نہیں کرنا چاہتا تھا اس کی مرضی اس کی

۔ رضامندی چاہتا تھا

لیکن اللہ نے جیسے اسے اس کی رضامندی دے دی تھی اس کی اولاد کی

صورت میں اسے یقین تھا کہ اب وہ اس سے الگ ہر گز نہیں ہونا چاہیے گی وہ

بھی اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرے گی جس میں وہ دونوں

اکیلے نہیں ہوں گے بلکہ ان کا ایک چھوٹا سا معصوم سا بچہ بھی ان کی زندگی کو

۔ جنت بنانے کے لیے ان کے ساتھ ہوگا

اس کے بابا کو بھی یہ خبر سن کر بہت خوشی ہوئی تھی اور ان کے خاندان کا

وارث لانے جا رہا تھا یہ کوئی چھوٹی سی بات تو ہرگز نہیں تھا ڈنر تیار کروا کر وہ

جلدی سے ہوٹل کے اندر داخل ہوا تھا جس پر اس نے ٹیبل بک کروانے کا

آرڈر دیا تھا جس میں وہ آج رات کو ڈنر کرنے والے تھے

اس نے ہوٹل کے مینجر کو خاص ہدایات دی تھی کہ اس کے ٹیبل کو بہت

ساری کینڈلز اور پھولوں کے ساتھ سجایا جائے وہ اپنی بیوی کو اسپیشل فیل

کروانا چاہتا ہے اس کے لیے سرپرائز تیار کرنا چاہتا ہے

مینیجر بھی یقیناً اس کی بات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا اسی لیے اسے

بے فکر ہونے کا کہتا اسے کمرے میں جانے کے لیے کہہ چکا تھا جبکہ خود وہ اس

کے لئے اسپیشل ٹیبل بک کروانے لگا تھا

ساتھ میں اس نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ جب تک وہ وہاں پر رہیں گے تب تک

وہ اس کے کمرے کو خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کروا دیں آج اس کی اور اس کی

بیوی کی زندگی کا سب سے خوبصورت دن ہے اور وہ دونوں ایک دوسرے

کے ساتھ اپنے لمحات کو اور بھی خوبصورت بنا دینا چاہتے ہیں اس نے کہا تھا بیڈ

پر خوبصورت لیکن بہت بڑا ٹیڈی بیر ہونا چاہیے جو کہ ان دونوں کے بیچ ایک

بچے کی موجودگی کا احساس دلائے

اس کے علاوہ کیک پر اس کی بیوی اور اس کا نام خوبصورتی سے لکھا ہوا ہونا

چاہیے اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری ہدایات دی تھی جس کو وہ فالو کر رہا

تھا

ایسے امیر لوگوں کو خوش کرنا انہیں ان کی مرضی کے مطابق چیزیں دینا تو وہ اپنا فرض سمجھتے تھے اس طرح کے لوگوں کو خوش رکھنے کے بعد ہی تو وہ خود بھی خوش رہ سکتے تھے آخر یہ ہوٹل انہی امیروں کی عیاشیوں سے تو چلتے تھے انکو ناراض کر کے وہ کبھی بھی اپنا کام خراب کرنے کے بارے میں نہیں سوچ سکتے تھے

OOOOO

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ نماز ادا کرنے کے بعد جانماز اٹھانے والی

تھی ۔

تم رکو میں کرتا ہوں اس کے جھکنے سے پہلے ہی وہ جانماز اٹھا کر رکھنے لگا چہرے

پر جاندار مسکراہٹ تھی وہ ہر طرح سے اسے سکون دینا چاہتا تھا

تم زیادہ دیر یوں کھڑی مت رہو اچھا نہیں ہے یہاں بیٹھو وہ اسے بیڈ پر بیٹھتا

بے حد محبت سے مخاطب تھا

اچھا اب مجھے بتاؤ تمہارا کیا کھانے کو دل کر رہا ہے میرا مطلب ہے کہ ایسی

کنڈیشن میں لڑکیاں کیا کھاتی ہیں مجھے یہ تو نہیں پتا لیکن بہت کچھ کھانے کا دل

کرتا ہے نہ پریگنینٹ لیڈی کا موڈ عورتوں کے موڈ سے ذرا الگ ہوتا ہے تو اس حساب سے تم کیا چاہتی ہو مجھے سب کچھ بتاؤ میں تمہارے لیے سب کچھ کرنا چاہتا ہوں

جس سے تم خوش رہو گی نہ اس سے ہمارے بچے کی صحت پر اچھا اثر پڑے گا

اور میں چاہتا ہوں کہ میرا بے بی بہت صحت مند ہو تمہاری طرح تو ہر گز نہیں ہونا چاہیے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ تمہارا بہت سارا خیال رکھنے کی ضرورت ہے تم بہت کمزور رہو

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فقط میں ہی تمہارا خیال رکھوں گا تمہیں خود

بھی اپنا خیال رکھنا پڑے گا

چلو آجاؤ میں نے تمہارے لئے ڈنر پلان کیا ہے مل کر ڈنر کرتے ہیں وہاں سے

واپس آئیں گے تو تمہارے لئے ایک پیارا سا گفٹ بھی ہے اصل تمہارے

لیے نہیں میرے ہونے والے بے بی کے لیے۔ وہ بولے جا رہا تھا جبکہ حور

حیرانگی سے سن رہی تھی وہ کہہ رہا تھا کہ اسے کیا وہ اس بچے کو قبول کر رہا ہے

کیا سب کچھ ٹھیک ہو رہا تھا کیا اللہ نے اس کی راہیں آسان کر دی تھی اس کی

حیرانگی اور پریشانی کو دیکھتے ہوئے اس نے آہستہ سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا

اور اس کا ہاتھ تھام کر اس کا کندھے پہ ہاتھ پھیلاتا وہ اسے اپنے ساتھ باہر لے

آیا ۔

میں تمہیں خوش رکھنے کی بہت کوشش کروں گا لیکن میں نے تمہارے ساتھ

بہت برا سلوک کیا ہے میں جانتا ہوں میں ایک اچھا انسان نہیں ہوں لیکن

اچھا باپ بننے کی پوری کوشش کروں گا

میں اپنے بچے کا بہت خیال رکھوں گا میں ایک اچھا باپ بن کر دکھاؤں گا

میں تمہارے ساتھ جو کچھ بھی کیا اس سب کو بلھا کر تم میرے ساتھ ایک نئ

زندگی کی شروعات کرو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آئندہ کبھی تمہاری

آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامیں وہ آہستہ

آہستہ چل رہا تھا جبکہ حور کے لئے اس کے لفظوں پر یقین کرنا تقریباً ناممکن

تھا

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کارب۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بولے

سچ کہہ رہا ہوں میں اپنے سارے غلطیوں کے لیے تم سے معافی مانگنا چاہتا

ہوں میں نے تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا شادی سے پہلے بھی اور

شادی کے بعد بھی میں جانتا ہوں اس دن تمہارے دل میں شدت سے یہ

خواہش جاگی ہو گی کہ جس شخص نے تمہارا ہاتھ پکڑا اس کے منہ پر تھپڑ ماردو

ایسے ہی جیسے تم نے مجھے مارا تھا لیکن تم نے ایسا نہیں کیا کیونکہ وہ میرا دوست

تھا اگر وہ میرا دوست نہ ہوتا تو تم اسے اس کی اوقات ضرور یاد ہے دلاتی ایم

سوری میں نے تم سے سب کچھ چھین لیا

لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں تمہیں سب کچھ واپس دوں گا تمہارا مان

تمہارا غرور تمہاری عزت ہر چیز جو تم ڈیزو کرتی ہوں بس ایک بار مجھے معاف

کردو میں تمہیں خوش رکھنے کی پوری کوشش کروں گا

میں کبھی تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا میں نے جو بھی کیا بہت

برا کیا معافی کے لائق نہیں ہوں لیکن پھر بھی تم سے معافی کی امید کرتا ہوں

ہو سکے تو مجھے معاف کر دو

میں تمہارے سامنے ہاتھ وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے ہی لگا تھا کہ اچانک

حور اس کے ہاتھ تھام کر اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے

حور میری جان یہ تم کیا کر رہی ہو گئی غلطی میری ہے اور تم رو رہی ہو میں

تمہاری آنکھوں سے یہ آنسو ہمیشہ کے لئے مٹا دینا چاہتا ہوں ہمیشہ کے لیے

ان آنسو کو تمہاری زندگی سے نکال دینا چاہتا ہوں اور تم رو رہی ہوں پلیز رونا

بند کرو

تمہارے آنسو مجھے تکلیف دے رہے ہیں پلیز مت رو میں جانتا ہوں میں

تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا بہت برا رویہ رکھا لیکن پھر بھی میں تم سے

معافی کا طلب گار ہوں ہو سکے تو مجھے معاف کر دو میں اپنی تمام تر غلطیوں کی

تم سے معافی مانگتا ہوں

خدا کے لئے میرے بچے کو مجھ سے دور مت کرنا اور نہ ہی تم مجھ سے دور جانا

بہت محبت کرنے لگا ہوں تم سے اتنے سالوں تک میں نے عیاشی کی زندگی

گزاری ہے لیکن آج تک مجھے کسی سے محبت نہیں ہوئی کیونکہ وہ سب ناجائز

تلعق تھے تم سے تعلق جوڑا تو سمجھ میں آیا محبت کسے کہتے ہیں میرے اتنے

برے سلوک کے بعد بھی تم نے کبھی اپنے محرم کو خود سے محروم نہیں کیا تم

نے مجھے میری غلطی کا احساس نہیں دلایا میں نے تمہاری زندگی عذاب کر دی

لیکن تم نے کبھی شکوہ نہیں کیا تم نے مجھے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دیا

حورالعین اور مجھے یہ بات کہتے ہوئے بالکل بھی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ مجھے تم

سے محبت ہوگئی ہے اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں تمہیں اور اپنے بچے کو

بہت خوش رکھوں گا میں ایک اچھا شوہر اور ایک بہت اچھا باپ بننے کی پوری

کوشش کروں گا وہ اس کے سامنے کھڑا اسے اپنے سینے سے لگائے آہستہ

آہستہ بات کر رہا تھا جب کہ وہ اپنے رب کے آگے سر جھکانے کے لیے بے

چین ہو رہی تھی ۔

اب چلتے ہیں ہم یہاں راہداری میں کھڑے ہیں بہت لوگ ہیں یہاں ہمیں

دیکھ رہے ہیں اس نے اسے جگہ کا احساس دلایا تو وہ پل بھر میں شرمندہ ہوتی

اس سے الگ ہوئی تھی جب کہ کارب شاہ نے مسکراتے ہوئے اس کے گرد

اپنا بازو پھیلا کر قدم آگے بڑھے تھے

ایک نئی اور حسین شروعات کے ساتھ۔ لیکن امتحان کہاں ختم ہوتے ہیں

کارب شاہ کی زندگی کے امتحان تو اب شروع ہوئے تھے

ooooo

ooooo

وہ دونوں کمرے میں واپس آئے تو کارب شاہ کے حکم کے مطابق کمرے کو

۔ بے حد خوبصورتی سے سجایا گیا تھا

حورالعین کے لیے تو اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اس کے بچے کو قبول کر رہا ہے اس

کے ساتھ کو قبول کر رہا ہے وہ اس کے بچے کو اپنی اولاد مانتا ہے اور اس بچے

کے وجود سے بے حد خوش ہے اس سے زیادہ وہ نہ تو کچھ چاہتی تھی اور نہ ہی

خدا سے کچھ مانگتی تھی

وہ بہت خوش تھی کہ اسے اس کی خوشیاں اللہ نے دے دی تھی کاب شاہ جیسے

۔ سر سے پیر تک بدل گیا تھا

وہ تو اس سے اتنی زیادہ محبت جتا رہا تھا اسے اپنے کئے کی معافی مانگ رہا تھا اس

نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آئندہ اسے تکلیف دینے کے بارے میں کبھی نہیں

سوچے گا بلکہ اپنی ذات سے اسے ہر وہ خوشی دے گا جس سے وہ محروم رہی

ہے

وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ چینجنگ اس کے ماں بننے کی خبر سے آئی ہے یا کوئی

اور وجہ تھی لیکن اللہ نے اس کے دل میں حور کے لئے محبت ڈال دی تھی اور

اسے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں چاہئے تھا وہ بے حد خوش تھی

اسے جیسے سب کچھ مل گیا تھا

کار بہ یہ سب کچھ تو بہت خوبصورت ہے اپنے کمرے کو اتنی خوبصورتی سے

سجا دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئی تھی خاص کر اس کمرے میں بچے کی موجودگی

کے لئے چھوٹے چھوٹے کھلونے رکھے گئے تھے بیڈ پر بڑا سا ٹیڈی بیر تھا جو

اس بات کو ظاہر کر رہا تھا کہ وہ دونوں اکیلے نہیں ہیں بلکہ ان دونوں کے بیچ

۔ کوئی تیسرا آگیا ہے اور وہ اس تیسرے کی آمد پر بے حد خوش ہیں

اور سب سے خوشی کی بات تو یہ تھی کہ وہ دونوں مل کر اسے اس دنیا میں

خوش آمدید کرنے والے تھے وہ دونوں مل کر اس کی خوشیاں منانے والے

حور تو ابھی سے ہی بے چین ہو گئی تھی اس چھوٹے سے وجود کو اپنے ہاتھوں

میں لینے کے لئے کتنا خوبصورت احساس تھا وہ جتنا سوچتی اتنا سے اپنے وجود

سے محبت ہونے لگتی کب وہ ماں بنے گی کب اس کا بچہ اس کے ہاتھ میں

ہو گا وہ ابھی سے ہی ان لمحات کا انتظار کرنے لگی تھی۔اسے ہر گزرتے لمحے

کے ساتھ اس کے آنے کا انتظار تھا۔اور اب وہ اپنے فیلنگز کو خود تک نہیں

رک رہی تھی بلکہ کارب کے ساتھ شیئر کر سکتی تھی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ

کارب کے دل میں کیا ہے۔لیکن جس طرح وہ اس کی باتیں سن کر خوش ہو

رہا تھا مسکرا رہا تھا صاف ظاہر تھا کہ وہ بھی بہت خوش ہے۔

اور اسے بھی اسی کی طرح آنے والے لمحات کا بے چینی سے انتظار ہے وہ

دونوں کل ہی واپس حویلی جا رہے تھے کیونکہ بابا جان کا حکم تھا کہ ایسی حالت

میں بہو کو حویلی میں رہنا چاہیے تاکہ اس کا ٹھیک سے خیال رکھا جا سکے

ooooo

رات وہ کھانا کھا کر آرام سے سو گئی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ ذلاور شاہ کب

روم میں واپس آیا۔ کیونکہ وہ اس کے آنے سے پہلے ہی سو چکی تھی اور آنے

کے بعد اس نے بھی اسے ڈسٹرب نہیں کیا تھا ۔

بلکہ اس کے ساتھ ہی آ کر گہری نیند سو گیا تھا صبح اس کی آنکھ کھلی تو اس نے

اپنے آپ کو ذلاور شاہ کی باہوں میں قید پایا۔ مشکل سے ہی سہی لیکن اس کا

تنگ حصار توڑ کر وہ شاور لے کر فریش ہوئی۔ اور پھر ان انکل سے ملنے کی

نیت سے باہر آ گئی

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ انکل کو سب کچھ بتائے گی اور اسے یقین تھا کہ وہ اس

کی مدد ضرور کریں گے اسے یہاں سے نکالنے میں

اس لیے اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ اب وہ ان سے ہی بات کرے گی اس لیے

اسے سوتا چھوڑ کر وہ صبح صبح ہی کمرے سے باہر نکل آئی تھی۔تا کہ ان سے کچھ

مدد لے سکے۔

بھائی انکل کا روم کدھر ہے مجھے ان سے ملنا ہے ایک ملازم کو باہر کام کرتے

دیکھ اس نے پوچھا

بی بی جی کون سے انکل کی بات کر رہی ہیں آپ ملازم نے پریشان ہو کر پوچھا

ایک تو اس نے انہیں پہلی بار مخاطب کیا تھا اور وہ ان کے سوال کو سمجھ ہی

نہیں سکا تھا

ارے میں ان کے بابا کی بات کر رہی ہوں اسے سمجھ نہیں آیا وہ ذلا ور کو کیا

کہہ کر پکارے اسی لیے انہیں بول دیا

اچھا اچھا آپ سکندر صاحب کی بات کر رہی ہیں بی بی وہ رہا صاحب کا کمرا ملازم

کمرے کی طرف اشارہ کرتا اسے بتا رہا تھا وہ صرف ہاں میں سر ہلا کر اس

کمرے کی جانب بڑھ گئی

نہیں نہیں رپورٹرز کو بلانا ہے آج ہی ولیمہ ہوگا اور ہر نیوز چینل کا رپوٹر وہاں

پر موجود ہونا چاہیے یاد رکھنا

کیوں کے میں چاہتا ہوں کہ جہانگیر شاہ کی حوب عزت ہو پوری دنیا کو پتہ

چلے گا جہانگیر شاہ مجھ سے ہار گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں سب کو چلا چلا کر

بتاؤ کہ میں نے جہانگیر شاہ کو ہرادیا ہے اس کی بیٹی کو اپنے خاندان کی بہو بنالیا

ہے ۔

اس کی بیٹی بہت ڈرپوک ہے اس میں تو ہمت ہی نہیں ہے منہ سے ایک لفظ

بھی بولنے کی ۔

تم بالکل بے فکر ہو جاؤ بس رپورٹرز کا انتظام کر لو کوئی بھی نیوز چینل کا رپورٹر

رہنا نہیں چاہیے۔اس کے قدم اب بھی دروازے پر ہی تھے کہ اسے سکندر

شاہ کے الفاظ سنائی دیے

یہ شخص تو اس کے باپ کو ہرانا چاہتا تھا یہ بھلا اس کی کیا مدد کرتا اسے اپنی

۔ سوچ پر افسوس ہوا

یہ تو پوری دنیا کو اس کے باپ کی ہار بتانا چاہتا تھا اس کی بے بسی کے بارے میں

بتانا چاہتا تھا۔تو یہ وہی سکندر شاہ تھا جس کے لیے اکثر بابا پریشان رہا کرتے

تھے جسے بزنس میں ہر آنا چاہتے تھے ان لوگوں کا تعلق سیاست سے بھی تھا وہ

سب سمجھ رہی تھی ۔

آج سے تقریبا 18 سال پہلے اس کے تایا ابو کی وجہ سے یہ شخص سیاست میں

بری طرح سے شکست کھا گیا تھا جس کے بعد اس نے اس کے تایا ابو کا قتل

کروا دیا تھا لوگوں نے کہیں الگ الگ وجوہات بتائی تھی لیکن اصل وجہ وہی

تھی جو تائی امی نے اسے بتائی تھی ۔

وہ الٹے قدم وہی سے اپنے کمرے میں لوٹ آئی تھی اسے یقین ہو گیا تھا کہ

یہاں کوئی اس کی مدد نہیں کر سکتا یہاں اسے اپنی مدد خود کرنی تھی لیکن کیسے

۔ وہ تو ایک ڈرپوک لڑکی تھی وہ بھلا اپنی مدد کیسے کر سکتی تھی

اسے اپنی بزدلی پر بہت غصہ آتا تھا لیکن وہ اپنی بزدلی کے لئے کچھ کر نہیں سکتی

تھی وہ کمرے میں لوٹ کر آئی تو ذلاور اب بھی گہری نیند میں سو رہا تھا ایک

نظر اسے دیکھتی وہ وشروم میں بند ہو گی یہی وہ جگہ تھی جہاں وہ سکون سے

آنسو بہا سکتی تھی

یہاں کوئی نہیں تھا اس سے اس کے رونے کی وجہ پوچھنے والا اور وہ کسی کو کیا

۔ وجہ بتاتی کہ وہ اپنی بزدلی پر رو رہی ہے

اپنے آنسو اچھی طرح سے صاف کر کے وہ واش روم سے باہر نکلی تو اسے

جاگتے ہوئے پایا

۔۔۔۔ کہاں تھی جانو میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا اندر کیا کر رہی تھی

پھر میں بھی کیسا سوال پوچھ رہا ہوں اندر تم بھی وہی کر رہی تھی جو سب لوگ

کرتے ہیں وہ خود ہی اپنی غلطی درست کرتا اس کے پاس آیا۔ لیکن اس کے

بے تحاشا سرخ آنکھیں دیکھ کر رک گیا

لیکن تمہاری شکل دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے تم اندر وہ نہیں کر رہی تھی جو سب کرتے ہیں بلکہ تم کوئی اور ہی کارنامہ سرانجام دے رہی تھی یہ آنکھوں کا کیا حال کر رکھا ہے تم نے کیوں روئی ہو تم اتنی زیادہ یہ آنکھیں اتنی زیادہ سرخ کیوں ہو رہی ہو۔۔۔اس کا چہرہ اپنے ہاتھ میں تھامیں وہ اس سے سوال کر رہا تھا

میں روؤں یا جو مرضی کروں آپ کون ہوتے ہیں مجھ سے سوال جواب کرنے والے آپ نے تو کرلی نا اپنی مرضی میرے بابا کو پوری دنیا میں بدنام کر دیا یہی چاہتے تھے نہ آپ اور آپ کے بابا کہ میرے بابا کے انسلٹ ہو وہ ہار

جائیں لیکن ایک بات کان کھول کر سن لیجئے مسٹر میرے بابا نہیں ہارے آپ

ہارے ہیں اور آپ کے بابا بھی ہاریں گے۔ کیونکہ جو لوگ برا سوچتے ہیں ان

کے ساتھ برا ہوتا ہے اچھے لوگوں کے ساتھ کبھی برا نہیں ہوتا اور میرے بابا

بہت اچھے ہیں وہ پورے یقین سے بول رہی تھی جبکہ ذلا ور اس کا مان توڑنا

نہیں چاہتا تھا اس لیے مسکرا کر خاموشی سے سنتا رہا۔

بابا کسی کے بھی بڑے نہیں ہوتے میری جان وہ محبت سے اس کا ماتھا چومتا

مسکرا کر اندر چلا گیا جب کہ وہ اس بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

لیکن پھر یہ سوچ کر نظر انداز کر دیا کہ وہ اس کی باتوں کو کیوں سوچے۔۔۔

○○○○○

وہ تیار ہو کر کمرے سے باہر نکل آیا

اس کا ارادہ اپنے باپ سے ملنے کا تھا کہ انہیں بتا سکے کہ آج کی محفل میں کچھ

الٹا سیدھا کرنے کی ضرورت نہیں ہے

جہانگیر شاہ کا نام کسی بھی طرح سے ان کی محفل میں شامل نہیں ہونا چاہیے وہ

۔ کسی بھی طرح ان کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا

وہ جانتا تھا اور اس کا باپ جہانگیر شاہ کا دشمن ہے تو دوست جہانگیر شاہ بھی

نہیں لیکن ایشام کو اپنا باپ ہر حال اچھا لگتا تھا اور باپ کسے پسند نہیں ہوتا باپ

باپ ہوتا ہے ۔

اسی لئے بس اتنا کہہ کر کے باباسب کے اچھے ہوتے ہیں سے بات ہی ختم کر

دی تھی ۔

تم بی بی جی کے لئے ناشتہ کمرے میں لے جاؤ اور کچھ اچھا سا بنانا وہ انڈا نہیں

کھاتی وہ ملازمہ کو کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا جب کہ وہ سکندر شاہ کے کمرے کی

طرف جانے کا ارادہ رکھتا تھا جب دروازے سے عمران کو اندر داخل ہوتے

دیکھا ۔

میرے یار مجھے تھوڑی دیر پہلے ہی تمہارے ولیمہ کا کارڈ ملا مجھ سے رہا نہیں گیا

تو میں سیدھا تمہارے پاس یہاں چلا آیا وہ مسکراتے ہوئے اس کے سینے سے آ

لگا ۔

ذلاور نے بھی بہت خوشی سے اسے ویلکم کیا تھا ۔

میں خود تھوڑی دیر میں تمہیں فون کر کے بتانے والا تھا آج شام کو ولیمے کی

تقریب ہے۔ تم ضرور آنا اور اپنے اس کالج والے پروفیسر وراث کو بلانا آخر

اسی کی وجہ سے تو آج میں شادی شدہ ہوں ورنہ شاید مجھے میری محبت اتنی

آسانی سے نہیں ملتی

اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کو وہی ملتا ہے جو اس کے نصیب میں لکھا

ہوتا ہے لیکن پھر بھی تمہارے دوست کا بہت بڑا ہاتھ ہے میری شادی میں

کیوں کہ اس کی سٹوڈنٹ ہوتی ہیں میری زوجہ محترمہ وہ مسکرا کر اسے بتاتا

اسے حیران کر گیا تھا عمران اس کے انداز قہقہ لگاتا اس کے ساتھ اندر گیسٹ

روم میں چلا گیا تھا

ooooo

او میرے بچو اللہ تم لوگوں کو سلامت رکھے اللہ نے تم دونوں کو بہت بڑی

خوشخبری عطا کی ہے ایک شادی شدہ جوڑے کے لئے اس سے بڑی اور کوئی

خوشخبری نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اولد جیسی نحمت عطا کر رہا ہے میں

بہت خوش ہوں وہ ان کے اوپر سے نوٹ وراتی ملازمہ کو تھما چکی تھی

بہو بیگم آئیں بکروں کو چھو لیجیے تاکہ وہ صدقے میں دیئے جا سکیں ملازمہ نے

دروازے پر ہی کھڑے ہوتے ہوئے اس سے کہا تھا

ساتھ میں ہی بکروں کی رسی اپنے ہاتھ میں تھام رکھی تھی پہلے تو وہ کنفیوز ہو

گئی لیکن پھر کارب نے مسکراتے ہوئے اسے بکروں کے پیٹ سہلانے کے

لیے کہا اس نے بالکل وہی کیا تھا ۔

بہت بہت مبارک ہو کر تم باپ بننے والے ہو میں بہت خوش ہوں اللہ تم

لوگوں کو ایسے ہی ایک دوسرے کے ساتھ خوش و خرم رکھے اماں مسکراتے

ہوئے کارب کو دعائیں دے رہی تھی آج کارب نے پہلی بار مسکرا کر ان کے

ماتھے کو چوما اور انہوں نے اسے اپنے سینے سے لگا یا تھا

آپ کو بھی بہت بہت مبارک ہو مما جان آپ بھی تو دادی بننے والی ہیں اس نے بے حد خوش دلی سے کہا تھا آج ان کے سینے میں جیسے ٹھنڈ پڑ گئی تھی کب ہوا تھا ان کے ہوش و حواس میں ایسا کہ ان کا بیٹا ان کے اتنے پاس آیا ہو یا انہیں اتنی اہمیت دی ہو وہ تو ہمیشہ انہیں دور ہی رکھتا تھا خود سے اور آج کیسے انہیں اپنے سینے سے لگائے کھڑا تھا ۔

آج اگر وہ اپنے اللہ سے کچھ اور مانگ لیتی تو شاید وہ بھی انہیں مل جاتا آج صبح فجر کی نماز میں اماں نے مانگا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کو اپنے سینے سے لگا کر یہ خوش

خبری سنا سکیں اور ان کا بیٹا خود ہی ان کے پاس چلا آیا تھا ان کے جذبات کو

سمجھ کر اتنی دیر اپنے سینے سے لگائے رکھا تھا

اور یہ سب کچھ ہوا تھا حور کی وجہ سے جب سے اس کے پیر اس گھر میں پڑے

تھے وہ بہت خوش رہنے لگی تھی ۔

ان کا بیٹا اس لڑکی کے ساتھ ایک خوبصورت زندگی کی شروعات کر چکا تھا

جبکہ وہ اسے صرف اور صرف بدلے کے لیے یہاں آیا تھا وہ اس کے بچے کی

ماں بننے والی تھی وہ اس کے ساتھ بہت خوش رہنے لگا تھا ۔

اور آج وہ کتنا خوش تھا سلطان صاحب کو تو صبح صبح کسی ضروری کام کے سلسلے

میں یہاں سے جانا پڑ گیا تھا انہوں نے سیاست اور بزنس میں ہاتھ دے رکھا

تھا ان کے لیے ان کا ایک ایک لمحہ بے حد اہم تھا ۔

ہاں لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ ان کے لئے ان کے بیٹے سے

زیادہ عزیز کچھ بھی نہیں تھا اور وہ یہ بات بھی نوٹ کر چکی تھی کہ کہیں نہ

کہیں وہ کارب کے باپ بننے کی خبر سے ناخوش ہے ۔

کیونکہ اس خبر کے بعد ان کے چہرے پر کوئی خوشی نہیں تھی یہ بات انہوں

نے کل ہی بتائی تھی اور وہ کافی غصے میں لگ رہے تھے بار بار ایک ہی بات

بولے جارہے تھے کہ وہ باہر خاندان سے آئی ہے اور اب وہ اس خاندان کو

وراثت دینے جارہی ہے

اور پھر انہوں نے بھی تکبر سے کہا تھا اگر پوتا ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ اس لڑکی کو

طلاق دے کر یہاں سے ہمیشہ کے لئے نکلوا دیں گے ۔

انہیں نہ ہی بیٹی کے روپ میں نے لڑکی پسند تھی اور نہ ہی پوتی کے روپ میں

عورت کے وجود سے جیسے انہیں کوئی لگاؤ ہی نہیں تھا۔انہوں نے کبھی اپنی

بیٹی کو محبت بھی نہیں دی تھی اور نہ ہی وہ کبھی اپنی پوتی کو محبت دیتے اسی لئے

انہوں نے بھی پوری شدت سے دعا کی تھی کہ پوتا ہی ہو تاکہ ان کے دل

میں حورالعین کے لئے جو ناراضگی ہے وہ ختم ہو جائے اور وہ بھی اس کی ذات

سے تھوڑے خوش ہو جائیں ۔

کیونکہ کارب کی خوشی کو دیکھتے ہوئے انہوں نے اندازہ لگالیا تھا کہ وہ اپنے

باپ سے بہت زیادہ خوش ہے اور ان کو بھی بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے

حور میری جان تم کمرے میں چلو تمہارا اتنی دیر یہاں رکھنا ٹھیک نہیں ہے اور

یہاں گرمی بہت ہے اور تمہارا اتنی دیر اپنے پیروں پر کھڑے رہنا بھی ٹھیک

نہیں ہے ہے نااماں جان میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ناوہ اسے ہدایت دیتا ہوں

اماں جان سے تصدیق چاہتا تھا اس کے فکر مندانہ انداز پر انہوں نے مسکراتے

ہوئے ہاں میں سر ہلایا

ہاں میری جان تم بالکل ہی کہہ رہے ہو حور میرا بچہ تم چلو کمرے میں میں

تمہارے لئے ابھی کچھ اچھا سا بنا کر بھیجتی ہوں جو تمہیں سکون دے

اور کارب تم لوگ بھی سفر سے آئے ہو نا جا کر آرام کرو پھر شام کو تمہارے

بابا بھی آجائیں گے پھر باتیں کریں گے وہ بھی تمہارے باپ بننے کی وجہ سے

بہت خوش ہے

بلکہ ابھی سے ہی وہ اپنے ہونے والے پوتے کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں

اللہ پاک پہلی اولاد کے روپ میں میری بہو کو چاند سا بیٹا عطا کرے اسے اپنے

ساتھ لگاتے ہوئے انہوں نے دعا دی تھی اور ساتھ میں یہ بھی بتا دیا تھا کہ

اس کے سسر صاحب پوتا چاہتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ اس وقت وہ اتنی

زیادہ خوش تھی کہ ان کی پوتے کی بات کو نظر انداز کر گئی تھی

OOOOO

محفل شروع ہو چکی تھی بڑے سے بڑا بزنس مین اور میڈیا کے نمائندے

یہاں پر موجود تھے اسے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا اس کا ڈریس آرڈر پر ذلاور

نے ہی تیار کروایا تھا

جو کہ مکمل اس کی مرضی اور پسند کے مطابق تھا اس کی پسند میں وہ آسمان سے

اتری کوئی حور لگ رہی تھی اسے تیار کرنے کے لیے بیوٹی پارلر سے لڑکیوں کو

بلایا گیا تھا جو کہ اسے اور حسین بنا چکی تھی اس میں تو کوئی شک نہیں تھا کہ اللہ

تعالی نے اسے قدرتی طور پر بھی بے حد حسین بنایا تھا لیکن آج وہ دلہن کے

روپ میں سر سے پیر تک اس کے نام سے سجی اسے کسی اور ہیں جہاں کی لگی

تھی

آج اس کا پور پور اس کے نام سے سجا تھا اور وہ اس پر پورے اختیارات رکھتا تھا

وہ خاموشی سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔اسے لا کر اس کے ساتھ کھڑا کر دیا گیا

جبکہ وہ خاموشی سے اپنے ناخنوں کو دیکھ رہی تھی اتنے لوگوں میں اس کا ننھا

سا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ یہاں

کھڑی ہو کر کیا کرے ان سب کو دیکھتے ہوئے اسے اپنے دل میں گھبراہٹ

سی محسوس ہوتی تھی اسی لیے نگاہیں چرا کر اپنے ناخنوں کو دیکھنے لگی تاکہ اپنے

بے اختیار دھڑکتے دل کو تھوڑا قابو کر سکے

وہ پارٹیز اور محفلوں کا حصہ کبھی نہیں بنتی تھی یہاں تک کہ اس کے نکاح

۔ والے روز بھی کتنے کم لوگ تھے اور یہاں اس کی سوچ سے زیادہ

میری جان تمہارے بابا کو انوائٹ کیا تھا لیکن میرا نہیں خیال کہ وہ آئیں گے

کیونکہ انہوں نے انویٹیشن کارڈ کا جواب بھی نہیں دیا مجھے افسوس ہے کہ

میں انہیں اس محفل میں شامل نہیں کر سکا لیکن میں خود تمہیں لے کر جاؤں

گا تمہارے اچھے بابا کے پاس تم مل لینا

لیکن اب نے تمہاری آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو نہ دیکھو تمہارے آنسو

مجھے تکلیف دیتے ہیں اسی لیے کوشش کرنا کہ اب کبھی بھی آنسو نہ بہاؤ ۔

اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں کی ہتھیلی میں تھامیں آہستہ آہستہ اس کے کان

میں سرگوشیاں کر رہا تھا

جب اسے سکندر صاحب نظر آئے نہ جانے وہ کیا کرنے والے تھے

اس نے بہت کوشش کی تھی آج ان سے ملنے کی لیکن کوئی نہ کوئی آجاتا اس

سے ملنے کے لئے اور پھر بابا جان خود بھی ولیمے کی تیاریوں میں لگے حویلی سے

کہیں چلے گئے تھے اور پھر شام تک اس کی ان سے ملاقات نہیں ہوئی اور

۔ جب وہ واپس آئے تب اسے خود بھی اپنی تیاری کرنی تھی

لیکن پھر بھی اس نے کہہ دیا تھا کہ پارٹی میں کسی طرح کا کوئی تماشا نہیں ہونا

چاہیے اگر ایسا ہوا تو اپنی بیوی کو لے کر یہاں سے ہمیشہ کے لئے چلا جائے گا بابا

۔ نے جواب میں صرف مسکرا کر کہا تھا ڈونٹ وری بیٹا کچھ نہیں ہوگا

اور وہ ان کے ڈونٹ وری پر یقین نہیں کر سکتا تھا وہ جہانگیر شاہ کو نیچا دکھانے

کے لئے خود کسی بھی حد تک جا سکتے تھے

لیڈیز اینڈ جنٹلمین جیسا کہ آپ سب کو پتہ ہے کہ آج کی یہ پارٹی میرے بیٹے جاگیر دار ذلاور شاہ کی شادی کی۔خوشی میں دی جارہی ہے۔آج میرے بیٹے کی شادی کو ایک ہفتہ گزر چکا ہے۔میرے بیٹے نے یہ شادی اپنی پسند سے کی ہے اور ہمیں اس کی پسند بے حد پسند ہے وہ بڑی مشکل سے مسکراتے ہوئے اپنے اندر جہانگیر شاہ کی نفرت کو چھپانے کی کوشش کر رہے تھے

الحمدللہ آج وہ بہت خوش ہے میرا بیٹا اپنی یہ خوشی سب کے ساتھ شئیر کرنا چاہتا تھا جس کی وجہ سے اس پارٹی میں آپ سب کو انوائٹ کیا گیا ہے ۔

میری بہو صرف میری بہو نہیں بلکہ مجھے بیٹی کی طرح عزیز ہے اللہ نے مجھے بیٹی کی رحمت سے نہیں نوازا ہے لیکن ایشام کو بہو کے روپ میں پا کر میری یہ کمی پوری ہو گی ۔

آو بیٹا اوپر آؤ وہ ایشام کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولے ذلاور شاہ کے ساتھ کھڑی ایشام گھبراہٹ میں مبتلا ہو چکی تھی وہ جو کسی کے سامنے اونچی آواز میں بات نہیں کر سکتی تھی وہ یہاں کیا بولتی۔ کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ خود میں اتنی ہمت نہیں پاتی کہ اتنے لوگوں کے سامنے بات کر سکے وہ تو ان سب کو دیکھ نہیں پارہی تھی بات کرنا تو بہت دور کی بات تھی

او میری جان گھبرانے کی ضرورت نہیں سب اپنے ہی ہیں ذلا وراس کا ہاتھ

تھامتے ہوئے اسے اسٹیج میں چڑھنے میں مدد کرنے لگا اور اس کے ساتھ ہی او

پر آکر کھڑا ہوا سکندر صاحب نے مائیک اس کی جانب بڑھایا تو اس کی

گھبراہٹ میں اضافہ ہونے لگا ۔

جبکہ سکندر صاحب کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی جہانگیر شاہ کی

بیٹی جب بات کرتے ہوئے کپکپاتی تھی تو یہاں کس طرح سے اپنے الفاظ

بیان کر سکتی تھی کانفیڈنس نام کی کوئی چیز اس کے اندر تھی نہیں اورا گردیکھا

جائے تو یہ جہانگیر شاہ کی شکست تھی کیونکہ پارٹی میں موجود تقریباً ستر

پرسنٹ لوگ اس بات سے باخبر تھے کہ وہ جہانگیر شاہ کی بیٹی ہے

اور سکندر صاحب کو اس بات کی بے حد خوشی تھی کہ اس کی بیٹی کسی کے

سامنے بول بھی نہیں سکتی تھی۔پتا نہیں یہ لڑکی ان کے بیٹے کو پسند کیسے آ گئی

تھی

یہ پارٹی اس وقت نہ جانے پاکستان کے کتنے چینلز پر لائیو چل رہی تھی

جہانگیر شاہ اس وقت اپنی بیٹی کی حالت سے بے خبر تو ہر گز نہ ہو گا

گھبراؤ نہیں بولو کچھ بھی بول دو صرف ہائے بول کر مسکرادو اتنا ہی کافی ہے

باقی میں سنبھال لوں گا۔اسے اپنے کان کے بے حد قریب ذلاور شاہ کی آواز

۔ سنائی دی شاید وہ اس کی کنڈیشن سے اچھی طرح سے واقف تھا

صرف ہائے کیوں بولنا اگر یہاں تک آگئے ہیں تو اپنے دل کی ساری باتیں کہہ

دیتی ہوں وہ مائیک اپنے منہ کے قریب رکھتے ہوئے مسکرا کر بولی تو سب سے

۔ پہلا جھٹکا ذلاور شاہ کو لگا تھا

ہائے فرینڈز میں ایشام جہانگیر نہیں نہیں سوری میں ہوں ایشام ذلاور شاہ

۔زبردستی کے رشتوں کا حوالہ تو دینا ہی ہو گا آپ سب سوچ رہے ہوں گے

کہ جہانگیر شاہ نے اپنی بیٹی کی شادی بھلا سکندر شاہ کے بیٹے سے کیسے کر دی

کافی حیرانگی والی بات ہے بھلا دو دشمن جو ایک دوسرے کی شکل دیکھنا پسند

۔ نہیں کرتے اپنے بچوں کے رشتہ کیسے طے کر دیے

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں نہ آپ سب کے سوالوں کے

۔ جواب دینے کے لئے

میری شادی ذلاور شاہ سے کیسے ہوئی یہ سوال بہت لوگ پوچھنا چاہتے ہیں تو

اس کا جواب یہ ہے کہ میرا نکاح گن پوائنٹ پر کیا گیا ہے

جاگیر ذلا ور شاہ دنیا کے جانے مانے بزنس مین نے صرف میری ذات پر اپنے

نام کا ٹھپہ لگانے کے لئے مجھے زبردستی اپنے نکاح میں شامل کیا ہے خیر یہ

خاندان ہی ایسا ہے۔اپنے آپ کو جاگیر دار کہہ کر اپنی پسند کی ہر چیز پر اپنے نام

کے مہر لگانے کی عادت ہے ان لوگوں کو انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ سامنے

والی چیز کوئی بے جان شے ہے یا کوئی جیتا جاگتا انسان انہیں بس اپنی

جاگیر داری پوری کرنی ہوتی ہے اپنی ضد پوری کرنے کے بعد یہ کیا کرتے

ہیں اس میں بھی آپ کو اچھا خاصا انٹرسٹ ہو گا وہ بھی میں آپ کو بتا دیتی

ہوں اپنی ضد پوری کر کے اپنی انا کو تسکین پہنچا کر یہ اس چیز کو اتنا برباد کر

دیتے ہیں کہ وہ کبھی کسی دوسرے کے استعمال کے قابل نہیں رہتی کیوں

صحیح کہا نہ میں نے یا اور تعریف کروں آپ کی ذلاور شاہ کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈالتی وہ بے خوف انداز میں بولتی سامنے والے کے چہرے پر تبسم

بکھیر گئی

اس کا منہ بند کراو ذلاور ورنہ میں ابھی اسے گولی مار دوں گا سکندر صاحب غصے

سے دھارتے ہوئے مائیک کی جانب لپکے تھے جب اچانک ذلاور ان کے

درمیان میں آگیا

بولنے دیں اسے بابا جان ڈارلنگ تم کنٹینٹ کر و وہ سکندر صاحب کو پیچھے کرتا

مسکرا کر اسے بول رہا تھا اس کے اس طرح سے کہنے پر ایشام پہلے تو حیران

ہوئی کیونکہ اسے امید تھی کہ ذلاور شاہ اور کچھ کرے نہ کرے لیکن اس کا

منہ بند کرنے کے لئے ایک تھپڑ تو ضرور لگائے گا

کیوں نہیں ضرور وہ ہاں میں سر ہلاتی ایک بار پھر سے مائیک اپنے منہ کے

قریب کر چکی تھی

ہاں تو میں کہاں تھی میرے شوہر اپنی تعریف سننا چاہتے ہیں تو سنیے میرے

نکاح کے دن یہ اپنے گارڈز اور گن کے ساتھ میرے گھر آ گئے اور میرے

ہونے والے شوہر کو بے دردی سے گولی ماردی۔اس کے بعد ہمارا نکاح ہوا

اوراب یہ زبردستی مجھے یہاں لے کر آئے ہیں۔یہ رشتہ کتنے دن چلے گا میں

نہیں جانتی لیکن ایک بات تو مجھے بہت اچھے طریقے سے پتہ ہے کے جاگیردار

زیادہ دن تک کسی ایک چیز پر ٹک نہیں سکتے انہیں اپنی چیزوں میں وقت

۔ بروقت تبدیلی چاہیے

میں یہ جاننا چاہتی ہوں میری تبدیلی کب ہوگی کب جان چھوتے گی۔وہ اسے

دیکھتے ہوئے بے حد غصے سے بول رہی تھی جب اچانک مائیک بند ہو گیا سکندر

صاحب نے سکون کا سانس لیا تھا جبکہ ذلاور شاہ کے چہرے کی مسکراہٹ اب بھی برقرار تھی

میں آج روم میں جا کر شکرانے کے نفل ادا کروں گا میری بیوی گونگی نہیں ہے جانتی ہو یہ بات جان کر مجھے کتنی خوشی ہو رہی ہے۔اور باقی تمہاری جان تو مجھ سے کبھی بھی نہیں چھوٹنے والی جاگیر دار اپنی جاگیر کبھی نہیں چھوڑتا ایشام ڈارلنگ اور اگر تمہیں لگتا ہے کہ ان ساری فضولیات سے مجھے کوئی فرق پڑتا ہے تو ایسا ویسا کچھ بھی نہیں ہونے والا لیکن تمہیں ضرور کہوں گا کہ بولا کرو میری جان بولتے ہوئے اچھی لگتی ہو ڈر کر سہم کر تم کبھی اپنا حق

حاصل نہیں کر پاؤ گی یہ دنیا بڑی ظالم ہے کوئی جتنا ڈرتا ہے اسے اتنا ڈرایا جاتا

ہے اور تم جاگیر دار ذلاور شاہ کی بیوی ہو تمہیں اپنے لیے خود لڑنا ہو گا اس کی

کمر میں ہاتھ ڈالتا وہ اسے اپنے بے حد قریب کرتے ہوئے اس کا چہرہ تھامیں

لہجے میں دنیا جہان کی محبت سمیٹے ہوئے بولا تھا

جبکہ اس کا یہ دوغلہ انداز پہلے تو ایشام کو حیران کر گیا تھا لیکن اب اسے اس سے

مزید نفرت ہونے لگی تھی

شاہ صاحب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر بیٹھیں اتنی توہین اتنی ذلت

انہیں اندازہ نہیں تھا کہ یہ چٹکی بھر سی لڑکی انہیں اتنا رسوا کر جائے گی وہ تو

جہانگیر شاہ کو اس کی اوقات یاد دلانا چاہتے تھے اسے بتانا چاہتے تھے کہ ان

کے بیٹے نے اپنی کہی ہوئی بات مکمل کر دی ہے ۔

اس لڑکی کے ساتھ ان کا گہرا تعلق تھا وہ ان کی سگی بہن کی بیٹی تھی لیکن وہ

اس وقت جیسے کوئی رشتہ یاد ہی نہیں کرنا چاہتے تھے وہ تو بس جانگیر شاہ سے

اپنا حساب برابر کرنا چاہتے تھے ۔

لیکن جہانگیر شاہ کی بیٹی نے ایسے حساب برابر کیا تھا کہ اب وہ شاید ہی اس کے

ساتھ حساب کتاب کرنے کے بارے میں سوچتے

ہر نیوز چینل پر یہ خبر وائرل ہو چکی تھی کہ ذلاور شاہ جہانگیر شاہ کی بیٹی سے

زبردستی نکاح کیا ہے۔

اب جہانگیر شاہ مظلوم جب کہ سکندر شاہ ظالم ثابت ہو گئے تھے اتنے سالوں

کے طے کیے رشتوں کا پاس رکھنے کے لئے انہوں نے زبردستی جہانگیر شاہ کی

بیٹی کا نکاح اپنی بیٹے سے کروا دیا تھا اور وہ لڑکی اس شادی سے ہرگز خوش نہیں

تھی معصوم کے ساتھ ظلم ہوا تھا ہر نیوز چینل پر یہ ٹیگ لائن چلنا شروع ہو

چکی تھی

ہر کوئی افسوس کر رہا تھا خاندان برادری ہر طرف ایک ہی خبر چل رہی تھی

ایشام ان لوگوں کے لیے انجان نہیں تھی وہ سکندر شاہ کی بہن کی بیٹی تھی

جن کے ساتھ ان کے تعلقات کسی زمانے میں بہت خوشگوار تھے اور تب

۔ ذلاور شاہ اور ایشام جہانگیر کا رشتہ بھی طے کیا گیا تھا

لیکن پھر حالات بدل گئے سکندر اور جہانگیر شاہ میں دشمنی پیدا ہو گئی جس کے

پیچھے جہانگیر شاہ کے بھائی کا قتل تھا جس کا الزام سکندر شاہ پر لگایا گیا تھا بعد

میں سکندر شاہ آزاد ہو گئے لیکن خاندانوں میں تلخیاں زیادہ ہونے لگی ان کے

تعلقات اس حد تک ناخوشگوار ہو گئے تھے کہ سکندر شاہ اپنی بہن کے جنازے

میں بھی شامل نہ ہوئے اور پھر اتنے سال بعد جہانگیر کی بیٹی کے ساتھ

زبردستی اپنے بیٹے کا نکاح کر کے اپنے جاگیر دار ہونے کا رعب جمایا تھا اس

میں کوئی شک نہیں تھا کہ جہانگیر شاہ باحیثیت انسان تھے لیکن دولت اور

شہرت کے معاملے میں جاگیرداروں کا کوئی مقابلہ نہیں تھا

○○○●●●●

وہ اندر سے کافی زیادہ خوف زدہ تھی۔اسے کمرے میں لا کر بٹھا دیا کیا گیا تھا

۔اور کمرہ کسی دلہن طرح خوبصورتی سے تیار کیا گیا تھا۔صبح جس کمرے سے

نکل کر وہ گئی تھی یہ وہ کمرہ بالکل بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا

کمرہ پورا کا پورا بدلا ہوا تھا اگر سامنے والی دیوار پر ذلاور شاہ کی تصویر نہ لگی ہوتی

تو شاید وہ یہی گمان کرتی کہ اسے کسی اور کمرے میں لایا گیا ہے۔ کیونکہ یہ کسی

بھی طرح سے صبح والا کمرہ محسوس نہیں ہو رہا تھا یہاں تک کہ فرنیچر تک چینج

کر دیا گیا تھا

یقیناً صبح سے وہ انہی سب کاموں میں لگا ہوا تھا جہاں تک اسے پتہ چلا تھا ذلاور

کافی عرصے کے بعد پاکستان لوٹ کر آیا تھا ورنہ وہ پاکستان آنا پسند نہیں کرتا

تھا رہنا تو دور کی بات اسے اپنے ملک سے کوئی محبت نہیں محسوس ہوتی تھی

کہاں وہ معصوم سی لڑکی جو اپنے ملک کے لیے کچھ کرنا چاہتی تھی ڈاکٹر بننا

چاہتی تھی غریبوں کا مفت علاج کرنا چاہتی تھی اور کہاں وہ اس کا شوہر جو

ملازموں سے بھی اتنا روکھا رویہ رکھتا تھا کہ حد نہیں

مجال ہی جو اس سے کوئی کسی طرح کی فالتو گفتگو کر سکے اس نے ہر انسان کو

ایک حد میں رکھا ہوا تھا اور ماں کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں تھی اسے جہاں تک

پتہ چلا تھا آمنہ نامہ عورت اس کی سوتیلی ماں تھی۔ لیکن سوتیلی ہی سہی رشتہ

تو ماں کا تھا وہ کیسے بات کرتا تھا ان سے جیسے احسان کر رہا ہوں چلو ماں سوتیلی

تھی باپ تو سگا تھا اس کا اپنے باپ کے ساتھ رویہ بھی بہت عجیب تھا

ایسے جیسے باعث مجبوری بات کر رہا ہوں

وہ جتنا ان لوگوں کو سمجھ پائی تھی ان کے رشتے پوری طرح سے بکھرے

ہوئے تھے اس کا شوہر اپنے ماں باپ کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا جیسے ان

لوگوں کو جانتا ہی نہ ہو اپنے چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجائے وہ پارٹی میں

اسے سب لوگوں سے ملوا رہا تھا اس کی جھوٹی مسکراہٹ صاف ظاہر ہو رہی

تھی وہ زبردستی مسکراتا اپنے باپ کے پاس کھڑا تھا

بڑے بڑے بزنس مین اور ہر طرح کے چینل کے رپورٹر اس وقت اس پارٹی

میں موجود تھے اور اس نے کتنے دھڑلے سے کہہ دیا کہ وہ گن پوائنٹ پر اس

سے نکاح کر کے اسے زبردستی یہاں لایا ہے

اسے اندازہ تھا کہ ان سب چیزوں سے اس کی بہت بدنامی ہوئی ہو گی لیکن اس

کے باوجود بھی اسے دکھ نہیں تھا اپنے باپ سے عزیز اسے کچھ بھی نہیں تھا

سچ تھا کہ وہ کبھی بھی اپنے پاپا کے زیادہ پاس نہیں ہو پائی تھی انہوں نے اس

رشتے میں بھی ایک حد مقرر کی ہوئی تھی اور وہ کبھی اس حد کو کراس نہیں کر

سکی لیکن اس کے باوجود بھی وہ اپنے باپ کو بے انتہا چاہتی تھی

بلکہ یہ کہا جائے کہ اس کا باپ ہی اس کی کل کائنات تھا تو غلط نہیں ہو گا اور اسی

باپ کو پورے سماج کے سامنے بے عزت کر کے وہ اسے اپنے ساتھ لے آیا

تھا تو وہ کیوں ان لوگوں کی عزت رکھتی

جن کے ساتھ اس نے رہنا ہی نہیں تھا ایک بات کا تو اسے یقیناً ان سب کے

بعد وہ خاموش نہیں بیٹھے گا یقیناً وہ کمرے میں آنے کے بعد ضرور کچھ نہ کچھ

کہے گا جس کے لیے وہ خوفزدہ بھی تھی نہ جانے وہ کیا کہہ دے

ممکن تھا کہ ایک تھپڑ لگا کر حساب برابر کردے لیکن ایک تھپڑ سے حساب

کہاں برابر ہونا تھا وہ اپنے آپ کو مکمل تیار کر چکی تھی جاگیر دار تھے ترس کھانا

ان کی فطرت ہی نہیں تھی

تو پتا نہیں اس کے ساتھ کیا کریں گے وہ صرف سوچ ہی سکتی تھی

وہ آئینے کے سامنے آر کی آئینہ اس کی خوبصورتی کا گواہ بن گیا وہ اتنی حسین

لگ رہی ہو گی اس نے سوچا بھی نہیں تھا اپنے آپ کو آئینے میں دیکھنے کہ غلطی

اس نے ہر گز نہیں کی کی تھی اس نے اس دن کے بارے میں کبھی بھی نہیں

سوچا تھا اور نہ ہی اسے سوچنے کا وقت دیا گیا تھا یہ اس کے باپ کا فیصلہ تھا اسے

منظور تھا لیکن اس کے دل میں اسجد کے لیے کوئی جذبات نہیں تھے لیکن نہ

جانے کیوں اس شخص کے ساتھ اسے بہت عجیب محسوس ہوتا تھا

وہ چاہے کتنا بھی کیوں نہ بولے وہ اس کے نکاح میں تھی وہ اس پر ہر طرح کے

حق رکھتا تھا اور وہ کبھی بھی اپنا حق استعمال کر سکتا تھا اگر وہ اس سے سچی محبت

کا دعویدار ہوتا تو وہ کبھی بھی اس کے قریب جانے پر انکار نہ کرتی اور نہ ہی

اسے خود سے دور کر کے اللہ کے ناپسندیدہ لوگوں میں شامل ہوتی

لیکن اس شخص نے شادی اس طرح کی ہی نہیں تھی جس طرح سے شادی کی

جاتی ہے اس نکاح پورے اسلامی رسم ورواج کے ساتھ ہی کیا گیا تھا لیکن اس

کے باوجود بھی اس کے دل میں حسرت رہ گئی تھی کہ اس کا دولہا بارات لے کر آئے گا اور اسے دھوم دھام سے اپنے ساتھ لے کر جائے گا اس کی شادی بہت جلد بازی میں ہوئی تھی نکاح ہوا اور فوراً ہی رخصتی ہو گی جب کہ اگر اسجد کے ساتھ اس کا نکاح ہوتا تو رخصتی ایک سال بعد ہوتی

بے شک اسجد کے ساتھ اگر اس کا نکاح ہوتا تو شاید وہ اپنے خواب پورے کر سکتی تھی ڈاکٹر بننا کامیاب بننا بابا کا نام روشن کرنا اس کے خواب تھے لیکن اب تو جیسے یہ سب کچھ ناممکن ہو گیا تھا کیا وہ کبھی اپنے خواب پورے کر پائے گی

کیا وہ کبھی کامیاب ہو پائے گی کیا وہ کبھی ڈاکٹر بن پائے گی اس کے دماغ میں

بہت سارے سوال تھے اور جواب تھا صرف ایک

نہیں۔اب ایسا ممکن نہیں تھا

کمرے کا دروازہ کھلا تو اس نے مڑ کر دیکھا

○○○○○

کارب شاہ جیسے سر سے پیر تک بدل گیا تھا اب وہ اپنی ذمہ داریاں نبھانے لگا تھا

ہر چیز میں انٹرسٹ لینے لگا تھا اس کا باپ چاہتا تھا کہ وہ سیاست میں اپنا نام

بنائے اور وہ اپنے باپ کا خواب پورا کر رہا تھا لیکن اس کے ساتھ اس کے اور

بھی بہت سارے خواب بن گئے تھے

حور کو خوش رکھنا اس کے جذبات کی قدر کرنا اس کی ہر خواہش پوری کرنا اس

کے اور اپنے ہونے والے بچے کے ساتھ خوب سارا وقت گزارنا وہ ہر ممکن

طریقے سے اسے خوش رکھنے کی کوشش کرتا تھا اور حور خوش رہتی تھی

کیونکہ اسے اس کی منتوں مرادوں کا صلہ مل گیا تھا اس کے صبر کا پھل مل چکا

تھا

کارب شاہ کے روپ میں اسے نہ صرف ایک اچھا شوہر ملا تھا بلکہ ایک بہت

اچھا باپ ملا تھا جو اپنے ہونے والے بچے سے بے انتہا محبت کرتا تھا اور ہر آنے

والے لمحے کے ساتھ اسے اپنے بچے کی پیدائش کا انتظار تھا

وہ ایک بہت اچھا بیٹا تھا۔سلطان صاحب کو اپنے بیٹے پر فخر تھا وہ اس سے بے

انتہا محبت کرتے تھے۔محبت تو اس کی ماں بھی اس سے بہت کرتی تھے لیکن وہ

اپنی ماں کے زیادہ قریب نہیں تھا وہ زیادہ وقت اپنے باپ کے ساتھ گزارتا تھا

اور اس کے باپ کی خواہش تھی کہ اسے پوتا دیا جائے اور وہ بھی جب بھی

بات کرتا تھا بیٹے کی کرتا کب ہمارا بیٹا اس دنیا میں آئے گا دادا کا پوتا کب آئے گا

اس کے زیادہ تر باتیں بیٹے کے حوالے سے ہوتی تھی وہ بیٹی کے بارے میں

کچھ نہیں کہتا تھا اسے ایسا لگتا تھا جیسے اسے بیٹی چاہیے ہی نہیں ایک دفعہ اس

نے پوچھ لیا تھا

کارب ہمیں بیٹی ہوئی تو کیا وہ آپ کو اتنی پیاری ہو گئی جتنا کہ ہمارا بیٹا وہ اسے

دیکھتے ہوئے سوال کر رہی تھی

حور تم اسی باتیں کیوں کر رہی ہو مجھے یقین ہے کہ ہمارا بیٹا ہی ہو گا اور مجھے بیٹا

ہی چاہیے تو بہتر ہے کہ تم بھی بیٹے کے بارے میں ہی سوچو اچھا سوچو گی تو اچھا

ہی ہو گا اور اس کے اس جملے کے بعد وہ بالکل خاموش ہو گئی

سمجھ چکی تھی اسے بیٹا چاہے یعنی کہ بیٹا ہوا تو اچھا ہو گا اور اگر بیٹی ہوئی تو

۔۔۔۔! تو کیا ہو گا وہ سوچ سکتی تھی لیکن وہ پوچھنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی

یقیناً بیٹی ہوتی تو اچھا نہیں ہو گا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ ان کی زندگی میں اب

کچھ بھی برا ہوں کہ اس نے دن رات سجدوں میں اللہ سے دعا مانگی تھی کہ

اللہ مجھے بیٹا عطا کر وہ نہیں جانتی تھی کہ کون سی آندھی آکر اس کا کل برباد کر

جائے وہ جو بھی ہو اس کے لیے اس کی اولاد بے حد عزیز تھی بیٹی ہو یا بیٹا اس

کے لئے ایک جیسی خوشی تھی لیکن پھر بھی وہ اللہ سے بیٹا ہونے کی دعا مانگ

رہی تھی

یہ حور کی پہلی دعا تھی جسے مانگتے ہوئے اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ اللہ سے

کہہ رہی تھی کہ اپنی رحمت لے لو لیکن مجھے بیٹا عطا کرو

اور اس کے دن رات کی دعاؤں نے کیا رنگ لانا تھا وہ نہیں جانتی تھی آگے

اسے کچھ پتہ تھا تو صرف اتنا اس خاندان کو پوتا چاہیے پوتی نہیں

پانچ مہینے سے وہ کارب کا جو روپ دیکھ رہی تھی اس نے اس روپ میں کارب

کو ایک بہترین انسان پایا تھا وہ ہر بری عادت چھوڑ چکا تھا لڑکیوں سے ملنا

شراب نوشی کرنا جوا کھیلنا یا پھر آوارہ دوستوں کے ساتھ گھومنا پھرنا اس نے

ہر بری چیز ترک کردی تھی بس اپنے بابا کے ساتھ اپنے کام پر جاتا سیاست کی

چیزوں پر غور و فکر کرتا اور پھر لوٹ آتا

اگلے چار مہینوں میں الیکشن شروع ہونے تھے اور الیکشنز میں اسے لوگوں کی

ہمدردیوں کی ضرورت تھی وہ لوگوں کے بہت کام آرہا تھا ہر ممکن طریقے

سے لوگوں کی مدد کر رہا تھا یہ سب کتنے دن تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن یہ پتہ

تھا کہ سیاستدانوں کو لوگوں کی فکر تبھی ہوتی ہے جب انہیں ووٹ کی

ضرورت ہوتی ہے چار مہینوں میں الکیشن ہونے والے تھے اور کارب کا سارا

دھیان اس کی طرف تھا لیکن اس کے باوجود بھی پچھلے پانچ مہینے سے کارب

اس کا اپنی جان سے بڑھ کر خیال رکھتا تھا اس کا کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا ہر چیز اس کی نظر میں رہتی تھی

وہ اب اس کی محبت بن چکی تھی اور محبت میں لاپرواہی کی گنجائش کہاں ہوتی ہے اس کی دنیا صرف اس کی بیوی اور اس کا ہونے والا بیٹا تھا یہاں تک کہ وہ یہ بھی کہہ چکا تھا کہ جب تک الیکشن ختم ہوں گے تب تک ہمارا بیٹا اس دنیا میں آجائے گا اور پھر جو ہنی مون ہم ادھورا چھوڑ کر آئے ہیں اسے چل کر کمپلیٹ کریں گے

اس کی ساری باتوں پر وہ صرف مسکرا کر سر جھکا دیتی تھی اس کا یہ شرمیلا انداز

کارب شاہ کے دل میں جگہ بنانے کے لئے کافی تھا وہ تو پہلے دن ہی اپنے شرم و

حیا کی وجہ سے اس کے دل کی گہرائیوں میں اتر گئی تھی محبت میں پہلی بار اس

کے دل کے دروازے پر دستک دی تھی لیکن اس بات کو سمجھنے میں اسے

بہت وقت لگ گیا

لیکن اب وہ اسے پوری دنیا کے سامنے بھی اپنی محبت کے طور پر قبول کرتا تھا

۔حورالعین کو پہلے اس شخص سے محبت نہیں تھی لیکن وہ اس کے نکاح میں آ

چکی تھی اور ایک مسلمان لڑکی کے لئے محبت کرنے سے بڑی وجہ تھی کہ وہ

اس شخص کے نکاح میں ہے اور اب اس کی کوکھ میں ان کا بچہ سانس لے رہا تھا

اس کے پاس کارب شاہ سے محبت کرنے کے لئے یہی ایک بہت بڑی وجہ تھی

جو اسے اس سے محبت کرنے پر مجبور کرتی تھی

○○○○○

کیا بولتی ہوں ڈائیلاگ مزا آگیا مجھے تو یہ لگ رہا تھا کہ تمہارے منہ میں زبان

ہی نہیں ہے لیکن تم تو کمال کی لڑکی ہو یار مزا آگیا کیا ڈائیلاگ بازی کی ہے

تم تو بزدل تھی کسی کے سامنے بولنے کی ہمت نہیں تھی تمہارے اندر تو اتنی

ساری ہمت کیسے آگئی کیا میں سمجھو یہ میری صحبت کا اثر ہے

خیر میں تو یہی سمجھوں گا دیکھ لو کتنا اچھا اثر ہو رہا ہے میری ذات کا تم پر وہ

کمرے کے اندر داخل ہوتا قدم اٹھاتا اس کے بالکل قریب آرہا تھا

میرے نام میں بہت خوبصورتی ہے یقین نہ آئے تو اپنے آپ کو آئینے میں دیکھ

لینا آج تمہارا پور پور میرے نام سے سجا ہے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاؤ

کیا تم اپنے نکاح روز اتنی خوبصورت لگ رہی تھی اس کا رخ آئینے کی جانب

کرتا وہ کے ساتھ کھڑا اس کا اور اپنا عکس آئینے میں دیکھ رہا تھا وہ خاموشی سے

کھڑی اپنے پیچھے کھڑے اس کے لمبے چوڑے وجود کو دیکھ رہی تھی

کوئی شک نہیں اگر اسجد اور اس کا موازنہ کرایا جائے تو وہ ہزار گنا اسجد سے

زیادہ ہینڈسم اور پر وقار پرسنلٹی کا مالک تھا

لیکن ان دونوں کے دل کا موازنہ کرایا جائے تو اس نے ہار جانا تھا کیونکہ اسجد کا

دل بہت بڑا تھا وہ بہت نیک اور اچھا انسان تھا اور جو شخص دوسروں کی عزت

کی پرواہ نہیں وہ کبھی ایک اچھا انسان نہیں ہو سکتا

یہ اس کا تبصرہ تھا اس کی ذات پر کہ وہ ایک اچھا انسان نہیں ہے لیکن وہ اس

کے سامنے اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی بلکہ وہ تو اس سے بات کرنا

پسند نہیں کرتی تھی

آج تمہارے بابا کو تم پر فخر ہو گا کیا باتیں سنائی ہیں تم نے میرے بابا کو مزہ آ گیا

میں اپنی طرف سے کلیئر کرتا ہوں میں نے انہیں کہا تھا کوئی تماشا لگانے کی

ضرورت نہیں ہے لیکن جب تک وہ تماشہ نہ لگائیں انہیں سکون نہیں ملتا اس

لئے تو اتنے ڈرامے بازیاں کی ہیں یہ سب کچھ میڈیا کے نمائندے اور یہ

بڑے بزنس مین کو انہوں نے اسی لیے بلایا تھا اتنا ہی کافی تھا

لوگوں کو پتہ چل جاتا کہ آج میرا ولیمہ ہے بات یہی پر ختم ہو جاتی لیکن نہیں

بابا جان نے تو اچھا خاصا ہنگامہ کرنا تھا پہلے مجھے یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ

تمہارے گھر سے یہ بات کس نے بتائی کہ تمہارا نکاح ہو چکا ہے

میرا نہیں خیال کہ وہاں پر کوئی بھی میڈیا والا تھا تو وہاں سے یہ بات کس نے

باہر نکالی تو وہاں تو تمہاری فیملی کے بھی کچھ لوگ تھے اور کچھ جاننے والے تو

کیا تمہاری نظر میں ایسا کوئی انسان ہے جو یہ بات باہر نکال دے کیونکہ اس کو

کافی غلط طریقے سے باہر نکالا گیا ہے

ہمارے رشتہ داری سے زیادہ پرانی ہسٹری اور دشمنی کو ظاہر کرنے کے لئے

اس بات کو باہر نکالا گیا ہے تاکہ ہماری عزت کو میڈیا میں اچھالا جا سکے اس

کے پیچھے صرف میری نہیں تمہارے بابا کی بھی عزت شامل ہے تو کیا تم مجھے

بتا سکتی ہو کہ تمہارے گھر میں ایسا کون ہے جو یہ بات باہر لیگ کر دے

وہ آئینے کے سامنے کھڑی تھی جب کہ وہ اس کے پیچھے کھڑا اس سے سوال کر

رہا تھا وہ کیسے بتا سکتی تھی ایسا تو کوئی انسان نہ تھا اس کے گھر میں جو اس کے بابا

کی عزت کو خراب کرے

ہاں اس نے خود بھی تو ایئرپورٹ پر سنا تھا کہ دشمنی والی باتیں زیادہ کی جارہی

تھی جبکہ پرانی رشتے داریوں کو بہت کم دکھایا جارہا تھا تو کیا کوئی ایسا تھا جوان

کے دشمنی کو بڑھانا چاہتا تھا لیکن ایسا کون ہو سکتا تھا ان کی دشمنی پہلے بھی کوئی

معمولی بات پر نہیں ہوئی تھی لیکن میڈیا پر اس چیز کو اور ہی طریقے سے اچھالا

جارہا تھا اس نے خود بھی نوٹ کیا تھا اور تو وہ یہی سمجھی تھی کہ یہ لوگ اس کے

بابا کو بدنام کرنے کے لیے ایسا کر رہے ہیں اور پھر اس نے انکل کی بات بھی تو

سنی تھی کہ وہ فون پر کسی کو کہہ رہے تھے ان کی شادی کی وجہ سے اچھی خاصی

بدنامی ہوئی ہے تو جہانگیر کی بھی ہونی چاہیے

اسی لئے تو اس نے بھی پارٹی میں اتنا سب کچھ بول دیا تھا کیونکہ وہ اس کے بابا

کو بدنام کرنا چاہتے تھے ان کی میڈیا پر انسلٹ کروانا چاہتے تھے لیکن یہ تو سوچا

ہی نہیں کہ اس بات کو باہر کون لے کر آیا تھا جبکہ ان کے پارٹی میں جو لوگ

مہمان تھے ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو کہ اس کے بابا کو بدنام کرنے

کی کوشش کرے

ایسی حرکت کون کر سکتا تھا

اور کتنا وقت لگے گا سوچنے میں وہ اسے دیکھتے ہوئے پھر سے بولا تھا وہ اس سے

جواب مانگنے کے لیے ہی آیا تھا کیونکہ ان کے گھر میں جب پارٹی ہوئی تو وہاں

پر بہت کم لوگ تھے زیادہ تران کی فیملی کے لوگ تھے اور کچھ جہانگیر صاحب

کے بزنس فرینڈز باہر کا کوئی بھی نہیں تھا تو پھر ایسا کون ہو سکتا تھا وہ خود بھی

یہی سوچ کر اس کے پاس آیا تھا

کیونکہ اگر کوئی ایسا شخص تھا تو یقیناً وہ جہانگیر شاہ کے دوست کے روپ میں

اصل دشمن تھا انہیں بدنام کرنے کی کوشش کر رہا تھا ورنہ آج کے پارٹی میں

وہ اس دشمنی کو کلیئر کرنے والا تھا کہ ان کے بیچ میں کوئی دشمنی نہیں ہے بس

سیاست کے حوالے سے تھوڑی بہت بحث چلتی رہتی ہے لیکن یہاں تو الٹا ہی

ہو گیا تھاذلاور کے باپ نے کہہ دیا کہ ان کی اتنی بدنامی ہوئی ہے تو وہ بھی بدلہ

ضرور لیں گے

لیکن اس نے اپنے باپ کی عزت بچانے کے لیے ان کا بھانڈا پھوڑ دیا تھا یہ

سوچے بغیر کہ جتنی بے عزتی اس بات پر ان کی ہو گی اتنی ہی جہانگیر صاحب

کی ہو گی کیونکہ کم وہ بھی نہیں تھے لوگوں کا پہلا سوال یہی ہونا تھا کہ انہوں

نے اپنی بیٹی کے لئے پولیس کو کیوں نہیں بلایا

مجھے کچھ بھی نہیں پتا اور پلیز آپ مجھے ڈسٹرب نہ کریں مجھے نیند آرہی ہے

میں بہت زیادہ تھکی ہوئی ہوں وہ اسے پیچھے کرتی وہی سے واش روم کی طرف

جانے لگی جب اگلے ہی لمحے ذلاور نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ

لیا

تمہیں نیند ضرورت سے زیادہ نہیں آتی مجھے اتنی زیادہ سونے والی بیوی نہیں

پسند خوش رہو اور مجھے بھی خوش رکھنے کی کوشش کرو شوہر کو خوش رکھنے والی

بیوی سیدھی جنت میں جاتی ہے

اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر وہ اسے جنت کا لالچ دیتے ہوئے اس کے

چہرے پر اپنے لب رکھ رہا تھا جبکہ اس کی یوں اچانک قربت اسے گھبراہٹ

نے مبتلا کر دیا تھا وہ جتنا اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی وہ اتنا ہی اسے اپنے

قریب کھینچ رہا تھا تو کیا آج وہ ساری حدیں پار کر دینا چاہتا تھا

کیا وہ آج ہی اس کے ساتھ اپنا رشتہ مکمل کر دینا چاہتا تھا نہیں ایسا نہیں ہو سکتا

تھا جب تک وہ مجھے دل سے اپنا شوہر قبول نہ ہو تب تک وہ اپنا آپ اسے

سونپنے کا سوچ سکتی تھی

وہ اس کا شوہر تھا اس پر حق رکھتا تھا لیکن اس کا دل ابھی تک اس کی ملکیت

نہیں تھا وہ کیسے اپنے دل کو راضی کرتی جب وہ اسے اپنا ماننے کو تیار ہی نہیں

تھی ایک طرف اس نکاح کو دل و جان سے قبول کر چکی تھی کیونکہ وہ خدا کی

نظروں میں کبھی بھی گرنا نہیں چاہتی تھی لیکن دوسری طرف اس کا دل اس

کے ساتھ اس رشتے کو مکمل کرنے کے لئے راضی نہیں تھا جب تک وہ خود

اس شخص کو اپنی محبت کے روپ میں قبول نہ کر سکے تب تک وہ اس کے

ساتھ اس رشتے کو آگے نہیں لے کر جا سکتی تھی

یقیناً اس کی بات کو اس آدمی نے بالکل نہیں سمجھنا تھا وہ اسے جتنا خود سے دور

کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ اتنا ہی اس کے پاس آ رہا تھا لیکن اس کے بے

تحاشا بہتے آنسو دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیے رو کا

کیوں رو رہی ہو تم میں کوئی زبردستی نہیں کر رہا نکاح میں ہو تم میرے جائز

رشتہ ہے میرا تمہارے ساتھ شوہر ہوں میں تمہارا محرم ہوں میرا حق ہے تم

پر تم مجھے میرے جائز حق سے دور نہیں رکھ سکتی وہ کر اس کے دونوں بازو

اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیتا اسے اپنے بے حد قریب کرتے ہوئے بولا تھا

میں نہیں مانتی میرا دل قبول نہیں کرتا آپ کو مجھے آپ سے محبت نہیں ہے

اور میں اپنا آپ کسی اسے شخص کے حوالے کروں گی جس سے مجھے محبت

ہو گی آپ میری محبت نہیں ہے دور رہیں مجھ سے

میری ماما کہتی تھی کہ عورت اپنا سب کچھ اسی کے نام کرتی ہے جو اس سے سچی

محبت کرتا ہو اور وہ جس کے لئے صرف دل و جان سے نہیں بلکہ اپنی روح کی

رضامندی سے اس کی ہو جانے پہ تیار ہو میں اپنا آپ آپ کے حوالے نہیں

کر سکتی مجھے نہیں ہے آپ سے محبت وہ اس سے اپنا آپ چھڑواتی چلاتے

ہوئے بولی تھی

اس سے محبت ہے تمہیں اس اسجد سے اسے غصہ آرہا تھا

۔وہ اس پر اپنی محبت کی برسات کرنا چاہتا تھا اس کا پور پور اپنی محبت میں بھگو

دینا چاہتا تھا اس پر اپنا آپ کھول دینا چاہتا تھا اپنی محبت کی شدت اس پر ظاہر

کرنا چاہتا تھا اور وہ کیسے اسے خود سے دور کر رہی تھی کیسے بتا رہی تھی کہ وہ

اس کی محبت نہیں ہے اسے بے تحاشہ غصہ آرہا تھا اس لڑکی پر جو اس کی محبت

کی ناقدری کر رہی تھی

نہیں اسجد بھائی سے بھی محبت نہیں ہے مجھے کسی سے محبت نہیں ہے صرف

اپنے بابا سے ہے آپ کی وجہ سے آج وہ اذیت میں ہیں کبھی آپ سے محبت

نہیں ہو سکتی کیونکہ آپ نے میرے بابا کو تکلیف دی ہے

آپ محبت کے نہیں نفرت کے قابل ہیں اور ہاں مجھے آپ سے نفرت ہے

اسجد بھائی کے ساتھ میرا رشتہ بہت پاکیزہ ہے مجھے تو اندازہ بھی نہیں تھا کہ

میری شادی ان کے ساتھ ہو گی۔ میرے بابا کی خواہش تھی اور میں اپنے بابا

کے ہر خواہش پورا کرنا چاہتی تھی لیکن آپ کی وجہ سے ایسا نہیں ہو سکا

میرے بابا نے پہلی بار میری زندگی کا فیصلہ کیا

مجھے میرے بابا کا ہر فیصلہ دل وجان سے قبول تھا لیکن آپ نے سب کچھ

خراب کر دیا آپ نے میرے بابا کی خواہش پوری نہیں ہونے دی آپ ایک

اچھے انسان نہیں ہیں مجھے نہیں آپ سے محبت اور نہ ہی کبھی ہو گی

تمہیں مجھ سے محبّت ہو گی وہ بولے جارہی تھی جب اچانک وہ اسے تھام کر

اپنے قریب کرتا ہے اس کے چہرے پر بولا

سناتم نے ہو گی تمہیں مجھ سے محبت وہ دن دور نہیں جب تم چلا چلا کر اپنی

محبت کا اظہار کروں گی تم نہیں کر سکتی نا اپنا آپ میرے حوالے جب تک

تمہیں مجھ سے محبت نہ ہو جائے تو جاؤ میں تمہیں

چیلنج کرتا ہوں کہ بہت جلد تمہارا پور پور میری محبت میں ڈوبا ہو گا تم میری

محبت میں پاگل ہو جاؤ گی تم میری محبت کے لیے کچھ بھی کرنے کے لئے تیار

ہو جاؤ گی ایشام ذلاور شاہ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ جب تک تمہیں مجھ

سے محبت نہ ہو جائے تب تک میں اپنے حق تم سے نہیں لوں گا

ہاں یہ الگ بات ہے کہ جب میرے جذبات مجھے بہکائیں گے تب میں

تمہارے پاس ہی آؤں گا جب میرا دل تمہاری قربت کا خواہشمند ہو گا تب میں

تمہارے پاس ہی آؤں گا میں تمہیں اپنے بے حد نزدیک رکھوں گا لیکن پھر

بھی ہم دونوں کے درمیان ایک حد قائم ہو گی تب تک جب تک تم چلا چلا کر

نہیں کہتی کہ تمہارے ذلاور شاہ سے محبت ہے

وہ دن دور نہیں بہت جلد وہ دن آئے گا جب تم مجھ سے محبت کرو گی

تم کرو گی مجھ سے محبت یاد رکھنا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر وہ اس کے

منہ پر بولے جا رہا تھا جب اچانک وہ اس کے لبوں پر جھکتا اس کے لبوں کو اپنے

لبوں کی قید میں لے چکا تھا اس کا اندازہ شدت سے بھرپور تھا وہ اپنا تمام تر

غصہ اس کے لبوں پر نکال رہا ہوں

اور وہ ایسا ہی کر رہا تھا جب پیچھے ہٹا تو اس کے لبوں سے خون کی ایک چھوٹی سی

بوند ظاہر ہوئی جس پر اگلے ہی لمحے وہ دوبارہ اپنے لب رکھتا ہے اسے دور چکا تھا

میری محبت ہو تم ایشام ذلا ور شاہ تمہیں مجھ سے محبت ہو گی یاد رکھنا اسے آزاد

کرتا وہ اپنے کپڑے لے کر واش روم میں چلا گیا جب واپس آیا تو اسے اسی

حالت میں کھڑا دیکھ اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی

جانم جاکر چینج کرو کیوں کہ اس لباس میں تم پوری طرح میرے حواس پر

سوار ہو رہی ہوں اگر تم نہیں چاہتی کہ میں تمہاری محبت کا انتظار کیے بنا تمہیں

اپنی محبت کی بارش میں بھیگو کر تمہیں خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دوں تو

بہتر ہے کہ جاکر چینج کرو ورنہ میں اپنے جذبات پر مزید کنڑول نہیں کر سکتا

بندہ بشر ہوں بہک سکتا ہوں ہر چیز کی ایک حد ہے اب تمہارا یہ حسن میری

کمزوری بن رہا ہے

وہ سفید قمیض شلوار میں اس کے سامنے فریش فریش سا اسے دیکھ کر

مسکراتے ہوئے بولا لیکن ایشام جو ابھی تک اس کی جسارت پر سنبھل نہیں

پائی تھی اس کی بات سن کر بنا کپڑوں کے ہی واش روم کی طرف ڈور لگا چکی تھی

اس کے اس طرح سے بھاگنے پر اس نے مسکراتے ہوئے الماری سے اس کے آرام دہ کپڑے نکالے اور دروازے کے باہر ہینڈل پر لگا دیے

کپڑے تمہارے یہاں ہیں اب مجھ سے اتنا بھی کیا دور بھاگنا کے کپڑے تک لے کر نہیں گئی تمہیں لگتا ہے کہ تم مجھ سے بھاگ سکتی ہوں غلط فہمی ہے تمہاری جتنی جلدی ہو سکے دور کر لو تو بہتر ہے کیوں کہ میں تمہیں ابھی اپنی پناہوں میں قید نہیں کرنا چاہتا تم یہ مت سوچنا کہ تم نے مجھے روکا ہے یا تم

مجھے روک سکتی ہو ایسا ممکن ہی نہیں اور نہ ہی ایسا کسی کتاب میں لکھا ہے تم

میری ہو یاد رکھنا اور میں بہت جلد تمہیں مکمل تمہارے دل کی رضامندی

سے اپنا بنالوں گا

وہ مسکراتے ہوئے اپنی بات مکمل کرتا بیڈ پر لیٹ چکا تھا

پتا نہیں اس نے کب واش روم سے باہر نکلنا تھا لیکن آہستہ آہستہ اس کے اوپر

میں نیند سوار ہونے لگی وہ کب نیند میں اترا وہ نہیں جانتا تھا بس اتنا پتا تھا کہ

اس نے پونا گھنٹہ اس کے آنے کا انتظار کیا تھا لیکن وہ جیسے اندر ہی سو گئی تھی

○○○○○○○

اس کی باتوں نے اسے حیران کر دیا تھا مجھے وہ یہ سوچ رہی تھی کہ وہ کبھی بھی

اپنا حق اس سے وصول کرلے گا آج قسم کھا چکا تھا کہ جب تک وہ اس سے

اپنی محبت کا اظہار نہ کرے تب تک وہ اس سے اپنا حق نہیں لے گا یعنی حق

دینے کے لیے محبت ہونا ضروری تھی لیکن ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا

وہ کبھی اس انسان سے محبت کر سکتی تھی تو کیا وہ ٹینشن سے فری ہو چکی تھی کہ

وہ کبھی بھی اس کے پاس آکر اس کے ساتھ زبردستی کرے گا

مگراس کی بے باک باتیں اور جسارتیں وہ صاف الفاظ میں کہہ چکا تھا کہ وہ

جب بھی جذبات کے ہاتھوں مجبور ہو گا تب اسی کی قربت کے لئے اس کے

پاس آئے گا لیکن ایک حد میں

کیا اس کی حد اس کے لبوں تک محدود ہو گئی اس نے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا تھا

اپنے لبوں پر خون کی چھوٹی سی بوند دیکھ کر بے اختیار اس کی حرکت یاد آگئی

اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اپنا چہرہ دیکھ سکے اس کا چہرہ اس وقت ساری

دنیا کی سرخی سمیٹے ہوئے تھا

وہ ایک انتہائی بے شرم اور بے باک انسان تھا یہ اس نے خود ہی فرض کر لیا تھا

اس کی جسارت اور حرکتوں کو وہ بھولی نہیں تھی یہ تو شکر تھا کہ اس نے خود ہی

فیصلہ کر لیا تھا کہ جب تک اسے محبت نہ ہو جائے وہ اس کے پاس نہیں آئے گا

ورنہ وہ بزدل تو پہلے ہی تھی شاید اس کے سامنے اپنا وقار بھی کھو بیٹھتی

یہ وہ پہلا معاملہ تھا جس میں وہ اسے اچھا لگا تھا لیکن اگلی ہی لمحے اس نے اپنی

سوچ کو جھٹلا دیا وہ ایک برا انسان تھا بہت برا انسان تھا اس کی وجہ سے اس کے

بابا کی اتنی انسلٹ ہوئی تھی

پھر وہ یہ بات کیسے بھول سکتی تھی کہ اس نے اسجد پر گولی چلائی تھی پتہ نہیں

وہ کس حالت میں ہو گا یقیناً ابھی تک ہسپتال میں ہو گا ان کے نکاح کو ایک

ہفتہ گزر چکا تھا

اور اسے پتہ بھی نہ چلا تھا چار دن وہ ہوٹل میں رہے تھے اور تیسرا دن آج ان

کا یہاں اس گھر میں تھا

وقت تیزی سے گزر رہا تھا اور اس کی ذات چند لوگوں کے آگے پیچھے گھوم کر

رہ گئی تھی وہ بری طرح سے الجھ رہی تھے ان الجھے رشتوں میں

OOOOOO

ایشام ابھی تک سو رہی ہو اٹھ جاؤ کتنا سوتی ہو تم لڑکی تمہاری نیندیں پوری

نہیں ہوتی وہ کب سے جاگ رہا تھا ۔

رات کو وہ اسے سوچتے سوچتے ہی سو گیا تھا۔ وہ جب کمرے میں آئی اسے

سوتے ہوئے دیکھ کر پر سکون ہو گئی تھی اس کے ساتھ ہی بیڈ کے ایک کونے

پر اس نے اپنی جگہ بنائی ہے اور تھوڑی دیر اسے گھورتی رہی ہے لیکن وہ سچ

میں گہری نیند میں اتر چکا تھا

وہ اسی کے بارے میں سوچتی رہی تھی کیا تھا اس آدمی کے دماغ میں کیا چاہتا

تھا وہ کل اس نے اچھی خاصی بے عزتی کروائی تھی محفل میں لیکن اس کے

باوجود بھی اس آدمی کے چہرے پر ایک شکن نہ آئی

اسے تو لگا تھا کہ وہ اس سے ڈانٹے گا بلکہ وہ تو اس کی طرف سے اس سے بھی

برے کی امید کر رہی تھی لیکن وہ ایسا نہیں تھا کیا وہ سچ میں اس سے محبت کرتا

تھا۔

شاید ورنہ اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً اس کے ساتھ وہ بہت برا رویہ

رکھتا لیکن اس شخص نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا تھا

اس کے بارے میں ہر گزاچھا نہیں سوچنا چاہتی تھی اور نہ ہی وہ اسے اچھا

سمجھنا چاہتی تھی لیکن کل رات اس کے قریب آنے سے انکار کرنا اور پھر

محفل کے بارے میں اس سے کوئی بات نہ کرنا کہیں نہ کہیں اس کے دل میں

اس کے لئے ایک اچھا امپریشن چھوڑ گیا تھا

اور اب وہ صبح اتنی محبت سے اسے جگا رہا تھا وہ آنکھیں کھولے بس اسے دیکھے

جا رہی تھی سفید کاٹن کے سوٹ میں وہ بہت جاذب نظر لگا رہا تھا اس کی

آنکھیں کھولنے پر اس نے مسکرا کر اس کی جانب قدم بڑھائے تھے

اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس نے اس کے ماتھے کو چھوا اس کے چہرے کی

مسکراہٹ اچانک فکر مندی میں بدل گئی تھی

تمہیں تو بخار ہے تم تو بہت بیمار ہو تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں میری جان اس

کے ماتھے کو چومتا وہ پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ وہ تو جو کب سے اپنے

آپ کو کمزور محسوس کر رہی تھی آنکھیں بند کرتی کرتی رخ بدل گئی

میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں تم تھوڑی دیر یہی رکو آرام کرو میں جلدی واپس آ

جاؤں گا وہ بے حد پریشان ہو رہا تھا جب کہ اس کی پریشانی دیکھ کر ایشام کو نہ

جانے کیوں وہ پہلی بار بہت اچھا لگا

اس کے ساتھ جو رشتہ قدرت نے جوڑا تھا وہ چاہ کر بھی اس سے انکار نہیں کر

سکتی تھی لیکن اس کی محبت سچی تھی یا نہیں وہ نہیں جانتی تھی ۔

اس کا فکر کرنا محبت جتانا سب کچھ اس کے لیے بہت نیا تھا اس نے ان

احساسات کو کبھی محسوس نہیں کیا تھا کمرے میں خاموشی چھا چکی تھی شاید وہ

جا چکا تھا یہاں سے اس نے پلٹ کر دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی بس آنکھیں

بند کر گئی

○○○○○

آج پورا خاندان جمع تھا سب لوگوں کو بلایا گیا تھا آج شاہ خاندان کا وارث پیدا

ہونے جا رہا تھا سب لوگ بہت زیادہ خوش تھے اور بس ایک ہی دعا کر رہے

تھے کہ اس خاندان کو اس خاندان کا وراث مل جائے

اور وہ بے چاری بس یہی سوچ رہی تھی کیا اس کے گھر بیٹا پیدا ہو گا اور اگر بیٹا

پیدا نہ ہوا تو کیا ہو گا

شاہ صاحب کا انداز نظر انداز کرنے کے قابل ہر گز نہ تھا وہ صاف الفاظ میں

اسے جتا چکے تھے کہ ان کے بیٹے کی زندگی میں اس کی جگہ بس اتنی ہے کہ وہ

اس خاندان کو وارث دے رہی ہے اور اگر وہ ایسا نہ کر سکی تو وہ اسے اپنے بیٹے

کی زندگی میں نہیں رہنے دیں گے انہوں نے بہت واضح الفاظ میں اس سے

کہہ دیا تھا کہ وہ چھوٹے خاندان کی لڑکی کو ہر گز بہو نہیں بنانا چاہتے تھے لیکن

اپنے بیٹے کی خواہش کے لیے انہوں نے ایسا کر دیا لیکن انہیں ہر گز اندازہ

نہیں تھا کہ وہ ان کے بیٹے کو اس انداز میں پھنس لے گی

وہ شروع سے ہی اس کے ساتھ کافی لیا دیا رویہ رکھتے تھے یہاں تک کہ اس

کے ماں بننے کی خبر کے بعد بھی وہ اس سے ویسا ہی رویہ رکھتے رہے بلکہ اس

سے بھی سخت انہوں نے اس سے کہا تھا کہ ان کا بیٹا ان کی مرضی کے خلاف

کبھی نہیں جا سکتا تو وہ یہ امید نہ رکھے کہ اگر وہ انہیں پوتے کی خوشی نہ دے

سکی تو اس خاندان میں رہ سکے گی وہ اسے اپنے بیٹے سے طلاق دلوانے کے

خواہشمند تھے اور بہت بار اسے بتا چکے تھے کہ اگر وہ بیٹے کی ماں نہ بنی تو اگلے

ہی دن وہ طلاق دے کر اس خاندان سے ہمیشہ کے لئے نکال دی جائے گی

اسے کارب کی محبت پر کوئی شک نہیں تھا پچھلے نو مہینوں میں کارب نے اس

کو بے حد محبت دی تھی وہ اس کے خلوص اس کی محبت پر بالکل شک نہیں کر

سکتی تھی لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں تھا کہ وہ اپنے بابا جان سے بے حد

محبت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ تو اس کے منہ سے بیٹی کا ذکر بھی نہیں سنتا تھا

اس نے کہہ دیا تھا کہ شادی اس نے اپنی پسند سے کی ہے لیکن اپنے بابا کو

پوتے کی خوشی دے کر وہ ان کو خوش کر دے گا جس میں وہ اس کا ساتھ چاہتا

ہے وہ اسے صاف الفاظ میں کہہ چکا تھا کہ بیٹا ہی ہونا چاہیے کاش اس کے بس

میں ہوتا تو وہ کچھ بھی کر گزرتی لیکن یہ معاملہ اللہ کے ہاتھ میں تھا وہ صرف

دعا ہی کر سکتی تھی

بڑے سے بڑے ڈاکٹر سے لے کر گاوں کی ساری دائی ماں اس وقت حویلی

میں موجود تھی۔اور سب کو یہی امید تھی کہ بیٹا ہو گا سب اسے حوصلہ دے

رہے تھے لیکن اپنی تکلیف سے زیادہ اسے یہ ڈر تھا کہ اگر بیٹی ہوئی تو کیا ہو گا

ooooo

بچے کی پیدائش میں کافی زیادہ پیچیدگیاں ہوگئی تھی۔آخر وہ کارب شاہ کی

اولاد تھا آسانی سے دنیا میں بھی آتا تو کیسے آتا۔لیکن کارب شاہ نے ڈاکٹروں کی

ایک لمبی لائن لگادی تھی وہ اپنی بیوی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا جب کہ

وہ بھرپور ضبط کا مظاہرہ کر رہی تھیں

اپنی تمام تر تکلیف وہ کارب شاہ کی محبت کے سامنے بھلا چکی تھی اس کا بے

تحاشہ محبت کا مظاہرہ اور پھر فکر مندی اس کی تکلیفیں کہیں دور لے گی تھی

بہت بہت مبارک ہو اللہ نے رحمت بھیجی ہے میرا مطلب ہے بیٹی ہوئی ہے

میں جانتی ہوں باہر سب لوگ شاہ صاحب کے پوتے کا انتظار کر رہے ہیں

لیکن شاید ابھی انہیں پوتے کی خوشخبری ملنےء میں کچھ وقت لگے گا ایک سینئر

ڈاکٹر نے معصوم سی بچی اس کے سامنے کرتے ہوئے خوشی دلی سے کہا تھا

لیکن وہ مسکرا بھی نہ سکی

میں اسے باہر اس کے باباجان کے پاس لے کر جاتی ہوں انہوں نے

مسکراتے ہوئے اسے دیکھا اور پھر بچے کی ایک جھلک اسے دکھاتے وہ اسے

باہر لے گی جب کہ اس کا دل آنے والے وقت کو لے کر بہت خوفزدہ ہو رہا

تھا سمجھ نہیں آرہا تھا سب کس طرح ری ایکٹ کریں گے

اس کا ڈر سچ ثابت ہو گیا تھا بیٹے کے بجائے اللہ نے اسے بیٹی سے نواز دیا تھا یہ

اس کے لیے بری خبر ہر گز نہ تھی اسے تو دونوں ہی قبول تھے کیا بیٹا اور کیا بیٹی

لیکن بیٹا نہ ہونے کی صورت میں جو اس کے سسر نے اس سے کہا تھا اس کا کیا

وہ تو صاف الفاظ میں کہہ چکے تھے کہ وہ اس سے پوتے کی امید رکھتے ہیں اگر

پوتا نہ ہوا تو وہ اپنا سامان پیک کر لے کیونکہ وہ اسے اس کی بیٹے کی زندگی میں

ہر گز نہیں رہنے دیں گے

تو کیا اتنی سی مدت تھی اس کی خوشیوں کی نہیں ہر گز نہیں جو اللہ اتنا نوازتا ہے

وہ کیا اسے یہاں خالی ہاتھ رکھے گا وہ بھی تب جب اس نے اسے تحفے میں بیٹی

جیسی رحمت نوازی تھی نہیں وہ اس کے ساتھ ایسا ہر گز نہیں کر سکتا اللہ تو

بیٹیاں اسے دیتا ہے جسے وہ خاص جانتا ہے تو یقیناً وہ اللہ کے لئے خاص تھی

ابھی تو اللہ نے اپنی رحمت بخشی تھی کچھ نہیں ہو گا اسے یقین تھا سب کچھ

ٹھیک ہو جائے گا اور بیٹا یا بیٹی تو اللہ کے اختیار میں ہے انسان کے اختیار میں یہ

سب کچھ کہاں

وہ دو جہانوں کو پالنے والا بہتر جانتا تھا کہ اس کے حق میں کیا بہتر ہے۔ہاں

لیکن وہ چاہتی تھی کہ اس کی پہلی اولاد پر سب لوگوں کی محبت کے دروازے

کھلے ہوں اب وہ نہیں جانتی تھی کہ آگے کیا ہونے والا ہے بس وہ اپنی بیٹی کو پا

○ کر بھی مطمئن تھی کیونکہ یہ اللہ کا تحفہ تھا

○○○○

بہت بہت مبارک ہو شاہ صاحب پوتی ہوئی ہے اللہ کی رحمت نے آپ کے

دروازے پر دستک دی ہے اسے قبول کیجئے ایک پیاری سی بیٹی کو پنک کلر کے

ڈریس میں ڈاکٹر نے ان کے حوالے کرنا چاہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے

تھامتے یا پھر نگاہ پھرتے اس کے نازک سے وجود کو کارب شاہ نے اپنی باہوں

میں بھر کر بے تحاشہ اس کے چہرے پر پیار کیا

ماشاءاللہ کتنی خوبصورت ہے یہ دیکھیں اماں میں باپ بن گیا دیکھیں کتنی

پیاری ہے کتنا حسین روپ ہے اس کا ڈاکٹر میری بیوی کیسی ہے وہ اپنی ماں کو

مخاطب کرتا خوشی سے کہتا ڈاکٹر سے پوچھنے لگا جبکہ اس کی خوشی کو دیکھ کر

ڈاکٹر کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوگئی تھی جب کہ شاہ صاحب تو

جیسے سکتے میں چلے گئے بالکل خاموش کچھ بولنے کی جیسے طاقت ہی باقی نہ رہی

جی بالکل ٹھیک ہے تھوڑی پیچیدگیاں آئی تھی لیکن اب وہ بہت بہتر ہیں ہم

نے تو یہی سوچا تھا کہ ان کا آپریشن کرنا پڑے گا لیکن وہ ایسا نہیں چاہتی تھی

اسی لیے ہم نے جتنا ہو سکے کوشش کی اور دیکھ لیں اللہ پاک کے فضل و کرم

اور آپ سب کی دعاؤں سے آپ کے ہاتھ میں ایک پیاری سی بیٹی ہے اور

آپ کی بیوی بھی بالکل ٹھیک ہے لیکن پھر بھی آپ ایک دفعہ ہسپتال آ جائیں

تاکہ ہم ان کا مکمل معائنہ کر سکیں

جی آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں میں کل ہی اپنی بیوی اور بیٹی کو آپ کے پاس

لے آؤں گا آپ ان کا مکمل چیک اپ کر لیجئے گا اپنی نازک سی پھول سی بیٹی کو

ماں کے حوالے کرتا وہ ان کا شکریہ ادا کرنے لگا

بابا جان آپ خاموش کیوں کھڑے ہیں آپ نہیں دیکھیں گے اپنی پوتی کو وہ

ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا اس کے چہرے کی خوشی دیکھ کر انہوں نے بڑی

مشکل سے اپنے تاثرات چھپاتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا لیکن چہرے پر

مسکراہٹ نہ لا سکے

ماشاءاللہ بہت پیاری ہے اماں بار بار اس کا ماتھا چومتے ہوئے اپنے بیٹے کی

خوشیوں کی دعائیں مانگ رہی تھیں جو یہ سوچ ہوئے تھی کہ شاید ان کے

بیٹے کے دل میں بھی اپنے باپ کی طرح بیٹی کے بجائے بیٹے کی خواہش ہو گی

لیکن اسے خوش دیکھ کر وہ بھی مطمئن ہو گئی تھی

اپنے شوہر کے چہرے کو دیکھنے کی غلطی تو انہوں نے کی ہی نہیں تھی وہ تو بس

یہ سوچ کر خوش ہو گئی تھی کہ ان کا بیٹا اپنی بیٹی کو پا کر بے حد خوش ہے وہ تو

اسی کے صدقے واری جا رہی تھی اپنے شوہر کے چہرے پر چھائی وایرانی اور

نفرت کو دیکھنا تو انہیں یاد ہی نہ رہا جب کہ وہ کب سے اس نازک سے وجود کو

اپنی نفرت کی نگاہوں سے گھائل کر رہے تھے

یہاں موجود سب لوگ ہی اسے کا رب کی کاپی کہہ رہے تھے

○○○○○○

نہیں نہیں ہمیں اس عورت کے وجود سے پوتی نہیں چاہیے ہمیں لڑکی ذات

کا وجود کبھی پسند نہیں آیا ہمیں پوتا چاہیے تھا کسی بھی قیمت پر اگر ہمیں وہ پوتا

دیتی تو شاید ہم اسے ساری زندگی کے لیے اپنے بیٹے کی محبت سمجھ کر قبول کر

لیتے ایک دو ٹکے کی لڑکی ہمیں ایک پوتی دے کر یہ سمجھ رہی ہے کہ اس نے

سب کچھ پالیا نہیں ایسا نہیں ہو سکتا پوتی بالکل پسند نہیں ہے ہمیں اپنی بیٹی کا

وجود نہیں پسند تو اپنے بیٹے کی بیٹی کا وجود کیسے پسند ہوگا ہمیں پوتا چاہیے تھا

اپنے خاندان کا وارث چاہیے تھا لیکن اس لڑکی سے امید لگا کر ہم نے غلطی کی

ہمیں اس لڑکی کو اپنے بیٹے کی زندگی میں آنے ہی نہیں دینا چاہیے تھا اس نے

کتنی آسانی سے ہمارے بیٹے کو اپنے جال میں پھنسا لیا ہمارا بیٹا اس کی محبت میں

گرفتار ہو گیا ہمیں پہلے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا کہ ایسی لڑکیاں کچھ بھی کر سکتی

ہے اگر وہ ہمارے بیٹے کو شادی پر مجبور کر سکتی تھی تو پھر یہ کیسے سوچ لیا کہ

ہمارا بیٹا بہکے گا نہیں وہ حسین تھی خوبصورت تھی وہ کچھ بھی کر سکتی تھی اگر

وہ شادی جیسے مقام پر ہمارے بیٹے کو لا سکتی تھی تو پھر اولاد کے مقام پر لانا اس

کے لیے کون سا مشکل تھا

لیکن نہیں اگر وہ ہمیں اولاد میں پوتا نہیں دے سکی تو یہ پوتی بھی ہمیں نہیں

چاہیے ہم نہیں مانتے اسے اپنی پوتی اور نا ہی ہمیں اس کے وجود سے کچھ بھی

چاہیے

خاندان کا رواج توڑ دیا اس لڑکی نے آج تک ہماری نسلوں میں کبھی پہلی اولاد

بیٹی پیدا نہیں ہوئی لیکن اس عورت کے وجود سے پہلی اولاد ہی بیٹی ہے

کم از کم ہمیں پوتی نہیں چاہے اور نہ ہی ہم اسے محبت دے دیں گے اس محبت

پر صرف اور صرف ہمارے پوتے کا حق ہے کارب کیسے اس سے اتنی محبت جتا

سکتا ہے ہ ہم کسی عورت کی غلامی نہیں کریں گے چاہے کچھ بھی ہو جائے

ہمارے خاندان کا کوئی بھی مرد کبھی عورت کا غلام نہیں ہو سکتا چاہے وہ

عورت ماں کے روپ میں ہو چاہے بیوی کے روپ میں ہو بیٹی کے روپ میں

ہو کارب شاہ کا جو روپ انہوں نے آج دیکھا تھا وہ بہت اچھے سے سمجھ گئے

تھے کہ کارب کے دل میں کہیں نہ کہیں بیٹی کی خواہش پیدا ہو چکی تھی اسے

بیٹے سے زیادہ بیٹی کی خوشی تھی یہی چیز ان سے برداشت نہیں ہو رہی تھی وہ

اس سے پوتا چاہتے تھے لیکن کا رب تو بیٹی دیکھ کر خوش ہو گیا تھا لیکن وہ خوش

نہیں تھے وہ اپنے خاندان کے رواج کو ختم نہیں کر سکتے تھے یہ ان کے

خاندان کا رواج تھا کہ ان کے خاندان میں پیدا ہونے والی پہلی اولاد بیٹا ہوتا

ہے تو وہ کیسے اس بیٹی کو برداشت کر لیتے

ہاں انہیں قبول نہیں تھا وہ ننھا سا وجود انہیں نفرت ہو گئی تھی اس سے

وہ نازک وجود جانتا بھی نہیں تھا کہ نفرت کیا ہے اس کے پیدا ہوتے ہی اس کا

دادا اس سے بے تحاشا نفرت کرنے لگا تھا

ooooo

اسے پیدا ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا کارب کی محبت اور توجہ کا مرکز اس کی بیٹی بن گئی تھی اس کا نام اس نے بہت محبت سے فاطمہ رکھا تھا۔ لیکن جب سے وہ پیدا ہوئی تھی حور کے دل میں عجیب سے ڈر پیدا ہو گیا تھا ایسا لگتا تھا جیسے اس کی زندگی میں کچھ بہت برا ہونے والا ہے لیکن کیا وہ نہیں جانتی تھی کارب نے اس سے اس بارے میں زیادہ تو کوئی بات نہیں کی تھی ہاں بس اتنا کہا تھا کہ اس کے باپ کو پوتی دیکھ کر زیادہ خوش نہیں ہوئی اسی لئے بابا کو خوش کرنے کے لئے انہیں جلد ہی ان کا پوتا دینا ہو گا ۔

کہ وہ خوش ہو جائے گا اور اس کے جواب میں وہ کچھ نہیں بول پائی تھی صرف

مسکرادی تھی اب وہ اسے یہ نہیں بتا سکتی تھی کہ پوتا نہ ہونے کی صورت میں

اس کے باپ نے اسے کیا دھمکی دی ہوئی تھی کیونکہ اس کا باپ بھی اس کے

سامنے ایک بہت ہی اچھا انسان بنا ہوا تھا اس کے لیے اس کے بیٹے کی

خواہشات بہت زیادہ اہمیت رکھتی بھی اسی لیے وہ اپنے بیٹے کے اس فیصلے سے

بھی اس کے سامنے بہت خوش تھا لیکن حوران کا اصل چہرہ دیکھ چکی تھی

یہ بات الگ تھی کہ بیٹی کی پیدائش کے بعد انہوں نے کچھ بھی نہیں کہا تھا بلکہ

وہ تو اس کے سامنے بھی نہیں آئے تھے اور اس نے بھی خدا کا شکر ادا کیا تھا

دوسری طرف کارب کے الیکشن میں بھی بہت سارے مسائل ہو رہے تھے

دوسری پارٹی بہت زیادہ مضبوط تھی وہ طرح طرح کے گیمز کھیل کر انہیں

ناکامی کی طرف لا رہی تھی انہیں ایک بڑا ہتھیار چاہیے تھا کوئی ایسا ہتھیار جس

سے وہ ساری بازی مخالف پارٹی پر الٹا سکے بابا الیکشن کو لے کر جتنا پریشان تھے

کارب اتنا ہی ریلیکس تھا وہ کہتا تھا اگر وہ نہ جیتا تو کوئی بات نہیں وہ اگلی بار پھر

کوشش کرے لگا

لیکن اس کا یہ انداز شاہ صاحب کو پسند نہیں آیا تھا ان کا وہ بیٹا جسے جیتنے کا جنون

تھا جو جیتنے کے لئے کوئی بھی حد پار کر جاتا تھا اب کہہ رہا تھا اگر ہار بھی گیا تو بھی

کوئی بات نہیں اور اس کا یہ کوئی بات نہیں والا انداز انہیں پسند نہیں تھا شاہ

صاحب کو اپنا جنونی بیٹا پسند تھا جو اپنی ضد کے لیے ہر حد پار کر جاتا تھا

اور اسی اتنا ضدی بھی تو انہوں نے خود ہی بنایا تھا انہوں نے خود ہی اس کی من

چاہی ہر چیز اسے لا کر دی تھی اسے ہر چیز کے لئے جنونی بنایا تھا اور اب اس کا

یہ جنون ختم ہوتا جا رہا تھا صرف اور صرف اس کی بیوی کی وجہ سے عورت

ذات مرد کو کمزور کر دیتی ہے یہ ان کا ماننا تھا اسی لئے تو اپنی من چاہی بیوی کو

حاصل کرنے کے باوجود بھی انہوں نے کبھی محبت کے دو لفظ ان سے نہیں

کہے تھے کیونکہ وہ اپنی بیوی کے غلام نہیں بنا چاہتے تھے اور نہ ہی وہ اپنے بیٹے

کو غلام بننے دے سکتے تھے انہوں نے اپنی بیٹی سے بھی کبھی محبت نہیں کی

صرف اس لئے تا کہ وہ کمزور نہ ہو جائیں اور وہ اپنے بیٹے کو بھی ایسا ہی چاہتے

تھے وہ اسے کبھی کمزور نہیں ہونے دے سکتے تھے وہ کچھ وقت پہلے ہی اس

بات کو سمجھ چکے تھے کہ ان کا بیٹا اپنی بیوی سے محبت کرنے لگا ہے اور وہ ایسا

نہیں جانتے تھے محبت اپنی جگہ لیکن انہیں پسند نہیں تھا کہ وہ عورت ذات

کے پیچھے اپنی ذات بلا دے

اور انہیں یقین تھا اگر انہوں نے ابھی سے یہ سب کچھ کنڑول نہ کیا تو ایسا ہی

ہو گا اب انہیں یہ سب کچھ کنڑول کرنا تھا کیسے بھی

OOOOOO

ان کی طبیعت تو کافی زیادہ خراب ہے میں نے میڈیسن لکھ دی ہیں آپ ان کا

خیال رکھیں اور میڈیسن ٹائم پر دیتے رہیں اگر بخار زیادہ تیز ہو جائے تو

ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھیں

اور انہیں اکیلا ہر گز مت چھوڑیئے گا انشاءاللہ یہ جلدی ٹھیک ہو جائیں گے

ڈاکٹر میڈیسن لکھ کر اس کے حوالے کرتے ہوئے کہنے لگی

ڈاکٹر آج کی فلائٹ تھی ہماری ہمیں جانا تھا امریکہ مطلب ہے کہ میں وہی پر

رہتا ہوں میری بیوی پہلی بار میرے ساتھ جا رہی تھی ۔

ان کے لئے سفر اچھا نہیں لیکن آپ کی مرضی یہ کچھ بہتر ہوتی ہیں تو آپ

انہیں لے جائیں یا پھر انھیں ٹھیک سے ہوش آجائے تب ہی انہیں ساتھ لے

جائیں لیکن اس سے ان کی طبیعت بگڑ بھی سکتی ہے آپ کا جانا ضروری ہے تو

آپ انہیں یہی چھوڑ کر چلے جائیں گے جب یہ بہتر ہو جائیں گی تب آجائیں گی

آپ کے پاس بخار ہی ہے کوئی بڑی بیماری تو نہیں کہ ڈاکٹر اسے دیکھتے ہوئے

کہنے لگی اس کے لیے بخار بہت نورمل تھا لیکن دل اور جس نے پہلی بار محبت

کے ذائقے کو چکھا تھا وہ بخار کو نارمل تو ہر گز نہیں سمجھتا تھا

یہ لڑکی اس کے لئے صرف اس کی بیوی نہیں اس کی محبت تھی یہ الگ بات

تھی کہ اگر وہ صرف اس کی پھپھو کی بیٹی ہوتی تو شاید وہ اسے چھوڑ کر چلا جاتا

لیکن وہ تو اس کی محبت تھی اس کے لئے اس کے جینے کی وجہ تھی

اس نے ہمیشہ اپنے آپ کو خواب دیکھنے سے روکا تھا اپنے آپ کو ایک خول

میں بند کر رکھا تھا لیکن اب وہ خواب دیکھنے لگا تھا اس کے ساتھ جینے کی

خواہش کرنے لگا تھا وہ اس کے ساتھ جینا چاہتا تھا زندگی گزارنا چاہتا تھا اپنے

اور اس کے فیوچر کی پلاننگ کر رہا تھا

وہ اس سے دور ہونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا وہ اس کیلئے کتنی

خاص تھی وہ اس ڈاکٹر کو بتا نہیں سکتا تھا اور نہ ہی وہ بتانا چاہتا تھا اس کا جانا

ضروری تھا اس کے بزنس کو نقصان ہو رہا تھا لیکن وہ اپنی جان سے پیاری بیوی

کو اپنی محبت کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا

بخار صرف آپ کے لئے ہو گا ڈاکٹر میرے لئے تو یہ بہت بڑی بیماری ہے

جس نے میری بیوی کو بیمار کر دلا ہے میں اس کے پاس ہی رہوں گا میرا جانا اتنا

ضروری نہیں جتنا ضروری اس کا خیال رکھنا ہے اس کا ٹھیک ہونا ہے

وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا وہ آنکھیں

بند کیے پڑی تھی لیکن اس کی باتوں کو وہ سمجھ سکتی تھی سن سکتی تھی

تو پھر آپ ان کے پاس رہیں اور ان کا خیال رکھیں جب یہ بہتر ہو جائیں گی

تب آپ دونوں ساتھ چلے جائیں خوشی ہوئی یہ دیکھ کر کہ آپ جیسے محبت

کرنے والے شوہر بھی اس دنیا میں ہوتے ہیں اپنی بیوی کی قدر کرتے ہیں

یقین مانیں کسی عورت کو خوش رکھنا مشکل نہیں ہوتا بس تھوڑی سی محبت اور

فکر جتانے سے وہ موم ہو جاتی ہے۔ عورت کی زندگی اپنے شوہر اور بچوں کے

ارد گرد گھومتی ہے اسے اور کچھ نہیں چاہیے ہوتا سوائے محبت کے اور مجھے

یقین ہے آپ کی محبت میں رہ کر یہ پیاری سی لڑکی بھی جلد ہی ٹھیک ہو جائے گی

نیو شادی ہے نہ تو ایسے میں لڑکی اپنے پرانے گھر اپنے والدین کو بہت زیادہ مس کرتی ہے آپ کوشش کیجئے گا انہیں ان کے والدین سے ملانے کی بہتر محسوس کریں گی چلتی ہوں ڈاکٹر اسے ہدایات دیتی باہر نکل گئی اسے سچ میں ذلاور سے مل کر خوشی ہوئی تھی وہ تو یہی سوچ رہی تھی کہ ذلاور شاہ بھی اپنے باپ کی طرح ایک کٹھور انسان ہو گا جاگیرداروں کے بارے میں تو انہوں نے بھی بہت کچھ سن رکھا تھا لیکن یہ جاگیردار الگ قسم کا جاگیردار تھا

ooooo

باباجان اب بے فکر رہیں کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا ہمارے ہاتھ میں بھی

کوئی بڑی چیز لگ جائے گی ابھی تو الیکشن میں پورے چودہ دن باقی ہیں ابھی

بہت وقت ہے اگر ہم نے لوگوں کی ہمدردی سمیٹ لیں تو یقین کریں سب

ہماری طرف ہو جائیں گے یہ ہماری عوام بہت بے وقوف ہے بس تھوڑا سا

ایموشنل بلیک میل کر دو سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے ہمیں بھی اس عوام کو

بیوقوف بنانے کے لیے کوئی ایموشنل گیم کھیلنا ہو گا

وہ انہیں دیکھتے ہوئے کہنے لگا شاہ صاحب نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا یقینا ان کا بیٹا بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا لیکن ایسا کون سا کھیل کھیلا جائے کس طرح سے عوام کی ہمدردی کو حاصل کریں انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا ان کے دماغ میں ایک آئیڈیا تھا تو سہی لیکن وہ کافی خطرناک تھا اور اپنے بیٹے کو اس وہ اس میں شامل نہیں کر سکتے تھے اگر وہ اپنے بیٹے کے ساتھ یہ کھیل کھیلنے میں کامیاب ہو جاتے تو یقینا ان کا بیٹا الیکشن جیت جاتا لیکن شاید زندگی کی جنگ ہار جاتا

اپنے بیٹے کو تکلیف دینا نہیں چاہتے تھے لیکن اس کی جیت کے لئے کچھ بھی کر

سکتے تھے بے شک دولت بہت بڑی چیز تھی ان جاگیرداروں کے پاس

دولت کی کمی تو نہ تھی

انہیں کبھی کوئی کمی نہیں رہی تھی لیکن وہ حکومت کرنا چاہتے تھے وہ آج سے

نہیں بلکہ تیس سال سے اس کوشش میں تھے اور مسلسل ناکام ہی ہوئے تھے

وہ اپنی ناکامی کو اپنے بیٹے کی کامیابی میں بدلنا چاہتے تھے وہ اپنی جوانی سے لے

کر اس عمر تک مسلسل الیکشن میں کھڑے ہو رہے تھے لیکن اب تک ان کی

خواہش پوری نہیں ہوئی تھی اور اب وہ اپنی جیت اپنے بیٹے کے روپ میں

دیکھنا چاہتے تھے وہ چاہتے تھے کہ ان کا بیٹا جیت کر ان کا مان بڑھائے وہ اپنے

تیس سال کا خواب اپنے بیٹے کی کسی غلطی کی نظر نہیں ہونے دے سکتے تھے

اسی لیے انھوں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا تھا لیکن یہ ان کے بیٹے کے

لیے بہت تکلیف دہ تھا مگر انہیں لگتا تھا کہ ان کا بیٹا جب سیاست میں اپنا نام بنا

لے گا تو وہ اس چھوٹی سی تکلیف کو ہمیشہ کے لیے بھول جائے گا اور اپنی زندگی

میں آگے بڑھ جائے گا

اپنے بیٹے کی شادی کو بھی وہ الیکشن کے لیے استعمال کر چکے تھے ایک چھوٹے

سے خاندان کی لڑکی کو جو کہ یتیم بے سہارا تھی وہ اپنے بیٹے کے ساتھ بیاہ کر

لائے تھے وہ بھی بہت بڑے پیمانے پر چھوٹی سی بات نہیں تھی وہ اس کو

سیاست کے لیے استعمال کر چکے تھے

ان کے اس فیصلے کو بہت سراہا گیا تھا کہ کس طرح سے انہوں نے اپنے

اکلوتے بیٹے کی شادی ایک غریب خاندان میں کر دی۔اور ان کے بیٹے نے ان

کی پسند کے آگے سر جھکا لیا کوئی نہیں جانتا تھا کہ کارب شاہ کا یہ فیصلہ اس کی

ضد جنون کا حصہ تھا

اور کارب شاہ کو ایک اچھا اور نیک دل انسان سمجھ کر ہی تو اسے الیکشن کے لیے

کرسی دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا

اور اب وہ چاہتے تھے کہ وہ الیکشن میں جیت جائے اور اس جیت کے لئے بھی

انھوں نے ایک بھرپور پلیننگ کر رکھی تھی لیکن یہ جو کھیل وہ کھیلنے والے

تھے وہ کافی زیادہ مشکل تھا جو ان کے اور ان کے بیٹے کے بیچ دوریاں لانے کا

سبب بھی بن سکتا تھا لیکن وہ جانتے تھے کہ وہ اپنے خواب کو پورا کر لیں گے

اور ان کا خواب پورا ہوتے ہی ان کا بیٹا بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائے گا

سیاست سب کچھ بھلا دیتی ہیں

ooooo

فاطمہ کہاں ہے کب سے میں ڈھونڈ رہی ہوں لیکن مل نہیں ہے اماں کے

کمرے میں بھی دیکھ کر آؤ جاؤ اس کو ڈھونڈ کے لاؤ اسے بھوک لگی ہو گی

حور العین سیڑھیاں اترتی ملازمہ سے کہنے لگی جو تھوڑی دیر پہلے فاطمہ کو اس

سے لے کر نیچے چلی گئی تھی

کافی دیر کمرے میں بیٹھی وہ ملازمہ کے واپس آنے کا انتظار کرتی رہی جب وہ

نہیں آئی تو مجبور ہو کر اسے خود ہی اٹھ کر نیچے آنا پڑا

بی بی جی وہ سو گئی تھی تو میں اسے وہاں بیٹھک میں چھوڑ آئی کا رب صاحب باہر

تھے ان کو بتا کر آئی تھی۔ میں بھی وہی پر کام کر رہی تھی اب جا کر دیکھا تو

وہاں نہیں تھی کارب صاحب اسے اپنے ساتھ لے گئے ہیں ملازمہ نے اس کی

پریشانی دیکھتے ہوئے بتایا تو وہ صرف ہاں میں سر ہلا کر مسکراتے واپس اپنے

کمرے میں چلی گئی وہ جتنا شکریہ ادا کرتی وہ اتنا کام تھا اس کے دل میں جو ڈر تھا

ختم ہو چکا تھا کارب اپنی بیٹی سے بے انتہا محبت کرتا تھا

وہا سے اکثر حویلی سے باہر لے جاتا تھا اور پھر گھما پھرا کر واپس لے آتا ہوں

حور بھی اب زیادہ فکر مند نہیں ہوتی تھی کارب کی بے تحاشہ محبت نے اسے

بے فکر کر دیا تھا

وہ اپنی بیٹی کو بہت زیادہ چاہتا تھا زیادہ وقت اسی کے ساتھ گزارتا تھا ہر باپ کی طرح اسے بھی اپنی اولاد سے بہت محبت تھی۔ شاہ صاحب کی دھمکیوں نے اسے بہت بے چین کیا تھا لیکن اب آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو رہا تھا فاطمہ ایک مہینے کی ہو چکی تھی

کارب اپنے ہونے والے الیکشن میں مصروف تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ فاطمہ کے لیے وقت نکال لیتا تھا سب کچھ معمول پر آ گیا تھا فاطمہ ان لوگوں کی زندگی کا اہم حصہ بن چکی تھا اور شاہ صاحب نے اسے کبھی محبت نہیں کی

تھی بلکہ اس کا چہرہ بھی نہیں دیکھا تھا لیکن پھر بھی وہ جو پوتی کو دیکھ کر پریشان

ہوئے تھے وہ بھی آہستہ آہستہ ختم ہی ہو گیا تھا

انہوں نے دوبارہ اس بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی

اسے تو وہ شروع سے ہی کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے اس کے بیٹی کی بھی کوئی

خاص اہمیت نہیں تھی گھر میں شاہ صاحب کی نظروں میں ورنہ باقی سب کے

لیے تو وہ ان کی جان تھی دادی کے لیے باپ کے لیے وہ بے حد اہم تھی۔اور

اپنے شوہر کے بارے میں اماں نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ وہ لڑکیوں کو زیادہ پسند

نہیں کرتے اسی لیے ان کی کوئی بھی بات دل پر لے کر اداس ہونے کی ہر گز

ضرورت نہیں ہے ہے اپنی بیٹی اور شوہر کو خوش رکھو بس اللہ سب کچھ ٹھیک

کر دے گا جس طرح سے شوہر کے دل میں محبت ڈالی ہے اسی طرح دادا دل

میں بھی اپنی پوتی کے لیے محبت پیدا ہو جائے گی

اور کوشش کرو کہ جلد ہی ایک بار پھر سے تمہاری گود ہری ہو جائے شاہ

صاحب بھی اپنے پوتے کو پا کر خوش ہو جائیں۔اوران کے بات پر اس کا

جواب ہوتا کہ اللہ نے چاہا تو ایسا بھی ضرور ہو گا

ooooo

وہ اسی کے پاس بیٹھا ہوا تھا صبح سے اس نے کچھ نہیں کھایا تھا بس اسے دیکھے جا رہا تھا جس کی نیند ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی اور بخار تیز سے تیز تر ہوتا جا رہا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے اس کے بخار کو دیکھ کر وہ بے حد پریشان تھا دو پہر ڈاکٹر آئی تھی اور یہی کہا تھا کہ نیند میں ہے اس کی نیند ختم کیوں نہیں ہو رہی ہے مسئلہ کیا ہے اس کے ساتھ اسے ابھی تک ہوش کیوں نہیں آ رہا ہے وہ بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہا تھا دو بار مسٹر اور مسز شاہ اسے دیکھ کر گئے تھے انہیں کوئی غرض نہیں تھا اس لڑکی سے اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی جذبات جڑے تھے بس وہ ان کے بیٹے کی محبت تھی

اوران کی بہن کی بیٹی تھی لیکن بہن کی بیٹی انہوں نے اسے سمجھا ہی کہا تھا

انہوں نے تو اپنی بہن کو کبھی بہن سمجھنے کی غلطی نہیں کی تھی تو پھر وہ اس کے

لئے کہاں سے جذبات لاتے ماموں والے

ان کے لیے وہ صرف ایک ڈرپوک اور بزدل قسم کی لڑکی تھی جہانگیر شاہ کی

بیٹی ایک ایسے انسان کی بیٹی جس کے وہ خلاف تھے جس سے وہ نفرت کرتے

تھے

پرسوں شام تک وہ بے تحاشا خوش تھے کہ اسے بدنام کر کے وہ جہانگیر شاہ

سے اپنا انتقام لیں گے وہ ساری دنیا کے سامنے بتائیں گے کہ جہانگیر شاہ کی بیٹی

کتنی ڈرپوک ہے لیکن اس لڑکی نے آگے سے جو باتیں کہی تھی وہ ناقابل

برداشت تھی لیکن اپنے بیٹے کو دیکھتے ہوئے وہ برداشت کر گئے کیونکہ ان

کے بیٹے نے کہا تھا کہ کوئی تماشہ مت کیجئے گا

لیکن اس کی بات نہ مانتے ہوئے انہوں نے جہانگیر صاحب کا مذاق اڑانے

کے لیے چھوٹی سی کوشش کی تھی لیکن اب خود ہی مذاق بن کر رہ گئے نیوز

چینل پر ایک ہی خبر چل رہی تھی کہ ان کے بیٹے نے ایشام سے زبردستی نکاح

کیا ہے وہ بھی گن پوائنٹ پر دونوں خاندانوں کی بہت بدنامی ہوئی تھی ہر نیوز

چینل پر دونوں ہی خاندان کی خبر چل رہی تھی لیکن حیرت اس بات کی ہوئی

تھی کہ آخر جہانگیر شاہ کے بارے میں یہ خبر نیوز چینل پر کس طرح سے چلی

تھی جبکہ اس پارٹی میں کوئی بھی نیوز چینل کا نمائندہ موجود نہیں تھا یقیناً یہ

خبر گھر میں سے کسی نے نکالی تھی وہ بھی بہت ہوشیاری سے بدنام کرنے کے

لئے لیکن کس نے

سوچا تو انہوں نے بھی تھا لیکن یہ سب سوچنے کا انہیں کوئی فائدہ ہی نہیں تھا تو

پھر وہ کیوں بے کار میں اپنا وقت برباد کرتے

میری جان اسے تمہیں ہسپتال ایڈمٹ کروا دینا چاہیے اس کی طبیعت کافی

خراب لگ رہی ہے اپنے بیٹے کو اس لڑکی کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں

دیکھ وہ ذرا سخت لہجے میں گویا ہوئے انہیں اس کا یہ انداز بالکل پسند نہیں تھا

بیوی کی غلامی سے انہیں چڑ تھی عورت ذات کسی بھی روپ میں کیوں نہ ہو

لیکن وہ مرد کو کسی بھی طریقے سے جھکا سکتی ہے ایک بیوی اپنے شوہر کو ایک

ماں اپنے بیٹے وہ یہاں تک کہ ایک بیٹی اپنے باپ کو بری طرح اپنے سامنے

بے بس کر سکتی ہے اور عورت ذات کچھ بھی کرنے کی ہمت رکھتی ہے یہ بات

بہت اچھے طریقے سے سمجھتے تھے اور ان کا بیٹا ضد اور جنون کے معاملے میں

ان سے بھی چار قدم آگے تھا وہ اسے اس لڑکی کا غلام بنتے تو نہیں دیکھ سکتے

تھے جس طرح وہ اس کی خدمتیں کر رہا تھا انہیں اس کا یہ انداز پسند نہیں آیا

تھا اس لئے کافی تلخ لہجے میں گویا ہوئے

اب مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے ڈیڈ شاید مجھے اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہیے اس

کی طبیعت کافی زیادہ خراب لگ رہی ہے وہ لمحے میں اسے اپنی باہوں میں قید

کرتے ہوئے اٹھا کر بیڈ روم سے باہر نکلنے لگا

یہ تم کیا کر رہے ہو ذلاور میں کسی کو بلا لیتا ہوں اٹھا کر لے جائیں گے اسے تم

اس طرح سے باہر لے کر جاؤ گے ملازم کیا سوچیں گے وہ اسے سمجھاتے

ہوئے کہنے لگے

میری بیوی کو کوئی کیوں اٹھا کر لے کر جائے گا یہ میری ذمہ داری ہے بابا جان

اور میں اس کا خیال رکھ سکتا ہوں آپ فکر نہ کریں میں خود اسے لے جاؤں گا

ہسپتال وہ ان کی بات کو نظرانداز کرتا اسے یوں ہی اپنی باہوں میں اٹھائے باہر

کی جانب لے گیا

جبکہ سکندر شاہ صاحب مٹھیاں بھینچ کر رہ گئے

لیکن وہ اپنے بیٹے کو ان راہوں پر جاتے نہیں دیکھ سکتے تھے بیٹے کو کامیاب

دیکھنا چاہتے تھے زندگی کے ہر میدان میں آگے بڑھتے دیکھنا چاہتے تھے

عورت مرد کو کس طرح کمزور کر سکتی ہے وہ بہت اچھے طریقے سے جانتے

تھے انسان محبت میں ہر حد پار کر جاتا ہے اور مرد محبت میں بے بس ہو جاتا

ہے۔وہ دنیا کا طاقتور انسان ہی کیوں نہ ہو لیکن اپنی محبت کے سامنے بے بس

اور لاچار ہو جاتا ہے

سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو دیتا ہے وہ اپنا وقت بھولے نہیں تھے وہ بھی تو

محبت میں بے بس ہو گئے تھے وہ سب کچھ بھلا چکے تھے اپنی زندگی تباہی کی

طرف لے کر جارہے تھے انہوں نے محبت میں بہت سہا تھا لیکن اپنے بیٹے کو

وہ اس راہ پر جانے نہیں دے سکتے تھے اگر اسے اس لڑکی سے محبت تھی مگر وہ

اسے اس لڑکی کے سامنے بے بس ہوتے نہیں دیکھنا چاہتے تھے وہ بے بس

ہو گئے تھے لیکن اپنے بیٹے کو طاقتور بنانا چاہتے تھے وہ جاگیر داروں کا خون

تھے لیکن محبت نے انہیں بہت بے مول کر دیا تھا

کیا اپنے بیٹے کو وہ بے مول ہوتے نہیں دیکھ سکتے تھے وہ جاگیر دار تھا اس کی

رگوں میں جاگیر داروں کا خون بہتا تھا وہ اسے پتھر بنتے ہوئے دیکھ سکتے تھے

لیکن کسی عورت کے سامنے بے بس ہوتے نہیں

OOOOOO

یہ کیا چاچو آپ نے میرا بینک اکاؤنٹ بند کروا دیا خیریت تو تھی نا اسجد نے آج

صبح جب اپنے بینک اکاؤنٹ سے رقم ٹرانسفر کرنے کی کوشش کی کہ اسے پتہ

چلا کہ اس کا اکاؤنٹ بلاک کر دیا گیا ہے اس کے چاچو کے علاوہ ایسا اور کوئی

نہیں کر سکتا تھا اسی لئے اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے وہ ان کے پاس آیا

چہرے پر جہاں بھر کا اطمینان تھا آخر اس نے ثابت کرنا تھا کہ دولت ہونے یا

نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا

اسجد بیٹا میں نے ہی تمہارا اکاؤنٹ بلاک کروایا ہے وہ دراصل بات کچھ ایسی

ہے کہ پچھلے مہینے میرے اکاؤنٹ سے تقریباً 80 لاکھ روپے ضائع ہو چکے

ہیں مجھے شک ہے کہ ہمارے ورکرز میں سے کوئی ایسا کام کر رہا ہے اس پر نظر

رکھنے کے لئے میں نے تمہاری امی کا تمہارا اور اپنا اکاؤنٹ بلاک کروا دیا ہے

تا کہ کچھ پتہ چل سکے کہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگے اسجد کے ماتھے پر پسینے کی

بوندیں نمایاں ہوئی پچھلے مہینے اسی نے تو اکاؤنٹ سے 80 لاکھ روپے غائب

کئے تھے لیکن اسے اندازہ نہیں تھا اس کا دولت مند چاچا اتنی جلدی اس کی

اس بات کو پکڑلے گا یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا وہ پہلے بھی بہت بار پیسے نکلوا چکا تھا

یہ الگ بات ہے کہ 80 لاکھ کی بڑی رقم اس نے پہلی بار نکلوائی تھی اور ایسا

اس نے اس لیے کیا تھا کیونکہ امریکا میں اپنے دوست کے ساتھ مل کر اس

نے ایک اور بزنس سٹارٹ کیا تھا جو اسے کافی فائدہ دینے والا تھا

لیکن اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ پکڑا جائے گا

آپ کو کسی پر شک ہے چاچو اس نے حیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان سے

پوچھا تھا کہاں وہ اس کی بیٹی سے شادی کر کے پوری زندگی کے لیے عیاشی

کرنے والا تھا اور کہاں اسے پیسوں کا حساب دینا پڑ رہا تھا اس نے بہت

ہوشیاری سے 80 لاکھ روپے نکالے تھے اور کہیں پر بھی اپنا نام نہیں لکھا تھا

بلکہ ایک چیک پر انہی کا سائن کر کے اس نے رقم نکلوائی تھی اور یہی چیز تو

شک کی وجہ بنی تھی پہلے بھی ان کے اکاؤنٹ سے کافی سارے پیسے نکالے

گئے اور چیک پر اکثر انہی کی کمپنی اور انہی کا سگنیچر ہوتا جسے لے کر ان کے

بینک والے بھی زیادہ شک نہیں کرتے تھے بلکہ آسانی سے پیسے ان کے

حوالے کر دیتے تھے اسجد جو اپنا ہسپتال چلاتا تھا اسے ہر گز ان کے پیسوں کی

ضرورت نہیں تھی انہیں ایسا لگتا تھا لیکن اصل کہانی کچھ اور ہی تھی اسجد نے

پہلے بھی بہت بار اسی طرح سے ان کے ساتھ بے ایمانی کی تھی اور آگے بھی

نہ جانے کتنی بار کرتا جب ان کے بینک اکاؤنٹ کے ڈیٹیل سامنے آئی

بیس تیس لاکھ تک تو بات ٹھیک تھی وہ چیک سائن کر دیتے تھے لیکن ۸۰

لاکھ چھوٹی سی اماؤنٹ ہر گز نہیں تھی جس پر وہ کوئی ایکشن نہ لیتے انہوں نے

بینک فون کر کے پوچھا تو یہی کہا گیا کہ پچھلے مہینے کے 18 تاریخ کو انہی کا

سائن کیا ہوا چیک انہیں وصول ہوا جس پر ان کی کمپنی نام لکھا ہوا تھا

جس پر وہ پریشان ہوئے اور ان کو کہا کہ ایسا تو کچھ ہوا ہی نہیں

یہی ان کی پریشانی کی وجہ تھی اسجد کچھ ٹائم ہسپتال میں رہا تھا گولی لگنے کی وجہ

سے اس کی حالت کافی زیادہ خراب ہو گئی تھی اور باہر نکلتے ہی اس نے اپنے کام

پہلے کیے تھے

آج صبح ہی وہ اپنے کسی ضروری کام کے لئے رقم نکلوانے لگا تو اسے پتہ چلا کہ

اس کا بینک اکاؤنٹ فریز ہو چکا ہے

اس چیز نے اسے کافی زیادہ پریشان کر دیا تھا کیوں کہ یہ بات تو اس نے کبھی

بتائی ہی نہیں تھی کہ وہ اپنی ضروریات کے لئے انہی کہ پیسے خرچ کرتا ہے ا

ورنہ ہسپتال کی جاب میں اتنا پیسہ کہاں کہ وہ اپنی عیاشیوں کے لئے پیسہ ضائع

کر سکے یہ سب کچھ تو وہ اپنے چچا کے پیسوں پر کرتا تھا اسے کبھی بھی حساب

دینے کی ضرورت نہیں پڑی تھی

مجھے شک تو نہیں ہے لیکن بینک والوں نے کہا ہے کہ کوئی کسی کا بھی جھوٹا

سگنیچر کر کے پیسے نکلوا سکتا ہے اسی لئے میں نے تمہارا بھی کا اور اپنا

اکاؤنٹ بلاک کروا دیا ہے لیکن تم فکر مت کرو تمہیں جتنے بھی پیسے چاہیے مجھ

کہو تمہیں پیسے دے دوں گا وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگے چہرے پر

مسکراہٹ تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ اپنے بھتیجے سے بے تحاشہ

محبت کرتے تھے ان کی مسکراہٹ کے جواب میں وہ مسکرا بھی نہ سکا تو کیا اب

اسے پیسے پیسے کا حساب دینا پڑے گا اس سوچ نہیں سے پریشان کر دیا تھا

تھینک یو سوچ مجھے پیسوں کی ہر گز ضرورت نہیں تھی میں تو بس ایسے ہی

اپنے دوست کی مدد کے لئے اسے کچھ پیسے ٹرانسفر کر رہا تھا جب مجھے پتہ چلا

آپ فکر نہ کریں وہ جو کوئی بھی ہو گا جلد پکڑا جائے گا میں آپ کے ساتھ ہوں

ماما کو بھی میں بتا دوں گا آپ فکر نہ کریں اب یہ بتائیں ایشام کے بارے میں

کچھ پتہ چلا وہ جاگیرداروں کی پارٹی ہر نیوز چینل پر چلی ہے ہماری اچھی خاصی

بدنامی ہوئی ہے یہ بات تو ہم نے کسی کو باہر بتائی ہی نہیں تھی کہ ایشام کا

زبردستی نکاح ہوا ہے یا مجھے گولی لگ گئی ہے یہ بات باہر کیسے نکلی

میں سوچ سوچ کے پریشان ہو گیا ہوں یہ کون ہے ہمارے ہی خاندان میں

ہمارا دشمن اس پارٹی میں سب اپنے لوگ تھے اور آپ کے کچھ قریبی دوست

مجھے بہت غصہ آرہا ہے نہ جانے کس نے دوستی کے روپ میں دشمنی نبھائی

ہے وہ انہیں دیکھتے ہوئے انہیں اصل موضوع سے ہٹانے لگا

بیٹا مجھے سمجھ میں نہیں آرہا نہ جانے کس نے کی ہے یہ حرکت لیکن کبھی نہ

کبھی تو یہ بات باہر آنی تھی اس کا نکاح ہوچکا ہے زبردستی ہی سہی لیکن گواہان

کی موجودگی میں پورے اسلامی طریقے سے نکاح کیا ہے

اور مجھے بھی یہی لگتا ہے کہ مجھے فضول میں ان لوگوں کے ساتھ پنگا بازی

نہیں کرنی چاہیے تھی کیا میں ان لوگوں کو نہیں جانتا اور جہاں تک بات

میری بیٹی کی ہے تو وہ سکندر شاہ کے لئے کوئی غیر نہیں اس کے سگی بھانجی ہے

اس کی بہن کی بیٹی ہے وہ کبھی بھی اس کے لئے برا نہیں سوچے گا اور مجھے وہ

لڑکا بھی اتنا برا نہیں لگا جو صرف اپنی پھوپو کا وعدہ نبھانے کے لیے اس حد تک

جاسکتا ہے تو ذرا سوچو ایشام کے لیے کس حد تک جائے گا

قسمت بھی تو کوئی چیز ہے یقیناً میری بیٹی کے نصیب میں وہی لکھا تھا مجھے اس

لڑکے سے کوئی گلہ نہیں ہے لیکن اپنی بیٹی کو لے کر پریشان ضرور ہوں وہ اس

زندگی کو کب تک قبول کر پائے گی

جانتا ہوں یہ سب کچھ اس کے لئے مشکل ہو گا لیکن اپنی ماں کی طرح وہ بھی

ایک بہت صبر کرنے والی عورت ہے یقین ہے کہ ان شاءاللہ جلد سب کچھ

ٹھیک ہو جائے گا وہ اپنے اور اس کے رشتے کو سمجھ جائے گی اور اس کے ساتھ

ایک نئی زندگی کی شروعات کرے گی میں اپنی بیٹی کے لیے صرف دعا ہی کر

سکتا ہوں وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہے تھے جبکہ ان کی باتوں کو سنتا اسجد

شاک میں تھا

چاچو یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی بیٹی کو زبردستی کا

رشتہ قبول کرنا ہوگا

کیا ہو گیا ہے آپ کو چاچو میں اس پر کیس کرنا چاہتا ہوں ایشام کی طلاق کروانا

چاہتا ہوں اور آپ ۔۔۔۔۔

کون باپ ہو گا جو اپنی بیٹی کی طلاق چاہے گا اسجد میری ایک ہی بیٹی ہے میں

اسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں بستے دیکھنا چاہتا ہوں اور ویسے بھی اللہ کبھی

اپنے بندے کے بارے میں برا نہیں سوچتا یقیناً اس میں بھی کوئی بہتری ہو گی

اللہ نے میری بیٹی کا نصیب اسی شخص کے ساتھ لکھا تھا جو بھی ہوا جیسا بھی ہوا

اللہ کی رضا کے بغیر کچھ نہیں ہوتا تم بھی اس بات کو قبول کر لو اور اب ہم

تمہاری شادی کے بارے میں سوچیں گے کوئی اچھی سی لڑکی دیکھ کر تمہاری

شادی کروں گا اب میں مزید دشمنی نبھانے کی حالت میں نہیں ہوں میں نے

بہت کچھ کھویا ہے اب میں یہ دشمنی ختم کرنا چاہتا ہوں میں نے سکندر کو ہر

طرح سے نیچا دکھانے کی کوشش کی لیکن اسے نیچا دکھا کر اسے سب کے

سامنے شرمندہ کر کے مجھے کبھی کوئی خوشی حاصل نہیں ہوئی اس کے ساتھ

برا کر کے میرے ساتھ بھی کچھ اچھا نہیں ہوا

مجھے کبھی سکون حاصل نہیں ہوا اس کے بارے میں برا سوچ کر میں نے

صرف کھویا ہی ہے اپنی بیوی کو کھو دیا اپنی بیوی کی محبت کو کھو دیا اپنی اولاد سے

دور ہو گیا اور اب میں اپنی بیٹی کو بھی کھو چکا ہوں میرے پاس کچھ بھی نہیں بچا

کھونے کے لئے اسجد میں مزید اس دشمنی کو نہیں نبھا سکتا

سکندر شاہ کے ساتھ کچھ اور برا کر کے میں اپنی بیٹی کی خوشیوں کو داؤ پر نہیں

لگا سکتا میں اپنی بیٹی کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں وہ کسی کے ساتھ بھی رہے بس

سکون سے رہے خوش رہے اسی لئے میں نے اس خبر کو باہر نہیں نکلنے دیا تھا

میں نے کسی کو پتہ نہیں چلنے دیا تھا کہ میری بیٹی کا نکاح زبردستی ہوا ہے لیکن

اس کے باوجود یہ بات پھیل گئی ہر کسی کو پتہ چل گیا ہر نیوز چینل پر یہ خبر ہیڈ

لائن بنا کر ڈال دی گئی پتا نہیں کون تھا میرے ہی اپنوں میں میرا دشمن لیکن

اب میں نے یہ سوچ لیا ہے کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے میں اپنی بیٹی کے لیے

کوئی رسک نہیں لوں گا

اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جاگیرداروں کا مقابلہ کرنا ہمارے بس کی

بات نہیں ہے انہوں نے مسکراتے ہوئے جیسے بات ہی ختم کر دی تھی

اسجد کتنی دیر انہیں دیکھتا رہا اس نے کتنا کچھ سوچ رکھا تھا اس نے ان کی بیٹی

سے شادی کر کے ان کی ساری دولت پر قبضہ کر کے وہ عیاشی سے اپنی زندگی

گزارنا چاہتا تھا ایشام کی اوقات کیا ایک ڈرپوک لڑکی جسے ٹھیک سے بات کرنا

بھی نہیں آتا تھا کسی کے سامنے بات کرتے ہوئے ڈرتی تھی

ساری زندگی اسے اپنا غلام بنا کر رکھنا چاہتا تھا وہ بے تحاشا خوبصورت تھی وہ

کسی کی بھی محبت بن سکتی تھی وہ بھی جب جی چاہتا ہے اس سے اپنا دل بہلا سکتا

تھالیکن اس کے چچانے کتنی آسانی سے سب کچھ ضائع کر دیا ایک معصوم

پیاری سی لڑکی اس کے ہاتھ سے نکل گئی اس کے ساتھ وہ اپنا وقت

خوبصورت بنانا چاہتا تھا وہ اپنی زندگی میں اسے چاہتا تھا جس طرح سے وہ ابھی

اپنی زندگی فل مزے میں گزار رہا تھا آگے بھی ایسا ہی ہوتا اس پر کبھی کوئی

پابندی نہیں لگتی اس کی اوقات کیا تھی اس پر پابندی لگانے کی وہ ساری

زندگی آزادی سے گزار سکتا تھا لیکن سب کچھ الٹا ہو گیا

بہت ہی آسانی سے یہ خبر باہر نکالی تھی ہر نیوز چینل کی ہیڈلائن بنائی تھی اس

نے کہ ایشام کا زبردستی نکاح ہوا ہے گن پوائنٹ پر اس کے ساتھ زبردستی کی

گئی ہے

اسے لگا تھا میڈیا حرکت میں آئے گی وہ خود ہی اسے طلاق دے کر مکر جائے گا

کیونکہ وہ لوگ سیاست میں تھے وہ اپنی عزت پر حرف نہیں آنے دے سکتے

تھے

لیکن اتنے دن گزر جانے کے باوجود بھی دوسری طرف سے کوئی خبر نہیں

آئی تھی۔ایک ہفتے کے بعد ان کا بہت دھوم دھام سے ولیمہ کیا گیا جس پر

بہت سارے نیوز چینل لائف ریکارڈ نگ کر رہے تھے وہاں پر ایشام نے جس

طرح سے بدلحاظی کا مظاہرہ کیا اس نے لائیو دیکھا تھا لیکن اس کے باوجود بھی

اس کی پسند کا کچھ بھی نہیں ہوا تھا اسے لگا تھا کہ اب غصے میں آ کر ذلا ور طلاق

اس کے منہ پر مارے گا اسے دفعہ کرے گا لیکن ایسا ہر گز نہیں ہوا تھا وہ بہت

تیز دماغ کا بندہ تھا اس نے بہت سکون سے اس معاملے کو حل کر لیا تھا

اور کوئی مصالحہ نہ ملنے پر نیوز چینل والوں نے بھی اپنی خبریں بدل دی کیونکہ

انہیں مصالحہ چاہیے تھا اور خاموشی کی وجہ سے انہیں کسی بھی طرح کا مصالحہ

نہ ملا عوام بھی اسی کا ساتھ دیتی ہے جو خود اپنے لئے قدم اٹھاتے ہیں اگر

جہانگیر شاہ ہی اپنے لیے کوئی قدم اٹھانے کو تیار نہیں تھے تو پھر عوام ان

لوگوں کا ساتھ کیسے دیتی

اس کے بیمار ہونے کی وجہ سے جہانگیر شاہ نے بزنس کو اپنے ہاتھوں میں لے

لیااور اس کا بینک اکاؤنٹ بند کر دیا۔اور اب تو وہ پائی پائی کے لئے اپنے چاچا کا

محتاج ہو گیا تھا اب اسے پیسوں کو بہت سوچ سمجھ کر استعمال کرنا تھا اپنی

عیاشیوں کو کچھ دن تک یوں ہی بند رکھنا تھا تا کہ وہ چاچا کا بھروسہ ایک بار پھر

سے جیت کر اکاؤنٹ کا سارا معاملہ خود حل کرنا تھا تب ھی اسے ایک بار پھر

اسے پرانی زندگی واپس مل سکتی تھء

کچھ دیر ان کے پاس بیٹھ کر وہ اپنے کام کا کہہ کر وہاں سے نکل گیا دماغ پر بس

یہی ایک سوچ سوار تھی کہ کس طرح سے وہ اس معاملے کو حل کرے گا اب

یہ سب اس کے لئے کافی مشکل ہو گیا تھا اس کی سارے کے سارے پلان

درے کے دھرے رہ گئے تھے اس نے تو یہ بھی سوچ لیا تھا کہ ذلاور ایشام کو

طلاق دے دے گا تو وہ اس سے شادی کر کے چچا پر ایک اور بڑا احسان کر دے

گا وہ اس کے احسانوں تلے دب کر ہمیشہ اس کے لئے بہترین سوچیں گے لیکن

اس کا یہ پلین بھی دھرا کا دھرا رہ گیا

اسے سب سے زیادہ غصہ ذلاور شاہ پر آرہا تھا یہ سب کچھ اسی کی وجہ سے ہوا تھا

لیکن ذلاور شاہ سے پنگا لے کر وہ اپنے آپ کو کسی بڑی مصیبت میں نہیں ڈال

سکتا تھا کیونکہ یہ تو وہ بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ جاگیر دار سر پھرے

ہوتے ہیں

ooooo

ارے کارب آپ آگئے فاطمہ کہاں ہے میں صبح سے اس کو تلاش کر رہی

ہوں پھر ملازمہ نے بتایا کہ وہ اس کو گیسٹ روم میں چھوڑ کر آئی تھی آپ

وہی پر باہر تھے شاید آپ اسے اپنے ساتھ لے گئے لیکن اب کہاں اسے چھوڑ

آئے ہیں آپ وہ کمرے میں آیا تو وہ بیڈ پر بیٹھی اسی کے آنے کا انتظار کر رہی

تھی لیکن فاطمہ کو کارب کی گود میں نہ پا کر وہ اس سے سوال کرنے لگی کارب

جو کب سے اس کی باتیں سن رہا تھا پریشانی سے اسے دیکھنے لگا

میں اسے کہاں لے کر جاؤں گا ڈارلنگ سیاسی کام کے لیے گیا تھا تم جانتی ہو نا

جب میں کسی سیاسی کام کے لیے جاتا ہوں تو فاطمہ کو اپنے ساتھ لے کر نہیں

جاتا اور میں نے تو اسے دیکھا بھی نہیں ورنہ اس کے ساتھ تھوڑا سا وقت

گزارتا یا تم ایسا کرو جاؤ اسے لے آؤ پھر اس کے ساتھ کھیلوں گا وہ ایک نظر

اسے دیکھتا بیڈ پر بیٹھ گیا تھا لیکن اس کی بات سن کر وہ پریشان ہو گئی تھی کیونکہ

وہ ابھی کی بات تو ہر گز نہیں کر رہی تھی وہ تو صبح کی بات کر رہی تھی اگر وہ

اس کے ساتھ نہیں تھی تو کہاں تھی فاطمہ

آپ اسے اپنے ساتھ لے کر گئے تھے کارب مذاق کر رہے ہیں کیا اس نے

گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا

میں تم سے مذاق کیوں کروں گا حور وہ بھی اس طرح کا کیا ہو گیا ہے تمہیں

میں اسے اپنے ساتھ لے کر نہیں گیا ہوں وہ وہی ہو گی گیسٹ روم میں اب

کارب بھی پریشان ہو گیا تھا

نہیں ہے وہ گھر پر کہیں نہیں ہے میں ہر جگہ اسے ڈھونڈ چکی ہوں بلکہ اب

نہیں صبح سے ہر جگہ ڈھونڈ چکی ہوں میں نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی تھی مجھے

ملازمہ نے یہی بتایا تھا کہ شاید آپ اسے اپنے ساتھ لے گئے ہیں وہ پریشانی

سے کمرے سے باہر نکلی تھی جب کہ وہ بھی اس کے پیچھے ہی آیا تھا

کہاں مر گئے ہو سب کے سب میری بیٹی کہاں ہے اس کے چلانے پر ملازم

بھاگتے ہوئے باہر نکلے تھے حور تو پاگلوں کی طرح ہر کمرے میں اپنی بیٹی کو

تلاش کرنے لگی تھی ایسا کیسے ممکن تھا کہ اس کے گھر سے اس کی بیٹی غائب ہو

جائے

سب ملازم الرٹ ہو گئے تھے ہر کمرے میں بلکہ گھر کے کونے کونے میں وہ

فاطمہ کو تلاش کرنے لگے لیکن فاطمہ نہ ملی کیونکہ اسے ملنا ہی نہیں تھا دوپہر

سے شام اور شام سے رات کے بعد ایک بار پھر سے صبح ہو چکی تھی لیکن

فاطمہ کا کہیں کوئی اتا پتا نہ تھا حور رو رو کر بے حال ہو رہی تھی

سب کا یہی کہنا تھا کہ مخالف پارٹی والوں نے ضرور کوئی سازش کی ہے اسے

پیچھے کرنے کے لیے کیونکہ سیاست میں آج کل اس کا سکہ کافی چل رہا تھا۔وہ

جانتا تھا اس کے ساتھ کچھ بھی برا ہو سکتا ہے لیکن کیا ہو سکتا ہے وہ سمجھ نہیں

پا یا وہ اپنی بیٹی کے لیے کچھ برا سوچ بھی نہیں سکتا تھا

○○○○○

تین دن گزر چکے تھے سب لوگ فاطمہ کو ڈھونڈنے میں مصروف تھے

پولیس سے لے کر گاؤں کا ایک ایک آدمی اس وقت فاطمہ کی تلاش میں لگا

ہوا تھا لیکن فاطمہ کا کہیں کوئی اتا پتا نہیں تھا وہ ہر طرف سے ناامید ہو کر

لوٹتیمے تھے

ان کی حویلی سے ان کی بیٹی غائب ہوئی تو ہوئی کیسے کسی کو کوئی اتا پتا نہیں تھا وہ

خود بھی بہت پریشان تھا حور کی حالت دیکھ کر اسے اور بھی زیادہ پریشانی ہونے

لگتی وہ ایک بار پھر سے اپنی بیٹی کی تلاش میں نکل جاتا

سیاست ایک بہت بڑا جال ہے جو اس میں پھنستا ہے کبھی باہر نہیں نکل پاتا

وہ یا تو اپنی جان سے جاتا ہے یا اپنا سب کچھ برباد کر لیتا ہے اس کو اس بات کی

سمجھ آگئی تھی کہ اس نے سیاست میں گھس کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے

وہ اپنی بیٹی کو لے کر بے حد پریشان تھا گاوں کا کونا کونا اس نے ہر جگہ اپنی بیٹی

کی تلاش کی تھی لیکن ہر طرف سے ناامیدی کے علاوہ کچھ نہیں ملا تھا کون تھا

جو اس کی 28 دن کی بیٹی کو یوں اس سے دور لے گیا

ooooo

گاڑی روکنے کی آواز پر حور بھاگتی ہوئی نیچے آئی تھی لیکن اپنے شوہر کے بجائے

شاہ صاحب کو دیکھ کر وہ مایوسی سے لوٹ گئی جب اسے پیچھے سے آواز سنائی دی

بات سنو لڑکی

مڑ کر دیکھا وہ وہی گاڑی کے قریب کھڑے اسے دیکھ رہے تھے وہ آہستہ

آہستہ قدم اٹھاتی ان کے پاس چلی آئی اس کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی

اپنی بیٹی سے جدائی اسے تین دن سے مار رہی تھی

تمہاری حالت کو سمجھ سکتا ہوں اور میں یہ بھی جانتا ہوں تم بہت برے وقت

سے گزر رہی ہوں لیکن یہاں سیاست کا سکا چلتا ہے سیاست میں سامنے

والے کو کس طرح سے نقصان پہنچایا جا سکتا ہے کوئی نہیں دیکھتا اور کبھی کبھی

ہمیں خود ہی اپنا نقصان خود کرنا پڑ جاتا ہے

تمھاری بیٹی کا دکھ بہت بڑا ہے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ وہ مل جائے

لیکن تم ذرا کارب کو سیاست کی جانب متوجہ کرو کل اس کا ایک جلسہ ہے

لیکن اس کا سارا دھیان اس وقت اپنی بیٹی کی جانب ہے وہ اس کی تلاش کر رہا

ہے پتہ نہیں تمہیں دکھانے کے لئے کب تک یہ سارا دکھاوا کرے گا جب

کہ میں تمہیں پتا ہی چکا ہوں کہ سیاست کیسا جال ہے جس میں اپنا نقصان

اپنے ہاتھوں سے کرناپڑتا ہے صرف دکھانے کے لئے اسی لئے چاہتاہوں کے

اب وہ آگے بھرے

اولاد کا کیا ہے پھر ہو جائے گی تم اسے سمجھاؤ کہ یہ موقعہ اسے بار بار نہیں ملے

گا جب وہ جیت جائے گا تب پھر سے کہیں گھومنے چلے جانا اللہ پھر سے تمہاری

گود ہری کردے گا۔اولاد دینے والی اللہ کی ذات ہے جسے نے بیٹی دی ہے وہی

بیٹا دے گا

وہ یہ کہہ کر رکے نہیں بلکہ آگے بڑھ گئے جب کہ وہ ان کی باتوں کو سمجھنے کی

کوشش کر رہی تھی سیاست ایک ایسا جال ہے جس میں اپنا نقصان کرنا پڑتا

ہے اس بات کا کیا مطلب تھا اور انہوں نے ایسا کیوں کہا تھا کہ کارب کب

تک دکھاوا کرے گا تو کیا کارب اپنے فائدے کے لئے اپنی بیٹی کو استعمال کر رہا

تھا کیا اس نے خود اپنی بیٹی کو اغوا کروایا تھا سیاست کیسا ایسا دلدل ہے جس میں

اپنا نقصان خود کرنا پڑتا ہے تو کیا وہ بھی ان سیاست دانوں کی طرح تھا کیا اس

نے اپنی بیٹی کو خود غائب کروادیا تھا صرف سیاست میں اپنی کرسی حاصل

کرنے کے لیے کیا وہ اتنا گر سکتا تھا کہ اپنی بیٹی کو استعمال کرتا

وہ سچ میں صرف دکھاوا کر رہا تھا۔ سیاست میں اپنا نام بنانے کے لیے اس نے

اپنی بیٹی کو غائب کروادیا تھا تا کہ لوگ اس کے ساتھ ہمدردی کر کے اسے

زیادہ سے زیادہ ووٹ دیں وہ جتنا سوچتی اتنا ہی الجھتی جا رہی تھی کیا کارب اتنا

گر سکتا تھا

سب جو ہو رہا تھا وہ صرف ڈرامہ تھا اس کی بیٹی کامرب کے پاس تھی

اس نے خود ہی اپنی بیٹی کو کہیں چھپا کر رکھا تھا اور دنیا والوں کے سامنے ڈرامہ

کر رہا تھا تو یقیناً اس کی بیٹی جس بھی حالت میں ہو گی بالکل ٹھیک ہو گی آج

نہیں تو کل کارب اسے واپس لے آئے گا

اس نے سوچ لیا تھا وہ کارب سے بات کرے گی وہ کارب کی خود غرضی

بلائے صرف اور صرف اپنی بیٹی کی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی تین

دن سے اس کے دماغ میں عجیب و غریب خیالات آرہے تھے بس ایک سوچ

بار بار دماغ پر حاوی ہو رہی تھی کہ کہیں کسی نے اس کی بیٹی کی جان

۔۔۔۔۔وہ اس سے آگے سوچ بھی نہیں پا رہی تھی آج کارب کے باپ

نے اسے ایک چھوٹی سی امید دی تھی کہ اگر کارب نے سیاست کے لیے یہ

قدم اٹھایا ہے تو غلط ہی سہی لیکن اس کی بیٹی جہاں بھی ہو گی صحیح سلامت

ہو گی

اور اگر ایسا نہ ہوا تو۔۔۔۔دماغ میں ایک بار پھر سے سوال گردش کرنے لگا

ایسا ہی ہو گا انشاء اللہ وہ کارب کے پاس ہی ہو گی کارب اس کا خیال رکھتے ہوں

گے صرف دنیا والوں کے سامنے وہ اسے ہم سب سے دور رکھ رہے ہیں لیکن

وہ جہاں بھی ہو گی بالکل ٹھیک ہو گی کارب اسے جلد ہی واپس لے آئیں گے

وہ اپنے دل کو امید دے رہی تھی لیکن وہ کہاں جانتی تھی قسمت میں کیا لکھا

ہے

OOOOOO

OOOOOO

میری بیٹی کہاں ہے کارب شاہ۔۔۔؟اس نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا

حور نے اٹھ کر اس سے سوال کیا تھا

وہ اس کے روبرو کھڑی اس کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی وہ جو کہیں

راتوں سے مسلسل فاطمہ کی تلاش میں ہلکان ہو رہا تھا اس کے اس سوال پر

پریشانی سے اسے دیکھنے لگا

یہ کیسا سوال ہے حور۔۔۔! مجھے کیا پتہ کہ وہ کہاں ہے وہ الٹا اس سے

پوچھنے لگا

نہیں آپ سب جانتے ہیں آپ کو پتہ ہے کہ وہ کہاں ہے بتائیں مجھے وہ کہاں

ہے وہ پاگل ہو رہی تھی۔بیٹی کی جدائی نے اسے چند ہی دنوں میں کیا سے کیا بنا

دیا تھا

میں پاگلوں کی طرح اسے تلاش کر رہا ہوں اور تم مجھ سے ہی اس طرح سوال

کر رہی ہو حور اسے غصہ آیا تھا اس کے اس طرح کے سوال پر

کارب میرے ساتھ یہ ڈرامے بازیاں نہ کریں میں بہت زیادہ پریشان ہوں

۔۔۔ پلیز مجھے بتائیں کہ فاطمہ کدھر ہے

میں جانتی ہوں آپ نے سیاست میں ہمدردی کے لیے اسے غائب کیا ہے

دیکھیں میں کچھ نہیں کہتی آپ اپنا کام جیسے کرنا چاہتے ہیں کرے مجھے کوئی

اعتراض نہیں ہے لیکن میری بیٹی کوئی سب چیزوں میں شامل نہ کریں

وہ بہت معصوم ہے صرف چند دن کی ہے ایسے میں اس کا اپنی ماں کے بغیر رہنا

بہت مشکل ہے

میں سمجھ سکتی ہوں کہ سیاست میں آپ بہت بہت بڑے بڑے کام کرنے

پڑتے ہیں لیکن فاطمہ ان سب کے قابل نہیں ہے

اسے ان سب چیزوں سے دور رکھے میری بیٹی مجھے واپس کر دیں میں نہیں رہ

سکتی اس کے بغیر آپ اپنے کام کے لئے کسی اور کو استعمال کریں میری بیٹی کو

چٹاخ۔۔۔۔۔ حور جانے کیا کیا بول رہی تھی جب کارب شاہ کا ہاتھ اٹھا اور

اس کا گال لال کر گیا کیا وہ اسے اتنا گرا ہوا سمجھتی تھی کہ سیاست میں چند ووٹز

کی خاطر وہ اپنی بیٹی کو استعمال کرتا

۔۔۔۔؟ ہمت کیسے ہوئی تمہاری مجھ پر ایسا گھٹیا الزام لگانے کی

تم مجھ پر شک کر رہی ہو وہ بھی میری بیٹی کے حوالے سے کیا تم مجھے اتنا پیچ اتنا

گرا ہوا اتنا گھٹیا انسان سمجھتی ہو کہ میں سیاست کے چند ووٹز کے لیے اپنی بیٹی

کا غلط استعمال کروں گا تمہیں لگتا ہے کہ میں نے خود اپنی بیٹی کو غائب کروایا

ہے صرف لوگوں کی ہمدردی کے لیے ؟۔۔۔

اس وقت کارب کو اتنا غصہ آرہا تھا کہ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کس طرح

اپنا غصہ کنٹرول کرے اتنے دنوں سے وہ پاگلوں کی طرح ہر جگہ فاطمہ کو

تلاش کر رہا تھا دماغ پر بار بار ایک ہی سوچ سوار ہو رہی تھی کہ کہیں کسی دشمن

نے اپنے مطلب کی خاطر اس کی معصوم بیٹی کا استعمال تو نہیں کیا کہیں اس کی

بیٹی کو غائب کر کے اس کے کسی دشمن نے تو ایسا نہیں کیا اس کی پارٹی بہت

مضبوط ہو گئی تھی لوگ طرح طرح سے گیم کھیل رہے تھے

کبھی بھی کوئی بھی نقصان پہنچایا جا سکتا تھا اس نے خود ہی اپنے کو گھر سے نکلنے

سے منع کر دیا تھا کیونکہ اس پر طرح طرح کے حملے ہو رہے تھے ایسے میں

فاطمہ کا غائب ہو جانا بھی اس کے کسی نہ کسی دشمن کی حرکت تھی لیکن

حورالعین کا اس پر شک کرنا اسی کو غلط سمجھنا اسے توڑ گیا تھا

میرے سامنے یہ ڈرامے بازیاں نہ کریں کارب شاہ میں آپ کو بہت اچھے

طریقے سے جانتی ہوں میں جانتی ہوں کہ یہ سب کچھ آپ نے ہی کروایا ہے

آپ نے کہا تھا نہ کہ آپ اپنے بابا کا خواب پورا کرنے کے لیے کسی بھی حد

تک جا سکتے ہیں تو یہ بھی تو ایک حد ہے نہ۔۔۔۔۔وہ بولے جا رہی تھی جب

کہ اس کی بات سن کر غصے سے اس کے ماتھے کی رگیں باہر آنے لگیں

ان تمام حدوں میں سے کسی بھی حد میں میری بیوی میری بیٹی شامل نہیں

ہوتی حور لعین کارب شاہ تم نے مجھے سمجھا ہی نہیں اگر تم نے مجھے سمجھا ہوتا تو

آج میرے سامنے کھڑی مجھ سے یہ سوال نہ کر رہی ہوتی وہ چلا اٹھا تھا

میں کچھ نہیں جانتی سوائے اس کے کہ میری بیٹی غائب ہے اور میری بیٹی

غائب کرنے کے پیچھے آپ کا ہاتھ ہے یہ سیاست نہیں ایک دلدل ہے اس

دلدل میں آپ لوگ اپنا ہی نقصان کر کے دکھاوا کرتے ہیں سب سمجھتی ہوں

میں کارب شاہ مجھے کچھ نہیں پتا مجھے میری بیٹی چاہیے اگر آپ کے اس دلدل

کی وجہ سے میری بیٹی کو کوئی نقصان ہوا تو میں ساری زندگی آپ کو معاف

نہیں کروں گی یاد رکھیے گا

اگر میری بیٹی کو کچھ بھی ہوا تو اس کے گناہ گار آپ ہوں گے کارب شاہ وہ اسے

دیکھتے ہوئے بولی تھی جبکہ کارب کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے وہ اپنی

ساری طاقت لگا کر اپنی بیٹی کو ڈھونڈنے کی کوشش میں تھا لیکن اس کی بیٹی

کہیں نہ ملی اب تو ہفتہ گزر چکا تھا اور فاطمہ کا کہیں کوئی اتا پتا نہیں تھا

•••••

اس کے لئے حور کو سنبھالنا مشکل ہو چکا تھا وہ اس پر یقین نہیں کر رہی تھی

دوسری طرف سیاست میں اس کا بول بالا کرنے لگا تھا جب سے لوگوں کو پتہ

چلا تھا کہ کارب شاہ کی معصوم بیٹی غائب ہے تب سے ہی لوگ زیادہ سے

زیادہ اسے ووٹ کر رہے تھے کیونکہ عوام کو یہی لگ رہا تھا کہ مخالف پارٹی نے

اسے ہرانے کے لیے اسے کمزور کرنے کے لیے یہ قدم اٹھایا ہے اور ایسے میں

عوام پاگلوں کی طرح اسی کا ساتھ دے رہی تھی

لیکن اس وقت اسے عوام کی سپورٹ نہیں بلکہ اپنی بیٹی چاہیے تھی اسے ان

سب چیزوں سے زیادہ اپنی بیٹی اہم تھی کیونکہ حور کی حالت بگڑتی جا رہی تھی

وہ بہت زیادہ بیمار رہنے لگی تھی عجیب قسم کی حرکتیں کرتی تھی کل تو اس کے

ساتھ حد درجہ بدتمیزی کرنے لگی تھی اس کی یہ بدتمیزیاں شاہ صاحب کو

بالکل پسند نہیں آ رہی تھی

کتنی بار تو وہ خود اسے سختی سے منع کر چکے تھے لیکن وہ ایک ماں تھی کیسے

برداشت کرتی ہے بس اسے یہ پتہ تھا کہ اس کی بیٹی تکلیف میں ہے

اور کارب شاہ اسے اس کی بیٹی لا کر انہیں دے رہا وہ جہاں بھی ہے کارب شاہ

کے پاس ہے یہ اس کا یقین تھا جانتی تھی وہ کبھی نہ کبھی اسے واپس لے آئے گا

صرف یہ چند دن کی دوری پھر اس کی بیٹی نے ہمیشہ کے لئے اس کے پاس آ

جانا تھا لیکن اپنی بیٹی کو نہ دیکھ کر ایک ماں لے دل کو سکون کیسے ملتا

چھوٹی سی معصوم سی کلی جو ابھی اپنی ماں کے لمس سے بھی روشناس نہ تھی اسے

اس کی ماں سے دور کر دیا گیا تھا صرف اور صرف چند ووٹز کے لیے کتنا مطلبی

تھا کارب شاہ جس نے اپنی ہی بیٹی کے لیے بڑی مشکل پیدا کر دی تھی اسے

بہت غصہ آ رہا تھا وہ کارب شاہ کو جھنجھوڑ کر اپنی بیٹی حاصل کرنا چاہتی تھی

لیکن اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا کارب شاہ نے اپنا منہ سی رکھا تھا وہ کسی

طرح اس کی بیٹی اسے واپس کرنے کو تیار نہیں تھا وہ اس کی منتیں کر چکی تھی

اس کے پیر پکڑ چکی تھی لیکن کارب شاہ نے تو جیسے اپنے لبوں پر خاموشی کی مہر

لگادی تھی وہ اس کی تڑپ اس کی تکلیف اس کے اذیتوں کے بدلے صرف

خاموشی دے رہا تھا

••••

پھر کارب شاہ اور حور العین کا انتظار ختم ہوا تھا آج فاطمہ کو غائب ہوئے اٹھارہ

دن گزر چکے تھے جب انہیں پتہ چلا کی بڑی ندی کے قریب پرانی جھوپڑی

میں ایک چھوٹی سی بچی کی لاش ملی ہے جو تقریباً چند دن کی تھی لاش کی حالت

اتنی خراب تھی کہ اس بات کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا۔ کہ وہ کون ہے

سوائے اس کے جسم پر لپٹے کپڑوں کے علاوہ اور کوئی بھی پہچان نہیں پایا تھا کہ

وہ لاش فاطمہ کی تھی اسے مرے نا جانے کتنے دن گزر چکے تھے تین دن تک

وہ اس جھوپڑی میں تڑپتی رہی سسکتی رہی کیسے گزارے ہوں گے اس نے وہ

دن کیا وہ معصوم بے بسی کی انتہا پر نہ ہو گی

یہاں اسے صرف اتنا ہی بتایا گیا کہ کارب شاہ کے کسی ملازمہ نے مخالف پارٹی

کے ساتھ مل کر حویلی سے اس کی بیٹی کو غائب کر دیا

لیکن بعد میں پکڑے جانے کے ڈر کی وجہ سے اسے بڑی ندی کے قریب

موجود چھوٹی سی جھونپڑی میں پھینک کر چلی گئی تین دن تک وہ سانس لیتی

رہی

بالکل تنہا اکیلی اور پھر سانسوں نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا اس کے جسم کو کیڑے

مکوڑوں نے نوچ کھایا تھا پندرہ دن تک وہ ان کے کیڑے مکوڑوں کی خوراک

بنی رہی

اگر اس کے جسم پر موجود کپڑوں کو کوئی نہ پہچانتا تو اس کی لاش کے اوپر اتنا ماس

نہ بچا تھا یہ کوئی اس کی شناخت کر سکتا

وہ کارب شاہ کی بیٹی تھی اس خاندان گاؤں کے سب سے مغرور شہزادے کی

بیٹی

ایک شہزادے کی بیٹی جو کہ دوسروں کی شہزادیوں سے بڑے شوق سے کھیلا

کرتا تھا ان کی زندگی برباد کر کے اس نے کبھی پلٹ کر سوچا بھی نہ تھا کہ وہ

کیسی ہی زندگی گزار رہی ہوں گی

۔ اسے مکافات عمل بھی تو کہا جا سکتا تھا

اس نے بھی تو نجانے کتنی بیٹیوں کو نوچ کھایا تھا کتنوں کے ساتھ ظلم کیا تھا

آج اپنی بیٹی کو اس حالت میں اس سے دیکھا نہیں جا رہا تھا اس طرف گاؤں

کے بہت کم لوگ آتے تھے کیونکہ لوگوں کا ماننا تھا کہ ندی کے قریب کسی

جن کا سایہ ہے اور رات کے وقت یہاں سے اکیلے نکلنے کی غلطی کوئی نہیں

کرتا تھا

خیر یہ تو ساری فرضی باتیں تھیں۔ حقیقت صرف اتنی تھی کہ کارب شاہ اپنی

بیٹی کے مردہ وجود کو اپنے ساتھ واپس لے آیا تھا

اور اس لاش نے گاؤں میں خاموشی پھیلا دی تھ

•••••

ہمدردیاں حاصل ہو چکی تھی وہ جیت گیا تھا اسے گاؤں کا حکمران بنادیا گیا تھا وہ

ضلع کا حکمران بن گیا تھا اس کا سکہ چلتا تھا لیکن وہ سکہ چلانے کے قابل کہاں

رہا تھا وہ اپنی بیٹی کو کھو چکا تھا سب کچھ جیت کر وہ ہار گیا تھا

حور بے ہوش تھی اسے دس دن تک ہوش نہ آیا اپنی بیٹی سے دور ہو کر وہ اپنی

زندگی ہار گئی کارب شاہ کی خوشی کو جشن کے طور پر منایا گیا وہ خوش نہیں تھا

لیکن اس کے باوجود بھی حویلی میں بہت بڑی پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا

جیسے خود سلطان شاہ نے ہینڈل کیا تھا۔ شاید وہ بھول چکے تھے کہ اس جیت کی

خاطر وہ کیا ہار چکا ہے

انہوں نے اپنے بیٹے کی خوشی کو بہت دھوم دھام سے سیلیبریٹ کیا تھا یہ

الگ بات ہے کہ اسے اس کی کوئی خوشی نہیں تھی کا رب شاہ اپنا سب کچھ ہار

چکا تھا وہ اس جیت کی خوشی کیا مناتا جبکہ اس کا اندر ہی ہار چکا تھا

اسے کسی چیز کا ہوش ہی کہاں تھا وہ تو بس اپنی حور کے لیے فکر مند تھا وہ اچھے

سے اچھے ڈاکٹر سے حور کا علاج کروا رہا تھا جو ابھی تک ہوش کی دنیا میں واپس

ہی نہیں آئی تھی

ڈاکٹر آتے اور ناامیدی جتا کر چلے جاتے کچھ لوگوں نے کہا تھا کہ اگر ٹھیک ہو

بھی گئی تب بھی وہ ڈپریشن کے مریض بن جائے گی اس کے لئے بیٹی کا دکھ

بہت بڑا تھا

اس کی حالت دیکھتے ہوئے سب سے پہلے تو مامی اور ان کے خاندان والوں نے

تعلق ختم کیا تھا ماموں پھر ایک دو دفعہ اسے دیکھنے کے لیے آ گئے تھے لیکن

مامی نے تو اس طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی کیونکہ لڑکی پاگل ہو چکی تھی

یہ نہ ہو کہ کلالاں طلاق لے کر پھر سے ان کے سر پر بیٹھ جائے

اس ڈر سے انھوں نے نہ تو اپنے شوہر کو دوبارہ اس کے لیے جانے دیا اور نہ ہی

خود اس طرف جانے کی غلطی کی تھی

تحفے طوائف تو وہ پچھلے ایک سال سے لے ہی رہی تھیں لیکن اب انہیں

تحفوں کا بھی لالچ نہیں رہا تھا کیونکہ کارب کے خاندان سے ہی عائمہ کا ایک

بہت بڑے گھرانے میں رشتہ ہو چکا تھا

اور باقی بچیاں تو ابھی چھوٹی تھی۔عائمہ کی شادی کا تقریبا سارا خرچہ کارب

نے اٹھایا تھا اور بہت دھوم دھام سے اس کی شادی کی تھی اور اب شادی کے

بعد وہ امریکا میں ایک آرام دہ زندگی گزار رہی تھی

۔ لیکن حورالعین کی حالت صاف بتا رہی تھی کہ وہ اتنی آسانی سے اپنی بیٹی کو

بھلانے والی نہیں ہے اور پھر جب اسے ہوش آیا

مامی نے اسے بہت سمجھایا کہ یہ سیاسی لوگ ہیں ان کے ساتھ ایسے ہی بنا کر

رکھنی پڑتی ہے کیا تم نے کبھی نہیں سنا کہ کسی سیاسی پارٹی والے کی بیٹی اغوا ہو

گئی ہے یا اس کا قتل ہو گیا یہ سب کچھ ہوتا رہتا ہے تبھی تو یہ لوگ اتنے برے

ہیں اسی لیے بہتر ہے کہ وہ فاطمہ کو بھلا کر ایک نئ زندگی کی شروعات کریں

مامی سے تو اسے کسی اچھے کی امید تھی بھی نہیں لیکن ماموں نے بھی تو یہی

سب کچھ کہا تھا کہ اللہ نے اس کی اتنی ہی زندگی لکھی تھی اب آگے بڑھ کر

اپنی زندگی کی شروعات کرو

وہ نہیں چاہتے تھے کہ عائمہ کے رشتے پر کسی بھی طرح کا کوئی برا اثر پڑے

۔ظاہری سی بات ہے انہیں ان کی بیٹی زیادہ عزیز تھی اسی لئے تو اسے اس کی

بیٹی کو بھول جانے کی بات کر رہے تھے لیکن وہ کیسے بھلا دے اس کی سسکیاں

تو اسے ہر رات اپنے کانوں میں سنائی دیتی تھی وہ تڑپ اٹھتی تھی اپنی بیٹی کی

حالت پر وہ اسے نہیں بھول سکتی تھی اس نے 28 دن تک اس کا لمس محسوس

کیا تھا

اسے چاہا تھا اس نے سوچا تھا اس کے فیوچر کے بارے میں اس کی زندگی کے

بارے میں

وہ کیسے بھول جاتی اسے جو اسے کبھی دو سال کی تو کبھی چھ سال کی دو پونیوں

میں ہنستی کھیلتی نظر آتی تھی

تو کبھی اپنے سامنے ایک جوان دلہن کو دیکھتی تھی اس کی بیٹی جو اسے چھوڑ کر

جا رہی تھی اسے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جا چکی تھی وہ کیسے بھول جاتی

وہ تو چھوٹی سی تھی لیکن وہ اس کی ساری زندگی کے بارے میں سوچ چکی تھی

یہاں تک کہ اس کے بچپن سے لے کر جوانی یہاں تک کہ اس کی شادی سے

لے کر اس کی جدائی تک کو محسوس کر چکی تھی تو پھر وہ اس کی ادبی جدائی کو

کیسے محسوس کرتی اور کیوں نہیں کرتی

اس کی بیٹی تین دن تک اس جھونپڑی میں زندہ رہی تھی تڑپتی رہی تھی روتی

رہی تھی لیکن کوئی نہیں آیا تھا اتنے دنوں سے اس کی لاش کی بدبو بھی نے

محسوس نہ کی ہوا ایسا کیسے ممکن تھا لیکن کسی نے اس جگہ کی طرف جھانکنے کی

غلطی نہیں کی تھی صرف اس لئے کیونکہ وہاں پر جھوٹے قصے کہانیاں مشہور تھے

لوگ اتنے دن تک اس بدبو کو محسوس کر کے نظر انداز کرتے رہے کیونکہ انہیں لگتا تھا کہ وہاں کوئی جنگلی جانور مرا پڑا ہے

کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ کارب شاہ کی بیٹی کی لاش ہے جسے کوئی انسان نہیں دیکھ پایا بلکہ کیڑے مکوڑے کھا گئے تھے

ہر رات اس کی درد سے چیخیں بلند ہوتی اس کی بیٹی نے کس طرح سے وہ وقت گزارا ہو گا

وہ حساب لینا چاہتی تھی کارب شاہ سے اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ اگر وہ اپنی

بیٹی کو سنبھال نہیں سکتا تھا تو کیوں لے کر گیا تھا اس سے دور اگر اس کے لیے

سیاست اتنی اہم تھی تو چھوڑ دیتا اسے لیکن اس کی بیٹی کو موت کے گھاٹ

کیوں اتار دیا گیا اس کرسی کی وجہ سے اس کی معصوم بیٹی کو چھین لیا گیا

وہ بیٹی تھی شاید اس لیے اس کے ساتھ ایسا سلوک ہوا اگر وہ بیٹا ہوتا تو شاید ایسا

کبھی بھی نہ ہوتا بلکہ وہ تو سب کا جگر گوشہ ہوتا سب کے لئے خاص ہوتا اس

نے کہا تھا اسے بیٹا چاہیے لیکن وہ اسے بیٹا نہیں دے سکی تھی شاید اسی بات کی

سزا دی تھی اس شخص نے اسے اس کی بیٹی کو ہمیشہ کے لئے چھین لیا تھا

اسے نفرت ہو رہی تھی اپنے آپ سے وہ کیسے اس شخص کی محبت میں ہر چیز کو

بھلا گئی تھی کیسے اس شخص کی محبت نے اس نے اپنی بیٹی کو قربان کر دیا اس

نے کیوں احتیاط نہیں کی تھی اس نے خود اپنی بیٹی اس کے حوالے کی تھی کہ

وہ خود بھی قاتل تھی اپنی بیٹی کی اس کی بیٹی آج اس کے پاس نہیں تھی تو کہیں

نہ کہیں وجہ وہ خود بھی تھی اس نے کارب شاہ پر اعتبار کیا تھا

اور اس اعتبار کا انجام وہ دیکھ چکی تھی وہ اپنی بیٹی کو کھو چکی تھی کارب شاہ کل

اسے اپنے ساتھ دوسرے ملک لے کر جا رہا تھا علاج کے لیے کیونکہ سب کو

لگ رہا تھا کہ وہ پاگل ہو رہی ہے

اور اسے علاج کی ضرورت ہے

لیکن سچ یہ تھا کہ اسے اب کسی کی ضرورت نہیں تھی اسے اپنے آپ کی بھی ضرورت نہیں تھی اسے ہر چیز سے الجھن ہونے لگی تھی ہر چیز سے نفرت ہونے لگی تھی اپنا دماغی توازن کھونے لگی تھی اسے اپنی بچی چاہیے تھی کسی بھی قیمت پر جو کہ اب ممکن نہیں تھا

○○○○○

شاہ صاحب آپ کی بیوی ٹھیک تو ہو سکتی ہیں لیکن ذہنی ٹینشن کی وجہ سے وہ یہ مشکل ہو گیا ہے انہیں ایک بچے کی ضرورت ہے انہیں کیسے بھی اپنا بچہ واپس

چاہیے اگر ہم ان کے لیے کسی بچی کا انتظام کرتے ہیں تو یقین ان کی صحت پر

اچھا اثر پڑے گا انہیں لگتا ہے کہ ان کی بیٹی زندہ ہے اور آپ کے پاس ہے اگر

آپ چاہتے ہیں کہ یہ پہلے کی طرح بالکل ٹھیک ہو جائیں تو آپ کو بچے کے

بارے میں سوچنا ہو گا

مسٹر کارب یقیناً ان کا بچہ ان کی صحت پر اچھا اثر ڈالے گا ورنہ اس کے علاوہ ان

کے ذہنی حالت کا اور کوئی علاج نہیں ہے۔

یہ اپنے آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہی ہیں اور ایسا کرنا یہ تب ہی

چھوڑ سکتی ہیں جب ان کے ساتھ ایک اور زندگی کو جوڑا جائے ڈاکٹر کی بات کو

وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہا تھا

لیکن ڈاکٹر فی الحال اس کی حالت ایسی نہیں ہے کہ ہم کسی اور بچے کے بارے

میں سوچ سکے ابھی ہمیں اپنی بیٹی کو کھوئے ہوئے تین مہینے ہوئے ہیں ان

تین مہینوں میں آپ اس کی حالت دیکھ سکتے ہیں ذہنی طور پر بالکل بھی ماوف

ہو چکی ہے اس کے لیے اپنی بیٹی کو مردہ قبول کرنا جیسے ناممکن ہو چکا ہے جب

میں اس کے سامنے آتا ہوں اسے لگتا ہے کہ میں نے خود اپنی بیٹی کا قتل کیا ہے

مجھے میری معصوم بیٹی کا قاتل سمجھتی ہے لیکن آپ بتائیں کیا ایسا ممکن ہے کہ

ایک باپ اپنی بیٹی کو قتل کر سکتا ہے

وہ عورت ہے رو دھو کر اپنا دکھ بیان کر لیتی ہے لیکن میں اپنا دکھ کس کو سناؤں

کس کو بتاؤں کہ میں کتنی تکلیف میں ہوں اس نے اپنی بیٹی کھوئی ہے تو وہ

میری بھی تو بیٹی تھی میں نے بھی تو اپنی پہلی اولاد کو کھویا ہے لیکن یہ مجھے

میری ہی بیٹی کا قاتل کہتی ہے آپ اندازہ لگا سکتی ہیں میری اذیت کا وہ اسے

دیکھتے ہوئے اذیت سے بولا تھا

تو پھر آپ کیا حل نکالتے ہیں اس مسئلہ کا وہ آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی

لیکن ان کی فیملی بھی انہیں قبول نہیں کر رہی تو آپ کیا کریں گے کیا چھوڑ

دیں گے اسے اس حالت میں کارب شاہ یہ آپ کی بیوی ہے آپ محبت کرتے

ہیں اس سے اسے آپ کی ضرورت ہے آپ اسے یوں بیمار نہیں چھوڑ سکتے

اگر آپ نہیں چاہتے کہ یہ پوری طرح پاگل ہو جائے تو اپنے اور ان کے فیوچر

کے بارے میں سوچیں اولاد اللہ کی دین ہے جس نے آپ کو ایک بیٹی سے

نوازا ہے اور آپ کو دوبارہ صاحب اولاد کرے گا لیکن اپنی بیوی کے لئے آپ

کو یہ قدم اٹھانا ہو گا

وہ اسے سمجھا رہی تھی وہ پوری طرح حور کی ذہنی حالت کے بارے میں بتا چکا

تھا جو حالت اس وقت حور کی تھی وہ اس کے لئے نا قابل برداشت تھی وہ اس

کا دکھ بانٹ نہیں پا رہا تھا وہ اپنی تکلیف اسے سننا چاہتا تھا وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ

اپنی بیٹی کو کھو کر کس حالت میں ہے لیکن وہ اس حالت میں نہیں تھی کہ اس

کے درد کو سمجھ پاتی

OOOOOO

کارب کہاں تھے آپ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی میں کب سے

آپ کو بول رہی ہوں کہ گھر چلے فاطمہ انتظار کر رہی ہو گی رو رہی ہو گی آپ

کو پتا ہے وہ چھوٹی سی ہے نہیں رہ سکتی ہے لیکن آپ بہت لاپرواہ ہیں مجھے گھر

جانا ہے ابھی اور اسی وقت پتہ نہیں کہاں لے کر آگئے ہیں مجھے وہاں میری

بیٹی اکیلی ہے آپ کو پتا ہے اسے اکیلے کتنا ڈر لگتا ہے

جب اکیلا خود کو محسوس کرتی ہے رونے لگتی ہے چیخنے لگتی ہے پتہ نہیں کیا

حالت ہوئی ہو گی اس کی اس جھونپڑی میں کتنا چیخی ہو گی کتنا روئی ہو گی اس

نے مجھے پکارا ہو گا آپ کو پکارا ہو گا

لیکن وہ معصوم جانتی نہیں تھی اس کا باپ انسان نہیں انسان کے روپ میں

چھپا بھیڑیا ہے

وہ اپنے باپ کو اپنا محافظ سمجھتی ہو گی لیکن وہ کہاں جانتی تھی کہ اس کا باپ

اس کی جان لے لے گا

وہ آہستہ آہستہ بولتی ہزیانی ہوتی جارہی تھی کارب کے لیے اس کو سنبھالنا

مشکل ہو رہا تھا اسے تھام کر آہستہ سے اپنے سینے سے لگائے وہ اسے ان دل

چھیڑنے والی باتوں سے دور لے کر جانا چاہتا تھا وہ اسے سمجھانا چاہتا تھا وہ بے

گناہ ہے اس نے کچھ نہیں کیا وہ اپنی بیٹی کا قاتل نہیں ہے وہ اسے بتانا چاہتا تھا

کہ وہ خود تڑپ رہا تھا سسک رہا تھا اس کا اندر مردہ ہو رہا تھا وہ دھاڑیں مار مار کر

رونا چاہتا تھا وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس کے دکھ میں برابر کا شریک ہے اس

نے اپنی بیٹی کو کھویا ہے لیکن وہ سے بتا نہیں پا رہا تھا

اسے اپنے سینے سے لگائے وہ آہستہ آہستہ اس کے بال سہلاتا رہا اسے خاموش

کروانے کی کوشش کرتا رہا جب ڈاکٹر کہ باتیں یاد آنے لگیں اسے اس حالت

سے نکالنے کے لیے اسے ایک اور اولاد کی ضرورت تھی

فاطمہ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا تھا لیکن وہ حور کو اس حالت میں بھی نہیں

دیکھ سکتا تھا اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ دوسری اولاد کے بارے میں سوچے گا

وہ جانتا تھا کہ یہ فیصلہ بہت مشکل ہے لیکن اب وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا حور

کو اس حالت میں دیکھنا اس کے بس سے باہر تھا وہ اسے ایک نئی زندگی دینا

چاہتا تھا

اسے یوں ہی اپنی باہوں میں بھرے وہ اس کے نازک سے وجود کو اپنی باہوں

میں اٹھاتا بیڈ پر لے آیا

فاطمہ کو واپس نہیں لایا جا سکتا اور نہ ہی فاطمہ کی جگہ کوئی اور لے سکتا ہے

لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں تمہیں فاطمہ کے دکھ سے باہر نکالوں گا

اس کے ماتھے کو محبت سے چومتا وہ آہستہ آہستہ اسے بتا رہا تھا جبکہ اس کی

سرگوشیوں میں فاطمہ کا نام سنتے وہ اس کی باہوں میں پڑی تھی اسے اپنی بیٹی

چاہیئے تھی کسی بھی قیمت ہے اور وہ اس کی بیٹی دینا چاہ رہا تھا

ooooo

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو اس کے بازوں میں قید پایا ایک لمحے

کے لیے اسے اپنے ہی وجود سے نفرت ہوئی تھی

تو کیا وہ اپنی بیٹی کے قاتل کے ساتھ ساری رات گزار چکی تھی

اس کے قریب سے اٹھتی وہ واش روم میں جا بند ہوئی اس کا دل چاہا وہ چیخے

چلائے اپنے وجود کو نوچ ڈالے تو کیا اس شخص نے اس لیے اسے اپنے قریب

رکھا تھا کل رات کو اس کی کمزوری کا استعمال کر گیا تھا اسے فاطمہ کا لالچ دے

گیا تھا اور اس لالچ میں اپنی ہوس مٹا تا رہا

وہ کوئی غیر نہیں بلکہ اس کا شوہر تھا اس نے یہ سوچنے کی غلطی نہیں کی تھی

کیونکہ اس وقت اس کی سوچ پر صرف اور صرف فاطمہ سوار تھی جو اس کے

شوہر کی وجہ سے اس سے دور ہو گئی تھی تین مہینے سے وہ اس سے اتنی دور تھی

کہ وہ چاہ کر بھی اس کے قریب نہیں آسکتا تھا

اسے اپنی ہوس مٹانے ہوتی تو اس کے پاس عورتوں کی کمی نہیں تھی۔ تو کیا وہ

اس سے اولاد چاہتا تھا کیا وہ اس سے ایک بار پھر سے فاطمہ چاہتا تھا نہیں وہ بیٹی

کا طلبگار نہیں تھا یقیناوہ اس سے بیٹا چاہتا تھا تبھی تو اپنی بیٹی کو وہ ہمیشہ کے لئے

ختم کر چکا تھا

اب وہ اس سے فاطمہ نہیں بلکہ کسی اور کی امید رکھتا تھا وہ چاہتا تھا کہ فاطمہ کو

بھول جائے لیکن ایک ماں اپنی بیٹی کو کیسے بھول سکتی تھی وہ بھی اس بیٹی کو جو

اپنی باپ کے بے رحم ہاتھوں سے ماری گئی فاطمہ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا تھا

کوئی بھی نہیں

دل درد سے پھٹ رہا تھا وہ کیسے آگے بڑھنے کے بارے میں سوچتی اسے اس

کی بیٹی کا بے جان وجود نظر آتا وہ صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا اس نے صرف

اسے دیکھا تھا اور پھر ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی تھی جس کے بعد ہوش آیا

جب اسے پتہ چلا تھا کہ اس کی بیٹی کی وہ منوں مٹی تلے دبا چکے ہیں

وہ اتنا خود غرض بن گیا اس نے اپنی بیٹی کے بارے میں نہیں سوچا صرف ایک

سیٹ کے لیے سیاسی لوگ کوئی بھی حد پار کر جاتے ہیں یہ وہ سمجھ چکی تھی

یقیناوہ اگلے ووٹ کے لیے بھی تیاری کر رہا ہوں گا شاید وہ ایک اور بیٹی کو پیدا

کر کے اسی طرح مار دے گا اس کا دل بدگماں ہو چکا تھا ۔

وہ اسے چھوڑ کر چلی جانا چاہتی تھی وہ اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھنا

چاہتی تھی اس نے اپنے ماموں کو کہا تھا ماموں میں آپ کے ساتھ جانا چاہتی

ہوں مجھے کارب شاہ سے طلاق چاہیے لیکن اس کی اس بات پر ماموں نے اس

کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے اور کہہ دیا اگر تمہارا گھر برباد ہوا تو آئمہ کا بھی برباد

ہو جائے اور وہ اپنی بیٹی کا سوچ رہے تھے

یہ دنیا مطلب کی تھی ہر کوئی اپنے مطلب کے لئے جیتا تھا وہ بھی جی رہے تھے

۔کارب اسے گھر سے نکلنے سے منع کر چکا تھا ہر وقت اس کے ساتھ ملازموں

کا ہجوم رہتا تھا تین مہینے تک یہ سلسلہ چلتا رہا اور جب اس کی ذہنی حالت زیادہ

بگڑنے لگی تو وہ اسے علاج کے لے آیا اور ڈاکٹر نے اس کا علاج یہی بتایا تھا کہ

اسے ایک اور اولاد دے دی جائے

وہ پھر سے ماں بن گئی تو یقیناوہ فاطمہ کے دکھ سے ایک حد تک آزاد ہو جائے

گی کارب بھی تو ایسا ہی چاہتا تھا وہ چاہتا ہے کہ فاطمہ کے دکھ بھلا کر آگے

بڑھے مشکل تھالیکن ناممکن نہیں ان سب سے وہ اس سے بدگمان ہوتی چلی

جارہی تھی اس کو اپنے وجود سے نفرت ہونے لگی تھی یہاں تک کہ وہ اب

اولاد نہیں چاہتی تھی فاطمہ کی جگہ کسی کو نہیں دے سکتی تھی

ooooo

فاطمہ کو دور ہوئے چار مہینے ہو چکے تھے جب اس کی طبیعت خراب رہنے لگے

ڈاکٹر نے آکر خوشخبری سنائی تھی

لیکن وہ اس خوشی کی خبر سمجھتی ہی کہاں تھی یہ تو ناانصافی کی جا رہی تھی اس کی بیٹی کی جگہ کسی اور دے کر وہ دوبارہ ماں بننے والی تھی کارب بے حد خوش تھا اور کارب کے ساتھ سلطان شاہ صاحب بھی بے حد خوش تھے وہ دوبارہ دادا بننے والے تھے اور انہیں پوری امید تھی کہ اس دفعہ بیٹا ہو گا اس دفعہ وہ خود بھی اس سے سے کافی اچھے طریقے سے بات کر رہے تھے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے سے اپنی بیٹی کہہ رہے تھے وہ دو ٹکے کی لڑکی کل تک ان کے لیے کوئی وقعت نہیں رکھتی تھی آج کافی زیادہ اہمیت رکھنے لگی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اچانک ان کا رویہ کیسے بدل گیا

لیکن اس نے ایک چیز نوٹ کی تھی کا رب نے انہیں بالکل مخاطب کرنا چھوڑ

دیا تھا ان کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا تھا وہ ایک ہی گھر کی چھت کے

نیچے رہتے تھے لیکن کچھ عرصہ سے جیسے ان کا کوئی تعلق ہی نہیں تھا وہ اس

سے بات کرنے کے لیے مچلتے تھے لیکن کا رب نظر انداز کرتا آگے بڑھ جاتا تھا

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اچانک ایسا کیا ہو گیا کہ ان باپ بیٹوں کے درمیان

اتنا فاصلہ آگیا

لیکن اسے تو جیسے اب کسی سے کوئی مطلب ہی نہ تھا اس کے لئے تو کا رب کا

وجود بھی نا قابل برداشت تھا کا رب اسے خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتا

تھا لیکن وہ تو جیسے خوشیوں سے روٹھ چکی تھی وہ اس کے ساتھ رہنا ہی نہیں

چاہتی

دو بار وہ اپنے ہی بچے کو مارنے کی کوشش کر چکی تھی اس کی وجہ سے کارب

بہت محتاط ہو گیا تھا وہ دو تین ملازموں کو ہمیشہ اس کے پاس رکھتا تھا

وہ اسے بہت بار سمجھانے کی کوشش کر چکا تھا کہ ان کی اگلی اولاد کبھی بھی

فاطمہ کی جگہ نہیں لے پائے گی فاطمہ ان کے لیے ان کی پہلی اولاد ان کی

محبت کی نشانی تھی

وہ بہت کوشش کے باوجود بھی اپنی دوسری اولاد کے لیے اس کے دل میں

محبت پیدا نہیں کر پارہا تھا وہ اس کے اندر اس کے جسم کے اندر تھی ایک

نازک جان تھی لیکن فاطمہ کے دکھ میں وہ ہر انسان کو بھلا چکی تھی

وہ یہ بھی بھول چکی تھی کہ اس کے اندر اس کے بچہ کا وجود پل رہا ہے۔ کبھی

کبھی تو کارب کو اپنی دوسری اولاد غلطی لگنے لگتی تھی

اسے اتنی بار سمجھانے کے باوجود بھی حور پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا آخر اس کے

لیے فاطمہ سے اہم کیسے کچھ بھی نہیں تھا وہ فاطمہ کے لئے سب کچھ برباد

کر رہی تھی اپنا گھر اپنی زندگی وہ ہر چیز میں فاطمہ کو ڈھونڈ رہی تھی لیکن فاطمہ

کا وجود ہی ختم ہو چکا تھا تو وہ اسے کہاں سے لا کر دیتا وہ دن رات دعائیں کرتا تھا

کہ اللہ اسے ایک اور بیٹی سے نواز دے جس کا نام وہ فاطمہ رکھے اور اپنی بیٹی کی

کمی کو پورا کر دے

وہ چاہتا تھا کہ ایک اور فاطمہ اس کی زندگی میں آئے اور وہ اس کا سایہ بن

جائے وہ سے کبھی تنہا نہ چھوڑے ہر وقت اس کے ساتھ رہ کر اس کا محافظ

بنے اس کی حفاظت کرے وہ اپنی بیٹی کو اپنے سے کبھی دور نہ کرے تنہا نہ

چھوڑے وہ حور کے معاملے پر کسی پر اعتبار نہیں کرتا تھا اور نہ ہی اپنے ہونے

والے بچے کے معاملے میں وہ اپنی ماں سے بھی کافی کیچھا اور دور دور رہنے لگا

تھا

وہ بار بار روتی حور کے پاس ہی آتی تھیں اس نے اپنے اولاد کو کھویا تھا وہ کیسے

کسی اور ماں کی اولاد کا غم برداشت کر سکتی تھی اس نے کارب سے بات کی

تھی اسے سمجھایا تھا کہ وہ اپنی ماں سے دور نہ جائے ایک ماں کا درد وہ بہت

اچھے طریقے سے سمجھ سکتی تھی اس کی طبیعت خراب تھی ایسے میں اس نے

اس سے وعدہ لیا تھا اپنی ماں کو وقت دیا کرے گا

اور پھر اسے خوش رکھنے کے لیے کہ وہ جیسے دکھاؤں، کی زندگی جینے لگا تھا

سب کے ساتھ کھانا کھاتا سب کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا اس کی شخصیت میں ٹھہراو

سا آگیا تھا

وہ حورالعین کے علاوہ اور کسی کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا وہ اپنی بیوی اور اولاد

کے لیے جینے لگا تھا باپ کے رشتے سے اس کا اعتبار اٹھ چکا تھا

اور پھر ایک شام اس کے گھر چاند سا بیٹا پیدا ہوا

اس خبر نے پورے گاؤں میں رونق لگا دی تھی اور وہ جو بیٹی کی خواہش میں بیٹا

پا چکا تھا ٹھیک سے خوش بھی نہ ہو سکا

OOOOO

بیٹے کا نام جاگیر دار ذلاور شاہ رکھا گیا حویلی خوشیوں سے جگمگا اُٹھی تھی سلطان

شاہ کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ خوشی سے پاگل ہو جائیں

وہ ہر طرح سے اپنی خوشی کو منا رہے تھے

اور وہ اپنی گود میں چھوٹا سا بیٹا رکھے کب سے یہ سوچ جا رہا تھا کہ وہ کس

طرح سے ہے اسے حور کے پاس لے کر جائے وہ کیا بتائے گا اسے کہ فاطمہ کی

جگہ اس نے ایک بیٹے کو جنم دیا ہے

یقیناً فاطمہ کی جگہ وہ اور کسی اولاد کو نہیں دے پائے گی لیکن پھر بھی وہ اس کا

بیٹا تھا

اور اس کی ممتا جو فاطمہ کے لئے تڑپ رہی تھی سسک رہی تھی وہ کیا بیٹے کے

آنے سے پوری ہو جائے گی

اسے یقین تھا بے شک ذلا اور کبھی فاطمہ کی جگہ نہ لے سکے لیکن پھر بھی ان کی

اولاد کی کمی پوری ہو جائے گی

OOOOOO

حور دھیان کہاں ہے تمہارا ذلاور کب سے رو رہا ہے اور تم یوں بے حس بن

کر بیٹھی ہو کیسی ماں ہو تم تمہیں ذرا ہوش نہیں ہے کہ تمہارا بیٹا تمہارے

لمس کے لیے تڑپ رہا ہے وہ کمرے میں داخل ہوتا گرج دار آواز میں بولا

آخر کتنا برداشت کرتا آج اس کے برداشت کی انتہا ہو گئی تھی وہ حور سے

ذلاور کی طرف سے اتنی لاپرواہی کی امید کبھی نہیں کر سکتا تھا وہ فاطمہ نہ سہی

لیکن اس کے وجود سے جنی ہوئی اولاد تھی وہ کیسے اپنی اولاد کے ساتھ ایسا

سلوک کر سکتی تھی

اسے آئے دنیا میں ایک مہینہ ہو چکا تھا اور وہ اسے یہ سوچ کر وقت دے رہا تھا

کہ آج نہیں تو کل وہ اپنی اولاد کو قبول کر لے گی لیکن اتنی تکلیف اتنا درد سہنے

کے باوجود بھی اس کے دل میں جیسے ذلاور کے لیے کوئی محبت ہی نہیں تھی

پیدائش کے وقت اس نے ذلاور کو دیکھنے سے انکار کر دیا تھا صرف اس لئے

کیونکہ وہ بیٹی نہیں بیٹا تھا وہ اتنی سنگدل کیسے ہو گئی کہ اپنی اولاد سے منہ موڑ لیا

اتنی بے حسی کا مظاہرہ کیسے کر سکتی تھی اسے سمجھ نہ آیا وہ تڑپ اٹھا تھا اپنی اولاد

کی محبت میں

وہ کیسے اس کی اولاد کے ساتھ ایسا سلوک کر سکتی تھی وہ اسے ٹھیک کرنے کے

لیے زندگی کی طرف واپس لانے کے لیے اولاد کا تحفہ دے رہا تھا اور وہ اسے

قبول نہیں کر رہی

کارب شاہ کا بیٹا سارا دن اس کے سامنے روتا بلکتا رہتا وہ اس پر ایک نظر نہیں

ڈالتی تھی کہ کہیں اس کی فاطمہ کے ساتھ ناانصافی نہ ہو جائے

ذلاور کو دنیا میں لاتے ہوئے اس نے بہت تکلیف سہی تھی ڈاکٹر آپریشن

کرنے پر مجبور ہو گئے تھے آپریشن کے بعد ذلاور شاہ اس دنیا میں تو آ گیا لیکن

اسے حور نے دیکھا بھی نہیں اس کو یہی لگا کر شاید وہ اس وقت اس کنڈیشن

میں نہیں ہے کہ اپنے بیٹے کا خیال رکھ سکے اس لیے وہ کچھ دنوں ملازمہ کے

رحم و کرم پر پلتا رہا اس کے بعد دادا دادی اس پر جان چھڑکتے تھے وہ خاندان کا

وارث تھا سب کے لئے بے حد عزیز تھا لیکن اپنی ہی ماں کے لیے بے مول

وہ سلطان شاہ کے جینے کی وجہ بن کر اس دنیا میں آیا تھا لیکن اس کی ماں نے

ایک نظر اسے دیکھا تک نہیں

یہ بات کا رب کو بہت تکلیف دے رہی تھی وہ اس کا بیٹا تھا اس کے لیے بے

حد عزیز تھا ہاں یہ الگ بات ہے کہ فاطمہ کی جگہ نہیں لے سکتا تھا کیونکہ

فاطمہ اس سے دور جا چکی تھی چاہ کر بھی کبھی فاطمہ کو اپنی زندگی میں واپس

نہیں لا سکتا تھا لیکن پھر بھی اللہ نے اس پر اپنا رحم کیا تھا اسے ایک بیٹے سے

نوازا تھا

لیکن حور اس قدر غیر زمداری کا مظاہرہ کرے گی یہ اس نے کبھی نہیں سوچا

تھا اسے بہت تکلیف ہو رہی تھی اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھ کر یہی وجہ

تھی کہ آج وہ پھٹ پڑا

رو رہا ہے آپ کا بیٹا تو میں کیا کروں ایسے کسی ملازمہ کے حوالے کر دے ورنہ

اس کی دادی کے حوالے کر دے لیکن اسے میرے سامنے مت چھوڑا کرے

سے میں نہیں ہوں اسکی ماں اور نہ ہی میری اولاد ہے

یہ آپ کی خوشیوں کی وجہ ہو سکتا ہے لیکن اس کے لیے آپ لوگوں نے مجھ

سے میری خوشی کی وجہ چھین لی میری فاطمہ کو چھین لیا

یہ تمہارا بیٹا ہے قبول کرو اسے اور خوش رہنے کی کوشش کرو حور ساری

زندگی پڑی ہے آگے وہ چلایا تھا بیماری کی وجہ وہ تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا لیکن

وہ پھر اپنے آپ کو تکلیف دیتی تھی

خوش۔۔۔وہ استہزایہ بولی

مجھ سے میری اولاد چھین کر آپ اپنی اولاد کی خوشیوں کا جشن منائیں گے تو

آپ چاہتے ہیں کہ میں بھی آپ کے ساتھ اپنی بیٹی کی موت کا جشن مناؤں تو

ایسا نہیں ہو سکتا اب منائیں جشن اپنے بیٹے کی خوشیوں کا میں اپنی بیٹی کے آنسو

اکیلی بہالوں گی

سال ہونے کو آیا تھا لیکن اس کا درد ابھی بھی وہیں کا وہیں تھا وہ چاہ کر بھی اس

تکلیف سے باہر نہیں نکال پا رہا تھا

وہ تمہاری بھی اولاد ہے اس نے تڑپ کر بتایا

وہ صرف تمہاری اولاد ہے کارب شاہ میرا تم سے اور تمہاری اولاد سے کوئی

واسطہ نہیں ہے کیونکہ تم میری اولاد کے قابل ہو وہ اس کی آنکھوں میں

آنکھیں ڈال کے غرائی

کب نکلو گی اس اپنی ہی قید سے بس کرو اب اس کہانی سے باہر آ و جو تم نے خود

اپنے دماغ میں بنائی ہے بس کر دو حور اپنے ہاتھ سے اپنا گھر برباد کر رہی ہو وہ

چلا یا تھا

گھر اس دن برباد ہو گیا تھا جس دن آپ نے میری بیٹی کی جان لی تھی میں اسی

دن آپ کو چھوڑ کر چلی جاتی لیکن آپ نے مجھے مجبور کر دیا

آپ نے مجھے مار دیا ہے آپ کے سامنے حور العین کا موجود تو ہے لیکن اس کی

روح اس کی بیٹی کے ساتھ دفنا دی گئی ہے میرا آپ سے آپ کے بیٹے سے

کوئی تعلق نہیں ہے

میں نہیں جانتی کہ یہ سانس کب تک میرا ساتھ دے گی لیکن جب میں آپ

کو اور آپ کے بیٹے کو دیکھتی ہوں مجھے میری معصوم بیٹی یاد آتی ہے

چلیں جائیے یہاں سے اور جا کر دوسری شادی کر لیجئے کیونکہ آپ میرے

وجود کو حاصل کر سکتے ہیں لیکن روح نہیں۔ کارب شاہ مجھے آپ کی ذات

سے کوئی بھی مطلب نہیں۔ نہیں چاہیے مجھے آپ کا بیٹا اپنی اولاد کے روپ

میں اور آپ بھی بس ختم کریں یہ محبت کے ڈرامے اور کتنا برداشت کریں

گے مجھے طلاق دیں اور اپنی زندگی سے نکال دیں کیونکہ میں جب تک آپ کی

زندگی میں رہوں گی آپ کے لیے تکلیف کی وجہ بنوں گی وہ کہہ کر وہاں رکی

نہیں بلکہ روم سے باہر چلی گئی جبکہ وہ بھی غصے سے اپنے بیٹے کا ننھا وجود کر اور

کمرے سے نکل گیا

جب سامنے سلطان شاہ کو پا کر ایک پل کے لئے رک گیا وہ کافی پریشان تھے

لیکن کارب نے نظر انداز کر دیا وہ جانے لگا تھا کہ وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ

کر کھڑے ہو گئے

مجھے معاف کر دو میرے بچے میں نے غلط کیا لیکن تمہیں الیکشن میں جتوانے

کے لیے میں مجبور ہو گیا تھا مجھے تمہاری بیٹی سے محبت نہیں تھی بس اسی لیے

شاید میں نے اسے ختم کرنے کا حوصلہ پیدا کر لیا

جانتا ہوں میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے میں نے تمہاری ہنستی کھیلتی زندگی

برباد کر دی لیکن مجھے لگا تھا کہ جب ذلاور اس دنیا میں آجائے گا سب کچھ

ٹھیک ہو جائے گا لیکن کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوا

حور کی بیماری بڑھتی جا رہی ہے میں یہ نہیں کہوں گا تم اسے چھوڑ دو لیکن تم

جس طرح زندگی گزار رہے ہو یہ بہت مشکل ہے ذلاور کو ایک ماں کی

ضرورت ہے اور تمہیں

کسی کی ضرورت نہیں ہے شاہ صاحب میں اپنا بیٹے اور بیوی کے ساتھ اپنی

زندگی میں بہت خوش اور مطمئن ہوں آپ نے جتنی آگ لگانی تھی لگا چکے

تھے اور میری کمزوریوں کو استعمال کر کے اپنے مطلب پورے کرنا بند کریں

ویسے بھی میں آپ کے منہ نہیں لگنا چاہتا اور نہ ہی مجھے اپنی بیٹی کے قاتل سے

ہمدردی چاہیے اسی لیے بہتر ہے کہ مجھ سے دور ہی رہیں

ورنہ مت بھولے کہ میری بیٹی کو گھر سے غائب کرنے والے آپ ہی تھے

اس جھوہپڑی میں چھوڑنے والے آپ ہی تھے آپ کی وجہ سے میں نے اپنی

بیٹی کو کھو دیا اب میں اپنی بیوی اور بیٹے کو نہیں کھونا چاہتا خدا کے لیے اب آپ

میری زندگی اور میرے پرسنل معاملات سے ذرا فاصلہ بنا کر رکھے

میں آپ سے کسی طرح کا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا نہ تو آپ میرے باپ

ہیں اور نہ ہی میں آپ کا بیٹا جس دن آپ نے میری بیٹی کا قتل کرنے کا ارادہ

کیا اسی دن آپ نے اپنے بیٹے کو بھی مار دیا

میں خاموش ہوں صرف اور صرف اپنی عزت اور اپنی ماں کے سہاگ کے

لیے ورنہ میں کبھی بھی آپ کو اپنی بیٹی کا قتل معاف نہیں کر سکتا

وہ کہہ کر اس کے قریب سے تیزی سے گزرتا وہاں سے نکل گیا

اسے افسوس تھا کہ اس کا باپ اپنی غلطی کو قبول کرنے کے بجائے نئے نئے

گیم کھیل رہا تھا

وہ چاہتا تھا کہ کارب اپنے بیٹے کے نام پر دوسری شادی کر لے وہ بھی اس کے

کسی دوست کی بیٹی کے ساتھ تاکہ اس کے دوستوں کے ساتھ ان کے بزنس

کے تعلقات مضبوط ہو جائیں لیکن وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا

اس کے باپ کی وجہ سے اس کی بیوی کی تکلیف میں تھی اس کا بیٹا اپنی ماں کے

لمس کو تڑپ رہا تھا۔اس کی بیٹی دنیا جہاں سے رخصت ہو گئی تھی اور وہ چاہتا

تھا وہ آگے بڑھ جائے اپنی حور اپنی زندگی کو چھوڑ کر تو ایسا تو ناممکن تھا

○○○○○○

اس کی آنکھ کھلی تو وہ بیڈ پر پڑی تھی اس کے ساتھ بیٹھا وجود جو کہ آنکھیں بند

کیے سر بیڈ کرون سے لگائے ہوئے تھا یقینا جاگ رہا تھا

اس نے ایک نظر اسے دیکھا تھا اس سے پہلے جب اس کی آنکھ کھلی اس نے

اپنے آپ کو ہسپتال کے بیڈ پر پایا تھا

اور اب وہ اس شخص کے اتنے قریب واپس اسی بیڈ روم میں تھی جہاں سے وہ

ہوش و حواس سے بیگانہ ہوئی تھی لاتعداد سوچوں کی وجہ سے وہ کب بخار کی

لپیٹ میں آگئی تھی وہ خود بھی نہیں جانتی تھی وہ نہ جانے کتنی دیر اس شخص کی

جانب دیکھتی رہی جو آنکھیں بند کئے اس کے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا اس کا

بخار کم ہو گیا تھا لیکن وہ کافی دیر سے اس کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں

رکھ رہا تھا

وہ اس کو جانتی تھی وہ اتنا اچھا نہیں ہے جتنا اس کے سامنے بن رہا ہے وہ اسے

بالکل بھی پسند نہیں تھا اور اس طرح کی حرکتیں کر کے وہ کبھی بھی اسے اچھا

نہیں لگ سکتا تھا لیکن کیا وہ یہ سب کچھ اسے اچھا لگنے کے لیے کر رہا تھا

اس کے دل نے سرگوشی کی تھی اس نے ایک نظر اس شخص کو دیکھا اس کا

دل بے ترتیب ہوا وہ بہت ہنڈسم پرسنیلٹی کا مالک تھا لیکن ایشام کو پھر بھی

پسند نہ تھا وہ آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھنے لگی تا کہ وہ جاگ نہ جائے

لیکن اپنے ہاتھ کے نیچے حرکت محسوس کرتے وہ فوراً آنکھیں کھول کر اسے

دیکھنے لگا

!۔۔۔۔ جاگ گی تم

!۔۔۔۔اب کیسا محسوس کر رہی ہو

طبیعت کچھ بہتر ہوئی وہ اس کا گال چھوتے ہوئے کہنے لگا بخار اب کم ہو گیا تھا

جس طرح بے باکی سے اس نے اس کے گال کو چھوا تھا ویسے ہی بے باکی سے

اس کی گردن پر ہاتھ رکھا تو وہ سمٹ کر رہ گئی۔وہ پورے حق سے اپنا ہاتھ اس

۔کی گردن پر رکھیں اسے چھو رہا تھا

شکر ہے اللہ اللہ کر کے تمہارا ابخار توٹا کتنی زیادہ بیمار ہو جاتی ہو تم اپنے بابا کی

اتنی یاد آرہی تھی کہ خود کو بیمار کر لیا یہ طریقہ مجھے بالکل پسند نہیں ہے

اگر تمہیں تمہارے بابا کی اتنی زیادہ یاد آرہی تھی تو بتادیتی مجھے بیمار ہونے کی

کیا ضرورت ہے میں تمہیں تمہارے بابا سے ملوانے لے جاؤں گا وہ آہستہ

سے اسے تھام کر اپنے سینے سے لگاتا کچھ عجیب سے انداز میں بولا

اس کا یہ انداز ایشام جہانگیر کو حیرت میں مبتلا کر گیا تھا کل تک تو وہ اس کے

باپ کا ذکر بھی نہیں سننا چاہتا تھا بلکہ اسے یہاں سے ہمیشہ کے لئے اپنے

ساتھ امریکا لے کر جانے والا تھا سچ تو یہی تھا کہ امریکہ جانے کے خوف سے

ہی اس کی حالت خراب ہوئی تھی

اپنے باپ کے بنا ساری زندگی رہنے کی سوچ نے ہی اسے اس قدر بیمار کر دیا

تھا وہ کبھی بھی اپنے بابا سے دور نہیں جانا چاہتی تھی وہ اتنے دنوں سے اسے

ذہنی ٹینشن دے رہا تھا کہ وہ اسے ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہے

اور یہاں موجود رشتوں کو ہمیشہ کے لئے یہیں پر دفن کر دے کتنی اذیت ناک

تھی یہ سوچ اس کے لیے یہ سب کچھ سوچنا بھی سوہان روح تھا

اور وہ اسے اس کے باپ سے الگ کرنا چاہتا تھا وہ بھی ساری زندگی کے لیے

اسی سوچ نے اسے اس حد تک پہنچا دیا تھا

آپ تو مجھے امریکہ لے کر۔۔۔۔وہ بول بھی نہیں پائی کہ باپ کے دور جانے

کے ڈر نے اس کی آنکھوں میں آنسو بھر دیئے تھے

ہاں ہم جائیں گے میری جان لیکن میں تمہیں تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا۔ڈاکٹر

نے کہا ہے کہ تم نے کسی چیز کی بہت زیادہ ٹینشن لی ہے جس کے بعد تمہاری

حالت اتنی زیادہ خراب ہو گئی ہے ڈاکٹر نے بتایا کہ نئی نویلی بیوی کے لئے اس

کے خاندان والوں کو چھوڑنا آسان نہیں ہوتا اسے اس چیز کے لیے وقت

چاہیے

میں سمجھ گیا تم اپنے بابا کو لے کر بہت زیادہ پریشان ہو اور ویسے بھی تم نہیں

چاہتی کہ تم ان سے دور ہو اور میں بھی تمہیں کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا

اس لیے میں کل ہی تمہیں ان سے ملنے کے لئے لے کر جاؤں گا میں تمہارے

ساتھ کسی طرح کی زبردستی نہیں کرنا چاہتا ایشام میں تم سے بہت محبت کرتا

ہوں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں میں نے زندگی میں بہت کچھ برداشت کیا

ہے

میری ماں مجھ سے نفرت کرتی تھی اسے میرے وجود سے نفرت تھی حالانکہ

میں اسی کے وجود کا حصہ تھا لیکن میرے باپ کی وجہ سے اس نے ساری

زندگی مجھ سے نفرت کی کیونکہ اسے لگتا تھا کہ اس کی زندگی میں جو کچھ برا ہوا

ہے اس میں کہیں نہ کہیں میرے وجود کا ہاتھ ہے

کہیں نہ کہیں اس کے پیچھے وجہ میں ہوں میری ماں کے ساتھ زندگی میں کبھی

بھی کچھ اچھا نہیں ہوا اپنے ماں باپ کو اس نے اپنے بچپن میں کھو دیا تھا شوہر ملا

تو میرے باپ جیسا جو انسان کہلانے کے لائق نہیں تھا اسے شوہر کہنا شوہر

کے رشتے کیا توہین کرنا تھا

میری ماں کو مرے ابھی دن ہی کتنے ہوئے تھے کے وہ آمنہ کو لے آیا صرف

اس لئے تاکہ وہ یہ ثابت کر سکے کہ وہ جاگیرداروں کا خون ہے اور کوئی عورت

اس کی زندگی میں اتنی اہمیت حاصل نہیں کر سکتی کہ اسکے چلے جانے سے وہ

ختم ہو جائے

لیکن میں اس جیسا نہیں ہوں یقین مانو میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اور اگر

تمہارے بنا میں اپنی زندگی کے بارے میں سوچنا تو مجھے کچھ بھی نظر نہیں

آئے گا کچھ بھی نہیں میرے لیے جینے کی وجہ تم ہو تم سے زیادہ مجھے اور کسی

سے محبت نہیں ہے مجھے میرے باپ سے اس کے گھر کی دولت سے کوئی لینا

دینا نہیں ہے اور نہ ہی میں کبھی ان سب چیزوں میں شامل ہونا چاہتا ہوں میں

تو اپنا گھر بنانا چاہتا تھا بسانا چاہتا تھا

تم جانتی ہو میری دادی ایک عرصے تک اپنی بیٹی سے ملنے کے لیے تڑپتی رہیں

لیکن میرے دادا اور میرے باپ کو کبھی ان پر رحم نہیں آیا تھا انہوں نے

ہمیشہ میری دادی کو میری پھوپھو سے دور رکھا ان کی شادی ہو جانے کے بعد

تو جیسے سب کچھ ہی ختم ہو گیا تھا

میرے باپ نے تو کبھی اپنی بہن کو اہمیت نہیں دی تھی۔بہن ان کے لیے

اتنی غیر اہم تھی کہ انہوں نے کبھی اپنی خوشیوں میں بھی انہیں شامل نہیں

کیا تھا۔

لیکن میری دادی مجھے بتایا کرتی تھیں کہ میری ایک پھوپو بھی ہے وہ خود کبھی

کبھار ان سے فون پر بات کرتیں تو میری بھی بات ان سے کروادیا کرتی تھیں

۔ ان سے بات کر کے بہت خوشی محسوس کرتا تھا

وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا اور وہ خاموشی سے اپنی ماں کے بارے میں سن

رہی تھی

جب تم پیدا ہوئی ہم گئے تھے تمہارے گھر اور اسی دن پھوپو نے کہا تھا کہ تم

میری ہو تم پر میرا حق ہے تم ذلاور شاہ کی دلہن بنو گی یہ فیصلہ تمہاری ماں نے

کیا تھا ان کی یہ خواہش تھی جس کا اظہار انہوں نے میرے سامنے کیا تھا

تم ہی بتاؤ میں اس خواہش کا احترام کیسے نہ کرتا۔ لیکن ایک دن سب کچھ بدل

گیا دشمنیاں بھرنے لگی میرے بابا نے سیاست میں قدم رکھا تو ہر کوئی ان کا

دشمن بن گیا اور ان کے سب سے پہلے دشمن تمہارے تایا تھے

جو اکثر غلط خبریں پھیلا دیتے تھے بابا سیاست میں تھے اس لیے انہیں بدنام

کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی تھی تمہارے تایا صحافی تھے لیکن انہوں

نے ہمیشہ دوسری پارٹی کا ساتھ دیا تھا ہمارے صحیح ہونے کے باوجود بھی وہ ان

کے آگے بھکے ہوئے تھے یہ کہنا غلط نہیں ہو گا

میں خود کو یا اپنی بنائی گئی کہانی کو صحیح غلط نہیں کہتا لیکن یہ سب کچھ میری

دادی کہا کرتی تھیں اور میری دادی کبھی غلط نہیں کہتی تھیں اگر ان کا بیٹا غلط

ہوتا تو وہ اسے غلط کہتیں

بابا کی سب سے بڑی غلطی اس کا سیاست میں آنا تھا اور پھر سیاست کو اپنا جنون

سمجھ لینا تھا ۔

جب میرے بابا سیاست کی سب سے اونچی کرسی پر بیٹھنے جا رہے تھے تب

تمہارے تایا نے یہ خبر پھیلادی کہ میری ماں گھر سے بھاگ گئی

ہر جگہ یہ خبر چلنے لگی تھی اور ہم جانتے تھے کہ وہ بھاگ کر نہیں گئی بلکہ وہ

سکون کی تلاش میں گئی ہے اس نے میرے باپ کے نام ایک خط بھی چھوڑا

تھا میری ماں تو واپس نہیں ملی ایشام

ان غلط خبروں کی وجہ سے تمہارے تایا میرے بابا کے آدمیوں کے ہاتھوں

مارے گئے لیکن کسی نے غلط گواہی دی کہ ان کا قتل میرے بابا نے کیا ہے

بابا کوئی بہت اچھے انسان نہیں ہیں ایشام میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ قاتل نہیں

ہیں نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگی ان کے ہاتھوں ختم ہوئی ہیں لیکن تمہارے

تایا کے قاتل نہیں تھے انہیں بہن سے محبت نہ سہی لیکن پھر بھی وہ اپنی بہن کا

گھر اس طرح برباد نہیں کر سکتے تھے

تمہارے تایا کے قتل کے بعد ہمارے بیچ دشمنی پیدا ہو گی جو تھوڑا بہت ملنا تھا

دونوں خاندانوں میں سب ختم ہو گیا تمہارے بابا نے ہم سے ہر طرح کا تعلق

ختم کر دیا یہاں تک کہ وہ یہ منگنی بھی ختم کر دینا چاہتے تھے یہ منگی ان کے

لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی لیکن یہ منگنی اہمیت رکھتی تھی میرے لیے

میری پھوپھو کے لیے ان کا خواب تھا تمہارے بابا نے میری پھوپھو کے

سامنے شرط رکھی کہ اگر وہ ہم سے کسی طرح کا کوئی تعلق رکھیں گیں تو وہ ان

سے ہر طرح کا تعلق ختم کر دیں گے

لیکن اس کے باوجود بھی پھوپھو نے ہم سے رابطہ ختم نہ کیا کبھی کبھار ہی سہی

لیکن اپنے شوہر سے چھپ کر وہ ہم سے بات کر لیا کرتی تھیں

خود پر ٹوٹنے والے قیامت سے مجھے آگاہ کرتی تھیں میرے باپ کی وجہ سے

ان پر کتنے ظلم و ستم ڈھائے جاتے تھے یہ مجھے پتہ تھا تمہاری امی کو قاتل کی

بہن کہا جاتا تھا اور یہ سب کچھ کرنے والی تمہاری تائی تھی وہ آج ہر راز فاش

کر رہا تھا اور اس کے چہرے کی بے یقینی بھی اس سے چھپی نہ تھی

میری پھوپھو کہتی تھی اور دن رات ان پر ظلم کرتے تھے اور میری پھوپھو

اپنے شوہر کو بتا بھی نہیں سکتی تھی کہ ان کے ساتھ کیسا رویہ رکھا جا رہا ہے

میری ماں کے بعد میری پھوپو ہی میرا سہارا تھیں ان سے بات کر کے میں

اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لیا کرتا تھا لیکن دادی کے انتقال کے بعد وہ سلسلہ بھی

ختم ہو گیا

بابا دوسری شادی کر چکے تھے وہ اپنے آپ کو ہر چیز سے الگ کر کے صرف اور

صرف سیاست میں اپنا نام بنانے کے جنون میں آگے ہو گئے تھے انہیں کوئی

مطلب نہ تھا ان کا بیٹا کیسی زندگی گزار رہا ہے وہ اپنی بیوی کو بھلا چکے تھے وہ

بیوی جس سے وہ محبت کا دعوی کرتے تھے اور میں اپنی ماں کی جگہ دوسری

عورت کو قبول نہیں کر سکتا تھا

تم کیا کہتی ہو کیا محبت اتنی بے مول ہے کہ اس کی جگہ کسی اور کو بٹھا کر پرانی

محبت کو بھلا دیا جائے کیا محبت کو بلایا جا سکتا ہے میں تو اس چیز کو قبول نہیں کرتا

ایشام میں تمہاری جگہ کسی کو نہیں دے سکتا چاہے زندگی میں کوئی بھی

موڑ کیوں نہ آئے میری زندگی میں تمہاری جگہ کوئی نہیں دے سکے گا تو

کیسے اتنی آسانی سے کسی دوسری عورت نے میری ماں کی جگہ لے لی مجھے سمجھ

میں نہیں آتا کہ کیسے وہ عورت میرے باپ زندگی میں اس کی بیوی کے روپ

میں آگئی جب کہ میرا باپ میری ماں سے محبت کا دعویدار تھا

مجھے اس عورت سے نفرت ہے

میری ماں نے کبھی مجھے محبت نہیں دی کبھی میں نے اس کے لمس کو محسوس

نہیں کیا آٹھ سال تک وہ میرے ساتھ رہیں اسے دیکھتا رہا وہ ٹوٹی بکھری

حالت میں میرے سامنے ہوا کرتی تھی اسے کسی چیز کی کمی نہ تھی میرا باپ

اس سے بے تحاشہ محبت کرتا تھا

میرے باپ کے لئے وہ سب کچھ تھی لیکن پھر بھی وہ کبھی زندگی کی طرف

لوٹ کر نہ آسکی کیونکہ میرا وجود اس کے لئے تکلیف کا باعث تھا

میں نہیں جانتا تم میری ان باتوں سے کیا اخذ کرو گی لیکن کبھی میرا دل چاہتا

ہے کہ میں اپنا سارا دکھ ساری تکلیف تمہارے سامنے بیان کر دوں تمہیں

مجھ سے محبت نہ سہی تو ترس ہی آجائے

ایشام تم ایک بہت پیاری لڑکی ہو میرے ساتھ نبھا کر لو گی محبت نہ سہی لیکن

تم میرے ساتھ میری ہو کر رہ لو گی میں تم سے محبت نہیں مانگتا میری محبت

ہم دونوں کے لیے کافی ہو گی بس قبول کر لو اپنے اور میرے رشتے کو جانتا

ہوں میری وجہ سے تمہارے بابا کی بہت زیادہ انسلٹ ہوئی ہے اس کے لیے

تم بہت زیادہ ناراض ہو مجھ سے تمہارا ناراض ہونا بنتا بھی ہے میں نے سچ میں

بہت برا کیا ہے۔ لیکن اس وقت تمہیں کسی اور کا ہوتا دیکھ کر دماغ خراب ہو

گیا تھا

لیکن میں ایک برا انسان نہیں ہوں میں سچ کہتا ہوں اپنے بابا جیسا نہیں ہوں

اور میں کبھی بھی ان کے جیسا بننا نہیں چاہتا وہ سب کو خوش رکھنا چاہتے تھے وہ

چاہتے تھے کہ وہ اپنے باپ کے لئے کچھ ایسا کریں کہ ان کے لئے باعث فخر

بن جائیں لیکن انہوں نے کبھی اپنی ماں کے لئے کچھ ایسا نہیں کرنا چاہا وہ

صرف اپنے بابا کے لیے ان کے اچھے بیٹے بننا چاہتے تھے لیکن میں اپنی ماں کا

اچھا بیٹا بننا چاہتا ہوں

سیاست سے نفرت ہے مجھے اس کی اس سیاست کی وجہ سے میں نے اپنی ماں

کو کھو دیا اس سیاست کی وجہ سے میں نے اپنے باپ کو کھو دیا اپنی دادی کو کھو دیا

اور جانتی ہو اس سیاست کا اصل نام کیا تھا سید جاگیر دار سلطان سکندر

شاہ۔اس آدمی نے ہمیں برباد کر دیا اس کی وجہ سے میری ماں برباد ہو گئی میرا

باپ برباد ہو گیا

لیکن اللہ نے اسے اس کے کیے کی سزا دی ہے وہ شخص کسی کا بن کر نہیں رہ

سکا وہ شخص میرے باپ کو بھی اپنے جیسا بنا گیا ہے اسی لیے مجھے اپنے باپ

سے نفرت ہے کیونکہ میرا باپ اس شخص کے جیسا ہے

میں مانتا ہوں میرے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرنا تمہارے لئے

مشکل ہے لیکن میں تم سے کچھ کہنا نہیں چاہتا میں اپنی زندگی کا سب سے تلخ

باب تمہارے سامنے کھول کر رکھ چکا ہوں اگر تم میرے ساتھ میری تکلیف

نہیں بانٹ سکتی میرے ساتھ زندگی نہیں جی سکتی تو مجھے اپنے سہا تھوں سے

زہر دے جاو ایشام کیونکہ مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ میں تمہیں چھوڑ

دوں میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں میری زندگی میں سب سے زیادہ اہمیت

تم رکھتی ہو تم ہی میری جینے کی وجہ ہو مجھے اور کسی سے کوئی مطلب نہیں میں

تمہیں دنیا سے دور لے کر جانا چاہتا ہوں

میں تمہیں ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتا ہوں تمہارے ساتھ ایک نئ زندگی کی

شروعات کرنا چاہتا ہوں میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں کارب سکندر شاہ جیسا

کبھی نہیں بنوں گا اچھا باپ بنوں گا لیکن تم مجھے چھوڑ کر مت جانا کوئی نہیں

ہے میرا جس سے میں اپنا درد شیئر کر سکوں جسے اپنی تکلیف بتا سکوں

تمہارے بغیر نہیں جی سکوں گا

میں آج ہی تمہارے بابا کے پاس لے کر جاؤں گا تم ان سے مل لینا لیکن پلیز

اب بیمار مت ہونا تمہاری بیماری سے مجھے ڈر لگتا ہے مجھے ایسا لگتا ہے کہ تم مجھ

سے دور جا رہی ہو وہ اسے اپنے سینے سے لگائے اپنے ہی بتائے جا رہا تھا جب کہ

وہ آنکھیں بند کیے کب سے اس کی سن رہی تھی اس کی بات ختم ہونے پر اس

نے آنکھیں کھول کر اس کے چہرے کو دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں نمی

اتر رہی تھی

کیسا ہو گا وہ بچہ جس کی ماں آٹھ سال تک اسے دھتکارتی رہی۔ جس کی ماں

آٹھ سال تک اس کے سامنے ہو اور اسے محبت سے اپنے پاس نہ بلائے

اسے اس آٹھ سال کے معصوم بچے م پر ترس آ رہا تھا کیسے گزارے ہوں گے

اس نے اپنی زندگی کے وہ تلخ ماہ و سال

کیسا محسوس کرتا ہو گا وہ جب اپنی ہی ماں اسے نظر انداز کرتی ہو گی وہ محسوس

کر چکی تھی یہ تکلیف اس کا باپ اسے نظر انداز کرتا تھا خاموشی سے اس کے

پاس سے گزر جاتا تھا لیکن اس کے پاس ماں کی ٹھنڈی آغوش تھی جس میں

چھپ کر اپنا درد بیان کر پاتی تھی لیکن ذلاور وہ کس سے بیان کرتا ہو گا اپنی

تکلیف

وہ اس سے شکایت لگا رہا تھا اپنی ماں کی روائیوں کی وہ بکھرا ہوا انسان تھا

لیکن کیسا محسوس کرتی ہو گی وہ ماں جو اپنی اولاد کو نظر انداز کرتی ہو گی ایشام

کتنی دیر سوچتی رہی دل میں درد سا اٹھنے لگا تھا کہ کتنا مشکل وقت گزارا تھا اس

شخص نے اور اس کے پاس صرف اور صرف محبت کے لئے آیا تھا کیا وہ اب

بھی اس کی محبت کے قابل نہیں تھا

اس کا دل چاہا کہ وہ اپنا سارا دکھ اس کی کی گئی زیادتی سب بھول کر اس کی

زندگی میں خوشیاں بھر دے

لیکن یہ بھی تو نہیں بھلایا جا سکتا تھا آخر اس شخص نے اس کے ساتھ غلط کیا تھا

اس کے باپ کی کتنی بے عزتی ہوئی تھی

کس طرح اس نے زبردستی گن پوائنٹ پر اسے اپنے نکاح میں لیا تھا اس کا

طریقہ غلط تھا کیونکہ وہ اپنی پھوپھو سے کیے ہوئے آخری وعدے کو بھلا نہیں

سکتا تھا

لیکن پھوپو سے کیے وعدے کے لئے پھوپھو کی بیٹی کو اس حد تک تکلیف پہنچانا

قید کر لینا اسے تکلیف دینا

لیکن کیا وہ قید میں تھی کیا وہ تکلیف دے رہا تھا اسے نہیں اس نے تو اسے کوئی

تکلیف نہیں دی تھی بلکہ یہاں لا کر اس نے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی

تھی اس سے آج تک وہ اپنے جائز حق کے لیے اس کی اجازت کا منتظر تھا

کیا وہ غلط تھا اس کا دل اس سے سوال کر رہا تھا وہ غلط تھا اس میں کوئی شک

نہیں تھا لیکن اتنا بھی غلط نہ تھا جتنی اسے سزا ملی تھی

ویرانیاں اکیلا پن زندگی کے 26 سال اس نے کس طرح سے کاٹے تھے یہ وہ

تو صرف وہی جانتا تھا اور اب وہ اپنے باپ کو اس تکلیف سے روشنا کرنا چاہتا تھا

جو اس کی ماں نے سہی تھی اسی لئے تو وہ اس سے دور ہو گیا لیکن کیا وہ اس سے

دور ہو کر خود خوش رہ سکا کیا اس نے سب سے دوری بنا کر اپنی خوشیاں حاصل

کر لیں نہیں وہ بھی تنہا تھا اکیلا تھا اس سے اس کا ساتھ مانگ رہا تھا وہ قسمت

سمجھ کر ان سب چیزوں کو قبول بھی کر سکتی تھی

خود میں تھوڑا سا حوصلہ لا کر وہ شخص کو ویرانیوں سے نکال بھی تو سکتی تھی یہ

بھی تو ہو سکتا تھا کہ اللہ نے اسی کو چنا ہو اسے زندگی کی طرف لوٹانے کے لیے

ہو سکتا ہے اللہ نے اسے چنا ہو اس کی زندگی کو خوشیوں سے بھرنے کے لیے

وہ تو اسے اس کے باپ کے پاس بھی لے کر جا رہا تھا یقیناً اس کی خوشی کے

لیے ایسا کر رہا تھا ورنہ وہ شخص جس نے اس کی پھوپو کو اتنی اذیت اور تکلیف

دی تھی اس کے پاس کیوں لے جاتا

وہ اس کی خوشی کے لئے اسے اس کے باپ کے پاس لے جانے کو تیار ہو گیا تھا

اسے کیا کرنا چاہیے وہ سوچ رہی تھی وہ اب تک اسے سینے سے لگائے خاموش بیٹھا تھا اس کے بالوں کو آہستہ آہستہ انگلیوں سے سہلاتا وہ نہ جانے کن سوچوں میں گم تھا

کتنی ہی دیر وہ یوں ہی اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی اپنی پوزیشن کا احساس ہوتے ہی فوراً اس سے الگ ہوئی تھی

مجھے فریش ہونا ہے وہ کچھ گھبرائے ہوئے لہجے میں گویا ہوئی یوں اس کو اس قدر قریب پا کر اس کے گال سرخی چھلکنے لگے تھے

او میں سہارا دیتا ہوں وہ اسے سہارا دے کر کھڑا کرنے لگا کمزوری کے باعث

اسے چکر آرہے تھے وہ خود ہی اسے تھام کر اپنے ساتھ واش روم میں لے کر

گیا اس کا منہ دھلوا کر اسے اپنے ہاتھوں سے برش کروانے لگا اس کی یہ

حرکت اسے عجیب لگی لیکن پھر وہ اسی طرح مگن اپنا کام کر رہا تو وہ بھی بنا

مزاحمت کیے اس کے ہاتھوں سے برش کرنے لگی اس کے ہاتھ پر کنولا پاس ہو

چکا تھا جس کی وجہ سے اسے ہاتھ میں تھوڑی بہت تکلیف ہو رہی تھی یقیناً وہ

اسے اس تکلیف سے بچانے کے لئے کر رہا تھا

وہ اچھا ہے اس کے دل نے سرگوشی کی تھی لیکن اس نے اپنے دل کو ڈانٹتے

ہوئے خاموش کروادیا تھا

آج اس کی باتوں سے وہ خود بھی اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ برا نہیں تھا لیکن وہ

۔ اچھا بھی نہیں تھا

ہم بابا کے پاس کب جائیں گے اس کے ساتھ باہر آتے ہوئے اس نے ایک

بار پھر سے پوچھا تھا کہیں وہ اپنی بات سے مکر ہی نہ جائے اس کا کیا تھا اور

جاگیرداروں کے بارے میں تو سن اس نے بھی بہت کچھ رکھا تھا

تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ میں تمہیں تمہارے بابا کے پاس لے چلوں گا وہ اسے بیڈ

پر بیٹھا تا ناشتے کا کہتے ہوئے باہر نکل گیا تھا

جب کہ وہ کتنی دیر وہیں بیٹھی اس کی باتوں کے بارے میں سوچتی رہی

انسان اپنی زندگی میں ہر دکھ کر سکتا ہے لیکن اپنی ماں کا نظر انداز کرنا

برداشت نہیں ہوتا کیونکہ وہ واحد ہستی ہے جو اولاد کو اپنا قتل تک معاف کر

دیتی ہے نجانے اس عورت نے خود میں اتنا حوصلہ کیسے پیدا کیا ہو گا کہ اپنے

ہی کوکھ سے جنی ہوئی اولاد کو اپنی محبت کی آغوش میں نہ آنے دیا

وجہ کوئی بھی کیوں نہ ہو لیکن حورالعین نے ذلاور شاہ کے ساتھ زیادتی کی تھی

اس کا حق چھینا تھا

ooooo

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے کمرے میں اپنے آپ کو بالکل تنہا پایا تھا شاید وہ

یہاں کہیں نہیں تھا رات کا کھانا کھا کر وہ ایک بار پھر سے گہری نیند سو گئی تھی

وہ اس کے پاس ہی بیٹھا رہا تھا رات سے ہی وہ اپنے دل میں ایک الگ طرح کی

فیلینگ محسوس کر رہی تھی اس نے پہلی بار اس کے لئے کچھ اچھا محسوس کیا

تھا رات پہلی بار وہ اسے کچھ اچھا لگا تھا۔وہ کچھ حد تک ہی صحیح لیکن اسے جان

گئی تھی

اس کے ماضی کو سوچتی تو ایک بار پھر سے اس کی تکلیف کی سوچ اس کے ارد

گرد گھومنے لگی تھی

اس نے بہت کچھ برداشت کیا بچپن سے لے کر جوانی تک اس کی زندگی بھی

آسان نہیں تھی یہ تو کل وہ اس کے لہجے سے ہی سمجھ گئی تھی

لیکن سوال یہ تھا کہ کیا اس کے ساتھ وہ کامیاب زندگی گزار سکتی ہے اسے کیا

کرنا چاہئے کیا اللہ نے اسے اسی لئے اس کی زندگی میں بھیجا تھا کہ وہ اس کی

زندگی آسان کر سکے۔ کیا وہ اس کی خوشی کی وجہ تھی وہ بس مسلسل یہی سب

کچھ سوچ رہی تھی ذلاور نجانے کہاں تھا وہ کمرے میں رہ رہ کر اکتا چکی تھی

اس نے نوٹ کیا تھا اس کا شوہر نہیں چاہتا کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور سے کسی

بھی طرح کا تعلق رکھے لیکن وہ ایسی نہیں تھی وہ سب سے مل جل کر رہنے

والی لڑکی تھی اسے خود تک یا ایک ہی شخص تک محدود رہنا پسند نہیں تھا

OOOOO

اس کی حالت میں کوئی سدھرا نہیں آرہا تھا دن گزرتے جا رہے تھے اور اسے

اب تک ذلاور کی ذات سے کوئی مطلب ہی نہ تھا اسے کسی سے کوئی مطلب

نہیں تھا اسے صرف اور صرف فاطمہ سے مطلب تھا

جو دنیا چھوڑ کر جا چکی تھی اس نے بہت سمجھایا اس کا دھیان ذلاور کی طرف

کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اپنی ضد پر انتہائی پکی تھی اس نے کہہ دیا تھا کہ

آپ کے بیٹے سے یا آپ سے کوئی مطلب نہیں میں آپ کے بیٹے اور آپ کی

ذات سے کوئی مطلب نہیں رکھنا چاہتی

اس کے بعد کارب شاہ ہار گیا اس نے اسے کہنا ہی چھوڑ دیا

دیکھتے دیکھتے دس ماہ گزر چکے تھے

وہ خاموش ہو گئی تھی اس کا ذلاور اس کے سامنے پڑا ہوتا رہتا ہے روتا تھا سسکتا

تھا لیکن اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا جیسے وہ اس سگی نہیں سوتیلی ماں ہو

کارب نے بہت وقت تک اسے بہت سمجھانے کی کوشش کی تھی اس نے چلا

چلا کر بتانے کی کوشش کی تھی کہ اس کی اولاد ہے اس سے نہ منہ پھیرے

لیکن وہ اس کی یا پھر کسی اور کی کوئی بھی بات سننا ہی نہیں چاہتی تھی اسے کسی

سے کوئی لینا دینا نہیں تھا لڑئی بھرنے پر وہ طلاق مانگتی تھی۔اور وہ کارب دے

نہیں سکتا تھا

اس نے اپنے بچے سے کوئی تعلق نہیں رکھنا تھا شاید وہ بدلا لے رہی تھی انتقام لے رہی تھی شاید وہ کارب شاہ سے اپنی بیٹی کی موت کا بدلہ لے رہی تھی

کیونکہ اس کے لئے اس کی بیٹی کا قاتل باپ ہی تھا

ooooo

ایشام بیٹا تم یہاں آؤ نا ادھر آؤ وہ کچن کے دروازے پر رک گئی تھی اس اسے وقت بہت بھوک لگی تھی اور وہ بھی یہاں کہیں نہیں تھا اسی لئے خود ہی کچن تک چلی آئی

لیکن اندر آمنہ بیگم کو کھانا بناتے دیکھ وہ وہی دروازے پر ہی رک گئی تھی اسے

دیکھ کر بہت خوشی سے اس کی طرف بڑھ رہی تھیں وہ ان کی خوش اخلاقی پر

مسکراتے ہوئے ان کے پاس آگئی تھی یہ عورت اسے کبھی بھی بری نہیں لگی

تھیں وہ یہاں اتنے دنوں سے رہ رہی تھی لیکن اسے ان کا انداز بہت پیارا لگا

تھا

وہ بہت پیار کرنے والے عورت تھیں نہ جانے ان کا بیٹا ان کے ساتھ ایسا

سلوک کیوں کرتا تھا

آنٹی ذلاور آپ سے اتنا تلخ لہجے میں بات کیوں کرتے ہیں وہ آپ کو پسند کیوں

نہیں کرتے آپ تو اتنی اچھی ہیں اس کے اچانک سوال کرنے پر آمنہ پریشان

ہو گئیں وہ چند دن سے اس گھر میں رہ رہی تھیں لیکن ذلاور کی روٹین کو بہت

اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی

چہرے پر مسکراہٹ سجا کر انہوں نے اس کے گال کو چھوا

سوتیلی ہوں نہ بیٹا یہ دنیا تو سگی کو بھی سوتیلی کر دیتی ہے۔اور پھر میں تو ہوں

ہی سوتیلی ہم چاہے کتنی بھی کوشش کیوں نہ کر لیں وہ کبھی بھی مجھے اپنا ماں

نہیں مانے گا

میں نے بہت کوشش کی اسے اپنا بنانے کی چار سال تک میں نے اپنی کوشش

جاری رکھیں اور پھر تنگ آکر وہ یہاں سے ہمیشہ کے لئے چلا گیا

میری اپنی کوئی اولاد نہیں ہے میری تمام ممتا پر صرف اور صرف ذلاور کا حق

تھا لیکن اس نے کبھی اپنا حق نہیں لیا کیونکہ اسے لگتا ہے کہ میں نے اس کی

ماں کی جگہ پر قبضہ کیا ہے وہ اپنی ماں کی جگہ پر کسی دوسری عورت کو قبول

نہیں کر سکتا ۔

یہی وجہ ہے کہ میں کبھی اس کی ماں نہیں بن پائی اپنی ساری کوششوں کے

باوجود بھی میرا اور ذلاور کا سوتیلا رشتہ ہے جو کبھی بھی سگا نہیں بن سکتا چاہے

میں اس میں کتنی مٹھاس کیوں نہ بھر دوں

او تم ناشتہ کر لو وہ بات ختم کرتے ہوئے بولیں ان کے لہجے کی تکلیف اس نے

محسوس کی تھی کتنا ظالم شخص تھا وہ اس سے جڑے ہر رشتے کو تکلیف دیتا تھا وہ

ان سے نفرت کرتا تھا

لیکن اس نے سوچ لیا تھا وہ ایسا نہیں ہونے دے گی اس نے کہا تھا کہ وہ اسے

کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا چاہے زندگی کوئی بھی موڑ کیوں نہ لے لے لیکن

ذلاور ہمیشہ اس کے ساتھ رہے گا اگر اللہ نے ہمیشہ کے لئے اس شخص کا ساتھ

اس کے نصیب میں لکھ دیا تھا تو وہ کیوں اللہ کی نافرمانی کرتی اس نے سوچ لیا تھا

چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اپنے باپ کی بے عزتی کبھی معاف نہیں کرے گی

ذلاور اس کے ساتھ ایک نئی اور خوبصورت زندگی کی شروعات کرنا چاہتا تھا تو

اسے اس کے باپ سے معافی تو مانگنی ہی تھی لیکن اب اس نے سوچا تھا کہ وہ

صرف اپنے ہی باپ کی نہیں بلکہ ذلاور کے ماں باپ کی قدر اس کے دل میں

پیدا کرے گی۔

ان کو ان کا بیٹا واپس کرے گی

وہ آمنہ بیگم کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی تھی لیکن اسے پتہ تھا سامنے

کھڑی عورت بالکل بے قصور ہے

اور ذلاور نے اس بے قصور عورت کے ساتھ بہت برا کیا تھا ہاں برا اس کے

ساتھ بھی ہوا تھا لیکن اب نہیں ذلاور کی وجہ سے وہ اپنی اولاد سے محروم ہو گئی

تھی

اس کی وجہ سے ہی وہ اپنی اولاد سے محروم تھیں تو وہ کیوں نہ اس عورت کو اپنی

ماں کا درجہ دیتا اسے اس عورت اور اس کی ممتا کو قبول کرنا ہو گا

وہ ٹیبل پر ناشتہ لگا رہی تھیں جب کہ وہ بھی خاموشی سے ان کے ساتھ باہر آ

کر بیٹھ گئی ابھی اس نے ناشتہ شروع کیا ہی تھا دروازے سے اندر آتا نظر آیا

ooooo

ذلاور نے پہلا قدم اٹھایا تھا حویلی میں خوشیوں کی ہوا آگئی تھی وہ سب

ملازموں کے پیچھے ڈنڈا لیے گھوم رہا تھا سب اس کے آگے پیچھے اسے

کھلکھلانے پر مجبور کر رہے تھے جب کہ وہ صوفے پر بیٹھی جیسے سب کچھ سن

ہی نہیں رہی تھی

جیسے وہ اس ماحول کا حصہ ہی نہیں تھی

کارب نے اسے اس کی طرف متوجہ کرنے کی بہت کوشش کی تھی بیوی تھی

وہ اس کی وہ آج بھی اپنی ہر ضرورت پوری کرنے کے لیے اسی کے پاس آتا

تھا۔ کیونکہ وہ اس کا سکون تھی لیکن چاہ کر بھی اس کا دھیان ذلاور کی طرف

نہیں لا پا رہا تھا وہ دس ماہ کا ہو گیا تھا

لیکن آج بھی اس کی ماں کو اس سے کوئی مطلب نہ تھا اس نے جیسے اس کا لمس

محسوس ہی نہیں کیا تھا وہ بھولے بھٹکے کبھی اس کے پاس چلا گیا تھا تو وہ اسے

نظر انداز کرتی جیسے وہاں کوئی موجود ہی نہ ہو اس کا روتا بلکتا وجود نظر انداز کر

کے وہ اپنے کام میں لگی رہتی

○○○○○

پچھلے مہینے سے لے کر پچھلے دس مہینوں کی ساری رپورٹس ان کے سامنے

تھی اس دن اسجد بینک سے بہت ساری رقم نکلوا چکا تھا

وہ ہر مہینے ایک بڑی رقم اپنی ضروریات کے تحت ان سے لیتا ہی تھا

لیکن چیک پر جعلی دستخط کر کے بھی وہ رقم نکلوا تا رہتا تھا یقین کرنا مشکل تھا

لیکن یہ سب کچھ اسجد ہی کر رہا تھا انہیں یہ جان کر بہت تکلیف ہوئی تھی

اگر اس کو پیسوں کی ضرورت تھی تو ویسے بھی تو لے سکتا تھا اس کا نقلی سائن

کر کے وہ ایک بڑی رقم ہر مہینے ان کے بینک سے لے رہا تھا

ان کی دولت پر صرف اور صرف ان کی بیٹی کا حق تھا ورنہ اس کا سارا حق بہت پہلے ادا کر چکے تھے انہوں نے کبھی بھی اسجد کی دولت کو غلط طریقے سے استعمال نہ کیا تھا بلکہ جب بھابھی نے کہا کہ وہ اپنے شوہر کا حصہ چاہتی ہیں تو بہت ہی ایمانداری سے ان کا سارا حصہ اس کے نام کر دیا وہ شروع میں سب کچھ سنبھال لیتی رہیں لیکن یہ کام مشکل تھا وہ ان کی مدد کرنا چاہتے تھے لیکن آسیہ بیگم نے کہا کہ ضرورت نہیں وہ اپنا سب کچھ برباد کر چکی تھیں اور اپنا سب کچھ برباد کرنے کے بعد ہی تو وہ ان کے در پر آئی تھیں

انہوں نے انہیں ٹکرایا نہیں بلکہ اسجد کو اپنے بھائی کی آخری نشانی کے طور پر

قبول کرلیا

لیکن وہ کہاں جانتے تھے کہ اسجد ان کے ساتھ ایسا کرے گا انہیں سچ میں آج

بہت زیادہ تکلیف ہو رہی تھی اسجد کے اس قدم سے اور اس سے زیادہ تکلیف

کی بات یہ تھی کہ حساب کتاب یہیں پر ختم نہیں ہوتا تھا بلکہ اس کے علاوہ بھی

اسجد نے بہت سارے الٹے سیدھے کام کر رکھے تھے جن کی ڈیٹیل آرہی تھی

اسجد کی عیاشی نے انہیں شاکڈ نہ کیا تھا لیکن وہ اس کی محنت کی کمائی کوٹھے کی

عورتوں پر لوٹتا تھا اور وہ ایسے زنائی کے ساتھ اپنی بیٹی بیاہ رہے تھے

ooooo

کیسی طبیعت ہے اب کیسا محسوس کر رہی ہو وہ بھاگتے ہوئے جاگنگ سے

واپس آیا جب اسے صبح ناشتہ کرتے ہوئے دیکھا اسے بہت خوشی ہوئی تھی وہ

خود ہی کمرے سے باہر نکل آئی تھی ذلاور اس کے پاس آکر بیٹھا

ماتھا چھونے کے بعد اس نے کل رات کی طرح بے باکی سے اس کی گردن پر

ہاتھ رکھا تھا نہ جانے کیوں اس کی یہ حرکت اسے بوکھلا دیتی تھی

شاید ذلاور کے لیے یہ بہت نارمل سے بات تھی

بخار سر پر چیک کیا جاتا ہے یہاں نیچے نہیں اس نے آگے پیچھے دیکھتے ہوئے

اسے اس بات کا احساس دلایا تھا جبکہ اس کے انداز پر کھلکھلا کر ہنسا

اچھا لیکن جاناں میں تو ایسے ہی چیک کرتا ہوں حق حاصل ہے جان من جہاں

چاہے ہاتھ لگا سکتا ہوں تم تو گردن پر میرا ہاتھ محسوس کر کے سیمٹنے لگتی ہو

اگر میں حق وصولونے پر آ گیا تو۔۔۔۔ابھی تک تو میں نے خود پر اچھا خاصہ

کنٹرول کر رکھا ہے ورنہ دل تو میرا یہ چاہ رہا ہے کہ تمہیں لمحے میں اپنی باہوں

میں لے کر تمہارے چہرے پر تمہارے نازک لبوں پر تمہارے حسن وجود پر

اپنی شدتیں لٹا کر تم سے اپنا تمام تر حق لوٹ لوں

چھین لوں تم سے اپنے تمام تر حقوق جن پر تم قبضہ کیے آرام سے بیٹھی

ہو۔میں تو انتظار میں ہوں جب ہر صبح میری باہوں میں اٹھ کر تھکن کی

شکایت کروگی جب کہو گی آپ سونے نہیں دیتے مجھے اور میں تمہاری نیند کے

خمار میں ڈبی آنکھوں میں ڈب کر تمہیں اپنے حصار میں چھپاؤں گا

وہ بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا جب کہ وہ پوری آنکھیں کھولے اسے گھورے

جا رہی تھی وہ بے باک تھا انتہائی بے باک تھا لیکن کبھی کبھی وہ اس کے انداز

پر پوری طرح سے بوکھلا جاتی تھی

آپ ایک انتہائی بے شرم انسان ہیں شرم چھو کر نہیں گزری آپ کو ایک بیمار

انسان سے کس طرح کی بات کرنی چاہیے یہ تک نہیں پتا آپ کو میری طبیعت

جانے کے بجائے آپ اپنی فضولیات بول کر مزید میرے طبیعت خراب کر

رہے ہیں

شرم آنی چاہیے آپ کو وہ نگائیں چراتے اسے شرم دلانے والے انداز میں بولی

اور ساتھ میں یہ بھی بتایا کہ وہ بیمار انسان ہے اور وہ اس پر بہت ظلم ڈھا رہا ہے

کیا یہ تم کیا بول رہی ہو۔۔ تم ایک منٹ پہلے مجھے یقین تو کر لینے دو کہ یہ تم ہی

بول رہی ہوں یہ اسپیکر کہاں ہے تمہارا آواز کہاں سے نکلی تم مجھے یہ بتاؤ کہ

بٹن کہاں ہے تمہارا میں خود ہی تمہاری سیٹنگ کر کے آواز تیز کر دیتا

ہوں۔اس کے دائیں بائیں سے دوپٹہ اٹھاتا وہ بالکل سیریس انداز میں اس کا

مذاق اڑا رہا تھا وہ اسے گھور کر رہ گئی

مجھے ہر کسی کے سامنے زیادہ بولنا پسند نہیں یہ صرف کچھ لکی لوگوں کے لیے

ہے اور آپ میرے ساتھ اس طرح کا مذاق نہ کریں تو بہتر ہو گا وہ اپنا دوپٹہ

چھڑاتے غصے سے بولی تھی۔اس کی چھوٹی سی ناک پر اتنا غصہ دیکھ کر وہ اپنا

قہقہ ضبط نہ کر سکا

میں تو پھر بہت خوش قسمت ہوں کہ تمہارے الفاظ میرے لیے ہیں اتنا اچھا

بولتی ہو تم تو بولتی کیوں نہیں مجھ معصوم کو اپنی معصوم سی آواز سے دور رکھتی

ہو بہت اچھی لگتی ہیں تمہاری باتیں بولا کرو ظالما تمہارا شوہر تمہاری آواز سننے

کو ترستا رہتا ہے اس کا ہاتھ تھامے وہ بے ساختہ ہی اس کے ہاتھ پر اپنے لب

رکھتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کرنے لگا

اس کی بے باکی پر بوکھلا کر اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکال لیا

ناشتہ کروں فریش ہو کر آتا ہوں اس کا سرخ ناڑی چہرہ دیکھتے ہوئے وہ آہستہ

سے اس کے گالوں پر اپنے لب رکھتا ہے وہاں سے اٹھ کر چلا گیا

وہ کتنی ہی دیر اس کی حرکت پر سرخ چہرہ لئے اس کی پیٹھ کو گھورتی رہی

بے شرم انسان۔۔۔اس نے حیا سے بھری آواز میں کہا اور مسکرا کر چہرا جھکا

گئی

○○○○○

وقت کا کام تھا گزرنا اور وقت گزر رہا تھا ذلا ور چار سال کا ہو گیا تھا اسے سکول

میں داخل کروا دیا گیا تھا

کارب اسے خود ہی سکول چھوڑنے جانے والا تھا جب اپنا چھوٹا سا بستا اٹھاتے

ہوئے وہ اپنی ماں سے لپٹ گیا یہ عمل بالکل بے اختیارانہ تھا

وہ خود ہی اس سے زیادہ دور نہیں رہتا تھا اکثر تو حور اسے ڈانٹ کر خود سے دور

کر دیتی وہ خود بھی اس کے پاس کم ہی جاتا تھا

سب ملازموں کے بیچ پلا بڑا اپنی ماں کا رویہ بہت اچھے طریقے سے سمجھتا تھا وہ

تو اس کے باپ سے ٹھیک سے بات نہیں کرتی تھی

سب کہتے تھے کہ وہ بہت پیارا ہے اور وہ اکثر سوچتا تھا اگر وہ اتنا پیارا ہے تو وہ

اپنی ماں کو پیارا کیوں نہیں لگتا

لیکن اس کے دماغ میں چلنے والے معصوم سوالوں کا جواب کسی کے پاس بھی

نہیں تھا اس کے اپنے باپ کے پاس بھی نہیں

اس کی ماں اسے خود سے الگ کرتی جا چکی تھی جبکہ وہ آنکھوں میں آنسو لیے

دیکھتا رہا

OOOOOO

ایک نئے دن کی شروعات ہو چکی تھی کل کی طرح آج بھی وہ خود ہی ناشتے

کے لیے نیچے آگئی تھی وہ آج کل آمنہ کے ساتھ کافی وقت گزار رہی تھی ان

کے ساتھ وقت گزارنا اسے اچھا لگتا تھا

وہ ناشتہ کر کے کمرے میں آگئی تھی

ذلاور بھی جاگنگ سے واپس آچکا تھا اور اب اپنے لئے کپڑے نکالتے ہوئے

اس کا سارا دھیان اسی کی طرف تھا جو آئینے کے سامنے کھڑی اپنے کھلے بالوں

میں کنگھی کرنے میں مصروف تھی شاید کمرے سے جاتے ہوئے اس کے

بال بھیگے ہوئے تھے اور اب اس کے بال کچھ حد تک سوکھ گئے تھے

رہنے دو ایسے اچھے لگتے ہیں اسے پونی بنتے دیکھ کر اس نے فوراً کہا تھا

نہیں مجھے نہیں اچھے لگتے گردن سے چپک جاتے ہیں اور پھر برا لگتا ہے

خارش لگتی ہے وہ آئینے میں اسے دیکھتی مصروف سے انداز میں جواب دیتے

ایک بار پھر سے اپنے بال بند کرنے لگی

تیار ہو جانا آج ہم ڈنر پر انوائٹ ہیں تمہیں میرا دوست یاد ہے عمران اس کے

گھر ڈنر پارٹی ہے اور وہاں تمہارا ٹیچر وارث بھی ہو گا

تمہاری یونیورسٹی میں تمہیں پڑھاتا تھا وہ بھی میرا کافی اچھا دوست بن گیا ہے

میرے کہنے پر عمران نے اسے بھی اپنی بیوی کے ساتھ انوائٹ کیا ہوا ہے چلو

اس کے ساتھ اچھا وقت گزرے گا ساتھ میں تمہارے ایڈمیشن کے بارے

میں بھی انفارمیشن لے لوں گا

تمہیں وہاں امریکا میں پھر سے اپنی اسٹارٹ کرنی ہے وہ مصروف سے انداز

میں کہتا واش روم میں بند ہو گیا تھا

ایشام کتنی ہی دیر واش روم کے بند دروازے کو دیکھتے رہی کہ وہ سچ میں اپنی

پڑھائی کر سکتی تھی اسے یقین نہ آیا کہ وہ اسے اس کی پڑھائی کی اجازت دے

رہا تھا یعنی وہ اپنا خواب اب بھی پورا کر سکتی تھی اس کا دل چاہا وہ خوشی سے ناچنا

شروع کر دے یا اس کے دل کی بات جان گیا تھا کہ وہ جان گیا تھا کہ وہ آگے

پڑھنا چاہتی ہے

وہ اپنی خوشی کو ظاہر نہیں کر پا رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کس طرح

سے اپنی خوشی کا اظہار کرے

لیکن وہ امریکہ جا کر نہیں پڑھنا چاہتی تھی وہ تو یہیں پر اپنے ملک میں پڑھنا

چاہتی تھی اپنے اپنوں کے پاس تو کیا وہ اسے یہاں سے لے کر جانے والا

تھا۔۔۔۔!

اگر وہ اسے ہمیشہ کے لئے یہاں سے لے کر چلا جاتا تو پھر کیا ہوتا اس کے ماں

باپ کا وہ جو اسے دیکھنے کے لئے اس سے بات کرنے کے لیے وجہ تلاش

کرتے تھے اس نے دیکھا تھا کار ب سکندر شاہ کو وہ اکثر اس کے ساتھ وقت

گزارنے کے لئے بہانے تلاش کرتے ہیں اس کے پاس بیٹھنے کے لیے اس

سے بات کرنے کے لیے کمرے میں آتے تو اس کا پہلا سوال یہی ہوتا کوئی کام

تھا کیا

ہاں عجیب انسان تھا اپنے ماں باپ کو وقت دینے کے لیے کوئی نہ کوئی وجہ ہونا

ضروری تھی وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھا جو اپنے ماں باپ کے ساتھ تھوڑا

سا وقت گزار کر سکون محسوس کرتے تھے بلکہ وہ تو اپنے ماں باپ کو تکلیف

پہنچا کر سکون میں رہتا تھا وہ چاہتا تھا اس کے ماں باپ اس کے لیے ترسے اس

نے نوٹ کیا تھا

کل وہ اس نے کارب شاہ کو انتظار کا کہہ کر پھر واپس ہی نہیں آیا ابھی کل صبح

کی ہی بات تھی جب وہ ناشتہ کر کے وہیں پر بیٹھ گئی تھی سکندر شاہ نے بہت

محبت سے اسے کہا تھا مل کر ناشتہ کرتے ہیں اس کے جواب میں وہ صرف

ہاں میں سر ہلاتا اپنے کمرے میں چلا گیا کارب شاہ دو گھنٹے تک اس کا انتظار

کرتے رہے لیکن وہ نیچے نہیں آیا آخر تنگ آ کر جب اس نے کمرے میں قدم

رکھا تب اسے پتہ چلا کہ وہ تو کمرے میں آ کر ہی سو گیا تھا

اسے یہ جان کر بہت دکھ ہوا تھا کیسا بیٹا تھا وہ اپنے باپ کو انتظار کی سولی پر لٹکا

کر یہاں آ کر آرام کر رہا تھا اور وہ وہاں اتنی بے چینی سے بار بار سیڑھیاں دیکھ

رہے تھے بار بار اس کے آنے کی امید لگائے بیٹھے تھے اور وہ ظالم بے حس

شخص نیچے گیا ہی نہیں

جب وہ پہلی بار سکندر شاہ سے ملی تھی وہ اسے اچھے انسان نہیں لگے تھے لیکن

اب جب وہ ان کی مجبوریوں کو سمجھ رہی ہوئی سے ان کی محبت کو سمجھ رہی تھی

۔تو وہ بھی اس سے بہت اچھے لگنے لگے تھے اس نے نوٹ کیا تھا وہ اس سے

زیادہ بات تو نہیں کرتے تھے لیکن مسکرا کر اسے دیکھتے تھے

۔ شاید وہ بھی اس بات کو قبول کر چکے تھے کہ وہ ان کے بیٹے کی پسند ہے

اگر وہ اپنے بیٹے کی پسند کے لیے اسے قبول کر سکتے تھے تو ان کے بیٹے کو کیا

مسئلہ تھا کیوں ماضی نہیں بھلا سکتا تھا۔اگر وہ ایک نئ شروعات کرنے کی

۔ کوشش کرے تو یہ مشکل نہیں تھا

کیا وہ ایک نئ شروعات کرنے پر مجبور کر سکتی تھی۔کیا وہ اسے اس کی ماں

باپ کے قریب کر سکتی تھی لیکن وہ تو اسے اپنے ساتھ امریکہ لے کر جا رہا تھا

اگر وہ اس کے ساتھ چلی جاتی تو کیا وہ کبھی ان رشتوں کی دوریوں کو ختم کر

سکتی

وہ اپنی سوچوں میں لگی ہوئی اپنے گرد اچانک اس کا حصار محسوس کرتے ہوئے

اپنی سوچوں سے نکلتی اسے دیکھنے لگی بے شک وہ بہت ہی پر کشش نوجوان تھا

آئینے میں اس وقت سارا دھیان وہ اسی پر مرکوز کیے ہوئے تھی جبکہ ایک نظر

آئینے میں اسے دیکھتا وہ مسکرا کر اس کی گردن کو اپنے لبوں سے چھونے لگا اس

کا انداز بے باک تھا ۔

وہ میں یہیں پر ایڈ میشن لینا چاہتی ہوں اس نے اس کے بے باک انداز کو

محسوس کرتے ہوئے بہت ہمت سے کہا تھا اور اس نے اس دوران اسے خود

سے الگ کرنے کی یا مزاحمت کرنے کی غلطی ہر گز نہیں کی تھی نہ جانے

کیوں اسے لگا کہ اگر وہ اسے خود سے دور کرے گی تو

وہ ناراض ہو جائے گا غصہ ہو گا اسے ڈانٹے گا اس کے ساتھ برا سلوک کرے

گا۔

میری جان یہ ممکن نہیں ہے میرا سارا کام وہیں پر ہے یہاں پر میں رہنا بھی

نہیں چاہتا تو تمہیں میرے ساتھ وہی پر رہنا ہو گا اس کے گالوں کو چومتے

ہوئے وہ اسے کھینچ کر اپنے قریب کر گیا۔

آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے بابا سے ملوانے کے لیے لے کر جائیں گے اس کے

ہونٹ کو اپنے چہرے پر محسوس کرتی ہوئی وہ اس کی جسارتوں کو سہتے ہوئے

اس نے ذرا سی مزاحمت کی

ہاں ضرور لے کر جاؤ نگا پہلے آج شام کا ڈنر کر لے میں کل وقت نکال کر

تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا اس نے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ صرف ہاں میں

سر ہلا گئی۔

وہ کہنا چاہتی تھی کہ وہ یہ گھر چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہتی وہ تو اس کے ماں

باپ کے پاس رہنا چاہتی ہے اور وہ یہ بھی چاہتی ہے کہ وہ بھی اپنے ماں باپ

کے پاس رہے لیکن وہ نہیں کہہ سکتی تھی۔نہ تو اس میں حوصلہ نہیں تھا اس شخص کا غصہ برداشت کرنے کا نہ جانے وہ اپنے دل میں ان سب کے لیے کتنی نفرت لے بیٹھا تھا

ooooo

السلام علیکم کیسی ہیں آپ کیا آپ جانگیر شاہ بات کر رہے ہیں دوسری طرف سے آنے والی آواز کو وہ صاف پہچان چکے تھے ان کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ غصے سے کچھ کر بیٹھے ان کی بیٹی کی زندگی تباہ کر کے ان کی عزت کو ساری دنیا کے

سامنے نیلام کر کے وہ انسان ان کا حال جان رہا تھا ان سے پوچھ رہا تھا کہ کیسا

ہے وہ شخص جس کو اس نے برباد کیا ہے

یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ تم نے مجھے فون کیوں کیا ہے وہ غصے سے اس کے سلام کا

جواب دیے بنا بولے

میں نے آپ کو فون اس لیے کیا تھا کیونکہ میں نے آپ کو کچھ ڈیٹیل سینڈ کی

تھی آپ کے بھتیجے کے بارے میں کہ وہ آپ کے بزنس کو کافی برے طریقے

سے خراب کر رہا ہے اگر یہ کہوں کہ وہ دھمک کی طرح آپ کے بزنس کو کھا

رہا ہے تو یہ غلط ہرگز نہیں ہو گا میں آپ کو محتاط رہنے کے لیے کہہ رہا ہوں

آپ کے بھتیجے نے آپ کے بزنس میں کافی زیادہ بربادیاں کی ہیں اس پر بہت

بڑا فراڈ کا کیس بن سکتا ہے

اور آئیندہ کبھی اندھا اعتبار مت کریں کہ وہ آپ کو لوٹ کر کھا جائے ہر چیز کی

ایک حد ہوتی ہے لیکن آپ نے اپنے بھتیجے کی کوئی حد نہیں بنائی آپ چیک

کریں میں نے آپ کو کے بزنس میں ہونے والے تمام تر حساب کو آپ کے

سامنے رکھا ہے لیکن یہ ساری باتیں میرے لئے اہمیت نہیں رکھتی میرے

لئے اہمیت یہ بات ہے کہ وہ آپ پر ایک حملہ کرنے والا ہے جس میں آپ کو

جانی نقصان تو نہیں ہو گا لیکن اتنا نقصان ضرور ہو گا کہ آپ اس کے محتاج ہو

جائے اپنے ہاتھ سے کچھ بھی نہ کر سکیں

اس کا محتاج ہونے سے بہتر ہے کہ آپ سب جان جائے اور داماد ہونے کے

ناطے میرا فرض بنتا ہے کہ میں آپ تک یہ خبر پہنچاؤں میں اپنی بیوی سے

بہت محبت کرتا ہوں میں نہیں چاہتا کہ اس سے جڑے رشتوں کو کوئی تکلیف

ہو وہ فون بند کر چکا تھا جبکہ ان کا غصے سے برا حال تھا

وہ جان چکے تھے کہ اسجد نے بزنس میں کافی زیادہ گڑبڑ کی تھی لیکن پھر بھی وہ

اس کی اس بات پر یقین نہیں کر سکتے تھے

کہ اسجد اس طرح کا کوئی قدم اٹھائے گا۔پہلے تو وہ اس رپورٹ پر ہی یقین

نہیں کرنا چاہتے تھے وہ ان پیپرز پر یقین نہیں کرنا چاہتے تھے جو اس شخص

نے اسے بھیجے تھے لیکن پھر وہ یہ بھی سوچ رہے تھے کہ بھلا اس کو کیا فائدہ تھا

ان تک یہ سب کچھ پہنچانے کا

کہیں نہ کہیں کچھ نہ کچھ کر گڑ بڑ تو ضرور تھی لیکن پھر بھی وہ اس بات پر کسی

طرح لا تماشا نہیں لگا سکتے تھے

ooooo

کیا وہ انہیں بے وقوف سمجھتا تھا اسے کیا لگتا تھا کہ وہ جو کہے گا وہ مان لیں گے

اس نے ایسا سوچا بھی کیسے تھا کہ ان کے بیٹے جیسا بتیجا کبھی ان کی جان لینے کی

کوشش کر سکتا ہے وہ اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر چاہتے تھے وہ کبھی سوچ بھی

نہیں سکتے تھے کہ ان کے ساتھ وہ ایسا کر سکتا ہے اور ان کا کہنا تھا کہ ان کے

بزنس میں گڑ بڑ کرنے والا بھی وہی ہے اور ایشام کے نکاح والی بات میڈیا میں

لانے والا بھی وہی ہے

اور تو اور وہ اب ان پر جان لیوا حملہ کرنے والا ہے اس کے پیچھے وجہ یہ ہے کہ

وہ ان کی دولت چاہتا ہے جبکہ وہ بہت اچھی طرح سے جانتے تھے کہ اسجد کو

ان کی دولت سے کوئی مطلب نہیں کچھ دن پہلے ایک میسج کی وجہ سے انہوں

نے اپنے اور تمام بینک اکاؤنٹ بلاک کروادیے تھے۔اور اسی کی بات مان کر

انہوں نے ایسا ہی کیا

اور آج یہ شخص انہیں فون کر کے اسجد کے بارے میں ایسی بکواس کر رہا تھا اور

اسے یہ لگتا تھا کہ وہ اس پر اعتبار کریں گے کبھی نہیں

اپنے اسجد پر خود سے زیادہ بھروسہ تھا انہیں یقین تھا کہ وہ ایسا کبھی نہیں کر

سکتا

وہ ان کے بیٹے جیسا تھا انہوں نے اپنی بیٹی سے بھر کر اسے محبت دی تھی وہ

یقین سے کہہ سکتے تھے وہ کبھی بھی ان کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا یہ سب کچھ

انہیں ایک چال محسوس ہو رہی تھی" وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتے تھے

کہ اسجد نے غلط کیا تھا لیکن ذلا ور شاہ انہیں اسجد سے بدگمان کر رہا تھا یہ سب

کچھ ذلا ور شاہ کروا رہا تھا لیکن کیوں وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے اس کا جواب تو

شاید اب اسجد ہی دے سکتا تھا

اسی لیے وہ گاڑی کا رخ اپنے آفس کی جانب کرنے کے بجائے اسجد کے

ہسپتال کی جانب کر چکے تھے

○○○○○

وہ کار ڈرائیو کر رہے تھے جب ان کے واٹس اپ پر ایک میسج رسیو ہوا انہوں نے میسج کھولا تو وہ کوئی کال ریکارڈنگ تھی اور ساتھ میں اسجد کی ڈاکٹری کی ڈگری جیسے دیکھ کر یقین کر پانا ناممکن تھا

انہوں نے زیادہ وقت نہ لگاتے ہوئے وہ کال ریکارڈنگ آن کر دی اس کال ریکارڈنگ میں اسجد کی ہی آواز سنائی دی تھی جس میں عہ کسی کو کہہ رہا تھا کہ آج میرے چاچا دوپہر میں گاڑی لے کر نکلیں گے گھر کے لیے تو تم ان کا ایکسیڈنٹ کر دینا

جان نہیں جانی چاہیے لیکن نقصان اتنا زیادہ ہو کہ وہ اپنے سہارے اٹھ کر

کھڑے نہ ہو سکے میرے علاوہ انہیں سہارا دینے والا اور کوئی نہیں ہونا چاہیے

یاد رکھنا

یہ آواز اسجد کی تھی اور وہ کس سے بات کر رہا تھا وہ نہیں جانتے تھے لیکن ان

کا جان سے پیارا بھتیجا ان کے ساتھ ایسا کیوں کر رہا تھا کیا ذلا ور شاہ سچ بول رہا

تھا کہ کیا سچ میں وہ ان کے ساتھ یہ سب کچھ کرنے کے بارے میں سوچ رہا

تھا کیا آسیہ بھابھی بھی اس کے ساتھ ملی ہوئی تھیں وہ سوچ ہی رہے تھے کہ

اچانک تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے ایک ٹرک نے ان کی گاڑی کو کچل ڈالا

انہیں سمجھنے کا موقع بھی نہیں ملا تھا کہ جس نے ان کے ساتھ اتنا بڑا دھوکا کیا

تھا وہ ان کا بھتیجا تھا اپنی بیٹی سے زیادہ وہ اسے محبت دیتے رہے ہیں یہ کہا جائے

کہ وہ اپنے ہی گھر میں سانپ کر پالتے رہے تو غلط نہیں ہو گا

ٹرک ایک بار پھر سے ان کی طرف بڑھ رہا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ایک

بار پھر سے ان کا ایکسیڈنٹ کرتا تیزی سے گاڑیاں ٹرک کے آگے پیچھے ہر گئی

ان کو دیکھتے ہی لوگ ٹرک والے کو اپنی گرفت میں لے چکے تھے

لیکن تب تک وہ اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکے تھے بھتیجے کا اصل چہرا

ان کے لیے نا قابل برداشت تھا

OOOOOO

ماما۔۔ماما دیکھیں ٹیچر نے آج سٹار دیا ہے۔اور کہا میں لائق والا اچھا سٹوڈنٹ ہوں اپنی ساری کتابیں بیڈ پر پھیلائے وہ بار بار اسے مخاطب کر رہا تھا وہ خاموشی سے ایک ہی چیز پر نظریں جمائے بیٹھی تھی پانچ سال گزر چکے تھے لیکن ایسا لگتا تھا جیسے کل کی بات ہو وہ ہر روز فاطمہ کی قبر پر جاتی تھی اور اپنے بیٹے کے ساتھ اس کا آج بھی ویسا ہی رویہ تھا اسے جیسے اس سے کوئی مطلب ہی نہیں تھا لیکن اس چھوٹی سی جان کو اپنی ماں سے مطلب تھے وہ آج بھی روز کی طرح اپنی ساری کتابیں اس کے سامنے کھلے اسے اپنی طرف

متوجہ کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا اور آج بھی وہ پتھر بنی ویسی ہی بیٹھی تھی

○○○○○

وہ ایک سرد رات تھی ذلاور کی آٹھوایں سالگرہ منائی گئی اور آج بھی وہ اپنی ماں کو امید بھری نظروں سے دیکھتا رہا کہ شاید وہ بھی باقی کی طرح آج اس سے پیار کرے گی لیکن وہ ناامید ہی رہا

السلام علیکم آپ نے بلایا مجھے وہ ان کے دروازے پر دستک دیتی ان سے

مخاطب ہوئی تھی شاہ صاحب نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسے کمرے میں

آنے کی اجازت دیں تو وہ خاموشی سے چلتی کرسی پر آکر بیٹھ گئی

آخر کب تک یہ سب کچھ کرنا ہے تم نے۔۔۔! مجھے سمجھ میں نہیں آتا تمہیں

کس چیز کی کمی ہے تمہیں ہر چیز ملی ہے تم جیسی چاہتی تھی ویسے زندگی گزار

رہی ہو اللہ نے تمہیں صاحب اولاد کیا ہے چاند سا بیٹا دیا ہے کیوں کر رہی ہو

اس کے ساتھ ایسا سلوک وہ معصوم مجھ سے شکایت کرتا ہے کہ جان میری

ماں سے کہیں کہ وہ مجھ سے بات کرے وہ مجھ سے بات کیوں نہیں کرتی وہ

اپنادرداس کے سامنے رکھنے لگے تواس کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ آگئی

آٹھ سال کا ننھا ساوجود ہر روز ان کے سامنے سسکتا تھا

آپ کو توخوش ہوناچاہیے میراموجود آپ کے پوتے سے دور ہے ویسے بھی تو

آپ مجھے پسند نہیں کرتے ناوہ انہیں دیکھتے ہوئے بولی

ہاں میں چاہتا ہوں کہ تم میرے پوتے سے دور رہو میرے بیٹے سے دور

ہو جاو لیکن ۔۔۔۔

آپ اپنے بیٹے سے کہیں کہ وہ مجھے آزاد کر دے میں یہاں سے ہمیشہ کے لئے

چلے جاؤں گی وہ انہیں دیکھتے ہوئے ان کی بات کاٹ کر بولی

تم جانتی ہو وہ ایسا کبھی نہیں کرے گا اور تمہارے پیار میں پاگل ہے وہ کبھی

بھی تمہیں نہیں چھوڑے گا۔چاہے کچھ بھی ہو جائے میں اس کی دوسری

شادی کر دینا چاہتا ہوں تا کہ وہ اپنی زندگی میں خوش رہے دس سال سے

تمہارے ساتھ صرف اذیتوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ملا میرے بیٹے کو تم سے

محبت کی سزا سہا رہا ہے کیا تم اس سے بات نہیں کر سکتی یہ رشتہ اور تم صرف

اس کی تکلیف کی وجہ ہو بس ختم کرو اس رشتے کو یہیں پر میرے بیٹے کو آزاد

کرو

چلی جاؤ یہاں سے کہیں پر میں تمہیں ایک عالیشان گھر دوں گا بنگلہ دوں گا

تمہاری ضرورت کا ہر سامان مہیا کیا جائے گا لیکن تم چلی جاؤ یہاں سے کیوں

کہ میں چاہتا ہوں کہ میرا بیٹا اب سکون میں رہے اسے اس کی زندگی کی

خوشیاں ملے لیکن تمہارے ہوتے ہوئے ایسا کبھی ممکن نہیں ہوگا

وہ تم سے پاگلوں کی طرح محبت کرتا ہے اپنی ساری زندگی برباد کر دے گا

لیکن تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا تم کبھی بھی میری پسند نہیں تھی صرف

اپنے بیٹے کی خوشی کے لیے میں نے تمہیں قبول کر لیا

اور اپنے بیٹے کو میں اب اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا بہت کچھ سہا ہے اس

نے وہ کتنا آزاد خیال تھا خوش رہنے والا تھا لیکن تم نے اس کی ساری خوشیاں

چھین لی ہیں تم میرے پوتے کو محبت نہیں دے سکتی تم میرے بیٹے کے ساتھ

ایک نئی زندگی کی شروعات نہیں کر سکتی تم زندگی بھر صرف اور صرف اپنے

دکھ میں روتی رہو گی اور یوں ہی میرے بیٹے اور پوتے کو تکلیف میں رکھو گی تم

میرے پوتے کی ماں نہیں بن سکتی تو پھر تمہیں کوئی حق نہیں ہے یہاں

رہنے کا اگر تم میرے بیٹے کی سکون کی وجہ نہیں بن سکتی چلے جاؤ یہاں سے

میں اب تمہیں برداشت نہیں کروں گا میرا بیٹا کبھی تمہیں چھوڑنے کے لئے

راضی نہیں ہو گا اسی لئے بہتر ہے کہ تم اس گھر سے غائب ہو جاؤ۔

میں تمہیں اتنی دولت دوں گا کہ تم ساری زندگی اسے سنبھال نہیں پاؤ گی بس

میرے بیٹے کی زندگی سے نکل جاؤ وہ سامنے بیٹھی لڑکی سے اس کی خوشیوں کا

سودا کر رہے ہیں لیکن وہ تو خود ایک لاش کی زندگی گزار رہی تھی مزید کب

تک اسے یہ زندگی گزارنی تھی وہ نہیں جانتی تھی لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ اپنے

شوہر اور بیٹے کی تکلیف کی وجہ سے فاطمہ کو بھلا نہیں سکتی تھی اور نہ ہی اپنی

بیٹی کے قاتل کو کبھی معاف کر سکتی تھی دس سال سے اذیت سے بھرپور

زندگی گزار رہی تھی بہتر تھا کہ وہ زندگی کو ہی ختم کر کے چلی جائے یہاں سے

وہ اپنی وجہ سے نہ جانے کتنے لوگوں کو تکلیف دے رہی تھی

آپ کی دولت آپ کا پیسہ آپ کو مبارک شاہ صاحب مجھے کچھ نہیں چاہیے

بلکہ آپ کی دولت پر تھوکنا بھی میں گوارا نہیں کرتی آپ چاہتے ہیں کہ میں

آپ کے بیٹے کی زندگی سے نکل جاؤں تو مبارک ہو آج سے آپ کا بیٹا آزاد

ہے میں چلی جاؤں گی یہاں سے ہمیشہ کے لئے آپ کے بیٹے اور آپ کے

پوتے سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ میں بھی اپنی بیٹی کے قاتل کے

ساتھ نہیں رہنا چاہتی

وہ اٹھ کر کہتی کمرے سے باہر نکل گئی تھی ذلاور وہی باہر کھیل رہا تھا

آج پہلی بار اس نے ذلاور کو دیکھ کر مسکرا کر اسے اپنے پاس بلایا تو وہ خوشی سے

دوڑ کر اس کے پاس آیا تھا اسے اپنے سینے سے لگائے وہ خود بھی روئی اور اپنے

لمس ایسے اس کی معصوم آنکھوں میں بھی آنسو لے آئی

وہ کبھی اس بات سے انکاری نہیں تھی کہ وہ اس کی اولاد تھا چاہے فاطمہ سے

بے تحاشہ محبت تھی اس کا دکھ بہت بڑا تھا لیکن پھر بھی وہ اپنی اولاد سے

نفرت نہیں کر سکتی تھی اس ذلاور سے نفرت نہیں تھی بلکہ وہ اسے بیٹا سے

بے تحاشہ محبت کرتی تھی بس وہ اپنا کالا سایہ اس کی زندگی پر نہیں پڑنے دینا

چاہتی تھی وہ بچپن سے ہی اپنے آپ کو منحوس گردان کرتی تھی اس کے ماں

باپ چھوٹی عمر میں ہی اس سے بچھڑ گئے تھے اسے محبت کبھی بھی نہیں تھی

اس نے جس سے محبت کی تھی وہ اس سے دور ہو گیا تھا بے شک آپ کے ماں

باپ ہوں یا اس کا شوہر ہو اس کی بیٹی ہو۔اس نے خود ذلاور کو اپنے قریب

نہیں کیا تھا کیونکہ اسے لگتا تھا کہ اگر وہ اس سے محبت کرے تو وہ بھی ہمیشہ

کے لیے اس سے دور ہو جائے گا اور اس کی دوری برداشت کرنا شاید اس کے

بس سے باہر تھا اور یہی وجہ تھی کہ آج وہ اسے چھوڑ کر جا رہی تھی وہ جانتی

تھی اس کے بعد اس کے بارے میں کیا باتیں کی جائیں گی لیکن وہ تنگ آ چکی

تھی اس زندگی سے جس میں سکون نام کی کوئی چیز نہیں تھی سب کچھ پا کر

بھی وہ خالی ہاتھ تھی

کبھی کبھی ہمارے پاس سب کچھ ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی ہم خالی ہاتھ

اور بے سکون ہوتے ہیں

○○○○○○

وہ شام کو گھر واپس آیا تو اسے بلیک خوبصورت ساڑھی میں آئینے کے سامنے

کھڑے دیکھ کر جیسے وہ اپنے ہوش ہی کھو بیٹھا اس کے پاس آتے ہوئے اس

نے آہستہ سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف پھیرا تو چہرے پر پریشانی

سجائے اس کی طرف ہو گئی

مجھے لگتا ہے زیادہ اوور ہو گیا یہ ساڑھی مجھے ماما نے دی ہے لیکن مجھے نہیں لگتا

کہ مجھے اس میں ٹھیک سے چل بھی سکوں گی اور وہاں تو میرے ٹیچر بھی ہوں

گے کتنا عجیب لگے گا نا وہ ایک نظر ساڑھی کو دیکھتے اس سے کہہ رہی تھی

بہت خوبصورت لگ رہی ہو اور ّّ وہ تمہاری ماما نہیں ہیں اور نہ ہی میرا ان سے

کوئی تعلق ہے اور آنٹی کہہ کر پکارا کرو بلکہ انہیں پکارنے کی ضرورت ہی

نہیں ہے ان سے دور ہی رہو تو بہتر ہے ان کے ساتھ ہمارا کوئی لینا دینا نہیں

ہے یاد رکھنا وہ سخت لہجے میں گویا ہوا

تو وہ اسے دیکھ کر رہ گئی اس کا اتنا غصہ کرنا اسے سمجھ نہیں آیا تھا اور وہ اس کی

۔ ماں تھی وہ اپنی ماں کے بارے میں اس طرح کیسے بول سکتا تھا

وہ اس کی سگی ماں نہ تھی یہ تو وہ جانتی تھی لیکن پھر بھی وہ ایک عورت تھی

اس کے باپ کی بیوی تھی وہ ان کی عزت بھی تو کر سکتا تھا

○○○○○○

صرف ایشام کے لیے وہ اس سے جڑی ہر چیز پر نظر رکھے ہوئے تھا اس کے بابا

کا حال بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا وہ ایک بیمار انسان تھے ان کی طبیعت

بھی خراب ہو سکتی تھی

ایسے میں وہی اپنا فرض سمجھتا تھا کہ ان کا خیال رکھے اور ویسے بھی وہ اسے

بہت عزیز تھے محبت کرنے والا اپنے رشتوں کو نہ سہی لیکن اپنی محبت سے

جڑے ہر رشتے کو بہت اہمیت دیتا ہے

وہ جانتا تھا کہ جانگیر شاہ کی سب سے بڑی مصیبت میں پھنسنے والے ہیں یہی

وجہ تھی کہ وہ ہر طرح سے ان پر نظر رکھے ہوئے تھا اسے کچھ عرصہ پہلے ہی

اسجد کے بارے میں سب کچھ پتہ چل گیا تھا وہ چھوٹا انسان تھا ڈاکٹر کی ڈگری

تک جھوٹی تھی اس کی

یہاں تک کہ اس نے جو بھی حاصل کیا تھا وہ اس نے اپنے چاچا کے پیسوں

سے کیا تھا

وہ اس کی زندگی کے بارے میں سب کچھ جان گیا تھا اس نے اسجد کی ساری

انفارمیشن حاصل کرلی تھی اور اسے یہ بھی بتا چل چکا تھا کہ ایشام کے والد

ایشام کی شادی اس کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں اور وہ ایسا کرنے کے بارے میں

سوچ بھی نہیں سکتا تھا

اس کا پہلے ارادہ تھا کہ وہ اس کے بارے میں جانے گا اسے سمجھے گا وہ ایشام سے

شادی تو کرنا چاہتا تھا لیکن وہ اس کے ساتھ کسی طرح کے زبردستی نہیں کر

سکتا تھا

اس نے سوچا تھا کہ وہ اس کی مرضی جانے گا وہ اس کی منگ تھی اس سے

شادی کرنا اس کی مجبوری تھی وہ اسے کسی بھی حالت میں چھوڑ نہیں سکتا تھا

لیکن وہ اس کے ساتھ زبردستی شادی کرنے کا بھی کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا

اگر وہ خود اس سے رشتے کے لئے تیار نہیں ہو گی تو وہ اس کا کوئی حل نکالے گا

۔وہ کبھی کسی لڑکی کی زندگی برباد کرنے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا تھا

اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ اسے بتائے گا کہ ان کا رشتہ بچپن سے تہہ ہے اور وہ

۔ جاگیر دار ہونے کے ناطے اپنی منگ کو کبھی چھوڑ نہیں سکتا

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی لڑکی کے دل دماغ میں کوئی اور آئے اسی لئے اس

کے 18 سال کا ہوتے ہی وہ اسے اپنے نکاح میں لے لینا چاہتا تھا

لیکن جب اس نے ایشام کے بارے میں سب کچھ جانا تو اسے پتہ چلا کہ اس کی

شادی اسجد سے کی جارہی ہے اسے وہ ایک فراڈ لگا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس

کی پھوپو کی بیٹی کی زندگی اسجد جیسے زنائی اور مکار انسان کے ساتھ تباہ ہو جائے

یہی وجہ تھی کہ وہ اس سے شادی کا فیصلہ کر چکا تھا جب پاکستان آیا تبھی اس کا

ارادہ ایشام سے شادی کرنے کا ارادہ تھا لیکن اس سے پہلے ایک بار اس سے ملنا

چاہتا تھا

جب اس کی ایشام کے ساتھ پہلی ملاقات ہوئی تو اس نے اپنی پھوپھو کی بیٹی کو

نظر انداز کر دیا جس سے وہ شادی کرنے کے لیے یہاں آیا تھا یہ سچ ہے کہ وہ

اس کا جنون تھی وہ شادی اسی لڑکی سے کرنا چاہتا تھا جس کے ساتھ اس کی

پھوپو نے اس کا رشتہ کیا تھا لیکن وہ اپنے باپ کی طرح کسی لڑکی کی زندگی برباد

نہیں کر سکتا تھا

جب اس نے پہلی بار کالج میں اسے دیکھا تو وہ سچ میں اس کا دیوانہ ہو گیا تھا وہ

اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو گیا تھا لیکن پھر اپنی پھوپھو کی بیٹی کو

مصیبت میں دیکھ کر اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ اس لڑکی سے شادی کر لے گا

لیکن وہ اس لڑکی سے بھی دستبردار ہونے کو تیار نہیں تھا تو اس نے یہی سوچا

تھا کہ وہ بعد میں اپنی مرضی سے اس لڑکی سے شادی کرلے گا لیکن فی الحال

اسے اپنی پھوپھو کی بیٹی کی زندگی برباد ہونے سے بچانی تھی

یہ اس کے وہم گمان میں بھی نہ تھا کہ جس لڑکی سے وہ محبت کر بیٹھا ہے وہ

لڑکی اس کی پھوپو کی بیٹی ہو گی

اس کا ارادہ ایشام سے نکاح کرنے کا ہر گز نہیں تھا وہ تو بس اسجد کی حقیقت

سب کے سامنے لانا چاہتا تھا۔ لیکن وہ مصیبت میں تھی

اور پھر وہاں پر اپنی محبت کو دیکھ کر وہ یہ قدم اٹھانے پر مجبور ہو گیا

وہ اسے تو ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ لے آیا تھا لیکن وہ اس کے باپ کو بھی دکھاوے کے رشتے نہیں جینے دے سکتا تھا اسی لیے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ کسی بھی طرح اسجد کی حقیقت کو سب کے سامنے لے آئے گا۔اس نے اسجد کو ایک دو بار نہیں بلکہ بہت بار بار فون کیا تھا جب اس نے اسے پہلی بار فون کیا تھا۔ تبھی اسے پتہ چلا تھا کہ وہ اپنے چچا کے ساتھ کچھ بہت بڑا کرنے والا ہے

وہ اس سے ملنے جانا چاہتا تھا لیکن اس وقت وہ امریکہ روانہ ہونے کے بارے میں سوچ رہا تھا اسی لیے اسے فون کرنا مناسب سمجھا تھا

OOOOOO

باز آجاؤ اسجد ندیم ورنہ تمہارے ساتھ بہت برا ہوگا ایک بات کان کھول کر

سن لو تم یہ مت سوچنا کہ تمہارے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا مجھے

تمہارے بارے میں ساری انفارمیشن حاصل ہے میں کبھی بھی تمہاری

حقیقت کو ہمارے چاچو کے سامنے رکھ سکتا ہوں اگر رشتہ بچانا چاہتے ہو تو باز

آجاؤ تمہارے حق میں بہتر ہوگا

ہاہاہا جاگیر دار ذلاور شاہ تمہیں لگتا ہے میں تمہاری دھمکیوں سے ڈر جاؤں گا تو

ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا تم جو کر سکتے ہو کرو اور ویسے بھی آج تو میرا کام ہو

جائے گا

تم میرے بارے میں انفارمیشن لے رہے ہو یہ بات میں بہت پہلے ہی سمجھ

گیا تھا اگر تم نے میرے بارے میں سب کچھ جان لیا تو بھی کوئی بہت بڑا

معرکہ نہیں مارا ہے تم نے

اگر تمہیں ایسا لگتا ہے کہ کوئی تم پر یقین کرے گا تو ایسا کچھ بھی نہیں ہونے

والا کوئی تم پر یقین نہیں کرے گا میرے چاچو کو میرے خلاف کرنے کے

لئے تمہارے ساری زندگی کم پڑ جائے گی

وہ کبھی میرے خلاف جا کر تم پر یقین نہیں کریں گے تم چاہے ان کے سامنے

کوئی بھی ثبوت کیوں نہ پیش کردو اس کا دعوی درست ثابت ہوا تھا

اس کے چاچو کے سامنے ہزار طرح کے ثبوت رکھ چکا تھا وہ انہیں بتا چکا تھا کہ

وہ ایک فراڈ انسان ہے یہاں تک کہ اس کی ڈاکٹر کے جعلی ڈگری تک پہنچا چکا

تھا لیکن انہوں نے اس پر بھروسہ نہیں کیا تھا ۔

وہ ان سب باتوں کو جھوٹ قرار دے چکے تھے

وہ ساری ڈیٹیل سے ان تک پہنچا چکا تھا وہ بینک سے ان کے جھوٹے سگنیچر

کر کے پیسے نکلواتھا اس کے ساری ڈیٹیل ان کے پاس پہنچ چکی تھی لیکن اس

کے باوجود بھی شاید وہ اس پر یقین نہیں کر پا رہے تھے

تبھی تو اس سے بات کرنے کے بجائے وہ ان سے ملنے جا رہے تھے اس کا دل

تو بہت چاہا کہ وہ ان سے مل کر انہیں سب کچھ بتائیں لیکن اگر وہ خود ہی اس پر

یقین کرنے کو تیار نہ تھے تو وہ مزید کتنی کوشش کرتا

اسی لئے تو انہیں تنگ کیے بنا عمران کی اتنے دن کی دعوت کو آج اس نے قبول

کر ہی لیا تھا

عمران کتنے دنوں سے مسلسل اسے اپنے گھر پر بلا رہا تھا وہ آنے کو تیار نہیں تھا

کیونکہ وہ بہت زیادہ آج کل مصروف تھا اور اسجد کی حقیقت کو جہانگیر

صاحب کے سامنے لانا چاہتا تھا

لیکن جہانگیر شاہ اس پر اعتبار کرنے کو تیار ہی نہیں تھے تو وہ کیا کر سکتا تھا

○○○○○

وہ غائب ہو چکی تھی کہاں گئی تھی کوئی نہیں جانتا تھا پتا تھا تو صرف اتنا کہ آج

صبح وہ خاموشی سے بنا گھر سے کچھ بھی لیے یہاں سے جا چکی تھی اس نے اپنے

گلے میں ایک لاک ڈال رکھا تھا جو کہ کارب نے اسے اپنی محبت کی نشانی کے

طور پر دیا تھا جبکہ اس کے علاوہ اس کے ہاتھ میں چھے سونے کی چوڑیاں تھی

جو وہ جاتے ہوئے شیشے کے میز پر رکھ گئی تھی

لیکن کارب شاہ کو ان سب چیزوں کا ہوش ہی کہاں تھا اسے پتہ تھا تو صرف

اتنا کہ وہ اسے چھوڑ کر جا چکی تھی وہ بھی ہمیشہ کے لیے وہ پاگلوں کی طرح ہر

طرف اسے ڈھونڈ رہا تھا لیکن وہ کہاں گئی تھی کوئی نہیں جانتا تھا

وہ اس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھا کہ وہ اسے چھوڑ کر چلی گئی ہے

ذلاور نے رو رو کر اسے بتایا تھا کہ اس کی ماں نے اسے گلے لگایا پیار کیا۔اور پھر

چلی گئی۔وہ کہیں سے بھی اسے واپس لے آنا چاہتا تھا

بس وہ اسے اپنی زندگی میں چاہتا تھا وہ جیسے بھی رہے بس اس کے ساتھ رہے

وہ نہ کرے اس سے محبت بس اس کے ساتھ رہے اس کے سامنے رہے اور

اسے کچھ نہیں چاہیے تھا

OOOO

وہ اسے اپنے ساتھ عمران کے گھر میں لے آیا تھا عمران کے ساتھ اس نے

اپنے ٹیچر کو بھی ان کی وائف کے ساتھ دیکھا تھا وہ بنا کچھ بھی بولے انہیں

۔سلام کرتی وہیں ان کے پاس کھڑی ہو کر باتیں کرنے لگی

جب کہ وہ آپس میں ہی باتیں کرتے رہے تھے

سر وارث کافی زیادہ سخت تھے وہ کبھی کسی سے نرمی سے بات نہیں کرتے

تھے لیکن آج ان کا ایک نیا انداز دیکھنے کو ملا تھا

انہوں نے تو اس کے بارے میں بس اتنا ہی کہا تھا کہ وہ کافی بزدل لڑکی ہے

لیکن جس شخص سے اس نے شادی کی ہے وہ یقیناً اس سے بہت بہادر بنا دے

گا اسے ان کی بات اچھی نہیں لگی تھی

لیکن اس کے جواب میں ذلاور نے بڑی خوبصورتی سے کہا تھا میری بیوی بہت

بہادر ہے

کیوں کہ میری نظروں میں کسی سے لڑنا کسی سے بدزبانی کرنا بہادری نہیں

ہوتی بلکہ اپنی اذیت اپنی مصیبتوں اور اپنی خوشیوں کو ٹھیک طریقے سے جینا

بہادری ہے دوسروں کی زندگی میں جھانکنے سے بہتر ہے کہ انسان اپنی زندگی

بہتر بنائے دوسروں پر اپنی بہادری ظاہر کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے

اس کی بیوی دنیا والوں کے لئے ضرور کمزور عام سی لڑکی ہو گی لیکن اس کے

لیے ایک بہادر اور باہمت لڑکی ہے

اور آج اس کے ساتھ کھڑے ہو کر اس نے پہلی بار اپنے آپ کو بے تحاشہ

بہادر محسوس کیا تھا اس کا شوہر اسے باہمت کہتا تھا اور اب وہ بھی اپنے آپ کو

بہت بہادر سمجھنے لگی تھی۔ لیکن اس کی خوشی چند پل کے لئے ہی تھی جب

وارث سر نے کہا

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو یہ بہت بڑی باہمت ہے اور ہمیشہ پوزیشن لیتی ہے

لیکن اس کے باوجود بھی یہ لوگوں کے سامنے اپنا دفاع نہیں کر سکتی ہے آواز

نہیں اٹھا سکتی۔یہ کونفیڈ نہیں ہے اسے تھوڑا بولڈ ہونا چاہیے اسے اپنے لیے

آواز اٹھانی چاہیے اس کے اندر خود کے لیے لڑنے کا حوصلہ ہونا چاہیے وہ کافی

دیر کے بعد بولا تو ذلاور کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی

سمجھ میں نہیں آتا کہ اپنے لیے آواز اٹھانے والی اپنے حق میں بولنے والی اپنے

لیے دفاع کرنے والی لڑکی کو ہمیشہ بہادر اور باہمت کیوں سمجھا جاتا ہے جبکہ

ہمارا معاشرہ چلانے والے لڑکیاں وہ نہیں ہیں

آج کے زمانے میں ہر لکھی قابل لڑکی کی اہمیت ہے جب کہ حقیقت تو یہ ہے

کہ ایک ان پڑھ لڑکی اپنا گھر جس طریقے سے سنبھال سکتی ہے چار جماعتیں

پڑھنے کے بعد ایک پڑھی لکھی لڑکی نہیں سنبھال سکتی

آج کل کی ایجوکیٹڈ لڑکیاں اپنے آپ کو کسی اور ہی دنیا کا باسی سمجھ لیتی ہیں

آج کل کی لڑکیوں کو یہ نہیں جاننا چاہیے کہ وہ کیا کر سکتی ہیں بلکہ انہیں یہ

سمجھنا چاہیے کہ انہیں کیا کرنے کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہے آج کل کی

لڑکیاں اور چار جماعتیں پڑھ کے اپنا آپ اپنا اصل بھول جاتی ہیں

تعلیم دلوانا غلط نہیں ہے لیکن اس تعلیم کے ساتھ جو خود مختاری لڑکیوں کے

۔بیچ میں آرہی ہے اصل میں ہمارے معاشرے کی تباہی ہے

فیشن کے نام پر جو بے پردگی آج کل کی لڑکیوں سے کرائی جارہی ہے وہ اصل

۔ میں ہمارے معاشرے کی تباہی ہے

آج کے زمانے میں پردہ کرنے والے لڑکیوں کو بزدل اور کم ہمت سمجھا جاتا

ہے

مردوں سے زبان نہ لڑا کر ان سے فاصلہ بنا کر رکھ کر اپنے آپ کو گناہ سے

بچانے والے لڑکیوں کو بزدل سمجھا جاتا ہے

مارچ کے روز ہاتھوں میں بینر لے کر اپنے لیے آواز اٹھانے والوں کی 8

عزت ہمارے معاشرے میں کتنی ہیں ہم بہت اچھے طریقے سے جانتے ہیں

وہ اپنے آپ کو پڑھی لکھی باہمت اور بولڈ لڑکیاں کہتی ہیں

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ وہ ناکام ہیں نہ تو اپنا گھر بسا سکیں ہیں اور نہ ہی زندگی

میں کچھ حاصل کر پائی ہیں اگر انہیں یہ لگتا ہے کہ انہوں نے پڑھائی اس لیے

کی ہے تاکہ وہ مردوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہو سکے تو یہ ان کی غلط فہمی ہے

عورتوں کو یہ لگتا ہے کہ وہ مردوں کے برابر ہیں تو وہ غلط ہیں کیونکہ حقیقت تو

یہ ہے کہ عورت کا مقام و مرتبہ مردوں سے کہیں زیادہ ہے

اگروہ اس بات کو سمجھیں تو عقل کریں سبق حاصل کریں اس چیز کو سمجھیں

مرد عورت کسی زمانے میں برابر نہیں ہیں اللہ نے عورت کو مرد سے بہتر بنایا

ہے ۔

اللہ نے عورت کو نفس کا پجاری نہیں بنایا اللہ نے عورت کو مرد سے زیادہ سمجھ

دی ہے ۔

اللہ نے عورت کو مرد سے زیادہ جذبات دیے ہیں

اللہ نے دنیا میں عورت کا مقام جنت میں بیان کر دیا لیکن پھر بھی وہ مردوں کا

مقابلہ کرتی ہیں ان کے برابر آنے کی کوشش کرتیں ہیں اپنا مکان نیچے لے

کر آتی ہیں

تم ایسی عورتوں کو بولڈ اور باہمت کہتے ہو گے لیکن میری نظروں میں اس کی

کوئی وقعت نہیں ہے میری نظر میں میرے ساتھ کھڑی لڑکی میری محبت

نہیں میرے آنے والی نسلوں کی امین ہے

میں جانتا ہوں کہ یہ مجھے کبھی رسوا نہیں کرے گی میں جس مقام پر بھی کھڑا

ہوں گا یہ میرے ساتھ ہو گی

اور اسے اپنے لیے مقابلہ کرنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ اللہ نے مجھے اس کا

محافظ بنایا ہے میں اس کے لیے لڑوں گا میں اس کا مقابلہ کروں گا

اسے اپنے لئے آواز اٹھانے کی کبھی ضرورت نہیں پڑے گی

کیونکہ اس کے لیے آواز اٹھانے والا میں ہوں کسی مقام پر تنہا نہیں چھوڑوں گا

کیوں کہ میں نے آج تک اپنے لیے آواز اٹھانے والی سب عورتوں کو تنہا ہی

دیکھا ہے

اپنے لیے آواز اٹھانے والی عورت ہمیشہ اکیلی رہ جاتی ہے۔ کیونکہ اپنے لیے

آواز اٹھانے والی عورت کو خود سے اہم اور کچھ نہیں ہوتا لیکن ہمارے دین

میں عورت کو محبت کہا گیا ہے اور جو عورت دوسروں سے محبت کرتی ہے

اسے اپنے لیے آواز اٹھانے کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ اس کی محبت اس کی

آواز بن جاتی ہے

جیسی بولڈ اور باہمت لڑکیوں کی تم بات کر رہے ہو ناوارث ایسی عورتوں کا

کوئی ساتھ نہیں دیتا

اور تم نے اسے سمجھا ہی نہیں نہ تو یہ بزدل ہے نہ ہی کمزور ہے اور نہ ہی کسی

سے کم ہے بس وہ اپنا آپ ہر کسی پر ظاہر نہیں کرتی

کسی کے سامنے کھلنا پسند نہیں ہے اسے وہ اپنے آپ کو اپنے محرم تک محدود

رکھتی ہے اس نے مسکرا کر بات مکمل کی تھی جبکہ وارث کا سر دوبارہ اٹھ نہ

سکا

ایشام کب سے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھ کو محسوس کر رہی تھی کھل کر مسکرادی

وہ کہتا تھا وہ وہ کہاں بزدل تھی وہ تو بہت بہادر تھی

وہ کسی دوسرے کے سامنے اپنا نقطہ نظر پیش نہیں کر سکتی تھی لیکن وہ اس

کے سامنے تو خاموش نہیں رہتی تھی اس کے دل میں جو آتا تھا وہ بولتی تھی

۔کیونکہ اللہ نے اسے بھیجا تھا اس کے لیے وہ بہادر تھی اپنے شوہر کے سامنے

اس کے سامنے وہ ہر بات کہہ سکتی تھی اور پھر اس بات کو دنیا کے سامنے

لانے کے لیے وہ تھا ساتھ اسے نہیں ضرورت ہے کسی سے لڑ جھگڑ کر اپنا حق

منوانے کی یہ کام ان عورتوں کے ہوتے ہیں جن کو اپنے آپ پر بھروسہ نہیں

ہوتا۔ پھر ساری زندگی اپنے حق کے لئے لڑتی رہتی ہیں

یہ کہتا تھا خاموش لوگوں کی کامیابیاں شور مچاتی ہیں اس کی کامیابی بھی

شور کرتی تھی وہ کالج میں سب سے لائق تھی اپوزیشن لیتی تھی اس کو

ضرورت ہی نہیں پڑی تھی اپنے لیے لڑنے کی ہر مقام پر اس کے اللہ نے

اسے کا ساتھ دیا تھا اور اب اگلے مرحلے کے لیے اللہ نے اسے ہمسفر دیا تھا جو

یقیناً ہر موڑ پر اس کا ساتھ نبھانے والا تھا

وہ بہت اچھا تھا۔اس کا دل سرگوشی کر رہا تھا اور اس بار اس نے اپنے دل کو

ڈانٹا نہیں تھا وہ ہم وہ سر جھکا گئی

بے شک اللہ اس کا بہتر فیصلہ کرنے والا تھا

○○○○○

کیا۔۔۔۔۔۔یہ تم کیا کہہ رہے ہو اب کیسی طبیعت ہے ان کی میں ابھی نکلتا

ہوں یہاں سے فون کان سے لگائے وہ پریشانی سے بول رہا تھا جب کہ وہ کب

سے اسے کافی فاصلے پر فون کہاں سے لگائے ٹہلتے ہوئے دیکھ رہی تھی وہ اتنا

پریشان کیوں تھا اسے سمجھ میں نہیں آیا لیکن کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور تھی

کیا ہوا آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں اس کے واپس آنے پر وہ اس سے پوچھے

بنا نہ رہ سکی کیونکہ اس کی پریشانی اس کے چہرے سے واضح ہو رہی تھی

ہاں بہت پریشانی والی بات ہے تم چلو گاڑی میں بتاتا ہوں تمہیں وہ ان سب کو

خدا حافظ کہہ کر تیزی سے اسے اپنے ساتھ لے کر جانے لگا

کچھ بتائیں تو سہی وہ اس کے ساتھ چلتے چلتے کافی پریشانی سے کہہ رہی تھی

اچانک سب کو بائے بول کر اس کے ساتھ آجانے پر وہ کافی پریشان ہوئی تھی

-

عاشی بابا کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے ان کی طبیعت کافی خراب ہے اللہ لاکھ لاکھ شکر ہے زیادہ نقصان ہونے سے بچ گیا لیکن ہم سیدھے یہاں سے ہسپتال جا رہے ہیں وہ اسے بتاتا اپنی گاڑی کی سپیڈ تیز کر چکا تھا جب کہ وہ اپنے بابا کے بجائے کارب شاہ کے ایکسیڈنٹ سمجھ کر ان کی حالت کا سوچ کر بری طرح سے رونے لگی تھی

لیکن ہسپتال پہنچنے پر اسے پتا چلا کہ وہ کارب شاہ نہیں بلکہ اس کے اپنے بابا

۔تھے اور انہیں ہسپتال کارب شاہ لے کر آیا تھا

ان کے ساتھ دشمنی اپنی جگہ لیکن کچھ ہی دنوں میں ایشام انہیں اس حد تک

عزیز ہو گئی تھی کہ وہ اسے کسی بھی طرح تکلیف نہیں پہنچانا چاہتے تھے

ان کے سینے سے لگی وہ اپنے باپ کے لیے رونے لگی۔ جبکہ وہ اسے دلاسہ

دے رہے تھے کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا

انہوں نے ذلاور کو فون کرنے کی بہت کوشش کی تھی ذلاور نے ان کا فون نہ

اٹھایا تبھی مجبور ہو کر انہوں نے اپنے سیکریٹری سے ذلاور کو فون کروایا تھا

OOOOO

یہ کیا ہو گیا آپ کے ساتھ بابا وہ روتی ہوئی ان کے سینے سے آ لگی خدا کا لاکھ

لاکھ شکر تھا کہ بڑا ا کسیڈنٹ ہونے سے بچ گیا تھا

ذلاور کے بابا نے وقت رہتے ان کی جان بچائی اور انہیں ہسپتال لے آئے

تھے ورنہ یقیناً آج کوئی بہت بڑا حادثہ پیش آنے والا تھا۔

ان کا ایک بازو بری طرح سے متاثر ہوا تھا لیکن پھر بھی خدا کا شکر تھا کہ جانی

نقصان ہونے سے بچ گیا تھا

میرا بچہ میں بالکل ٹھیک ہوں اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کا رب شاہ نے مجھے بچا لیا

وہ ایک نظر ذلاور کو دیکھ خدا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بولے

ایشام نے ایک نظر ان کی جانب دیکھا تھا جو وہی کھڑے انہیں کو دیکھ رہے

تھے

شکر ہے وہ وقت رہتے اس پر یقین کر چکے تھے ورنہ یقیناً آگے کے مراحل

بہت مشکل تھے

فکر نہ کریں بابا میں اسے آسانی سے نہیں چھوڑوں گا میں نے اسے وارن بھی

کیا تھا لیکن وہ باز نہیں آیا اس نے جو آپ کے ساتھ کیا ہے وہ بہت غلط ہے

میں نے فون کیا تھا لیکن اس نے میری بات نہیں مانی اب تو وہ سلاخوں کے

پیچھے جائے گا اور آپ کو زیادہ ہمدردی کرنے ضرورت نہیں ہے

وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولا اس کے بابا کہنے پر نہ جانے کیوں ان کے دل میں

سکون سا اترا تھا۔

جبکہ کارب شاہ کے دل میں سناٹا سا ہو گیا تھا

یہ کس نے کیا ہے بابا کے ساتھ میں اسے جان سے مار ڈالوں گی ایشام اس کے

سامنے کھڑی ہوتی ہوئی بولی چہرہ بے تحاشا رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکا تھا

جب کہ چھوٹی سی ناک پہ غصہ دیکھ کر ذلاور کو ہنسی آگئی

دیکھ رہے ہیں آپ بابا آپ کی بیٹی اس کی جان لے لے گی مجھے تو آپ کی بیٹی

سے خوف محسوس ہو رہا ہے ڈر گیا میں تو اسے ہر گز نہیں بتاؤں گا کہ آپ پر

حملہ کس نے کروایا ہے میری تو کانپیں ٹانگ رہیں ہیں۔ وہ ہنستے ہوئے بولا تو

اس کے انداز پر بابا بھی مسکرا دیئے

نہیں میری جان اس کی ضرورت نہیں ہے میں بالکل ٹھیک ہوں اللہ کا لاکھ

لاکھ شکر ہے جس نے مجھے بچا لیا اور وقت رہتے میرے اپنوں کے چہرے

میرے سامنے لے آگئے اسجد میرے بیٹے جیسا تھا خدا کا شکر ہے کہ میں نے

تمہاری زندگی اس کے ساتھ برباد نہیں کی اس وقت یقیناً اللہ نے کسی فرشتے

کی طرح ذلاور کو ہماری زندگی میں بھیجا تھا لیکن ہم اسے سمجھ نہیں پائے

کاش میں اسجد کا اصل روپ پہلے دیکھ لیتا تو تمہیں دھوم دھام سے ذلاور کے

ساتھ رُخصت کرتا لیکن دیر تو اب بھی نہیں ہوئی

تمہیں تمہارے گھر میں خوش دیکھ کر میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہے اس

کے بلیک ساڑھی میں سجے خوبصورت روپ کو دیکھ کر وہ دل سے سرشار ہو

گئے تھے وہ یہی سوچ رہے تھے کہ وہ وہاں خوش نہیں ہو گی لیکن اسے یوں

اس حسین روپ میں دیکھ کر انہوں نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ وہ اپنی شادی

شدہ زندگی میں مطمئن ہے

جبکہ بابا کے اس طرح سے خود کو دیکھنے پر وہ نگاہیں چرا گئی وہ نہیں بتا سکتی تھی

کہ اس کی شادی شدہ زندگی تو ابھی شروع بھی نہیں ہوئی وہ نجانے اس کے

ساتھ کتنی ناانصافیاں کر چکی ہے

تم بابا کے پاس ہی رکو اور تب تک میں ڈاکٹر سے مل کر آتا ہوں وہ ایک نظر

اسے دیکھتا اس کی شرمندگی کو سمجھ گیا تھا اسی لیے اسے کہتا ہوا وہ کمرے سے

باہر نکل گیا جب کہ وہ اپنے بابا کے ساتھ بیٹھ گئی تھی

یقین کرنا بہت مشکل ہے لیکن اس کے بابا کو اس حال میں پہنچانے والے ان

کے اپنے ہی تھے

ooooo

میں آپ کے پاس ہی رہوں گی کہیں نہیں جاؤں گی وہ ان کے سینے سے لگی

روتے ہوئے بولی تھی جب کہ اسے اپنے سینے سے لگائے وہ بھی نہ جانے کتنے

دنوں کی پیاس بجھا رہے تھے

اپنے شوہر سے اجازت مانگ لو بیٹا مجھے کوئی اعتراض نہیں وہ محبت سے اس کا

سر تھپتھپاتے ہوئے بولے تو ایک نظر انہیں دیکھ کر وہ دروازے کے قریب

کھڑے ذلاور کو دیکھنے لگی

مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے بابا لیکن میرے خیال میں اس کا یہاں بہتر نہیں

میں آپ کے پاس رک جاتا ہوں وہ ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ

کر کہنے لگا

تم ٹھیک کہہ رہے ہو تمہیں میرے پاس رکھنا چاہیے عاشی کو نہیں بیٹا تم گھر

چلی جاؤ یہ وقت بہت مشکل ہے کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے اسجد اور بھابی پر

یقین نہیں کر سکتا اپنے ہی رشتوں نے بہت بری طرح سے دل دکھایا ہے

لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھ سے وہ گناہ ہونے سے بچا لیا ورنہ

آج نہ جانے وہ لالچی اور خود غرض لوگ تمہارے ساتھ کیسا سلوک کرتے

وہ ایک بار پھر سے تکلیف سے تڑپ اٹھے تھے وہ اسے سب کچھ بتا چکے تھے یہ

سب کچھ جان کر دکھ تو اسے بھی بہت ہو رہا تھا

آسیہ بیگم کو وہ اپنی سگی ماں ہی سمجھتی تھی بچپن سے لے کر اب تک وہ ساری

محبتیں وہ چاہتیں ایک ڈرامہ تھا صرف دولت کے لیے یہ جان کر اسے بہت

تکلیف ہوئی تھی وہ تو یہ سمجھ رہی تھی کہ اس کی آسیہ ماں اس سے بے حد

محبت کرتی ہے

یہی سوچ کر تو اس نے اسجد کیلئے شادی سے ہاں کیا تھا ورنہ وہ اس سے کبھی

بھی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی

وہ اسے اپنا بھائی سمجھتی تھی افسوس ہوا تھا اسے

یہ سوچ کر کہ اسجد سے شادی کر کے وہ ہمیشہ اپنے بابا کے قریب رہے گی

اسے شاد دینے کے لیے ہاں کر دی تھی اس نے یہی سوچا تھا کہ آسیہ اسے ماں

کی طرح محبت دے گی اسے کبھی غیروں میں جانے کی ضرورت نہیں پڑے

گی لیکن وہ کہاں جانتی تھی کہ اپنوں میں ہی پرائے چھپے ہوئے تھے جنہوں

نے انہیں بری طرح سے توڑ دیا تھا وہ اپنوں میں چھپے ان چہروں کو پہچان نہیں

سکے اتنے سالوں سے وہ لوگ انہیں دھوکا دیتے رہے اس کے بابا کا اچھا خاصہ

نقصان ہوا تھا

لیکن بابا کو اس نقصان سے زیادہ اپنے رشتے کو جاننے کا درد تھا

○○○○○○

ایسا کیسے ممکن ہے تم نے سب کچھ برباد کر دیا میں نے کہا تھا ایکسیڈنٹ بہت بڑا ہونا چاہیے اور اسے میرے ہسپتال لے کر آنا ہے لیکن تم نے سب کچھ برباد کر دیا اسے دوسرے ہسپتال لے گئے

اور اب اس کی بیٹی اور وہ ذلاور شاہ وہاں پہنچ گئے ہیں یقیناً ذلاور نے اب تک چاچو کو سب کچھ بتا دیا ہو گا وہ سب کچھ جان گیا تھا اب تو وہ سب کچھ برباد کر دے گا وہ بہت پریشانی سے ادھر سے ادھر گھوم رہا ہے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے سب کچھ ٹھیک کرے

سر میں انہیں ہسپتال پہنچانے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ کارب شاہ

وہاں پہنچ آیا اور انہیں اپنے ساتھ لے گیا اس کے آدمی نے اپنی صفائی پیش

کرتے ہوئے کہا جو جان کر اسے دوسرا جھٹکا لگا تھا اس کا دشمن اسے ہسپتال

لے کر گیا تھا

لیکن وہ مزید اس کی کوئی بھی بات سننے فون بند کر چکا تھا

ابھی بھی زیادہ وقت نہیں ہوا اس سے پہلے کہ وہ میرے خلاف کوئی بھی

ثبوت چاچو کے سامنے پیش کریں مجھے چاچو کو اپنی باتوں میں لگانا ہو گا بلکہ ان

سب ثبوتوں کو جھوٹا ثابت کر دوں گا

۔۔۔۔۔اور اگر ایسا نہیں ہوا تو

تو کیا میں یہاں سے بھاگ جاؤں گا ویسے بھی میں نے میرا اپنا بزنس سیٹ کر لیا

ہے میں اپنی ماں کو لے کر وہیں چلا جاؤں گا

اور کچھ پتہ چل گیا تو میرا کیا بگاڑ لے گا میں اس کے بھائی کا بیٹا ہوں وہ میرے

خلاف ایکشن نہیں لے گا آخر اس کی بھی عزت کا سوال ہے غلطی سے بھی وہ

مجھ پر کیس نہیں کرے گا اگر کیس کر دیا تو ایموشنل بندہ ہے میں باتوں میں

پھنسا کر اس کا اعتبار جیتنا ہو گا لیکن ذلاور شاہ پر اعتبار کرنے نہیں دو نگا بلکہ

جلد سے جلد ایشام کے طلاق پر زور ڈالوں گا وہ ساری پلاننگ کر چکا تھا۔اور

اب اس کا ارادہ اپنے چاچو سے ملنے جانے کا تھا

○○○○○○

کہانی ختم ہو چکی تھی وہ اپنی محبت کھو چکا تھا اس نے کوئی جگہ نہ چھوڑی تھی

اسے ڈھونڈنے کے لئے پورا گاؤں اس کے ساتھ اس کی مدد کر رہا تھا کچھ

لوگ کہہ رہے تھے کہ وہ بھاگ گئی

جب کہ اس کی بہن کے جیٹھ نے اس خبر کو خوب استعمال کیا تھا وہ ایک صحافی

تھا اور اس نے اس خبر کو دنیا کے سامنے رکھا کہ کارب شاہ جو سیاست کا ایک

چمکتا ہوا ستارہ ہے اس کی بیوی گھر سے بھاگ گئی اپنے کسی آشنا کے ساتھ

اور اس بات نے کارب شای کو اتنا غصہ دلایا تھا کہ وہ سب کچھ تباہ کر بیٹھا اس

نے اپنے آدمی کو بھیج کر اس صحافی یعنی کہ ندیم شاہ کی جان لے لی تھی

اس بات کا اسے کوئی افسوس نہیں تھا

اسے پتہ تھا تو صرف اتنا کہ اس کی بیوی نہ جانے کس حال میں ہو گی نہ جانے

کہاں چلی گئی ہو گی وہ دماغی طور پر مکمل ٹھیک ابھی بھی نہیں ہوئی تھی اب بھی

اس کی حالت خراب ہو جایا کرتی تھی اور ایسے میں وہ اسے اکیلے چھوڑنے کی

غلطی کبھی نہیں کر سکتا تھا

ooooo

چاچو یہ کیا ہو گیا آپ کو مجھے یقین نہیں آرہا آپ کی حالت دیکھ کر خدایا کتنے

زخم آئے ہیں آپ کو آپ میرے ہسپتال میں کیوں نہیں آپ کو تو میرے

ہسپتال میں ہونا چاہیے میں خود آپ کا علاج کرتا ہوں

مجھے یہاں کے ڈاکٹرز پر بلکل اعتبار نہیں ہے میں ابھی آپ کی شیفٹنگ کا

انتظام کرتا ہوں وہ اندر داخل ہوا تو انہیں دیکھ کر کہنے لگا اسے دیکھتے ہی

جانگیر صاحب نے نفرت سے چہرہ پھیر لیا لیکن ان کی نفرت کو نوٹ نہ

کرتے ہوئے وہ اپنی ہی بولے جارہا تھا

اگر وہ ان کے چہرے کو دیکھ لیتا تو یقینا اس کو یہ ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہ

پڑتی

کس طرح سے میرا علاج کرو کہ تم اسجد اپنی جعلی ڈگری سے نہ جانے اپنی

جعلی ڈگری سے تم نے کتنے لوگوں کی جان لے لی ہے مجھے یقین نہیں آرہا کہ

تم ایسا کیسے کر سکتے ہو مجھے اپنی دولت جانے کا افسوس نہیں مجھے افسوس نہیں

جو کچھ تم نے میرے ساتھ کیا تمہارا افراڈ تک میں نظر انداز کرنے کو تیار تھا

لیکن تمہاری اس جعلی ڈگری کی وجہ سے جو نقصان لوگوں نے جھیلا ہے

میں اسے کبھی معاف نہیں کر سکتا مجھے بہت غرور تھا تم پر کہ میرا بھتیجا پیشے

سے ایک ڈاکٹر ہے

لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ میری ہی جائیداد سے تم نے اپنے لئے یہ جعلی

ڈگری لی ہے تا کہ تم اپنے آپ کو میرے سامنے قابل ظاہر کر سکو مجھے اب

تک یقین نہیں آ رہا میرے سینے میں چھرا گھونپنے والے غیر نہیں بلکہ میرے

اپنے ہیں وہ بولے جا رہے تھے جبکہ اسجد انھیں سن رہا تھا ساری باتیں سامنے

تھی لیکن اس کی ڈگری کے بارے میں کیسے پتہ چلا

یہ بات تو اس نے کبھی بھی سامنے نہیں آنے دی تھی تو کیا اس کے پیچھے بھی

ذلاور شاہ کا ہاتھ تھا

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چاچو آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں آپ کو لگتا ہے

۔۔ کہ میں ڈاکٹر نہیں ہوں بلکہ

بس کر دو اسجد نہیں دیکھ سکتا میں تمہارا یہ روپ مجھے خود سے نفرت ہو رہی

ہے شرم آرہی ہے خود کو تمہارا چاچا کہلواتے ہوئے تمہارے بارے میں

ساری معلومات مجھے مل چکی ہے تم اتنے عرصے سے مجھے دھوکا دیتے رہے

میرے ساتھ فراڈ کرتے رہے میری جائیداد لوٹ کر تم نے امریکا میں اپنے

لیے ایک آفس تعمیر کیا

میری دولت لوٹ کر تم نے اپنی عیاشیاں پوری کی میں ہمیشہ سے ہی جانتا تھا

کہ تم مجھ سے چھپ کر میرے پیسے خرچ کرتے ہو لیکن میں نے کبھی تم پر

کوئی پابندی نہیں لگائی کیونکہ مجھے لگتا تھا یہ سب تمہارا حق ہے

لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ تم اس حق کو اس طرح استعمال کرو گے تمہارے

سارا اصل چہرہ دیکھ کر جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ تکلیف دی ہے وہ یہ

جعلی ڈگری ہے مجھے سمجھ میں نہیں آتا تھا اتنی شاندار نمبروں کے ساتھ پاس

ہو کر تم اپنے پہلے آپریشن میں ناکامیاب کیسے ہو گئے

اور سب سے زیادہ دکھ مجھے اس بات کا ہو رہا ہے کہ میں نے تمہاری اس میں

ناکامیابی کو سب کے سامنے لانے کے بجائے چھپالیا

وہ افسوس سے بول رہے تھے جب کہ اپنا سارا سچ سامنے دیکھ کر اسجد آہستہ

سے ان کے پاس آ بیٹھا اب وہ مزید انہیں بولنے کا موقع نہیں دے سکتا تھا

چاچو آئی ایم ویری سوری مجھے معاف کر دیں میں ڈاکٹر بننا چاہتا تھا آپ جانتے

ہیں نہ میرے اندر یہ خواہش کس قدر شدید تھی میں اپنا نام بنانا چاہتا تھا میں

ساری زندگی آپ کے پیسوں پر نہیں پلنا چاہتا تھا بس اسی لیے میں نے یہ

غلطی کر دی چاچو مجھے معاف کر دیں میں ایشام سے بہت محبت کرتا تھا میں اس

کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا اسی لئے میں نے ۔۔۔۔

خاموش ہو جاؤ اسجد خبر دار جو تم نے میری بیٹی کا نام دوبارہ اپنے منہ سے ادا کیا

میں تو خدا کا لاکھ لاکھ شکر کرتا ہوں کہ میری بیٹی تم جیسے شیطان سے بچ گئی

ذلاور نے وقت رہتے میری بیٹی کا ہاتھ تھام لیا ورنہ پھر نہ جانے میری بیٹی کے

ساتھ کیا کیا ہوتا اور جہاں تک معاف کرنے کی بات ہے تو میں تمہیں معاف

کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا کیونکہ جو لوگ تمہاری وجہ سے نقصان میں رہے

ہیں وہ تمہیں کبھی معاف نہیں کریں گے نہ جانے کتنی عورتیں تمہاری وجہ

سے اپنے بچوں کو کھو چکی ہیں نہ جانے کتنے لوگ تمہارے ہاتھوں جان سے

جا چکے ہیں

اب تمہارا فیصلہ عدالت کرے گی اور تمہیں سزا ملے گی جو تم جیسے جعلی ڈاکٹر

کو ملتی ہے

خدا نے نہ جانے کس نیکی کی بنا پر مجھے ذلور شاہ جیسا داماد دیا میں اسے قاتل

سمجھتا تھا جاگیر داروں کے خلاف تو میں ہمیشہ سے ہی تھا میں انہیں ظالم سمجھتا

تھا لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ میرا خون اس قدر ظالم ہو گا

میں نہیں جانتا تھا میرا بھائی کن کاموں میں لگا تھا لیکن سچ کہوں تو اس کی

حقیقت جان کر بھی مجھے بہت افسوس ہوا ہے اس نے ایک پاک دامن

عورت کے لیے اتنے خراب الفاظ استعمال کیے تھے کہ میری زبان میں بتاتے

ہوئے زیب نہیں دیتی لیکن وہ اپنے ہی ملک کے خلاف کام کرتا رہا اس چیز نے

مجھے تکلیف دی

اور تم نے بھی ثابت کر دیا کہ تم اس کے خون ہو اس بھائی کی وجہ سے اپنی

بھابھی کی وجہ سے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ بے رحمانہ سلوک کیا اسے

تکلیف پہنچائی۔ جس کا احساس انہیں شروع سے تھا وہ اپنی بیوی سے بے انتہا

محبت کرتے تھے لیکن اپنے بھائی کے لیے انہوں نے اپنی بیوی سے منہ پھیر

لے جاتا

تم لوگوں کی وجہ سے میں نے خود کو برباد کر دیا ہے تم لوگوں کے لیے معافی

نہیں ہے تم لوگوں کو تمہارے کیئے کی سزا ضرور ملے گی یاد رکھنا

وہ ابھی بول نہیں رہے تھے جب اچانک پولیس وہاں داخل ہوئی۔ وہ تو پولیس

کو وہاں دیکھ کر ساکت رہ گیا تھا

چاچو آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں اپنے آپ کو ہتھکڑی لگتے دیکھ

تڑپ اٹھا تھا لیکن آج اس پر رحم کرنے والا یا اس پر ترس کھانے والا اس کا چچا

خاموش تھا وہ کچھ بھی نہیں بولے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے اگر آج انہوں

نے اپنے خون کی حمایت کی تو بہت سارے لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہو گی

اور وہ اب کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کر سکتے تھے

○○○○○

وہ اپنی حور کے پاس پہنچ آیا تھا لیکن اسے آنے میں بہت دیر ہو گئی تھی کتنا

نادان تھا وہ اانے یہ کیوں نہیں سوچا کہ اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا ہے اس

جونپڑی کے علاوہ وہ وہیں آئی تھی فاطمہ کی تلاش میں وہ اسی جونپڑی میں ملی

تھی جہاں اس نے نو سال پہلے اپنی بیٹی کی لاش اٹھایا تھا

نو سال پہلے اس نے یہیں سے اپنی بیٹی کے مردہ وجود کو نکالا تھا اور آج

پھر نو سال بعد اپنی بیوی کے مردہ وجود کو نکال رہا تھا اس کے ہاتھ میں ایک

کاغذ تھا جو بڑی مشکل سے اس کے ہاتھ سے نکالا گیا تھا اور اس کے ذلا ور اس

سے لپٹ کر بری طرح سے رو رہا تھا نہ جانے کتنے دنوں سے وہ یہاں پڑی تھی

کارب اور اس کے خاندان کی بدنامی ہو چکی تھی سب کا یہی کہنا تھا کہ کارب

شاہ کی بیوی گھر سے بھاگ گئی ہے

بابا نے تو کہا تھا کہ بھول جاؤ اس لڑکی کو وہ تمہارے لائق نہیں تھی آگے بڑھ

جاؤ لیکن وہ جانتا تھا

وہ پہلے دن سے اس کے پاکیزہ کردار کا گواہ تھا وہ اس کی رگ رگ سے واقف

تھا اس کے بارے میں سب کچھ جان گیا تھا وہ اندر سے مر چکی تھی اس کے

اندر جینے کی خواہش ہی نہیں تھی

وہ اسے زبردستی گھسیٹ رہا تھا اپنے ساتھ جینے پر مجبور کر رہا تھا وہ اپنی زندگی

سے تنگ آ چکی تھی اسے لگا تھا کہ اس کی بیٹی کو بھلا دیا گیا ہے اس کے یادوں کو

مٹا دیا گیا ہے وہ اس کے لئے قاتل تھا

اور وہ اپنے آپ کو بے گناہ ثابت نہ کر سکا اتنی کوششوں کے باوجود وہ کبھی اس

پر ثابت نہ کر سکا کہ وہ اپنی بیٹی کا گناہ گار نہیں ہے

لیکن ذلاور سے محبت کرنا وہ اپنا فرض سمجھتا تھا وہ اپنی ماں کی بے رخی آٹھ

سال تک سہتا رہا وہ کیسے اپنے بیٹے کو یوں اکیلا تنہا چھوڑ دیتا

اسے باپ ہونے کا فرض نبھانا تھا

یہ بھی سچ تھا کہ وہ ذلاور کا باپ بن گیا لیکن فاطمہ کا باپ نہ بن سکا وہ چاہ کر بھی

سلطان کو اس کے کیے کی سزا نہ دے سکا اس رات اس کی بیٹی کو حویلی سے

غائب کروانے والا سلطان شاہ تھا سلطان شاہ نے ملازمہ کے ساتھ مل کر اس

کی بیٹی کو گھر سے غائب کروا کر اس جگہ پھینک دیا تھا

اس جگہ جہاں اس کی بیوی کی نڈھال لاش ملی تھی یہ تو تیس سال کی عورت

تھی لیکن اس کی بیٹی کیسے رہی تھی یہاں نہ جانے کتنے دن وہ تڑپتی رہی وہ

معصوم سی بچی تین دن تک بھوک پیاس سے نڈھال زندہ رہی

وہ چلائی ہو گی چیخی ہو گی دل میں بابا پکارا ہو گا۔اپنے باپ کو مدد کے لیے بلایا

ہو گا وہ بول تو نہیں سکتی تھی تو کیا دل میں اس نے اپنے ماں باپ کو نہ پکارا ہو گا

وہ بس سوچ رہا تھا کاش وہ اپنی بیٹی کے لیے کچھ کر پاتا تو آج کم از کم

اپنی بیوی کی لاش کو دیکھنے کی ہمت تو پیدا کرتا۔ آج وہ پھوٹ پھوٹ کر رویا تھا

ہاں وہ قاتل تھا اپنی بیوی کا اپنی بیٹی کا اور وہ قاتل آج سسک رہا تھا وہ تڑپ رہا

تھا لیکن مرد تھا کیسے اپنی کمزوری کسی پر ظاہر ہونے دیتا۔ وہ بند کمرے میں

اپنے آنسو بہاتا رہا

○○○○○○

کیا بکواس کر رہے ہیں آپ چاہتے کیا ہیں آپ کچھ بھی کیسے کر سکتے ہیں آپ

ایسا ابھی میری بیوی کی لاش اٹھے دس دن نہیں ہوئے اور آپ میری دوسری

شادی کروانا چاہتے ہیں اس کا غصے سے برا حال تھا

اس کا باپ اس کی زندگی کیوں مشکل سے مشکل ترین بنا رہا تھا اسے سمجھ میں

نہیں آرہا تھا کہ آخر اس کے باپ کی اس کے ساتھ دشمنی کیا ہے کیوں اسے

سکون سے جینے نہیں دے رہا تھا

آخر اس کے باپ کے دماغ میں کیا چل رہا تھا کب تک وہ اسے یوں ہی استعمال

کرتا رہے گا وہ نہیں جانتا تھا

وہ اپنے ہی باپ سے نفرت کرنے لگا تھا جس دن اس نے اپنی بیٹی کو کھویا تھا

اس کے کچھ دن کے بعد ہی وہ جان گیا تھا کہ اس کی بیٹی کو گھر سے غائب

کروانے والا اس کا باپ سید سلطان شاہ ہے۔ لیکن اپنی ماں کی خاطر اپنی عزت

کی خاطر اس نے خاموشی اختیار کر لی

اور اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی بیوی کو تڑپتے سسکتے دیکھتا رہا

ٹھیک کہہ رہا ہوں کا رب دیکھو یہ اچھا موقع ہے الیکشن سر پر ہیں اور آمنہ ایک

بہت ہی غریب خاندان کی لڑکی ہے اسے سہارا چاہیے اور م سے بہتر سہارا

کون دے سکتا ہے زلاور کو ماں کی ضرورت ہے دیکھ رہے ہو اس کی حالت

جب سے حورالعین کا انتقال ہوا ہے وہ بخار میں تڑپ رہا ہے مجھے تو اسے دیکھتے

رونا آنے لگا ہے

تم نے کبھی بھی اپنے بیٹے کے لیے نہیں سوچا نہ جانے آٹھ سال سے وہ کس

اذیت سے جی رہا ہے اپنی ماں کے سامنے ہوتے ہوئے بھی وہ بن ماں کے رہا

تھا تمہیں اپنے بیٹے کی تڑپ نظر نہیں آتی وہ اسے

دیکھتے ہوئے بول رہے تھے کہ اس کا بیٹا بخار میں بری طرح سے رو رہا تھا اس

تو ابھی سمجھ نہیں تھا کہ اس کی ماں اس دنیا سے جا چکی تھی اسے تنہا چھوڑ کر

میں دوسری شادی کے لیے تیار نہیں ہوں فی الحال مجھے میرے حال پر چھوڑ

دیں اس نے ہاتھ باندھے تھے

میں تمہیں برباد نہیں کر سکتا تم خود اس لڑکی کے لئے ہاں کر دو اب بس ختم

کرو اس محبت کے روگ کو اور آگے بڑھ جاؤ ورنہ۔۔۔

ورنہ کیا آپ مجھے دھمکی دینا چاہ رہے ہیں ان کے انداز پر وہ حیران رہ گیا تھا کیا

سچ میں اس کا باپ اسے دھمکی دے رہا تھا وہ کیا بگاڑ سکتا تھا اس کا وہ اسے دیکھ

رہا تھا وہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر اس کا باپ اسے کس حد تک مجبور کر سکتا تھا

ورنہ میں تمہاری ماں کو طلاق دے دوں گا وہ بے حسی کون سے بولے تھے کا

رک شاہ کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ آگئی

اس کا باپ بھی سمجھ گیا تھا کہ گزرے چند دنوں میں وہ سب سے زیادہ ماں

کے قریب آگیا تھا اس کی ماں وہیں کھڑی چہرے پر دوپٹہ رکھے سسکنے لگیں

اپنی ماں کے سسکتے وجود کو اس نے اپنے سینے میں بھیج لیا تھا اسے امید نہ تھی

کہ اس کا باپ اس حد تک بھی گر سکتا ہے

ٹھیک ہے سلطان شاہ صاحب میں آپ کی بات ماننے کو تیار ہوں لیکن پھر اس

نکاح کے بعد میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہو گا

میں کارب سکندر شاہ آپ سے ہر اپنا ہر رشتہ اس نکاح اس کے ساتھ ختم کر

دوں گا جو آپ کو اس نکاح کے ساتھ قبول کرنا ہو گا کہ آپ کا بیٹا مر چکا ہے وہ

ان کے سامنے شرط رکھ رہا تھا لیکن فی الحال سلطان شاہ جانتے تھے کہ وہ غصے

میں ہے آہستہ آہستہ جب وہ زندگی کی طرف لوٹے گا تب سب کچھ ٹھیک ہو

جائے گا وہ بنا کچھ بولے خوشی سے کمرے سے نکل گئے تھے اور پھر شام تک

نکاح کا سارا انتظام کر لیا گیا تھا

OOOOOO

اپنی تمام تر تکلیفوں کے ساتھ اس نے آمنہ کو اپنی زندگی میں شامل کیا تھا لیکن

حور کی جگہ کسی کو نہیں دے سکتا تھا کوئی آمنہ اس کی کوئی جگہ نہیں لے سکتی

تھی

اس نے اپنے باپ سے ہر تعلق ختم کر لیا تھا کارب شاہ سر سے پیر تک بدل گیا

تھا۔سیاست کے لوگوں نے اسے سکندر شاہ کے نام سے پکارنا شروع کر دیا تھا

کارب شاہ تو کہیں ختم ہو گیا تھا اور اسے کبھی بھی اعتراض نہیں تھا کہ لوگ

اسے کس نام سے پکارتے ہیں

اس نے اپنی زندگی محدود کرلی تھی اسے دنیا سے کوئی مطلب نہیں تھا اسے

صرف مطلب تھا تو اپنی اولاد ذلاوور شاہ سے اپنی اولاد کے لئے وہ کچھ بھی کر

سکتا تھا لیکن اس نے نوٹ کیا تھا اس کا بیٹا اس سے نفرت کرتا تھا

اس کی شکل تک دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا اور خاص کر آمنہ سے اسے انتہا کی

نفرت تھی وہ آمنہ کی طرف جاتا بھی نہیں تھا آمنہ اس کی زندگی میں اس کی

بیوی بن گئی تھی لیکن اس کے بیٹے کی ماں کبھی نہ بن سکی

اس نے نکاح نامے پر ہی شرط رکھی تھی کہ ذلاور کے علاوہ اور کوئی اولاد نہیں

چاہتا اور نہ ہی اسے اور بچے کی خواہش ہے تو آمنہ ذلاور کو ہی اولاد کی طرح

پالے اور آمنہ نے کوشش بھی کی تھی یہ الگ بات تھی کہ وہ خود ہی اسے ماں

۔ماننے کو تیار نہیں تھا

وہ ہر روز اپنے باپ کو دیکھتا تھا اس کا باب عجیب گناہوں کے دلدل میں پھنسنے

لگا تھا وہ سب سمجھنے لگا تھا آمنہ کی بے تحاشا محبت کو وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا

اس نے ہر ممکن کوشش کرتی تھی کا رب شاہ کے دل میں اپنا مقام پیدا کرنے

کی

اپنے باپ سے اس نے اس طرح تعلق ختم کیا تھا کہ وہ اس کے سامنے تڑپ

تڑپ کر مر گیا لیکن اس نے اس کے جنازے کو بھی اپنا کندھا نہ دیا تھا

وہ اپنی بیٹی اپنی بیوی کو دنیا کے سامنے انصاف نہیں دلا سکتا تھا لیکن اس نے

انصاف کیا تھا اس نے اپنے باپ کو ایسی سزا دی تھی جس کے بعد وہ صرف

تڑپ سکتا تھا کہتے ہیں کہ جب انسان دنیا سے چلا جائے تب کہیں نہ کہیں

معافی کی گنجائش نکل آتی ہے لیکن کارب شاہ نے اپنا دل اتنا سخت کر لیا تھا کہ

اس کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی اس نے اسے معاف نہیں کیا تھا

لیکن شاید یہ مکافات عمل ہی تھا اس کی بیوی اور اس کے بیٹی کا قاتل سلطان

شاہ تھا لیکن ذلاور نے کارب شاہ کو ہی اپنی بہن اور ماں کا قاتل بنا لیا تھا جو

نفرت اس نے اپنے باپ کو دی تھی وہ نفرت ذلاور شاہ اسے دینے لگا تھا

اور آمنہ۔۔۔۔وہ اس کی زندگی میں صرف کارب شاہ کی بیوی بن کر آئی تھی

لیکن وہ ہر ممکن کوشش بھی کر رہی تھی اس کی ماں بننے کی لیکن وہ اسے ماں

ماننے کو تیار ہی نہیں تھا وہ اس کے پاس آتا تک نہیں تھا جس نے اپنی سگی ماں

کے ساتھ رہتے ہوئے آٹھ سال انجان بن کر زندگی گزار دی ہے اس کے

لئے کوئی دوسری عورت بلا کی اہمیت رکھتی تھی

کارب شاہ بس یہی چاہتا تھا کہ وہ اس کے بیٹے کی اچھی پرورش کرے لیکن ایسا

تو تب ممکن ہوتا جب ذلاور اسے کوئی اہمیت دیتا کچھ وقت تک دادی کا ساتھ

رہا پھر ایک دن وہ خاموشی سے آنکھیں موند گئی جب وہ اپنے آپ کو بہت تنہا

بہت اکیلا محسوس کرتا تو کبھی کبھار پھوپو کو فون کر کے ان سے باتیں کر لیا

کرتا تھا

وہ پھوپو کے ساتھ اپنا دکھ شیئر کر کے قدرے بہتر محسوس کرتا تھا

اسے اپنی پھوپھو سے ہی پتہ چلا تھا کہ کارب شاہ جانتا تھا کہ اس کی ماں اور بہن

کا قاتل اس کا دادا ہے لیکن اس کے باوجود بھی اس نے کچھ بھی نہیں کیا اسے

سزا دلوانے کے لیے۔ بلکہ اپنی بیوی کے مرنے کے چند دن بعد ہی اس نے

دوسری شادی کر لی تھی بس اس دن کے ساتھ ہی اس کے دل میں اپنے ہی

باپ کے لئے نفرت پیدا ہونے لگی وہ اپنے باپ سے دور چلا جانا چاہتا تھا وہ

چاہتا تھا کہ جس طرح اس کی ماں نے زندگی گزاری ہے اسی طرح وہ بھی

تڑپے جس طرح اپنی اولاد کے پاس ہوتے ہوئے بھی اس کے ماں نے اسے

خود سے دور کر دیا اسی طرح وہ بھی اسے اپنے آپ سے دور کر دینا چاہتا تھا

اس نے کارب شاہ کو خود سے دور کر دیا تھا وہ ہمیشہ کے لیے وہاں سے چلا

گیا تھا لیکن ابھی اسے وہاں پہنچے چار مہینے ہی گزرے تھے جب اسے ایک دن

پتہ چلا کہ اس کی پھوپو بھی اسے اس دنیا میں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی ہے وہ اپنے

تمام تر رشتے کھو چکا تھا

تب بھی اس کا باپ اس کی پھوپو کے نماز جنازہ میں شریک نہ ہوا کیوں کہ اس

وقت وہ اپنی کسی سیاسی پارٹی کے ساتھ کسی اور علاقے میں موجود تھا اور

جانگیر شاہ کے بھائی کی وجہ سے کارب شاہ کا غصہ اپنی جگہ ٹھیک تھا لیکن

کارب شاہ نے اپنی بہن کے جنازے میں شریک ہونا ضروری بھی نہ سمجھا تھا

اس دن اس کے دل میں اپنے باپ کے لیے ایک گرہ اور بندھ گئی تھی

اور پھر ہر گزرتے دن کے ساتھ یہ دھاگہ مضبوط ہوتا چلا گیا اور کبھی نہ ٹوٹا

OOOO

ارے واہ آپ نے سوپ بنا بھی دیا میں ابھی بابا کے لئے سوپ بنانے آرہی

تھی تھینک یو سو مچ آمنہ کے سوپ بنا دینے پر وہ خوش ہو گئی

اور وہ اپنے باپ سے ملنے کے لیے جاتی تھی اسجد پر آج کل فراڈ کا کیس چل رہا

تھا اس نے ایشام کے بابا کا اچھا خاصا پیسہ لوٹا تھا جس میں زیادہ تر رقم سے

زیورات بنوائے گئے تھے اور وہ سارے زیورات اس کی ماں کے پاس موجود

تھے اس کی ماں پر بھی اچھا خاصا برا کیس چل نکلا تھا وہ دونوں ہی جیل میں تھے

انہیں جیل میں دیکھ کر جہانگیر شاہ بہت پریشان ہو گئے تھے

اپنے بھائی کی اولاد اور اس کی بیوی کے ساتھ وہ ایسا سلوک ہر گز نہیں کرنا

چاہتے تھے لیکن انہیں پتہ چلا تھا کہ ان کا بھائی بھی اچھے خاصے غیر قانونی کام

میں شامل تھا

یہ سب اس طرح سے سامنے آئے گا انہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا

انہوں نے یہی سوچا تھا کہ کارب شاہ کبھی واپس ان کے پاس نہیں آئے گا

لیکن ایسا نہ ہوا تھا ان کی خیریت جاننے کے لیے وہ تقریباً ہر روز ہی ہسپتال

میں آیا تھا۔

ان لوگوں کے تعلقات ایک بار پھر سے بحال ہو چکے تھے ایک زمانے میں کا

رب اور جانگیر اچھے دوست ہوا کرتے تھے

اس کے آنے پر وہ بہت خوش ہوئے تھے کتنے سالوں کے بعد انہوں نے

کارب کا یہ روپ دیکھا تھا کتنی دیر وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کے

اپنے ساتھ پرانے رویوں کی معافی مانگتے رہے

ooooo

کھانا تو کھالو وہ بیٹا ہسپتال کے لیے اندر نکلنے والے تھے جب اچانک آمنہ بیگم

نے آکر انہیں مخاطب کیا

میں آپ کا بیٹا نہیں ہوں اور مجھے بیٹا کہنے کی غلطی مت کیا کریں وہ اچانک

دھاڑتے ہوئے بولا تھا

لمحے کے لیے تو اس کے ساتھ کھڑی ایشام بھی بری طرح سے گھبرا گئی

معاف کرنا وہ دراصل۔۔۔۔۔وہ کچھ کہنا چاہتی تھیں جب اس نے ہاتھ اٹھا

کرانہیں خاموش کروادیا

ایشام ہم لیٹ ہو رہے ہیں آج تمہارے بابا نے ڈسچارج ہونا ہے اس نے بے

حد نرمی سے اپنے پاس کھڑی ایشام کو کہا تھا جو چہرے پر پریشانی لیے اسے دیکھ

رہی تھی اس نے صرف ہاں میں ہلادیا جب کہ وہ گھر سے باہر نکل چکا تھا

آئی ایم سوری امی آپ ان کا انداز برا لگا ہو گا نہ وہ اسے جاتے دیکھ کر ان سے

کہنے لگی یقیناً انہیں تکلیف پہنچی ہو گی وہ اس سے بیٹے کی طرح محبت کرتی تھیں

اور وہ ان کے ساتھ کتنا برا رویہ رکھتا تھا

نہیں بیٹا مجھے تکلیف نہیں ہوئی یہ تو روز کا معمول ہے اب تو عادت ہو گئی ہے

مجھے آمنہ نے مسکرا کر اسے سمجھایا اور خاموشی سے خود اندر چلی گئیں ان کے

چہرے کی بے رونقی نے ایشام کو بہت تکلیف پہنچائی تھی اس نے سوچ لیا تھا

اب وہ رشتوں میں اس کرواہٹ کو ختم کرے گی چاہے اس کے لیے اسے کچھ

بھی کیوں نہ کرنا پڑے

○○○○○

زندگی نے نہ جانے کیسا موڑ لیا تھا سب کچھ ٹھیک ہو رہا تھا اس کے بابا نے ذلاور کو اس کی غلطی پر معاف کر دیا تھا اور وہ اس سب کو غلط نہیں کہتے تھے بلکہ وہ تو یہ کہہ رہے تھے کہ جو قسمت میں لکھا تھا وہی ہوا اگر اس دن اس کا نکاح نہ ہوتا تو نہ جانے اس کی زندگی کیا سے کیا ہو جاتی

مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں۔۔۔؟ وہ گاڑی چلا رہا تھا جب اسے اپنے بے حد قریب سے آواز سنائی دی اسے ایسا لگا جیسے اس نے کچھ غلط سن لیا ہو

کیا کہا تم نے وہ اسے دیکھ کر پھر سے پوچھنے لگا اس نے فوراً نفی میں سر ہلا یا اس

کے یوں گھبرا کر سر ہلانے پر وہ کھل کر ہنسا تھا

تمہارے لیے اپنی جان بھی دے سکتا ہوں اس نے بے حد نرمی سے

مسکراتے ہوئے کہا وہ پہلی بار میں ہی سن چکا تھا اس نے گھور کر اسے دیکھا

آپ میرے لیے ماما بابا کو معاف کر سکتے ہیں۔۔۔؟آپ اپنے بابا سے اتنی

نفرت کیوں کرتے ہیں مجھے اتنا پتا ہے کے آپ اپنے بابا سے تب سے ناراض

ہیں جب سے انھوں نے دوسری شادی کی تھی لیکن دوسری شادی کے پیچھے

ریزن بھی آپ ہی تھے

آپ نے کبھی آمنہ ماں کو ماں قبول نہیں کیا اسی لئے وہ کبھی آپ کی ماں نہیں

بن پائیں لیکن ان کے دل میں آپ کے لیے کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں ہے

وہ آپ سے بہت محبت کرتی ہیں آپ نے کبھی انہیں اپنی ماں نہیں مانا لیکن وہ

آپ کو اپنی سگی اولاد کی طرح چاہتی ہیں وہ نہ جانے کیا کیا بول رہی تھی جب

اچانک ذلاور نے گاڑی کی سپیڈ تیز کر دی جس پر خوف سے ایشام چیخ پڑی

ooooo

چلو گھر چلتے ہیں وہ بابا کو گھر چھوڑ کر اس کے پاس آکر اسے کہنے لگا

نہیں میں اپنے بابا کے پاس ہی رہوں گی چند دن کے لیے آپ اگر گھر جانا

چاہتے ہیں تو چلے جائیں اس کا لہجہ کافی روکھا سکھا تھا ذلاور کو کچھ گڑبڑ کا احساس

ہوا

ہم انہیں اپنے ساتھ وہاں لے چلیں گے تمہیں یہاں رہنے کی کیا ضرورت

ہے چلو میرے ساتھ مجھے تمہارے بغیر نیند نہیں آئے گی اس کے روکھے

سوکھے لہجے کے جواب میں بہت محبت سے بولا تھا میں کوئی آپ کو لوریاں

سناتی ہوں کہ میرا بنا آپ کو نیند نہیں آئے گی میں نہیں آؤں گی اور بابا بھی

یہی پر رہنا چاہتے ہیں تو پلیز آپ ہمیں تنگ نہ کریں وہ کچھ بہتر محسوس کریں

گے تب دیکھا جائے گا کہ آگے کیا کرنا ہے

کیا کرنا ہے کا کیا مطلب ہے۔۔۔! میں کچھ سمجھا نہیں اس کے ارادے نہ

جانے کیوں خطرناک لگ رہے تھے وہ کیا کہہ رہی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا

کیا اس نے اپنا راستہ الگ کرنے کا فیصلہ نہیں کر لیا تھا اگر ایسا کچھ ہوا تھا تو ایسا

کبھی نہیں ہونے دے سکتا تھا وہ اسے بے تحاشہ محبت کرتا تھا اس کے بنا جینا

اب اس کے لئے تقریباً ناممکن ہو چکا تھا

اور اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ دونوں صرف چند دن کا ساتھ نبھا رہے

تھے لیکن محبت چند دن کہاں دیکھتی ہے وہ ایک نظر میں اپنا گھائل کر لیتی ہے

اور وہ بھی تو گھائل ہو چکا تھا وہ اس کی محبت میں پاگل ہو چکا تھا اس کے لیے

کچھ بھی کرنے کو تیار تھا

اس کے لیے دیوانہ ہو چکا تھا اس کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا

تمہارا ارادہ کیا ہے ایشام کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں وہ اب اس سے براہ

راست سوال کر رہا تھا

میں آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی میں اپنے بابا کے پاس ان کے گھر میں رہنا

چاہتی ہوں پلیز وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی

کیوں میں کیا تمہیں کاٹنے کو دوڑتا ہوں۔ابھی تک میں نے تمہارے ساتھ

ایسا کوئی تعلق بنایا ہی نہیں جس کی بنا پر تم مجھ سے بھاگنے کی کوشش کرو یہاں

تک کہ تم نے مجھے میرے جائز حقوق سے دور رکھا ہوا ہے اور تم پھر بھی

میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی وہ بے حد غصہ سے غرایا تھا

نہیں ذلاور ایسا نہیں ہے لیکن میں اس ماحول میں نہیں رہ سکتی جہاں رشتوں

کی قدر نہیں میں وہاں نہیں رہ سکتی مجھے وہاں رہنا سکون نہیں دیتا میں ایک

ایسے گھر میں رہنا چاہتی ہوں جہاں بہت سارا سکون ہو خوشیاں ہوں پیار اسا

ماحول ہو وہاں عجیب قسم کی بے سکونی ہے ہر کوئی ایک دوسرے سے نفرت

کرتا ہے ایک دوسرے سے دور رہتا ہے ایسے ماحول کا حصہ میں کبھی نہیں بننا

چاہتی وہ اسے دیکھتے ہوئے آہستہ آواز میں بول رہی تھی جب کہ وہ اپنے

مٹھیاں بھینچے غصے سے بھرے جا رہا تھا

ٹھیک ہے تو جب تمہارے بابا ٹھیک ہو جائیں گے ہم یہاں سے امریکہ چلتے

ہیں وہ حل نکالتے ہوئے بولا

میں ہمیشہ رشتوں سے دور رہی ہوں مجھے کبھی میرے بابا کی محبت بھی نہیں

ملی میں نے سوچا تھا کہ جہاں میری شادی ہو گی وہاں محبت ہو گی

رشتوں میں خوبصورتی ہو گی میں وہاں خوش رہوں گی جو کمی میں نے بچپن

سے محسوس کی ہے مجھے وہ کمی محسوس نہیں ہو گی سب لوگ مجھے محبت کرنے

والے ہوں گے صرف شوہر کی محبت سب کچھ نہیں ہوتا ذلا ور اور کبھی کبھی

ہمیں اور بھی لوگوں کی محبت چاہیے ہوتی ہے وہ اسے دیکھ کر بولے جارہی

تھی

تمہارے لئے میری محبت کافی ہے میں تمہیں اتنی محبت دوں گا کہ دنیا بھر کی

محبت میری محبت کے سامنے کم پر جائیں گی

تمہیں میرے علاوہ کوئی نظر نہیں آئے گا کوئی محبت کے قابل نہیں لگے گا تم

جہاں دیکھو گی تمہیں ذلاور شاہ نظر آئے گا اس کی محبت اس کا جنون نظر آئے

گا تم مجھے ایک موقع تو دو ان رشتوں کے لیے تم مجھے ٹکرا رہی ہو اسے غصہ آ

رہا تھا لیکن اپنے تمام تر غصے کو کنٹرول کیے وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا

تھا

میں آپ کو ٹھکرا نہیں رہی ذلا ور نہ ہی میرے دل میں اب آپ کے لئے کسی

طرح کا کوئی شکوہ ہے اللہ نے میرا نصیب آپ کے ساتھ جوڑا تھا آپ سے

نکاح کر کے میں نہ جانے کتنے برے رشتوں کی سازشوں سے بچ گئی ہوں

میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے غلط طریقے سے ہی سہی لیکن مجھے

اپنے نکاح میں لیا میں پر سکون ہوں آپ کے ساتھ لیکن آپ پر سکون نہیں

ہیں آپ رشتوں کی جنگ لڑ رہے ہیں آپ خود سے لڑ رہے ہیں آپ بابا سے

بے تحاشہ محبت کے باوجود صرف عزت اور اپنی انا کے لیے ان سے دور رہتے

ہیں

جانتے ہیں وہ عورت آپ سے بے تحاشہ محبت کرتی ہے وہ بے قصور عورت

صرف آپ کی توجہ کے لئے نہ جانے کیا کیا کرتی ہے اور آپ نے کبھی اس کی

طرف دیکھا بھی نہیں کیونکہ آپ کو لگتا ہے کہ وہ آپ کی ماں کی جگہ لینا چاہتی

ہے

جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کی ماں کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا

آپ اپنے خول سے باہر نکلے ہر انسان کی اپنی جگہ ہوتی ہے اپنی اہمیت ہوتی ہے

کوئی کسی کی جگہ نہیں لے سکتا کبھی بھی نہیں آپ کے دل میں بھی آپ کی

امی کی جگہ کوئی نہیں لے سکا

آمنہ امی نے اپنی جگہ خود بنائی ہے انہوں نے کسی کی جگہ چھننی نہیں ہے بس

آپ کو اس بات کو قبول کرنا ہے خود سے لڑنا بند کریں

اپنے خول سے باہر نکلیں سچ ہے آپ کے بابا سے غلطی ہوئی تھی لیکن جتنی

سزا آپ نے انہیں دی ہے وہ تو قاتل کے لئے بھی بے شمار ہے اور اصل سزا تو

آپ کی امی سے دور ہو کر وہ سالوں سے سہہ رہے ہیں آپ کی امی بھی انہیں

سزا دے کر چلی گئی حقیقت تو یہ تھی کہ انہوں نے بھی اپنی بیٹی کھوئی تھی مجھے

بابا نے سب کچھ بتا دیا ہے

سب کچھ جاننے کے بعد میں صرف آپ کے بابا کی غلطی تلاش کرنے کی

کوشش کر رہی ہیں کیا آپ اپنا دل بڑا نہیں کر سکتے کیا آپ ان کو معاف نہیں

کر سکتے وہ آپ کے بابا ہیں پلیز خود میں تھوڑا حوصلہ پیدا کریں انہیں معاف

کر دیں اور اللہ کی رضا کے ساتھ ایک نئے رشتے کی شروعات کریں مجھے یقین

ہے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا

بس بہت ہوا اعشام میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں

نہیں آنا میرے ساتھ مت آو پڑی رہی یہیں پر مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے وہ کہہ

کر روکا نہیں تھا اس کی اتنی ساری باتوں کا ایک جواب دے کر وہ چلا گیا تھا

لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ لوٹ آئے گا

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ذلاور شاہ اس کی محبت میں پاگل ہے وہ جہاں بھی جائے

گا لوٹ کر واپس اسی کے پاس آئے گا

○○○○○

وہ اس کے سامنے ناشتہ رکھ رہی تھیں آج پہلی بار اس نے منع نہیں کیا تھا

کارب شاہ اپنے کمرے سے نکل کر کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئے تھے

بہو واپس آئی وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگے جب سے یہ لڑکی اس کے

بیٹے کی زندگی میں آئی تھی وہ بہت زیادہ خوش رہنے لگا تھا وہ اپنے بیٹے کو خوش

دیکھنا چاہتے تھے وہ کل سے ہی بہت زیادہ پریشان رہنے لگا تھا یقینا کہیں نہ

کہیں وجہ ایشام کی ذات تھی

وہ بھی نہیں آنا چاہتی میرا مطلب ہے وہ گھر واپس تب آنا چاہے گی اب

ہمارے گھر کا ماحول ٹھیک ہو جائے گا وہ ایک نظر اسے دیکھتا اپنے ناشتے میں

مگن ہو گیا جبکہ آمنہ اور کارب دونوں اسے دیکھنے لگے تھے وہ کیا کہہ رہا تھا

دونوں کی سمجھ سے پرے تھا

گھر کے ماحول کو کیا ہے وہ حیرانگی سے اپنے گھر کو دیکھنے لگے

یہاں محبت نہیں ہے نفرت ہے یہاں بسنے والے سب وجود ایک دوسرے

سے نفرت کرتے ہیں اور میری بیوی کو یہ چیز پسند نہیں ہے

کہتی ہے یہاں موجود سب لوگ ایک دوسرے کے پیار میں پاگل ہوں میں

آپ کی بیوی کی عزت کروں آپ سے محبت کروں اور پتہ نہیں کیا کیا اگر میں

یہ نہیں کرتا تو میری بیوی واپس آنا پسند نہیں کرے گی وہ چھپا چھپا کر بول رہا

تھا

عجیب بچپنا کر رہی ہے یہ لڑکی اب اسے کون سمجھائے کہ محبت اور عزت

زبردستی نہیں کروائی جاسکتی آمنہ بیگم نے اس کی بات کو سمجھ کر تبصرہ کیا تو

ایک نظر انہیں دیکھ کر رہ گیا

لیکن وہ زبردستی کروانا چاہتی ہے وہ زبردستی میرے دل میں آپ کے لیے

جگہ بنانا چاہتی ہے وہ چاہتی ہے کہ میں آپ کو اپنی ماں کی جگہ دے دوں وہ

تمسخرانہ مسکرایا تھا

بچی ہے نہ رشتوں کی نزاکت کو نہیں سمجھ سکتی میں تمہاری ماں کی جگہ لینے

کبھی بھی اس گھر میں نہیں آئی تھی میں اپنی جگہ بنانا چاہتی تھی ذلاور میں کبھی

کامیاب نہیں ہو سکی اور جانتی ہوں کہ میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکوں گی وہ

مسکرائی تھی شاید اپنی تقدیر پر

نہیں آمنہ ایسا ہر گز نہیں ہے تمہاری اپنی جگہ ہے اور حور العین کا اپنا ایک

مقام تھا وہ میری پہلی محبت ہے میں اسے بھلا نہیں سکتا اور نہ ہی تم سے کبھی

ویسی محبت کر سکتا ہوں لیکن اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ تمہاری میری

زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے تم میرے لئے بہت خاص ہو میرا برا رویہ میرا

برا سلوک برداشت کر کے بھی تم میرے ساتھ وفادار رہی تم نے کبھی آواز

نہیں اٹھائی کبھی مجھ سے شکوہ نہیں کیا ۔

میں نے تم سے ماں بننے کا حق چھین لیا گیا۔مجھے لگا تھا کہ تم میرے بیٹے کو

محبت دو گی کہتے ہیں کہ ہر عورت میں ممتا ہوتی ہے جو کسی نہ کسی پر نچھاور

ضرور کی جاتی ہے مجھے یقین تھا کہ تم اپنی تمام تر ممتا میرے بیٹے کو دو گی لیکن

میرا بیٹا ہی کبھی تمہیں قبول ہی نہیں کر سکا

میں تمہارا گناہگار ہوں آمنہ میں نے تم سے تمہارا حق چھین لیا اس سوچ کے

ساتھ کہ کہیں میرے بیٹے کہ حق تلفی نہ ہو جائے لیکن۔۔۔۔معافی مانگنے

کے لائق تو نہیں ھوں لیکن آج میں اپنی زندگی سے تمام خلل مٹا دینا چاہتا

ہوں ہو سکے تو مجھے معاف کر دو میں تمہارا گنہگار ہوں وہ اس کے سامنے ہاتھ

جوڑ کر چکے تھے جب کہ ذلاور آج پہلی بار اپنے باپ کو اس حد تک مجبور دیکھ

رہا تھا

آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں سکندر مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں ہے جو بھی ہوا

وہ میرے نصیب کا لکھا تھا

ہاں مجھے پتا ہے جو کچھ بھی ہوا وہ سہی نہیں ہوا لیکن مجھے آپ سے یا اور ذلاور

سے کوئی گلہ نہیں یہ مجھے اپنی ماں مانے یا نہ مانے لیکن یہ میرا بیٹا ہے اور مجھے

اس بات کا گلہ کبھی نہیں ہو گا کہ ذلاور کے لیے میں کبھی ماں نہیں بن سکی

کیونکہ اس گھر میں میں۔میں اس کی ماں بن کر آئی تھی

اگر نکاح میں آپ نے شرط رکھی تھی تو میرے باپ نے بھی تو صرف دولت

کے لیے مجھے آپ کے ساتھ نکاح کے بندھن میں باندھا تھا میری اپنی کیا

حیثیت تھی کہ میں آپ سے گلہ کرتی یا آپ سے اپنا حق مانگتی

میں کچھ نہیں جانتی بس اتنا پتا ہے کہ میں نے ذلاور کو ہمیشہ اپنی سگی اولاد مانا

ہے ذلاور کے ہوتے ہوئے میرے اندر کبھی بھی ماں بننے کی خواہش نہیں

جاگی کیونکہ میں ماں بن کر ہی آئی تھی یہ الگ بات ہے کہ ذلاور نے مجھے کبھی

اپنی ماں نہیں مانا اس کے لیے میں ایک دوسری عورت تھی اور اس سے گلہ

مجھے آج بھی نہیں ہے میں جانتی ہوں کہیں نہ کہیں کمی مجھ میں ہی چھوٹ گئی

ہے اگر میں اپنے فرض کو ٹھیک طریقے سے نبھاتی تو کبھی مجھے چھوڑ کر نہیں

جاتا

محبت کے رشتے ہمارے ارد گرد ہوتے ہیں مگر ہم خود ان رشتوں کی قدر

نہیں کر پاتے وہ آج پہلی بار یہ بات سوچنے پر مجبور ہوا تھا وہ بھی اپنے سامنے

کھڑی عورت کے آنسوؤں کو دیکھ کر

OOOOO

دس دن گزر چکے تھے اس نے تین دن سے دوبارہ ایشام سے رابطہ نہیں کیا

تھا اور نہ ہی اس کے بارے میں کسی سے کچھ پوچھا تھا گھر پر اس کا فون بھی آیا

تھا اس نے آمنہ سے بات بھی کی تھی

اور خود بابا نے بھی انہیں فون کیا تھا تا کہ وہ جانگیر صاحب کی حالت کے

بارے میں پتا کر سکے اور آمنہ اور کارب ان سے ملنے بھی گئے تھے

جہانگیر صاحب سے تو اس کی روز بات ہوا کرتی تھی ابھی کل ہی تو جہانگیر

صاحب نے فون پر باتوں ہی باتوں میں کہا تھا کہ اب وہ کافی بہتر محسوس کر

رہے ہیں اگر وہ ایشام کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتے ہیں تو انہیں کوئی

اعتراض نہیں

اور پچھلے کچھ دنوں سے وہ بھی مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ وہ اسے واپس لینے

آئے تو کیا اس کے ساتھ آئے گی کیوں نہیں آئے گی وہ اس کی بیوی ہے اگر

نہیں آئے گی تو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا کر لے آئے گا بس بہت ہو گیا

کتنا برداشت کرے وہ اس کے نخرے اس سے محبت کرتا تھا اس کا مطلب یہ

نہیں تھا کہ وہ جو چاہے اپنی من مانی کرے

اس نے سوچ لیا تھا وہ آج ہی اسے واپس لینے جائے گا اور پھر اس نخ اس کی

کوئی بھی بات سنی تو وہ اسے اپنے ساتھ لے آئے گا زبردستی ہی سہی۔ جب وہ

زبردستی نکاح کر سکتا تھا اسے اپنے ساتھ کیوں نہیں لا سکتا تھا وہ اس کی بیوی

تھی وہ اس پر پورا حق رکھتا تھا بس بہت ہو گیا تھا اب اس کے ساتھ ایک نئی

زندگی کی شروعات کرنا چاہتا تھا

اپنی تمام تر سوچوں کے بعد اس نے فیصلہ کیا اور تیزی سے سیڑھیاں اترتا

نیچے آیا سامنے ہی آمنہ اسے ٹیبل پر کھانا لگاتی رہی تھیں

اب یہ سارے کام بعد میں کر لیجئے گا پہلے جا کے تیار ہوں ہمیں آپ کی بہو

لانے جانا ہے بڑے نخرے دکھا رہی ہے کہ جب تک ہمارے گھر میں محبت

نہیں ہوگی تب تک وہ اس گھر میں نہیں آئے گی اسے لگتا ہے کہ ہمارے گھر

میں رشتوں کی قدر نہیں کی جاتی بے وقوف لڑکی اسے تو میں بتاؤں گا کہ

ہمارے گھر میں رشتوں کی کیا اہمیت ہے

اور اپنے شوہر سے بھی کہہ دیں کہ چلیں ہمارے ساتھ ان کی بہو کو لانا ہے یہ

بیماری والا ڈراما بعد میں کرے وہ انہیں دیکھ کر کہنے لگا

وہ سچ میں بیمار ہے رات سے بی پی تھوڑا ہائی ہے آمنہ نے بتانے کی کوشش کی تھی

ہاں پتا ہے مجھے بی پی ہی تو ہائی ہے کوئی بڑی بیماری نہیں ہے جیسے لے کر بستر پر پڑے ہیں بی پی تو کبھی کبھار میرا بھی ہائی ہو جاتا ہے اور خاص کر جب آپ کی بہو نخرے کرتی ہے تب زیادہ ہائی ہو جاتا ہے

۔۔۔۔۔ بہت پیاری ہے ایشام اگر تھوڑا بہت نخرہ کرتی ہے تو میری پیاری ماں آپ خود پیاری ہیں اس کے لیے آپ کو ہر کوئی پیارا لگتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے کہ وہ بہت پیاری ہے لیکن اس کی

زیادہ طرفداری کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے اس کے ساتھ بہواور ساس

والارشتہ رکھیں تو زیادہ بہتر ہوگا

جہاں تک بات ہے اس کے پیارے ہونے کی تو اللہ نے اسے پیارا ابھی تو

میرے لئے ہی بنایا ہے۔اور میرے سامنے اتنے ڈرامے کرتی ہے جائیں

آپ تیار ہو کر آئیں دونوں باہر میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں امی۔ وہ ابھی

کچھ اور بولنے ہی والی تھی کہ اس کے منہ سے امی لفظ پر وہ خاموش ہو کر رہ

گئیں

جانے کب کیسے ان کی آنکھوں سے آنسو گرے تھے ذلاور انہیں دیکھتے

ہوئے آہستہ سے انہیں تھام کر اپنے سینے سے لگا چکا تھا

اس کے چوڑے توانا سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں اللہ نے انہیں

ان کے صبر کا پھل دے دیا تھا برسوں بعد ہی سہی لیکن ان کو ان کا بیٹا مل گیا

تھا

اپنی ماں کی محبت کو وہ کبھی محسوس نہیں کر سکتا تھا لیکن اس عورت نے اس

سے سچی محبت کی تھی اسے اپنا بیٹا مانا تھا۔ہار چکا تھا وہ خود سے لڑتے لڑتے اسے

محبت چاہیے تھی اپنے رشتے چاہیے تھے

کارب صاحب جو کہ کب سے دروازے پر کھڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے

اپنی آنکھوں سے چشمے ہٹاتے ہوئے انہوں نے اپنی نم آنکھوں سے صاف کی

اور گلا کھنکا زرا سخت لہجے میں بولے

اگر ماں بیٹے کی ایموشنل فلم ختم ہو گئی ہو تو ہم اپنی بہو کو گھر واپس لے آئیں

ان کی آواز پر وہ مسکراتے ہوئے اس سے الگ ہوئی تھیں

یہاں تو جلن ہی ختم نہیں ہوتی۔ذرا سا ماں نے بیٹے سے پیار کیا کر لیا ان کے

سینے میں تو آگ لگ گئی ہے تیار ہوں جا کے میں باہر گاڑی نکالتا ہوں وہ آہستہ

سے آمنہ کے ماتھے پر بوسہ دیتا مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا جبکہ کارب نے

آمنہ کے کندھے پہ ہاتھ پھیلاتے ہوئے ان کی خوشی سے بھرپور مسکراہٹ

کو دیکھا تھا اتنے سالوں میں انہوں نے پہلی بار اپنی بیوی کو اتنا خوش دیکھا تھا

ooooooo

ان کے کیس کا فیصلہ ہو گیا تھا فراڈ کیس میں اسے سات سال کی سزا ہوئی تھی

جبکہ جرمانے کے طور پر اسے پچاس لاکھ کا جرمانہ ہوا تھا جو کہ آسیہ بیگم کو اپنی

تمام تر جویلری بیچ کر پورا کرنا پڑا

آسیہ بیگم کو زیادہ نہیں لیکن تین سال کی سزا دی گئی تھی فراڈ کا سارا پیسہ اپنے

پاس رکھنے کے لئے آج کل تو وہ صرف جانگیر شاہ کے پیر پکڑتے

اس سے معافی مانگ رہے تھے انہوں نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ کچھ نہ کر

کے بھی وہ اتنے برے کیس اس میں پھنس جائیں گیں

انہیں تین سال کی سزادی گئی تھی اور جہانگیر شاہ اس کی سزا میں کسی طرح کی

کوئی کمی نہیں کر سکتے تھے

انہیں اپنے بھتیجے پر بہت ترس آیا تھا لیکن اس کے ساتھ اور بھی بہت سارے

کیس کھولے گئے تھے ڈاکٹر کی جعلی ڈگری ہونے کی وجہ سے بہت ساری

جان اس کے ہاتھوں سے ضائع ہو چکی تھی بہت سارے لوگ اس کے خلاف

کھڑے ہوئے تھے خاص کر وہ لوگ جن کے ساتھ کسی نہ کسی طرح سے

دشمنی بنائے ہوئے تھاان لوگوں نے بہت بری طرح سے اسے مزید پھنسادیا

تھا

اور جن لوگوں کا نقصان ہوا تھا سب سامنے آ گئے تھے کسی کا بیٹا اس کے

ہاتھوں مارا گیا تھا تو کوئی اپنے شوہر کا نقصان کر بیٹھا تھا

اس کے ساتھ ساتھ اور نہ جانے کتنے کیسز سامنے آ گئے تھے جس میں ڈاکٹر

کی لاپرواہی کی وجہ سے اکثر لوگوں کی جان چلی جاتی تھی۔نہ جانے کتنے

ڈاکٹرز پکڑے گئے تھے اور ذلاور نے بھرپور ساتھ دیا تھا تاکہ وہ ایسے جعلی

ڈاکٹرز کو ان کے اصل مقام تک پہنچا سکے۔اور یہ کام اس نے اپنے دل کی رضا

مندی سے کیا تھا اور اب وہ بہت خوش تھا

○○○○○○

کھانے پر اچھا خاصا انتظام کر لینا آج تمہارے سسرال والے آرہے ہیں

تمہیں لینے کے لیے میں چاہتا تھا کہ سب کچھ اچھے سے ہو جائے

بابا کمرے میں آکر اسے بتانے لگے اب وہ پہلے سے کافی بہتر ہو چکے تھے انہیں

ہسپتال سے گھر آئے آج بارہ دن گزر چکے تھے اور پچھلے بارہ دن سے وہ یہیں

پر تھی اس نے بہت بار فون کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے ہر بار یہی

کہہ دیا کہ وہ گھر واپس نہیں آنا چاہتی

تب تک تو ہر گز نہیں جب تک اس گھر کا ماحول ٹھیک نہیں ہو جاتا دو تین بار تو

ذلاور نے اس پر اچھا خاصا غصہ بھی نکالا تھا

اور پھر اس نے فون کرنا ہی چھوڑ دیا اگر وہ نہیں آنا چاہتی تھی تو نہ آئے تین

دن سے اس نے سے کوئی فون نہیں کیا تھا

لیکن اسے یقین تھا آج نہیں تو کل وہ اس سے رابطہ ضرور کرے گا کیونکہ وہ

جانتی تھی کہ وہ اس کے بغیر ہر گز نہیں رہ سکتا یہ اس کا یقین تھا شاید محبت

کا یقین ایسا ہی ہوتا ہے محبوب چاہے کسی بھی حالت میں کیوں نہ ہو کبھی اپنے

محبوب کا مان نہیں توڑ سکتا

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ایسا کیا کرے کہ وہ اپنے ماں باپ کی محبت کو دیکھ سکے ان کی محبت کو محسوس کر سکے اور پھر اس کے علاوہ اسے اور کوئی راستہ سمجھ میں نہیں آیا تھا

ایشام نے نوٹ کیا تھا اس کی تمام تر توجہ کا مرکز اس کی ذات تھی اور جب تک وہ اس کے سامنے سے ہٹ نہیں جائے گی تب تک یقیناً وہ اپنے ماں باپ کی محبت کو نہیں دیکھ سکتا تھا وہ جانتی تھی کہ وہ اس کے بغیر امریکہ جانے کی غلطی ہرگز نہیں کرے گا جبکہ فون پر وہ دو بار اسے دھمکی دے چکا تھا کہ اگر وہ اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو وہ ہمیشہ کے لیے امریکا چلا جائے گا

اور اسے دھمکیاں دے کر وہ امریکا جانے کے بجائے اسجد کے کیس پر فوکس کیے ہوئے تھا وہ اسجد کے کیس کو بہت اچھے طریقے سے نبٹا چکا تھا اسجد کو اس

کے کیے کی سزا مل گئی تھی اور آسیہ بیگم بھی اس کے بیٹے کے تمام مجرموں میں برابر کے شریک ہونے کی وجہ سے جیل میں تھی

اور آج وہ آرہا تھا اسے لینے کے لیے وہ نہیں جانتی تھی سب کچھ ٹھیک ہوا تھا یا نہیں لیکن اس نے کہہ دیا تھا کہ وہ اسے لینے آرہا ہے مطلب صاف تھا کہ وہ اسے لینے ضرور آئے گا

OOOOOO

اس نے سب کچھ بہت اچھے سے کیا تھا کھانا بنانے کے بعد اس نے سب ملازموں کے ساتھ مل کر ٹیبل لگایا اور اب ڈائننگ ہال کو کافی اچھی طرح سے دیکھ کر رہی تھی کے کہیں کوئی کمی نہ رہ جائے آخر اس کے گھر والے پہلی بار اس کے گھر آرہے تھے وہ کسی طرح کی کوئی کمی نہیں چھوڑنا چاہتی تھی

اس نے بابا کو اپنے اور ذلاور کے بیچ کی مس اسٹینڈنگ کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا جس پر انہوں نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ محبت اور عزت زبردستی نہیں کروائی جا سکتی اگر وہ رشتوں کو نہیں سمجھنا چاہتا تو تم بھی زبردستی مت کرو اس سے صرف تمہارا اور اس کا رشتہ خراب ہو گا اور جب اللہ نے چاہا تو ان شاءاللہ ان لوگوں کے لئے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تو بہتر ہے کہ تم اپنی زندگی کو اپنے طریقے سے گزارو

وہ اسے سمجھا رہے تھے جب کہ وہ انہیں نہیں بتا سکتی تھی کہ وہ اپنی زندگی میں صرف شوہر کا ساتھ نہیں چاہتی بلکہ وہ ایک خوبصورت گھر چاہتی ہے جس میں رشتوں کی خوبصورتی ہو محبت ہو کاش جیسا اس نے سوچا ہے سب کچھ ویسا ہو جائے سب کچھ ٹھیک ہو جائے مشکل تھا اس کے لیے یہ سب لیکن وہ اپنے دل میں اتنی گنجائشیں پیدا کر سکتا تھا

ملازمہ کے آکر بتانے پر وہ جلدی سے اپنے کمرے سے نکلتی باہر آئی تھی وہ لوگ آچکے تھے اور جانگیر صاحب خود انہیں رسیو کرنے کے لئے دروازے تک جا چکے تھے

○○○○○○

گاڑی سے نکل اس نے ایک نظر اس حویلی کو دیکھا تھا جہاں دروازے پر کھڑی وہ اس کی منتظر تھی وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھا اس نے ساتھ والی سیٹ سے اس کے بابا کو نکلتے دیکھا اسے دل سے خوشی ہوئی تھی کہ وہ لوگ ایک ہی گاڑی میں آئے تھے ورنہ ان سے تو اس کی امید بھی نہیں کی جاسکتی تھی لیکن حیرانگی کا جھٹکا اسے تب لگا جب اس نے اپنا کرتا ٹھیک کرتے ہوئے گاڑی کی پچھلی ڈور کھولی تھی اور وہاں سے نکلتی آمنہ بیگم کا ہاتھ تھام کر مسکرا

کر وہ اندر کی طرف بڑھا تھا اس کے لیے یہ بہت زیادہ بڑا جھٹکا تھا وہ حیرانگی سے اسے دیکھے جا رہی تھی

امی اپنی بہو بیگم کو ساس والا رعب جما کر دکھائیں وہ ان کے سامنے کھڑا ان کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا تو آمنہ نے بے بسی سے اسے دیکھا

مجھے کیوں دیکھ رہی ہیں اپنی بہو کو دیکھیں اور ذرا سخت نگاہوں سے گھور کر دیکھیں تاکہ اسے پتہ چلیں کہ ساس کس چڑیا کا نام ہے۔

وہ ان کے کان میں سرگوشی میں بول رہا تھا جب کہ وہ کان لگا کر سننے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی سمجھ نہیں آرہا تھا کل تک ایک دوسرے سے بات تک نہیں کرتے تھے اور آج سرگوشیاں ہو رہی تھیں

اگر آپ نے ساس والا رعب نہیں جھاڑا تو میں ناراض ہو جاؤں گا وہ ناراضگی سے بولا

اس کی ناراضگی والی دھمکی پر وہ سچ میں بے بس ہو گئی تھیں ابھی انہیں بیٹا ملے وقت ہی کتنا ہوا تھا

لڑکی یہ دروازے پر کھڑی ہمیں کیا دیکھ رہی ہو جاؤ جا کر اپنے ساس سسر اور شوہر کے لئے خاص انتظامات کرو اچھی ساس ہرگز ثابت نہیں ہوں گی میں بہت ظالم عورت ہوں یہ نہ ہو کہ تمہیں لینے کے دینے پر جائیں وہ سختی سے اسے دیکھتے ہوئے بولیں جبکہ آنکھوں ہی آنکھوں میں ساتھ کھڑے بیٹے کے جانب اشارہ بھی کر رہی تھیں

کیا مطلب ہے آپ کا آپ ظالم ساس ہیں تو آپ کو کیا لگتا ہے میں کوئی بدھو ہوں۔ میں آپ کے بیٹے سے بالکل نہیں ڈرتی اور نہ ہی مجھے آپ کا ڈر ہے ان کے اشارے کو سمجھتے ہوئے وہ بھی شیر ہوئی تھی

لڑکی کس طرح سے بات کر رہی ہو شوہر کی نہ سہی ساس کی قدر کر لو وہ اپنی ماں کے سامنے کھڑا ان کا دفاع کرنے لگا

میں اتنی ہی قدر کر سکتی ہوں اگر آپ کو میری قدر پسند نہیں آ رہی تو دوسری شادی کر لیں اس نے آپشن پیش کیا تھا

بس اب اگر تم نے دوبارہ ایسی بکواس کی نہ تو میں سارا لحاظ بھول جاؤں گا دوسری تو کیا میں تیسری چوتھی پانچویں شادی تمہی سے ہی کروں گا کیونکہ میری زندگی میں کوئی اور عورت آئے گی ہی نہیں اب راستہ چھوڑ دو میرا

میرے ماں باپ اندر داخل ہونا چاہتے ہیں تمہیں تو عقل نام کی کوئی چیز ہے

نہیں لیکن میں اس بڑھاپے میں اپنے ماں باپ کو تکلیف نہیں دے سکتا

میرے بابا کل شام سے بیمار ہیں ان کا بی پی حد درجہ ہائی ہے

میں ہر گز نہیں چاہتا کہ اپنی بہو کے ڈرامے دیکھ کر ان کا بھی مزید بی پی ہائی ہو

جائے تو بہتر ہے کہ تم راستہ چھوڑ دو وہ اسے ایک طرف کرتے ہوئے اسے

اپنے بابا کی حالت بتانے لگا جبکہ کارب شاہ کو جھٹکا لگا تھا تھوڑی دیر پہلے تو وہ ان

کی بیماری کو بھی ڈرامہ کہہ رہا تھا

اب اسے اپنے باپ کی بیماری کا احساس ہو گیا تھا دل تو چاہا کے جوتا اتار کر ابھی

شروع ہو جائیں لیکن ابھی اپنی ماں کا بھی کچھ زیادہ ہی لاڈلا بنا ہوا تھا یہ کام وہ

بعد کے لئے ادھار رکھ سکتے تھے

OOOOO

کھانا بہت اچھے ماحول میں کھایا گیا سب کچھ بہت اچھا بنا تھا یقیناً اس نے بہت محنت کی تھی اور آمنہ اور کارب شاہ نے اس کی بہت تعریف کی تھی انہیں تو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ایشام کے روپ میں انہیں ان کی فاطمہ واپس مل گئی ہو

حوران کی زندگی کی پہلی اور آخری محبت تھی شاید وہ کبھی آمنہ کو وہ جگہ نہیں دے سکتے تھے لیکن اپنی تمام تر ناانصافیوں کو ان پچھلے گزرے دنوں میں انہوں نے بہت شدت سے محسوس کیا تھا

آمنہ ایک بہت اچھی عورت تھی اس نے صرف ان کی ہی نہیں بلکہ ان کے بیٹے کی نفرت کو بھی برداشت کیا تھا۔ آمنہ سے شادی کے چند دن کے بعد ہی

اس کے بابا کی حقیقت اس پر کھل کر سامنے آگئی تھی دل چاہا وہ اپنے باپ کو گولی مار کر اس کا قصہ ختم کر دے اس کی وجہ سے اس نے اپنی بیٹی کو کھویا وہ اپنی بیٹی کا قتل معاف کر دیتا لیکن اس کی بیوی ان کی وجہ سے اس دنیا سے گئی تھی یہ بات برداشت نہ کر سکا

اپنے باپ سے اتنی نفرت ہو گئی تھی کہ وہ چاہ کر بھی کبھی مڑ کر انہیں نہ دیکھ سکا یہاں تک کہ اس کا باپ اسی کا نام لیتا اس دنیا سے رخصت ہو گیا لیکن کارب نے کبھی مڑ کر بھی اس شخص کی جانب نہ دیکھا شاید اس کے لیے یہی سزا کافی تھی کہ اس کا بیٹا ان کی زندگی میں ہی اپنے آپ کو یتیم تصور کرتا تھا

سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا وہ جیسے اپنی فاطمہ کو ایشام کے روپ میں پا چکے تھے وہ اسے اپنی بہو کے روپ میں دیکھ کر بہت خوش تھے وہ ان کی بہن کی بیٹی تھی

اس کی شکل بھی ان کی بہن جسی تھی وہ جوانی اور دولت کے نشے میں کبھی اپنی بہن کی تکلیف کو محسوس نہیں کر سکے لیکن آج انہیں احساس ہوتا تھا کہ انھوں نے کتنے خوبصورت رشتے کی ناقدری کی تھی لیکن انہوں نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنے سارے رشتوں کو خوبصورتی سے نبھائیں گے وہ کسی رشتے میں کوئی کمی نہیں ہونے دیں گے زندگی نے

انہیں بہت بڑا سبق دیا تھا اور اب غلطی کی گنجائش ہی نہیں تھی۔اللہ نے انہیں ایک اور موقع دیا تھا اور اب وہ یہ موقع کھونا نہیں چاہتے تھے

○○○○○○

وہ اسے گھر لے کر جانے کے بجائے کسی اور طرف لے کر جارہا تھا اس کے ساتھ آتی ہوئی وہ کافی زیادہ کنفیوز تھی

کہاں جارہے ہیں ہم تو گھر جانے والے تھے آپ مجھے کدھر لے کر جارہے ہیں وہ حیرانگی سے گاڑی میں بیٹھی اس سے سوال کر رہی تھی جب کہ وہ گاڑی آپ آگے بڑھاتا نہ جانے اسے کہاں لے کر جارہا تھا

ایشام تم تو کچھ زیادہ ہی پریشان ہو رہی ہو سکون سے بیٹھی رہو اب تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ اب میں تمہیں آسانی سے چھوڑ دوں گا ہم دونوں جارہے ہیں اپنی نئی زندگی کی شروعات کرنے کے لئے۔

جانتا ہوں کے اب تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو تو میں یہ فاصلہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دینا چاہتا ہوں وہ اس کا

ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامے آہستہ سے اس کے ہاتھ پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا تو ایشام کانپ گئی اسے آنے والے وقت سے خوف آرہا تھا وہ

اس کی کچھ پل کی قربت نہیں سہ پاتی تھی اور کہاں یہ شخص اس سے اپنے تمام تر حقوق لینے کا فیصلہ کر چکا تھا وہ جان چکا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے محبت تو تب سے ہی کرنے لگی تھی جب اس کے نکاح میں آئی تھی

یہ فاصلے بے معنی تھے اور وہ انہیں فاصلوں کو ختم کر دینا چاہتا تھا اس کا ننھا سا دل سینے میں دھڑک رہا تھا وہ جانتی تھی آنے والے لمحات آسان نہیں ہوں گے لیکن اپنے دل کو مضبوط کر رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کے اب وہ ذلاور شاہ کی محبتوں کے اس سمندر کو روک نہیں پائے گی بلکہ اس سمندر میں خود بھی بہہ جائے گی اس کے ساتھ

○○○○○○

گاڑی بے حد خوبصورت بیچ پر رکی تھی وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اس کا ہاتھ تھامے اسے لے کر جانے لگا سامنے ٹینٹ لگا ہوا تھا لائٹ سے راہداری بنائی گئی تھی جو بے تحاشا خوبصورت تھی وہ

خاموشی سے اس کا ہاتھ تھامیں اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی آنے والے وقت سے اسے خوف بھی آرہا تھا لیکن آنے والے وقت میں اس کا ہمسفر اس کے ساتھ تھا اسے اور کچھ نہیں چاہیے تھا

وہ اسے اپنے ساتھ ہی لے کر جا رہا تھا راستہ بے حد خوبصورت تھا لیکن کافی لمبا تھا دور تھوڑی سی روشنی نظر آرہی تھی۔ چھوٹی چھوٹی لائٹس جو کہ لڑیوں کی صورت میں پورے راستے پر لگائی گئی تھی جن سے راستہ صاف نظر آرہا تھا وہ راستے کو روشنی بخش رہی تھی وہ آہستہ آہستہ اس کا ہاتھ تھامے اس کے ساتھ

چل رہی تھی نجانے کیوں اسے یہ سفر اپنی زندگی کا سب سے خوبصورت سفر لگ رہا تھا

میں جانتا ہوں تم ڈاکٹر بننا چاہتی ہوں یہ خواہش آپ بچپن سے تمہارے دل میں ہے پھوپو بھی ایسا ہی چاہتی تھی اور میں بھی ان کی خواہش کا پورا احترام کروں گا کیونکہ ہمارے معاشرے کو اسجد جیسے جعلی نہیں بلکہ تمہارے جیسے ایماندار اصلی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے

میں چاہتا ہوں کہ تم بہت محنت کرو اور ہمارے معاشرے کے لیے ایک کامیاب اور قابل ڈاکٹر بن کر سامنے آؤں مجھے یقین ہے تم یہ ضرور کرو گی اب سے یہ صرف تمہاری ماں کا نہیں بلکہ تمہارے شوہر کا بھی خواب ہے جو تمہیں پورا کرنا ہے میں تمہارا ہر خواب پورا کرنے میں تمہارا ساتھ دوں گا

میں وعدہ کرتا ہوں میں کبھی تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا میں تمہیں زندگی کی ہر خوشی دوں گا

اسے اپنے ساتھ لگائے آہستہ آہستہ چلتا اس کے ساتھ اپنی نئی زندگی کی شروعات کر رہا تھا

اور میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں آپ کے یقین کو کبھی ٹوٹنے نہیں دوں گی میں آپ کی زندگی میں کبھی کوئی دکھ نہیں آنے دوں گی میں کبھی آپ کے لیے شرمندگی کی وجہ نہیں بنوں گی اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے مسکرا کر کہا تو وہ بے ساختہ ہی اس کے ماتھے پر اپنے لبوں کے مہر تبت کرتا اسے کے آگے بڑھتا چلا گیا ہے راستہ کب ختم ہوا پتا نہ چلا وہ ایک ٹینٹ کے سامنے آرو کے تھے

او ایک نئی زندگی کی شروعات کرتے ہیں ایک ساتھ اپنی آنے والی زندگی کو خوبصورت بناتے ہیں

جانتی ہو تم ایک جاگیر دار کا بیٹا کبھی جاگیر دار نہیں بن سکا کیونکہ میرے اندر وہ دل ہی نہیں ہے جو سب سے نفرت کر سکے جو ظالم بن سکے میں ایک بہت عام شخص ہوں اللہ نے مجھے جاگیر داروں کے گھر میں تو پیدا کر دیا لیکن میرے دل میں میری ماں کا دل رکھ دیا میں کبھی بھی جاگیر داروں کی طرح نہیں بن سکا میں یہ سب چینج کرنا چاہتا تھا میرے بابا چاہتے تھے کہ میں بھی ان کی طرح سیاست میں آکر اپنا نام بناؤں لیکن میں ایک عام انسان کی طرح زندگی گزارنا چاہتا ہوں میں تمہارے ساتھ اپنی زندگی کو خوبصورت بنانا چاہتا ہوں

میرے لیے تم میری پہلی اور آخری خوشی ہو اس جاگیر دار کی جانم ہو آج یہ جاگیر دار اپنی تمام تر جاگیر تمہارے نام کرتا ہے آج سے میں اپنا دل تمہارے نام کرتا ہوں آج سے یہ تمہاری جاگیر ہے

میری زندگی میں تم سے پہلے کوئی آیا اور نہ ہی کبھی کوئی بعد میں آئے گا مجھ پر میرے دل پر میری دھڑکنوں پر ذلاور شاہ کی ایک ایک سانس پر تم حکومت کرو گی

وہ اسے اپنے ساتھ ٹینٹ میں لاتے ہوئے بول رہا تھا ٹینٹ کے اندر ایک بیڈ تھا جس پر خوبصورت پھولوں کی پتیاں بکھری گئی تھی یہ سب کچھ کس نے کیا تھا وہ نہیں جانتی تھی کیونکہ وہ تو صبح سے ان کے ساتھ تھا یقیناً یہ سارے کام اس کے دوستوں نے کئے ہوں گے

اس کا دل بے ترتیبی سے دھاڑک رہا تھا آنے والے لمحات کو سوچ کر وہ خوفزدہ تھی جب اچانک اس نے اپنی گردن پر ذلاور کے لبوں کا لمس محسوس کیا دل ڈھول کی طرح بجنے لگا تھا جب کہ وہ خاموشی سے اس کی قربتوں کو برداشت کر رہی تھی

نازک سے وجود کو اپنی باہوں میں بھرے ہوئے وہ اسے بیڈ تک لے کر آیا تھا بیڈ ساتھ ساتھ سورہ ٹینٹ اس وقت پھولوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ وہ ایسے ان پھولوں کی خوشبو سے نہیں بلکہ پیار کی خوشبو سے مہکا دینا چاہتا تھا تبھی تو وہ آج اپنے آپ پر بنا کسی بھی طرح کی پابندی لگائے اسے خود میں قید کرتا جا رہا تھا اس کی شدتیں سہتی وہ اپنا آپ اپنے محرم کے نام کر چکی تھی اس کے نازک سے وجود کو وہ کسی قیمتی شہ کی طرح خود میں بسائے اپنی شدتیں لاٹا رہا تھا

وہ باہوں میں پگھلتی بس اسی کی ہو رہی تھی وقت ہستہ آہستہ گزر رہا تھا جب کہ وہ اسے اپنی محبت کی بارش میں بھیگوتا چلا جا رہا تھا

○○○○○

اس کی آنکھ کھلی تو وہ تھکن سے بھرپور وجود لیے اس کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی وہ بس اس کے چہرے پر اپنی محبت برساتا اس کے وجود کو خود میں قید کیئے ہوئے تھا

آئی لو یو سوچ بہت پیار کرتا ہوں تم سے تم جان ہو میری تمہارے بنا کیسے رہو اس کی گردن کو جابجا چومتا وہ اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا اس کی شدتوں کو سہہ کر وہ بڑی مشکل سے تھوڑی دیر پہلے ہی نیند میں اتری تھی اس کے چہرے پر جابجا اپنے لب رکھتے ہوئے وہ اسے اپنے دل کی ہر بات بتا رہا تھا

ایشام کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہورہی تھی وہ جتنا اس کی شدت سے

بچنا چاہتی تھی وہ اتنا ہی اسے خود میں قید کر رہا تھا اس کا انداز بہت بے باک تھا

وہ پہلے ہی جانتی تھی جتنا وہ بے باک ہے۔ عجیب دیوانہ تھا وہ آج اس کا پور پور

اپنی محبت کی بارش میں بھیگو رہا تھا وہ اپنی دیوانگی کی الگ تحریر لکھ رہا تھا آج وہ

پوری طرح پاگل ہو جانا چاہتا تھا اسے اپنی باہوں میں بھرے اس کی

دھڑکنوں پر اپنا نام لکھتا وہ اس کے لئے آج کوئی راہ فرار نہیں چھوڑ رہا تھا

اس کی شدت کو سہتی وہ بامشکل بے ترتیب سانسیں لے رہی تھی وہ آج اس

کو بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا

ایشام میں چاہتا ہوں کہ میرے گھر میں بیٹی آئے اللہ کی رحمت بن کر وعدہ

کرتا ہوں میں اپنی بیٹی کو بہت محبت دوں گا اس کا نام فاطمہ رکھوں گا

اپنی ماں کی خواہش کو پورا کروں گا وہ اپنی فاطمہ کو محبت نہیں دے سکی لیکن میں اپنی فاطمہ کو بہت پیار دوں گا ایسا ہو گا نہ وہ اس کا ہاتھ تھام کے اس سے سوال کرنے لگا تو اس نے آہستہ سے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا.

OOOOOO

سات سال بعد

اور اس سال کا سب سے بہترین ڈاکٹر کا ایورڈ جا رہا ہے ڈاکٹر ایشام ذلا ور شاہ کو جنہوں نے اپنی قابلیت سے ہمارے ہسپتال کا نام روشن کیا ہے

بہت بڑی محفل منعقد کی گئی تھی جس میں ووٹنگ ہو رہی تھی اور اس سال کے سب سے بہترین ڈاکٹر کا ایوارڈ اسے دیا گیا تھا کیونکہ وہ سب سے قابل

تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس نے اس ہسپتال میں اپنی زندگی کے تین سال لگا دیے تھے اسے وقت دیا تھا تاکہ وہ اپنے خوابوں کو پورا کر سکے یہ خواب صرف اس کا نہیں تھا

وہ کمزور لڑکی جو کسی کے سامنے بات نہیں کر سکتی تھی جسے بزدل کہتے تھے آج اتنے بڑے ہسپتال کی بہترین ڈاکٹر قرار پائی تھی

تین سال پہلے جب اس کے ہاتھ ڈاکٹر کی ڈگری آئی اسے لگا جیسے پوری دنیا اس کے قدموں میں آگئی ہو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی اور وہ سب سے زیادہ شکر گزار تھی اس شخص کی جس نے اس کا ساتھ دیا تھا اس کا خواب پورا کرنے کے لئے قدموں کے ساتھ قدم ملائے تھے

اس کی پڑھائی ڈسٹرب نہ ہو وہ اپنے خوابوں سے پیچھے نہ رہ جائے اس لیے اس

نے اپنے خوابوں کا گلا گھونٹ دیا تھا

انتظار کیا تھا کہ جب تک وہ اپنے پیروں پر کھڑی نہیں ہو جاتی تب تک وہ اپنی

اور اس کی فیملی کے بارے میں نہیں سوچے گا اس کا باپ جو پوتا پوتی کا منہ

دیکھنا چاہتا تھا اپنی یہ خواہش دل میں ہی لئے تین سال پہلے اچانک حرکت

قلب بند ہونے سے خلق خدا سے جا ملا

لیکن اس نے آمنہ کو کبھی اکیلے نہیں رہنے دیا تھا کب کیسے وہ نہیں جانتا تھا مگر

آج آمنہ اس کے لیے حور سے زیادہ اہم تھی

وہ حورالعین کو بلا نہیں سکتا تھا آخر وہ اس کو جنم دینے والی ماں تھی لیکن اس

سے محبت کرنے والی اسے اپنا سمجھنے والی ماں تو آمنہ ہی تھی

کن سوچوں میں ڈوب گئے مسٹر شاہ اپنی بیگم کی تصویر لینے والے تھے آپ وہ اس کی اور آمنہ بیگم کی خوشی کو سوچتے ہوئے نہ جانے کن سوچوں میں ڈوب گیا تھا کہ عمران نے اچانک اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

ارے کچھ نہیں یار بس سوچ رہا تھا کہ ماما جان اور پری ٹی وی پر یہ منظر دیکھ رہی ہوں گی

تو مجھے یہاں تصویریں بنانے میں وقت برباد نہیں کرنا چاہیے بلکہ ڈاکٹر صاحبہ کو لے کر جلدی سے گھر پہنچنا چاہیے وہ عمران کو دیکھتے ہوئے بولا عمران نے بھی اس کی بات سے اتفاق کیا تھا

جناب آپ کو ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ تصویریں میں لے چکا ہوں اور آپ کو وٹس ایپ پر سینڈ کر چکا ہوں اس لیے آپ ریلیکس ہو کر بھابھی کو لے کر چلے جائے باقی سب کچھ میں سنبھالوں گا

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی خوش ہو گیا

○○○○○

آمنہ بیگم اس وقت لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھی اور ان کی گود میں وہ ڈیڑھ سال کی ننھی سی پری ہاتھوں میں تصویر لئے بہت غور سے تصویر کو دیکھ رہی تھی پھر اسے دیکھا اور پھر تصویر کو انہیں پتہ تھا کہ یہ تصویر اسے گھر میں سب سے زیادہ پسند تھی

اس کے باپ کی شکل کا ایک آدمی تھا جسے اس کا دادا کہا جاتا تھا بابا نہیں وہ ہمیشہ بھول کر دادا کے بجائے بابا کہہ دیتی تھی تو آمنہ اسے سمجھاتے تھی کہ وہ تصویر ذلاور شاہ کی نہیں بلکہ کارب شاہ کی ہے

دا اس نے کارب شاہ کی تصویر پر انگلی رکھتے ہوئے اسے دیکھا شاید وہ شاباشی چاہتی تھی آمنہ نے فوراً ہاں میں سر ہلایا اور مسکرا کر اس کے ماتھے کو چوما

بڑی دادی اس نے حور کی تصویر پر انگلی رکھ کر ایک بار پھر سے تصدیق کرنی چاہیے آمنہ نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا تھا

آپ میری دادی اس نے ایک بار پھر سے اسی معصومانہ انداز میں کہا اور اگلے ہی لمحے ان کے سینے سے لگ گئی

میری دادی وہ ان کے سینے سے لگ کر بے حد معصومیت سے بولی تو انہوں نے لمحے میں اسے خود میں بھیچ لیا جانتی تھی کہ اس کے باپ کی زندگی میں زبردستی شامل ہوئی ہیں لیکن پری کی زندگی میں اس کی دادی تھی نہ چھوٹی نہ بڑی بس اس کی دادی وہ ایشام کے اتنے قریب نہیں تھی جتنی ان کے قریب تھی سارا دن اس کا انھیں کے ساتھ گزرتا تھا وہ چند دن کی ہی تھی کہ ایشام نے ایک بار پھر سے اپنی جوب سنبھال لی

کارب کے یوں تنہا چھوڑ جانے کے بعد انہیں اپنی زندگی بیکار لگنے لگی تھی لیکن پری کہ آجانے کے بعد ایک بار پھر سے جینے لگی تھی ان کی زندگی کی تمام تر خوشیوں کا مرکز صرف پری بن گئی تھی

سارا دن اس کے ساتھ کھیلاتے وہ ہنستی مسکراتی رہتی انہیں یہ بات کہنے میں عار محسوس نہیں ہوتی تھی کہ وہ اس وقت اپنی زندگی کا سب سے خوبصورت حصہ جی رہی تھی جس میں ان کی پوتی ان سے بے تحاشا محبت کرتی تھی

اعتراض تو بہت رہا تھا شکوے بھی بہت کیے تھے کہ ان سے محبت کرنے کے لیے کسی انسان کو نہیں بھیجا لیکن اب ان کے سارے شکوے ختم ہو چکے تھے کیونکہ ان سے محبت کرنے کے لئے پری آگئی تھی جو اپنے ماں باپ سے زیادہ انہیں چاہتی تھی وہ تو سوتی بھی رات کو انہی کے پاس تھی

اسے اپنے ماں باپ کو ڈسٹرب کرنا بالکل پسند نہیں تھا

گاڑی کے ہارن کی آواز سنتے ہی ہو خوش ہو گئی تھی یقیناً اس کے ماں باپ واپس آ چکے تھے

تھوڑی دیر پہلے جب وہ انہیں ٹی وی پر دیکھ رہی تھی اس کی ماں ایوارڈ لے رہی تھی اور اس کا باپ فخر سے اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا وہ ڈیڑھ سال کی معصوم سے بچی ان کی خوشیوں کو سمجھنے سے قاصر تھی لیکن اپنے ماں باپ اور سب سے بڑھ کر دادی کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر وہ یہ جان چکی تھی وہ سب خوش ہیں اور ان سب کی خوشی میں وہ بھی خوشی سے ناچ رہی تھی

○○○○○

ختم شد